ڈاکٹر مرزا محمد امین

آئینۂ ہومیوپیتھی

اُردو ایڈیشن

(حصہ اوّل و دوم)

مصنفہ و مؤلفہ

عالیجناب ڈاکٹر حکیم مرزا محمد امین صاحب (ہومیوپیتھ)
سابق پرنسپل اپر انڈیا ہومیوپیتھک میڈیکل کالج لکھنؤ

پبلشر

خورشید بک ڈپو، امین آباد۔ لکھنؤ

قیمت فی جلد مع ڈسٹ کور

سنہ ۱۹۸۶ء

مطبوعہ سرفراز قومی پریس لکھنؤ

پیش لفظ

اس وقت تک جس قدر بھی اُردو کتابیں ہومیوپیتھک علاج پر میری نظر سے گذریں ان میں سے بعض کو اس قدر مختصر پایا کہ علاج کے لیے وہ قطعی غیر موزوں اور ناکافی ہیں۔ اور بعض اس قدر طویل پر از لغویات اور مبہم کہ ان کے مطالعہ سے دماغ پراگندہ ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ ادویہ کے انتخاب میں خود معالج ایک تذبذب میں پڑجاتا ہے۔ میں نے اکثر کتابیں ایسی بھی دیکھی ہیں جو اپنے اصل معیار سے اس قدر گری ہوئی ہیں کہ اُن کے لیے میں سوائے اظہار تاسف کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ اس قسم کے تمام نقائص کو دیکھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں حتیٰ الوسع تمام خامیوں کو بدر کرتے ہوئے نہایت سلیس اور عام فہم زبان میں ایک ایسی کتاب سپردِ قلم کروں جسے پڑھ کر ایک معمولی لیاقت اور سمجھ والا آدمی آسانی کے ساتھ مرض کی صحیح تشخیص اور باقاعدہ علاج کرسکے چنانچہ میں نے نہایت تحقیق اور محنت کے ساتھ اس کتاب کو تیار کرکے شائقینِ فن کے سامنے پیش کیا کہ وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ اُٹھاکر دعائے خیر سے یاد کریں۔

مجھے اُمید قوی ہے کہ میری یہ ناچیز تصنیف و تالیف ناظرین کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگی اور میں بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ اسے دُنیائے ہومیوپیتھی میں قبولیت کا شرف بخشے۔ آمین

مرزا محمد امین (ہومیوپیتھ)

خوشخبری

ہم کو یہ اعلان کرتے میں انتہائی مسرت ہے کہ اُردو کی مایۂ ناز کتاب

"رہنمائے میٹریا میڈیکا"

مصنفہ عالیجناب ڈاکٹر مرزا محمد امین صاحب
سابق پرنسپل اپر انڈیا ہومیوپیتھک کالج لکھنؤ
طباعت کی منزل میں داخل ہو چکی ہے۔

ہومیوپیتھک ادویات کے خواص پر اس طرز کی مختصر اور جامع کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی کتاب کو پڑھ کر لائق مصنف کی محنت اور جانفشانی کی داد دینی پڑتی ہے

کتاب کا طرزِ بیان نہایت شستہ اور عام فہم ہے۔ کتاب کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا گیا ہے۔

آج ہی آڈر دے کر اپنے لیے کتاب محفوظ کرائیں۔

قیمت:۔ مبلغ [illegible] روپیہ فی جلد

ملنے کا پتہ

خورشید بک ڈپو، متصل ڈاکخانہ امین آباد۔ لکھنؤ ۱

فہرست مضامین

(باب کے اعتبار سے)

حصۂ اوّل

حصۂ دوم

فہرست مضامین

بحساب حروف تہجی

باب اوّل

ابتدائی مضامین

ہومیو پیتھی کی ابتداء

ہومیو پیتھک طریق علاج کے موجد ڈاکٹر سیموئل ہنی مین ہیں (یوں تو اس کا موجد بقراط کہا جاتا ہے) (کہتے ہیں اُس نے ہومیو پیتھک طریقۂ علاج پر ایک رسالہ بھی لکھا تھا لیکن اُس نے کچھ تجربات بھی کیے یا نہیں اس کا کچھ علم نہیں) ڈاکٹر ہنی مین نے اس کے تجربات اور مشاہدات میں اپنی تمام عمر گزاری اس لیے ہومیو پیتھک علاج کے موجد ہونے کا سہرا انھیں کے سر ہے، ڈاکٹر موصوف ۱۰ اپریل ۱۷۵۵ء کو جرمنی کے صوبہ سیکسنی کے ایک موضع میسین نامی میں پیدا ہوئے بیس سال کی عمر میں انھوں نے لاطینی، جرمنی، فرنچ اور یونانی وغیرہ زبانوں میں یدطولیٰ حاصل کرلیا۔ یونیورسٹی سے فارغ ہوکر آپ نے ۱۷۷۹ء میں ایلوپیتھک علاج کی انتہائی ڈگری ایم۔ڈی کا امتحان پاس کرلیا۔اور ڈرسڈن میں پریکٹس کرنے لگے۔ وہ کیمسٹری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔

دوران پریکٹس انھوں نے دیکھا کہ کونین یعنی سنکونا کی چھال جاڑا بخار (ملیریا) میں حکمی اثر کرتی ہے۔ اُنھوں نے سوچا کہ جس طرح سے سنکونا ایک واحد دوا جو تپ ولرزہ (ملیریا) میں یقینی فائدہ کرتی ہے اسی طرح سے دیگر واحد دوائیں بھی مختلف امراض میں تیر بہدف ضرور ہوں گی پس وہ اسی کی تحقیق میں مصروف ہو گئے ایک روز اتفاقاً یوں ہی ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ دیکھیں سنکونا کا ایک تندرست انسان پر کیا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے خود ہی سنکونا کو استعمال کیا۔ اس کے کچھ ہی عرصہ کے بعد ان کو سردی سی محسوس ہونے لگی یہاں تک کہ تمام علامات تپ ولرزہ کے نمودار ہو گئے پس ان کے دل میں فوراً یہ خیال پیدا ہوا کہ جو دوا ایک مرض پیدا کر سکتی ہے وہی دوا اس کو دور بھی کر سکتی ہے۔ یہ تھا پہلا تجربہ جس پر ہومیوپیتھی کی بنیاد پڑی۔ اس صورت سے تندرست انسانوں کو واحد دوائیں دے کر اُنھوں نے متعدد عجیب و غریب ادویہ کا انکشاف کیا۔ دوران علاج، اُنھوں نے یہ بات دیکھی کہ مریضوں کو دوا دینے سے شفا تو ہو جاتی ہے مگر بسا اوقات شروع میں مرض بڑھ جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر ہنی مین نے سوچا کہ دوا کی مقدار کو کم کر کے تجربہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کرنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ جس قدر وہ مقدار کو کم کرتے گئے اُسی قدر جلدی شفا ہونے لگی۔ بڑھتے بڑھتے اُنھوں نے ادویہ کو لطیف شکل میں (ہومیوپیتھک اصول پر) دینا شروع کیا چنانچہ جس قدر دوا لطیف تر ہوتی گئی شفا کی برقی قوت اس میں بڑھتی گئی۔ اور اس طرح سے ہومیوپیتھک طریق علاج کی ابتدا ہوئی۔

فلسفۂ ہومیو پیتھی

ہومیو پیتھی ایک لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں علاج بالمثل (جبکہ ایلو پیتھک علاج کا انحصار "علاج بالضد" پر ہے) یعنی جس قسم کی علامت ہو اُسی خاصیت کی دوا۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی حصۂ جسم میں سخت جلن محسوس کرتا ہے اور اُس جلن میں بالکل مرچ کی سی خاصیت ہے تو اُس کی دوا (خواہ مرض کچھ ہی کیوں نہ ہو) کیپسکم یعنی مرچ ہی ہوگی یا یوں سمجھنا چاہیے کہ جو دوا ایک تندرست انسان میں خلل یا تبدیلی پیدا کرتی ہے اگر کسی حصۂ جسم میں وہی علامات پائی جائیں تو اسی دوا کو لطیف شکل میں دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔ در اصل ہومیو پیتھک طریقۂ علاج یعنی علاج بالمثل بالکل قانونِ قدرت کے مطابق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی کو بچھو ڈنک مارتا ہے تو مریض سخت ترین جلن اور بے چینی سے تڑپنے لگتا ہے۔ اس جلن کو سینکنے سے یا گرم ادویہ کے لگانے ہی سے فائدہ ہوتا ہے، اسی طرح سے اگر کسی مغموم انسان کے دل سے رنج کے نقوش دُور کرنا ہوں تو خود بھی مغموم بن کر اس کے رنج کو ہلکا کیا جا سکتا ہے۔ بہر حال یہ روز کے مشاہدات ہیں جن میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں بالکل یہی حالت ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کی ہے جو سراسر قدرت کے بنائے ہوئے اصولوں پر مبنی ہے۔

پس قدرت انسانی جسم کے اندر جو علامات پیدا کرتی ہے اگر انھیں

علامات کی دوا استعمال کرادی جائے تو شفا یقینی ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر انھیں علامات کو مختلف امراض کے فرضی نام سے پکارتے ہیں جو سراسر غلطی ہے۔ وہ ذرا بھی غور نہیں کرتے کہ بیماری سے پہلے اس کا سبب کیا ہے کیونکہ معلول بغیر علّت کے نہیں ہوا کرتا ہے۔ جب انسان کے جسم میں کوئی تبدیلی یعنی بیماری ہوتی ہے وہ دراصل کسی اصل بیماری کا نتیجہ ہے گو یا مریض کوئی دوسرا ہوتا ہے۔ ہم جو کچھ دیکھتے ہیں وہ علامات ہیں اُس مریض کی۔ پس علامات ہی قدرت کی بولتی ہوئی زبان ہیں جو صاف صاف اظہار کرتی ہیں کہ مریض دراصل "نفس" ہے نہ کہ جسم۔ چنانچہ ایک ہومیوپیتھ مریض کا علاج کرتا ہے نہ کہ مرض کا۔ جبکہ ایک ایلوپیتھ محض مادی چیز یعنی جسم کا علاج کرکے یا بہ الفاظ دیگر جسمانی تبدیلی کو دور کرکے مریض کو حقیقی شفا دینے سے قاصر رہتا ہے کیونکہ مادی جسم کا علاج کرنے سے مرض صرف دب جاتا ہے یا اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے جو کسی وقت میں اس سے بھی زیادہ بھیانک صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بظاہر وہ مرض تو اچھا ہو گیا لیکن وہاں سے منتقل ہو کر وہ دوسری جگہ رُونما ہو گیا چنانچہ بعض وقت مریض کو خارش کے لیے مرہم دیا گیا تو خارش اچھی ہو گئی مگر دیگر تکالیف رُونما ہو گئیں۔ مثلاً سر میں مسلسل درد کی شکایت ہو گئی یا ایک خطرناک قسم کا پھوڑا کسی حصۂ جسم پر نمودار ہو گیا۔ جب اُس پھوڑے کو چیر پھاڑ کرکے درست کیا گیا تو آنکھوں کی بینائی میں فرق آنے لگا۔ علیٰ ہذا القیاس۔

ایسے بے شمار واقعات ایک ایلوپیتھک ڈاکٹر کے یہاں آئے دن ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں ۔ گویا ایک ایلوپیتھ صرف جسمانی تبدیلی ہی کو درست کرتا رہتا ہے جس کو وہ اپنی تنگ نظری کے باعث شفا خیال کرتا ہے مگر ایک ہومیوپیتھ بخوبی سمجھتا ہے کہ شفا کا معیار کچھ اور ہی ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اصل مریض "نفس" ہے پس اگر نفس یعنی رُوح کا علاج کیا جائے اُسی وقت میں مکمل اور حقیقی شفا ہو سکتی ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نفس کے علاج کے لیے کس شکل میں دوا دینی چاہیے ۔

پوٹنسی یعنی طاقت ادویہ

یہ بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ ہومیوپیتھک طریقہ علاج میں امراض یعنی مادی جسم کا علاج نہیں ہوا کرتا بلکہ "نفس" یعنی "روح" کا علاج کیا جاتا ہے ۔ روح ایک غیر مادی یعنی لطیف چیز ہے ۔ پس لطیف شے کی غذا بھی لطیف ہونا چاہیے ۔ تاکہ وہ اُسے آسانی سے قبول کر لے ۔ ظاہر ہے کہ لطیف چیز پر ایک کثیف چیز کا قطعی اثر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی وہ اُسے کسی حالت میں قبول کر سکتی ہے ایسی حالت میں ہم اگر کسی مریض کے لیے کثیف یعنی مادی شکل میں دوا دیں تو وہ ہرگز روح (اصل مریض) کے لیے قابل پذیر نہ ہوگی ۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر اور اطباء مریضوں کو کثیف شکل میں دوا دے کر ایک قسم کا دوسرا مختلف مرض پیدا کر کے اصل مرض کو دبا دیتے ہیں کیونکہ دوا کی

کثافت کے باعث اصل مرض (روح) پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

دوا کے لطیف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ اُس میں مادّیت نہ پائی جائے غیر مادّی شکل کی ادویہ میں ایک برقی اثر پیدا ہو جاتا ہے جو قوتِ حیات کو متاثر کرکے بیماری کا قلع قمع کر دیتا ہے۔

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج روحانی اصول پر مبنی ہے اس لیے اس کی دوا سازی کا طریقہ بھی مخصوص ہے۔ ڈائیلوشن یعنی طاقت میں دوا بنانے کے دو طریقے ہیں ایک تو ڈیسمل (کسر اعشاریہ) (DECIMAL) (۱/۱۰) حصہ کے حساب سے اور دوسرا سینٹسمل (CENTESIMAL) (۱/۱۰۰) حصہ۔

ڈیسمل ڈائیلوشن بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ مدر ٹنکچر کا ایک قطرہ اور مقطّر پانی یا رکیٹیفائیڈ اسپرٹ کے ۹ قطرے کسی صاف شیشی میں ڈال کر پانچ یا دس بار جھٹکی دیں تاکہ دوا کے اجزاء اچھی طرح سے آپس میں مل جائیں۔ اب اُس دوا کا پہلا ڈیسمل ڈائیلوشن تیار ہو گیا جس کا نام (۱×) ایک ایکس ہوگا۔ ایکس (×) اس بات کی علامت ہے کہ دوا کو ڈیسمل طریقہ پر تیار کیا گیا ہے۔ اب اگر اسی دوا کا ۲× تیار کرنا ہے تو ۱× والی دوا کا ایک قطرہ اور مقطّر پانی یا رکیٹیفائیڈ اسپرٹ کے ۹ قطرے کسی صاف شیشی میں ڈال کر اُسی طریقہ سے جھٹکی دیں علیٰ ہذا القیاس۔

سینٹسمل (CENTESIMAL) ڈائیلوشن یعنی پوٹنسی کے بنانے میں ایک اور ننانوے کا تناسب ہوتا ہے یعنی ایک قطرہ اصل دوا یعنی مدر ٹنکچر

اور ۹۹ قطرے آبِ مقطر یا الکوحل لے کر کسی صاف شیشی میں ڈال کر حسبِ معمول تھپکی دیں تو یہ ایک نمبر طاقت کی دوا تیار ہو گئی۔ اگر دو نمبر طاقت کی دوا تیار کرنا مقصود ہو تو ایک نمبر والی دوا کا ایک قطرہ اور ۹۹ قطرے آبِ مقطر یا الکوحل میں شامل کر کے طریق مذکورہ سے تیار کر لیں علیٰ ہذا القیاس

ناظرین کو واضح ہو گیا ہوگا کہ جوں جوں دوا کی طاقت بڑھتی جاتی ہے دوا کی مقدار کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ آگے بڑھ کر بظاہر پانی ہی پانی یا الکوحل باقی رہ جاتی ہے لیکن در پردہ اس میں شفا کی برقی طاقت بڑھ جاتی ہے یعنی دوا جس قدر لطیف ہوتی جاتی ہے اس کا اثر اتنا ہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ پوٹنسی تیار کرنے کا کام خاص قسم کی مشینوں کے ذریعہ سے ہوتا ہے کیونکہ ہاتھ سے تیار کرنے میں وقت زیادہ لگنے کے علاوہ الکوحل بہت ضائع ہوتی ہے۔

بعض دواؤں کی طاقتیں بجائے پانی یا الکوحل میں بنانے کے شوگر آف ملک میں تیار کی جاتی ہیں مثلاً سلیشیا، فیرم فاس وغیرہ۔ پس اگر ×۱ طاقت کی دوا بنانا ہو تو ایک حصہ اصل دوا اور نو حصہ شوگر آف ملک لے کر کھرل میں تقریباً دو گھنٹے تک گھوٹیں تاکہ اس کے تمام اجزا خوب مل جائیں۔ اب اگر × ۲ تیار کرنا ہو تو × ۱ والی دوا کا ایک حصہ لے کر ۹ حصہ ملک شوگر میں بطریق مذکورۂ بالا کھرل کریں۔ علیٰ ہذا القیاس۔

6075

نوٹ :- جڑی بوٹیوں کے ٹنکچر بنانے میں فارما کوپیا کے مطابق بوٹی کو بوتل میں

بھر کر مقررہ مقدار میں الکوحل ڈال دیتے ہیں اور پندرہ دن کے بعد چھان لیتے ہیں۔

بایو کیمک علاج میں (جو ہومیو پیتھی کی ایک شاخ ہے) ڈیسمل پوٹینسی کا طریقہ رائج ہے۔ نچی طاقتوں میں عموماً ×۳، ×۶، ×۱۲، اور ×۳۰ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اونچی طاقتوں میں ×۲۰۰، اور ×۱۰۰۰ طاقت کی ادویہ مستعمل ہیں۔

ہومیو پیتھی میں عموماً نچی طاقتوں میں ۳، ۶، ۱۲، اور ۳۰ نمبر کی دوائیں استعمال ہوتی ہیں۔ اونچی طاقتوں میں ۲۰۰۔ ایک ہزار یعنی (1M) دس ہزار (10 M)۔ پچاس ہزار (50 M)۔ ایک لاکھ (C.M) اور دس لاکھ (M.M) نمبر کی دوائیں دی جاتی ہیں۔

مقدار خوراک

ہومیو پیتھک دوا ذیل کی چار شکلوں میں بہ لحاظ عمر مختلف مقدار میں دی جاتی ہے:۔

(۱) ٹنکچر کی شکل میں۔ ایک بوند سے لے کر بیس بوند تک یا اس سے بھی زیادہ بہ لحاظ عمر اور حسب علامت۔ زہریلی اور تیز قسم کی ادویہ کو صرف ایک سے لے کر ۵ بوند فی خوراک تک حسب موقع استعمال کرنا چاہیے۔

(۲) عرق کی صورت میں۔ دوا دینے کا یہ طریقہ ہے کہ کسی صاف شیشی میں آب مقطر بھر کر اس میں فی خوراک ایک بوند ڈائیلوشن ٹپکا دیں۔ لڑکوں کو اس سے نصف اور شیر خوار بچوں کے لیے ایک قطرہ میں چار خوراک۔

(۳) گولیوں میں اگر دوا دینا ہے تو سادی گولیوں کو کسی صاف کاغذ یا شیشی میں ڈال کر اوپر سے چند قطرے ڈائیلوشن کے ڈال دیے جائیں کہ دوا گولیوں میں جذب ہو جائے۔ بڑوں کو بیس نمبر کی ۸ گولی فی خوراک لڑکوں کو ۴ اور شیر خوار بچوں کو صرف ایک گولی۔ تیس نمبر کی گولیوں میں اس کی نصف تعداد اور چالیس نمبر میں مندرجہ بالا تعداد کا چوتھائی۔ بہ لحاظ عمر دینا چاہیے۔ بیس نمبر کی گولی سرسوں کے برابر، تیس نمبر کی ماش یعنی اُرد اور چالیس نمبر کی مٹر کے برابر ہوتی ہے۔

گولیوں کے حسب ذیل نمبر یعنی سائز ہوتے ہیں:۔

نمبر پانچ، دس، پندرہ، بیس، پچیس، تیس، پینتیس، چالیس، پینتالیس، پچاس، ساٹھ، ستّر، اسّی، نوّے اور سو۔ پچاس نمبر سے اونچی اور دس نمبر سے نیچی گولیاں شاذ و نادر ہی استعمال ہوتی ہیں بیس، تیس اور چالیس نمبر کی گولیاں زیادہ مستعمل ہیں۔

(۴) سفوف کی شکل میں دوا دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ملک شوگر میں چند قطرے ڈائیلوشن کے ٹپکا کر اس کو خوب ملا لیں یا اگر ڈیسمل طریقہ پر دوا تیار رکھی ہو تو بڑوں کو ایک گرین یعنی نصف رتّی اور بچوں کو اس سے نصف۔

دراصل ہومیوپیتھی میں مقدار خوراک کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اگر مریض کو صرف دو گولیاں دے دی جائیں تو بھی دوا کا وہی اثر ہوگا جو پوری شیشی بیک وقت کھلانے سے۔

نوٹ - یہ بات عام طور سے مشہور ہوگئی ہے کہ پان، سگریٹ استعمال کرنے والے اصحاب پر ہومیو پیتھک دوا اثر نہیں کرتی - چنانچہ خود ناواقف ڈاکٹر ہومیو پیتھک دوا دیتے وقت اپنے مریض کو بار بار تاکید کرتا ہے کہ خبردار دوا استعمال کرنے کے کم از کم ایک گھنٹہ قبل اور ایک گھنٹہ بعد کوئی شے ہرگز استعمال نہ کرے ورنہ دوا کا اثر جاتا رہے گا - ایسا خیال کرنا سراسر غلطی ہے اور ہومیو پیتھک طریق علاج کو سخت نقصان پہونچاتا ہے کیونکہ ہزاروں آدمی محض اس لیے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کی طرف نہیں رجوع ہوتے کہ وہ پان تمباکو کے عادی ہیں اور اس لیے ہومیو پیتھک دوا ان کو شفا دینے سے قاصر ہے - اس بات کو بخوبی ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ ہومیو پیتھک ادویہ اتنی کمزور نہیں ہوا کرتیں کہ اُن کا اثر ذرا سی بات میں چھومنتر کی طرح اُڑ جائے - مصنّف کا ذاتی تجربہ ہے کہ مریض کے منہ میں پان کے ہوتے ہوئے اس کی زبان پر خالص ڈائیلوشن کا ایک قطرہ ٹپکا دیا گیا اور دوا نے حیرت انگیز کام کیا - اسی صورت سے ہمارے ایک شاگرد رشید نے ایک تجربہ کیا - انھوں نے سگریٹ پر چند قطرے دوا کے ٹپکا کر مریض کو وہی سگریٹ پینے کی ہدایت کی جس کے نتائج نہایت عمدہ برآمد ہوئے -

یوں تو ہر شخص جانتا ہے کہ نشیلی اشیاء کا ترک کردینا ہی بہتر ہوا کرتا ہے مگر اس قسم کی روایات سے عوام میں ہومیو پیتھی کی طرف سے ایک بدگمانی سی پیدا ہوگئی ہے جس کے باعث اس فن کو کافی نقصان پہونچ رہا ہے -

انتخاب پوٹنسی اور وقفہ خوراک

پوٹنسی کے انتخاب کے مسئلہ میں کافی اختلاف ہے۔ ڈاکٹر ہنی مین نے عموماً تیس نمبر کی طاقت استعمال کی ہیں۔ بعض ڈاکٹروں نے چھوٹی طاقتوں نمبر ۳، نمبر ۶ اور مدر ٹنکچر سے کام لیا ہے اور بہترین نتائج حاصل کیے ہیں۔ امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے ہمیشہ دو سو اور ایک ہزار یا اس سے بھی اونچی طاقت میں دوائیں استعمال کی ہیں اور اچھی خاصی کامیابی حاصل کی ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ادویہ کی طاقت کا انتخاب محض ڈاکٹر کے تجربے پر ہے بعض بعض دوائیں اونچی طاقت میں بہتر کام کرتی ہیں اور بعض نیچی طاقت میں۔ کچھ دوائیں ٹنکچر کی شکل میں اچھا کام کرتی ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر دوا کا انتخاب صحیح ہے تو کوئی بھی طاقت استعمال ہو سکتی ہے۔

عام طور پر چھوٹی طاقتوں میں ۶ یا ۳۰ نمبر کی دوائیں زیادہ استعمال کی جاتی ہیں۔ دو چار روز تک دوا دینے کے بعد اگر معلوم ہو جائے کہ دوا کا انتخاب صحیح ہے لیکن دوا سستی سے اثر کر رہی ہے ایسی حالت میں دوا کی اونچی طاقت دینی چاہیے۔

حاد امراض میں عموماً چھوٹی ہی طاقتیں بہتر کام کرتی ہیں۔ جن کو جلد جلد حسب علامت دہرا سکتے ہیں۔ شدّتِ مرض کی حالت میں دس دس منٹ یا نصف گھنٹہ یا ایک ایک گھنٹہ کے بعد حسب موقع دہرانا چاہیے ورنہ

معمولی حالات میں دن میں چار بار دینا چاہیے۔ بعض حالات میں حاد امراض میں نہایت اونچی طاقتوں کو بار بار دُہرانا ہوتا ہے جس کے لیے تجربہ کی ضرورت ہے کیونکہ اس کا کوئی کلیہ قاعدہ نہیں ہے۔

مزمن یعنی کُہنہ امراض میں اونچی طاقت کی دوائیں استعمال ہوتی ہیں۔ نمبر ۲۰۰ طاقت کی دوا کو آٹھویں روز دُہراتے ہیں۔ نمبر ایک ہزار کو دسویں یا پندرھویں روز اور اس سے اونچی طاقتیں ایک ایک مہینہ یا اس سے بھی زائد وقت کے لیے کافی ہوا کرتی ہیں۔ لیکن اگر ضرورت ہو تو اس سے قبل بھی دوا کو دُہرایا جا سکتا ہے۔

رشتہ جات ادویہ

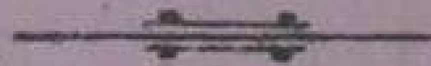
ہومیوپیتھک ادویہ نباتات، جمادات، حیوانات اور سمیات وغیرہ سے حاصل کی جاتی ہیں۔ ان سب میں آپس میں کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہوتا ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض ادویہ ہم جنس ہیں اور بعض غیر جنس۔ بعض ادویہ کے اثرات ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور بعض کے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

(۱) بعض دوائیں ایک دوسرے کے اثر کی تکمیل کرتی ہیں۔ ایسی ادویہ ایک دوسرے کے بعد عموماً دی جاتی ہیں تاکہ دوا کے اثر میں اور بھی تیزی ہو جائے مثلاً سلفر اور نکس ___ بیلاڈونا اور کلکیریا وغیرہ۔ اس قسم کا رشتہ رکھنے والی دوائیں معاون (COMPLEMENTARY) کہلاتی ہیں۔

(۲) بعض ادویہ پیدائش میں مختلف ہوتی ہیں مگر اثرات میں یکساں۔ ایسی ادویہ ایک دوسرے کے بعد دی جاسکتی ہیں۔ اس قسم کی دوائیں مشابہ (CONCORDANT) کہلاتی ہیں مثلاً سیپیا و پلساٹیلا ــــ مرک اور بیلاڈونا وغیرہ ـ

(۳) کچھ دوائیں دوسری دوا کے موجودہ اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔ چنانچہ ایسی دواؤں کو صرف اُسی وقت دیا جاتا ہے جبکہ پہلی دوا کے اثر کو زائل کرنا مقصود ہو۔ ایسی ادویہ فاد یا تریاق (ANTIDOTE) کہلاتی ہیں مثلاً مرک دینے سے ہیپر کا اثر زائل ہوجاتا ہے اور کافیا سے نکس وامیکا کا اثر ختم ہوجاتا ہے وغیرہ وغیرہ ـ

(۴) بعض ادویہ بظاہر ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہیں لیکن آپس سخت مخالف ہوتی ہیں ایسی ادویہ ایک دوسرے کے بعد ہرگز نہ دینا چاہیے ــ ایسی دواؤں کو مخالف (INIMICAL) کہتے ہیں۔ مثلاً مرک و سلیشیا ــــ رسٹاکس و اپیس وغیرہ ـ



نقشہ رشتہ جات ادویہ

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد کو دی جاسکتی ہیں)	ضاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
آرسنک	نیٹرم سلفٹ فاسفورس کاربوورج تھوجا	ایپس۔ بیلاڈونا۔ چیلیڈونیم کیمو ملا۔ چائنا۔ فیرم۔ ہیپر۔ اپیکاک۔ آئیوڈیم کالی بائی۔ لائیکو مرک۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔	کیمفر۔ چائنا۔ چائنم سلفٹ فیرم۔ ہیپر۔ آئیوڈیم اپیکاک۔ سلفر۔ گریفائٹس۔ نکس وامیکا	
آرنیکا	اکونائٹ	آرسنک۔ اکونائٹ۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ ٹلکیریا۔ کیمو ملا۔ چائنا۔ ہیپر۔ اپیکاک۔ آئیوڈیم۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ فاسفورس۔ سلفر	اکونائٹ۔ آرسنک۔ چائنا۔ اگنیشیا۔ اپیکاک۔ کیمفر۔	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد کو دی جا سکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
اپیکاک	کیوپرم	آرسنک - آرنیکا - انٹم ٹارٹ - بیلاڈونا - برائی اونیا - کلکیریا - چائنا - کیموملا - کیوپرم - اگنیشیا - نکس وامیکا - سلفر - فاسفورس - پلساٹیلا - سیپیا - وریٹرم -	آرسنک - آرنیکا - چائنا - ٹوبیکم - نکس وامیکا	
ارجنٹم مٹ ارجنٹم نائٹ		کلکیریا - پلساٹیلا - سیپیا - کالی کارب - کلکیریا - مرک - پلساٹیلا - سیپیا - سلیشیا -	مرک - پلساٹیلا - آرسنک - کلکیریا - آئیوڈیم - لائیکو - مرک - نیٹرم میور - پلساٹیلا - فاسفورس - رسٹاکس - سیپیا - سلفر - سلیشیا -	
اکونائٹ	کافیا سلفر	آرسنک - آرنیکا - بیلاڈونا - کینتھرس - اپیکاک - مرک - پلساٹیلا - رسٹاکس - سلفر - سلیشیا -	ایسٹک ایسڈ - بیلاڈونا - پیرس - شراب -	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد کو دی جا سکتی ہیں)	ضاد (جن کا اثر زائل کر دیتی ہے)	مخالف
اگنیشیا	نیٹرم میور	آرسنک - بیلاڈونا - کلکیریا - چائنا - لائیکو - نکس وامیکا - پلساٹیلا - رسٹاکس سلفر - سیپیا - سلیشیا -	آرنیکا - کیموملا - کیمفر - کافیا - نکس وامیکا - پلساٹیلا -	ٹوبیکم
انٹم ٹارٹ	.	اپیکاک - کالی بائی - پلساٹیلا - سلفر - سیپیا	اسافوٹیڈا - چائنا - اپیکاک اوپیم - پلساٹیلا - رسٹاکس سیپیا لیکیسس لیکٹک ایسڈ	
انٹم کروڈ	سکوئیلا	کلکیریا لیکیسس - مرک - پلساٹیلا سلفر - سیپیا -	کلکیریا - ہیپر - مرک -	
اوپیم	.	اکونائٹ - انٹم ٹارٹ - بیلاڈونا - برائی اونیا - ہیوسمس - نکس وامیکا - نکس موسکاٹا -	بیلاڈونا - کیموملا - اپیکاک - نکس وامیکا - وریٹرم -	
اورم میٹ	.	اکونائٹ بیلاڈونا کلکیریا - چائنا - لائیکو - مرک - پلساٹیلا رسٹاکس - سلفر - سیپیا -	بیلاڈونا - چائنا - کافیا - مرک - پلساٹیلا - سپائی جیلیا -	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
ایپس	نیٹرم میور	آرسنک۔ گریفائٹس۔ لائیکو۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم سلفر۔	اپیکاک لیکیسس۔ لیکٹک ایسڈ۔	رسٹاکس فاسفورس
برائی اونیا	ایلومنا	ایلومنا۔ آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کاربوویج۔ ڈروسرا۔ ہیوسمس۔ کالی کارب۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سلفر۔ سلیشیا۔	اکونائٹ۔ ایلومنا۔ کیمفر۔ کیموملا۔ کافیا۔ چیلیڈونیم۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔	
بیلاڈونا	کلکیریا	اکونائٹ۔ آرسنک۔ کلکیریا۔ کیموملا۔ کاربوویج۔ چائنا۔ ڈلکمارا۔ ہیپر۔ ہیوسمس۔ لیکیسس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سلفر۔ سلیشیا۔	اکونائٹ۔ کیمفر۔ کافیا۔ ہیوسمس۔ ہیپر۔ اوپیم۔ پلساٹیلا۔	
پاڈوفائلم	سلفر		مرک	نمک سے اس کا اثر رک جاتا ہے نکس وامیکا

مخالف	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مشابہ (جو بعد میں دی جاسکتی ہیں)	معاون	نام دوا
	کافیا - اگنیشیا - نکس وامیکا - کیمو ملا -	آرسنک - انٹم ٹارٹ - بیلاڈونا - برائی اونیا - گریفائٹس - اگنیشیا کالی بائی - لائیکو - سلفر نائٹرک ایسڈ - نکس وامیکا فاسفورس - رسٹاکس سیپیا	لائیکو سلیشیا	پلساٹیلا
		اگنیشیا - کلکیریا - کالی کارب - لائیکو - مرک - پلساٹیلا - سلفر -	آرسنک سلیشیا نیٹرم سلف	تھوجا
	چائنا - کافیا - نیٹرم میور	بپٹیشیا - اپیکاک		جلسیمیم
ڈیجی ٹلیس کونیم - سلینیم کے بعد	آرنیکا - آرسنک - ایپس -	آرسنک - آرنیکا - بیلاڈونا - کاربوویج - کلکیریا - فیرم - لیکیسس مرک - پلساٹیلا - فاسفورس سلفر -	فیرم	چائنا
	کیمفر -	کلکیریا - سارسا - پلساٹیلا - سلفر - وریٹرم	نکس وامیکا	ڈرودسرا

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	فاسد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
ڈلکمارا	براٹیا کارب	بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ رسٹاکس سیپیا نیکسیس۔	کیمفر۔ کیوپرم۔ اپیکاک۔ مرک۔	
ڈیجی ٹیلس		بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کیموملا۔ چائنا۔ لائیکو۔ اوپیم۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ سلفر سیپیا۔ وریٹرم۔	ایپس۔ کیمفر۔ کاکیولس۔ نکس وامیکا۔ نائیٹرک ایسڈ۔ اوپیم۔	
رسٹاکس	برائی اونیا	آرسنک۔ آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کلکیریا۔ کیمولا۔ ڈروسرا۔ گریفائٹس۔ ہیپر سلفر۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ فاسفورس۔ سلفر۔ سیپیا۔	بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کیمفر۔ کافیا۔ گریفائٹس۔ سلفر۔ سیپیا۔	ایپس
سپائی جیلیا		آرسنک۔ اکونائٹ۔ آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ ڈیجی ٹیلس۔ کلکیریا۔ کالی کارب۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیپیا۔	اورم۔ پلساٹیلا۔	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جاسکتی ہیں)	نقاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
سپنجیا	.	برائی اونیا۔ کاربوویج۔ ہیپر۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔	کیمفر۔	
سٹرامونیم	.	اکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کیوپرم۔ ہیوسمس۔ نکس وامیکا۔	بیلاڈونا۔ ہیوسمس۔ نکس وامیکا۔ اوپیم۔ پلساٹیلا۔	
سلفر	ایلو آرسنک اکونائٹ نکس وامیکا	اکونائٹ۔ الیومنا۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کلکیریا۔ کاربوویج۔ گریفائٹس۔ مرک۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔	اکونائٹ۔ کیمفر۔ کیموملا۔ چائنا۔ مرک۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سلیشیا۔ تھوجا۔	کلکیریا کے بعد
سلفیورک ایسڈ	پلساٹیلا	آرنیکا۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ سلفر۔ سیپیا۔	کیمفر۔	
سلیشیا	پلساٹیلا تھوجا	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ ہیپر۔ لائیکو۔ لیکیسس۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ رسٹاکس۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا	ہیپر۔ کیمفر۔	مرک

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
سنا	۔	کلکیریا۔ چائنا۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔	کیمفر۔ کیپسکم۔ چائنا۔	
سیپیا	نیٹرم میور	گریفائیٹس۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سلیشیا۔	اکونائٹ۔ سلفر۔	لیکیسس
فاسفورس	آرسنک کاربوویج	آرسنک۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ کاربوویج۔ چائنا۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔ سیپیا۔	کافیا۔ نکس وامیکا۔ سیپیا۔	ایپس کاسٹکم
فاسفورک ایسڈ	۔	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ کاسٹکم۔ فیرم۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سلفر۔ سلفر۔ ویریٹرم۔	کیمفر۔ کافیا۔	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جاسکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
فیرم	ایلومنا چائنا ہمامیلس	آرنیکا۔ اکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ لائیکو۔ مرک۔ پلسا ٹیلا۔ فاسفورس۔ سلفر۔ وریٹرم۔	آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ آرسنک۔ چائنا۔ ہیپر۔ اپیکاک۔ پلسا ٹیلا۔ وریٹرم۔	
کاربوویج	ڈروسرا	آرسنک۔ اکونائٹ۔ چائنا۔ ڈروسرا۔ کالی کارب۔ لائیکو۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا	آرسنک۔ کیمفر۔ کافیا۔ لیکیس۔	کاربوانیملس
کاسٹکم	کالوسنتھ پٹرولیئم	انٹم ٹارٹ۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیپیا۔	کافیا۔ کالوسنتھ۔ نکس وامیکا۔	فاسفورس کافیا
کافیا	اکونائٹ	اکونائٹ۔ ادرم۔ بیلاڈونا۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ اوپیم۔ سلفر۔	اکونائٹ کیموملا۔ اگنیشیا۔ مرک۔ نکس وامیکا پلساٹیلا۔ سلفر	کینتھرس اگنیشیا کاسٹکم
کالچیکم		کاربوویج۔ مرک۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا	بیلاڈونا۔ کیمفر۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	ضاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
کالوسنتھ	۔	بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کاسٹکم۔ کیمو ملا۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا سپائی جیلیا۔ اسٹافی سیگریا	کیمفر۔ کافیا۔ اسٹافی سیگریا	
کالی بائی	۔	انٹم ٹارٹ۔	آرسنک لیکیسس۔ پلساٹیلا	
کالی کارب	کاربوویج نکس وامیکا	آرسنک۔ کاربوویج۔ لائیکو۔ نائٹرک ایسڈ۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ سیپیا۔ سلفر۔	کیمفر۔ کافیا۔	
کریازوٹ	۔	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ کالی کارب۔ لائیکو۔ نکس وامیکا نائٹرک ایسڈ۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیپیا۔	اکونائٹ۔ نکس وامیکا۔	کاربوویج کے بعد
کلکیریا کارب	بیلاڈونا رسٹاکس	بیلاڈونا۔ ڈروسرا۔ اپیکاک۔ گریفائٹس۔ لائیکو نائٹرک ایسڈ نکس وامیکا پلساٹیلا۔ فاسفورس رسٹاکس سیپیا سلیشیا۔	برائی اونیا۔ کیمفر۔ چائنا۔ آئیوڈیم۔ نائٹرک ایسڈ۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔ سیپیا۔	کالی بائی کے بعد

نام دوا	معادن	مشابہ (جو بعد میں دی جاسکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
کنابس سٹائیوا	.	بیلاڈونا ہیپس۔ لائیکو نکس وامیکا۔ اوپیم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔	کیمفر	
کیمفر	.	آرسنک۔ انٹم ٹارٹ۔ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ رسٹاکس۔	اوپیم۔ فاسفورس	
کیمو ملا	بیلاڈونا میگنیشیا کارب	کلکیریا۔ مرک۔ اکونائٹ۔ آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس سیلفر۔ سیپیا۔	اکونائٹ۔ الیومنا۔ بورکس۔ کیمفر۔ کافیا۔ کالوسنتھ۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔	
کیوپرم	کلکیریا	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ کاسٹکم۔ ہیوسمس۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ وریٹرم۔	بیلاڈونا۔ کیمفر۔ چائنا۔ ڈلکامارا۔ ہیپر۔ اپیکاک۔ مرک۔ نکس وامیکا پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ وریٹرم۔	
گریفائٹس	آرسنک۔ کاسٹکم فیرم ہیپر۔ لائیکو	نیٹرم سلف۔ سلیشیا۔	اکونائٹ۔ آرسنک۔ نکس وامیکا۔	

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
لائیکو	.	بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کالچیکم۔ ڈروسرا۔ گریفائٹس ہیپر سلفر۔ کالی کارب۔ لیکیسس۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ ورٹیرم۔	اکونائٹ۔ کیمفر۔ کاسٹکم۔ کیموملا۔ کافیا۔ گریفائٹس۔ پلساٹیلا۔	کافیا
لیکیسس	ہیپر لائیکو نائٹرک ایسڈ	آرسنک۔ اکونائٹ۔ الیومنا۔ بیلاڈونا۔ کاربوویج۔ کاسٹکم۔ چائنا۔ ہیپر ہیپر سلفر۔ کالی بائی۔ لائیکو۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ سلفر۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس سلیشیا۔	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کاربوویج۔ مرک۔ اوپیم	اموینیا کارب سیپیا
مرک	.	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ کاربوویج۔ ہیپر۔ آئیوڈیم۔ لائیکو۔ نائٹرک ایسڈ۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ سلفر۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ تھوجا۔	آرسنک۔ اورم۔ بیلاڈونا۔ کاربوویج۔ چائنا۔ ڈلکمارا۔ فیرم۔ ہیپر۔ لیکیسس۔ اوپیم۔ نائٹرک ایسڈ۔ سلفر۔ سٹرامونیم۔ سیپیا	سلیشیا

نام دوا	معاون	مشابہ (جو بعد میں دی جاسکتی ہیں)	خارج (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
نائٹرک ایسڈ	آرسنک	آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ کلکیریا۔ کاربوویج۔ کالی کارب۔ کریازوٹ۔ مرکس۔ فاسفورس پلساٹیلا۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیکیل۔ سیپیا۔ تھوجا۔	کلکیریا۔ کونیم۔ ہیپر۔ مرک۔ سلفر۔	لیکیسس یا کلکیریا کے بعد
نکس وامیکا	کالی کارب سلفر سیپیا	آرسنک۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ کاربوویج۔ کالچیکم۔ ہیپر۔ لائیکو۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس سلفر سیپیا۔	کیموملا۔ آرسنک۔ کافیا۔ اکونائٹ۔ اوپیم۔ اگنیشیا پلساٹیلا۔ تھوجا۔	زنکم
نیٹرم سلف	آرسنک تھوجا			
نیٹرم کارب	.	کلکیریا۔ نکس وامیکا۔ نائٹرک ایسڈ پلساٹیلا۔ سلفر۔ سیپیا۔	تھوجا۔ کیمفر	
نیٹرم میور	ایپس سیپیا	برائی اونیا۔ کلکیریا۔ کالی کارب۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سیپیا۔	آرسنک۔ فاسفورس۔ کیمفر۔	

نام دوا	معاصن	مشابہ (جو بعد میں دی جا سکتی ہیں)	فاد (جن کا اثر زائل کرتی ہے)	مخالف
وریٹرم		آرسنک۔ آرنیکا۔ اکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ کاربوورج۔ کیموملا۔ کیوپرم۔ ڈروسرا۔ سلفر۔ اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔		
ہمامیلس	فیرم			
ہیپر	کیلنڈولا	اکونائٹ۔ آرنیکا۔ برائی اونیا۔ بیلاڈونا۔ آئیوڈیم۔ لیکیسس۔ مرک۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سیپیا۔ سپنجیا۔ سلیشیا۔ سلفر۔	بیلاڈونا۔ کیموملا۔ سلیشیا۔	سپنجیا
ہیوسمس		بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سٹرامونیم۔ وریٹرم۔	بیلاڈونا۔ چائنا۔ سٹرامونیم	
یوپیٹوریم پرف		نیٹرم میور۔ سیپیا۔	کیکٹس۔ سنا	
یوفریشیا	اکونائٹ۔ کونیم۔ کلکیریا۔ نکس۔ فاسفورس۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلیشیا	اکونائٹ۔ کلکیریا۔ کونیم۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ رسٹاکس۔ سلیشیا۔ سلفر۔ پلساٹیلا۔	کیمفر۔ پلساٹیلا۔ کاسٹکم	

معالج کے لئے ضروری ہدایات

۱۔ معالج کو چاہیے کہ مریض کے ساتھ نہایت ہمدردی اور خوش اخلاقی سے پیش آئے تاکہ اُس کو یقین کامل ہو جائے کہ معالج اس کا سچا ہمدرد اور بہی خواہ ہے۔

۲۔ ڈاکٹر کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مریضوں کی بے لوث خدمت کرے۔ لالچ اور طمع سے ڈاکٹر کے خلوص میں فرق آجاتا ہے یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ سے شفا بھی چھین لیتا ہے۔

۳۔ ڈاکٹر کو چاہیے کہ وہ اپنے مریض کو پورا یقین دلادے کہ وہ بہت جلد اچھا ہو جائے گا۔ اُس کے سامنے کوئی بات اشارۃً یا کنایۃً ایسی نہ کہے جس سے اُس کو مایوسی ہو اور اُس کی قوتِ حیات کمزور پڑجائے کیونکہ دراصل قوتِ حیات بہ الفاظِ دیگر مریض کی طبیعت اور بیماری میں باہم جنگ ہوتی رہتی ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آجاتا ہے وہ فتحیاب ہوتا ہے۔ اگر طبیعت بیماری پر غالب آگئی تو مریض صحت یاب ہوجاتا ہے اور اگر خدانخواستہ بیماری طبیعت (قوتِ حیات) پر غالب آگئی تو مریض موت سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔

۴۔ معالج کو مریض کی پوری ہسٹری غور سے سُننا چاہیے۔ کیونکہ

بسا اوقات کسی پرانی بیماری کے اثرات یا بعد سے چند نئی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور پیچیدگیاں رونما ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگر تمام مجموعی علامات کو مدِ نظر رکھ کر غور کے ساتھ دوا تجویز کی جائے تو نہ صرف نئی علامتیں دُور ہو جاتی ہیں بلکہ چھپے ہوئے کہنہ امراض کا بھی ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو جاتا ہے۔

۵ - علامات حاصل کرتے وقت مرض کی کمی بیشی، گھٹنے بڑھنے کا وقت، سردی یا گرمی کے اثرات، دُکھ درد کا صحیح مقام، درد کی نوعیت (مثلاً درد جلن دار، تپکن والا، پھاڑنے والا وغیرہ) پر پورا دھیان دینا چاہیے۔ اس کے علاوہ پیشاب پاخانہ کی کیفیت کو بھی خوب سمجھ لینا چاہیے۔

۶ - نسخہ تجویز کرتے وقت مریض کا پیشہ، بود و باش اور دیگر ضروری امورِ خانگی سے بھی واقفیت حاصل کرنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اُس کے چہرے۔ چال ڈھال - مزاج - اندازِ گفتگو اور جسم کی ساخت یعنی (CONSTITUTION) کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔ مزاج سے مطلب ہے حلیم الطبع، زود رنج، حسّاس، غصہ ور، چڑچڑا، جلد باز، موٹا پلپلا بدن والا وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح سے بعض لوگ دموی، صفراوی، اعصابی یا سوداوی مزاج کے ہوتے ہیں۔ غرضکہ مندرجہ صدر تمام باتوں پر غور کر کے نسخہ تجویز کرنا چاہیے کیونکہ بسا اوقات بعض مریض بذاتِ خود کسی واحد

دوا کی مکمل تصویر ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ اُن کو اگر وہی دوا تجویز کر دی جائے تو شفا یقینی ہے بلکہ اکثر اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ اُس دوا کی صرف ایک ہی خوراک سے مرض کا ہمیشہ کے لیے قلع قمع ہو گیا۔

۷۔ معالج کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ مریض کی نبض، زبان اور حلق کا بھی معائنہ کرے اور آلہ اسٹتھسکوپ سے سینہ اور قلب کو بغور دیکھے تاکہ مریض کی اندرونی قوت کا بھی صحیح اندازہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ بذاتِ خود مریض کو اطمینان ہو جائے کہ معالج نے اُس کا نہایت غور سے معائنہ کیا ہے۔

۸۔ مریض کی مجموعی علامات کو ذہن نشین کر کے دوا تجویز کرنا چاہیے۔ جس مریض میں کسی دوا کی جتنی زیادہ علامتیں پائی جائیں گی اتنی ہی جلدی مریض کو شفا ہو گی لیکن اگر بیک وقت تمام علامتوں کے ملنے میں دشواری ہو رہی ہو تو کم از کم تین نمایاں علامات ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

۹۔ مریض کو ہدایت کی جائے کہ وہ دوا لینے سے قبل اپنے مُنھ کو کُلّی اور غرارہ سے خوب صاف کر لے اور دوا لیتے وقت تمباکو، عطر اور تیز خوشبو اور بدبو سے حتی الامکان دُور رہے۔ اگر ممکن ہو تو دوا لینے سے نصف گھنٹہ پہلے اور نصف گھنٹہ بعد تک کوئی چیز نہ کھائے۔

نوٹ:۔ لیکن مصنف کا تجربہ ہے کہ ہومیوپیتھک دوا ہر حالت میں فائدہ کرتی ہے بشرطیکہ دوا کا ذائقہ زبان کو محسوس ہو جائے۔ مثلاً اگر کسی

مریض کے منہ میں پان ہے اور اُسی حالت میں اُس نے ہومیوپیتھک دوا کھالی تو اگر مریض کو دوا کے ذائقہ کا احساس ہو گیا یعنی اگر پان کے ذائقہ پر دوا کا ذائقہ غالب آگیا تو دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اس لیے پان اور سگریٹ سے شوق رکھنے والے اصحاب، ہومیوپیتھی سے قطعی بددل نہ ہوں۔ بلکہ اس طریقۂ علاج سے فائدہ اٹھائیں۔ ویسے ہر شخص یہ جانتا ہے کہ پان، بیڑی، سگریٹ، تمباکو، بھنگ وغیرہ وغیرہ تمام منشیات سے گریز کرنا ہی بہتر ہے۔

باب دوم

امراضِ سر اور دماغ

دردِ سر

HEADACHE

اسباب :- دردِ سر کے بے شمار اسباب ہیں۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ سر میں درد کا ہونا کسی خاص مرض کی ایک علامت ہے۔ پس اگر اصل مرض کو رفع کر دیا جائے تو دردِ سر خود بخود غائب ہو جائے گا۔ اکثر قبض ہو جانے کی حالت میں درد کی شکایت ہو جاتی ہے۔ کبھی اس کی خاص وجہ عصبی کمزوری ہوا کرتی ہے۔ نزلہ، زکام، بخار، خرابیٔ جگر۔ امراضِ مفاصل اور آتشک وغیرہ امراض کے سبب سے بھی دردِ سر ہو جایا کرتا ہے۔ بعض اوقات دماغ یا آنکھ پر زیادہ زور پڑنے کی وجہ سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات :- دردِ سر مختلف طریقوں کا ہوا کرتا ہے۔ کبھی سر میں اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریض پاگل کی مانند ہو جاتا ہے۔

کبھی نوبت بہ نوبت درد ہوتا ہے۔ بعض وقت سر میں بھاری پن معلوم ہوتا ہے۔ جس کو حرکت دینے سے سخت تکلیف ہوتی ہے بعض حالات میں درد گوشت میں اور سر کی جلد میں ہوتا ہے اور کبھی صرف کنپٹیوں اور ابرو میں۔

پرہیز و ہدایات :۔ اصل سبب کو معلوم کر کے پرہیز بتائیں۔ چنانچہ اگر محض کمزوری کے باعث درد ہوتا ہو تو مقوی اشیاء اور پھل وغیرہ استعمال کرنے کی تاکید کریں۔ اگر معدہ کی خرابی سے ہو تو لطیف اور زود ہضم غذا دیں۔ اگر اس کا اصل سبب آتشک ہو تو اس کے مطابق پرہیز بتائیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ جسے دیکھو اپنے موقع پر۔

علاج :۔ (۱) ابتدائی حالت میں اکونائٹ دینا چاہیے بشرطیکہ درد شدید ہو۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہو کہ آنکھوں کے راستے بھیجا نکل پڑے گا۔ نیز اٹھنے پر چکر معلوم ہو۔

(۲) تپکن کا درد سر ہو۔ درد کی شدت سے مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا ہو۔ مریض روشنی نہ برداشت کر سکے۔ نزلہ یک دم بند ہو گیا ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔

(۳) درد سر جس کی زیادتی حرکت سے (چلنے سے یا سر کو ہلانے سے) ہو۔ دبانے سے آرام ملتا ہو۔ ہونٹ خشک ہوں۔ ناک گاڑھی قسم کی نکلے۔ تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۴) اگر معدہ کی خرابی سے درد ہو۔ مریض کو قبض ہو۔ نزلہ رک گیا ہو

یا دماغی محنت کی وجہ سے درد سر ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۵) مریض کو متلی معلوم ہوتی ہو۔ غذا کی بدپرہیزی سے درد سر ہوگیا ہو۔ مریض ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرے۔ پیاس نہ ہو تو پلسا ٹیلا دینا چاہیے۔

عصابی درد کے لیے جلسیمیم۔ اگنیشیا۔ سپائی جیلیا اور نکس وامیکا چوٹی پر کی دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

(۶) ہسٹیریا والے مزاج والی عورتوں میں درد سر، نگاہ میں دھندلا پن معلوم ہو تو جلسیمیم دینا چاہیے۔

(۷) دھوپ سے پیدا شدہ درد سر، حیض رک جانے سے درد سر، متلی اور غنودگی میں لکیسیس مفید ہے۔

بایوکیمک میں کالی فاس۔ فیرم فاس یا میگنیشیا فاس یا نیٹرم میور دینا چاہیے۔

(۸) اگر درد سر حیض کے زمانے میں ہو یا کسی ورمی کیفیت کے باعث ہو۔ چہرہ اور آنکھوں میں تمتماہٹ ہو تو فیرم فاس دینا چاہیے۔

(۹) اگر درد سر اعصابی ہو یا نوبتی اور دورے کی شکل میں ہوتا ہو گرمی سے سکون ملتا ہو تو میگنیشیا فاس دوا ہے۔

(۱۰) کالی فاس ان سر کے دردوں کے لیے مفید ہے جو دماغی محنت کی وجہ سے ہوں یا جن کے ساتھ بے خوابی پائی جائے۔

(۱۱) اعصابی درد سر، نوجوان لڑکوں یا لڑکیوں کا درد سر سنِ بلوغت پر

پہونچنے پر منھ، آنکھ یا ناک سے رطوبت کی زیادتی ہو اور طلوعِ آفتاب سے
شروع ہو اور غروبِ آفتاب کے وقت جائے۔ نیٹرم میور دینا چاہیے۔
اگر مندرجہ صدر ادویہ کافی نہ ہوں تو چائنا۔ کوکولس۔ گلونائن۔
آئرس۔ سپائی جیلیا۔ ایسڈ فاس۔ سیپیا اور کافیا وغیرہ میں سے
کوئی دوا حسبِ علامت دینا چاہیے۔

درد شقیقہ

HEMI CRANIA

اسباب:- اس مرض کے کئی اسباب ہیں عورتوں میں بعض اوقات کثرتِ حیض سے یا کمزوری یا ہسٹیریا کی وجہ سے درد شقیقہ کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ کثرتِ مجامعت۔ امراضِ گردہ اور بعض امراضِ چشم وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہوا کرتے ہیں۔ بدہضمی۔ کمزوری۔ خرابی خون۔ بے خوابی اور تیز روشنی کے سبب سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات:- یہ درد عموماً نصف سر میں ہوتا ہے جو نوبتی قسم کا ہوتا ہے۔ نصف سر کے علاوہ یہ پورے سر میں بھی ہو سکتا ہے۔ مریض کو شور وغل اور روشنی سے حد درجہ تکلیف ہوتی ہے۔ درد اس شدت کا ہوتا ہے کہ مریض نیم بسمل کی طرح تڑپا کرتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے درد کی زیادتی ہوتی ہے۔ کانوں میں جھنجھناہٹ سی معلوم ہوتی ہے۔

آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اُڑتے لگتی ہیں متلی معلوم ہوتی ہے۔

پرہیز و ہدایات: مریض کو آرام سے تاریک کمرہ میں لٹائیں۔ قبض نہ رہنے دیں۔ نہایت ہلکی غذا از قسم مونگ کی دال کا پانی یا دودھ وغیرہ دیں اور اگر اس کا سبب محض کمزوری ہو تو مقویات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ پاشویہ کرنا بھی مفید ہے۔

علاج: (۱) تیکن کا درد۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہو جدھر درد کی جانب والی آنکھ سُرخ ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔

(۲) بائیں نصف سر میں درد جو سورج کے ساتھ گھٹے اور بڑھے۔ سپائی جیلیا مفید ہے۔

(۳) داہنے جانب کا دردِ سر جس میں داہنی آنکھ کے اوپر بھی سخت درد ہو۔ حرکت سے اور شور و غل سے زیادتی ہو تو سنگونیریا دینا چاہیے۔ سنگونیریا کا درد گُدّی میں بھی ہو سکتا ہے۔

(۴) اگر درد کنپٹیوں کے پیچھے بائیں جانب ہو اور دماغی محنت سے پیدا ہو گیا ہو تو اونس موڈیم مفید ہے۔

(۵) میں عموماً داہنی جانب کے دردِ سر میں کالمیا دیا کرتا ہوں جس کے نتائج ہمیشہ بہتر نکلتے ہیں۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ پلساٹیلا۔ رسٹاکس نکس وامیکا۔ سیپیا اور اوپیم۔ اپی میل بھی مفید ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

دورانِ سر۔ چکر

VERTIGO

اسباب:- کثرت مے نوشی۔ زیادہ تمباکو پینا یا دیگر منشی اشیاء استعمال کرنا۔ کثرت جماع۔ مرگی اور بعض اعصابی امراض اس کے خاص اسباب ہیں۔ بدہضمی صفرہ کی زیادتی۔ دماغی بیرونی صدمات اور جگر کی خرابی وغیرہ سے بھی دورانِ سر کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ عام کمزوری کے باعث بھی چکر آنے لگتا ہے خصوصاً وہ مستورات جو بچہ کو دودھ پلانے سے کمزور ہو گئی ہوں یا جن کو حیض کثرت سے آتا ہو اس مرض کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ہائی بلڈ پریشر بھی اس کی ایک اہم وجہ ہے۔

علامات:- اس بیماری میں مریض کو ارد گرد کی چیزیں گھومتے ہوئے معلوم ہوتی ہیں۔ کھڑے ہونے پر چکر میں زیادتی ہوتی ہے۔ شدید حالات میں آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ متلی اور قے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض ایک قدم بھی نہیں چل سکتا کیونکہ وہ اپنے آپ کو قائم نہیں رکھ سکتا۔

پرہیز و ہدایات:- سب سے پہلے مرض کی اصل وجہ معلوم کرنا چاہیے۔ اسی کے مطابق پرہیز بتلانا چاہیے۔

اگر ضعف دماغ یا عام کمزوری سے چکر آتا ہو تو مفرحات اور مقویات یعنی پھل اور حریرہ وغیرہ کا استعمال کرائیں یا آنولہ یا سیب کا مربہ صبح نہار منہ

کھانے کی ہدایت کریں۔ اگر معدہ کی خرابی اس کا باعث ہو تو ہلکی اور زود ہضم غذا دیں۔ سبز ترکاریاں کھانے کو بتلائیں۔ اگر صفرہ کی زیادتی ہو تو میٹھا لیموں چوسنے کی ہدایت کریں اور میٹھی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

علاج:- (۱) کھانا کھانے کے بعد چکر کے لیے نکس وامیکا بہترین دوا ہے۔ اگر اس سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو سلفر دینے سے بالکل صحت ہو جاتی ہے۔

(۲) شدید چکر۔ مریض روشنی اور شور و غل برداشت نہ کر سکے تو بیلاڈونا ہر دو گھنٹہ بعد دینا چاہیے۔ اگر اس سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو نکس وامیکا دیں۔

(۳) اگر مریض کو ٹھنڈی ہوا کی خواہش ہو۔ معدہ کی خرابی سے متلی و قے ہوتی ہو۔ اوپر کو سر اٹھا کر دیکھنے میں چکر آتا ہو تو پلساٹیلا بہترین کام کرتا ہے۔

(۴) اگر آنکھ بند کرنے سے چکر آتا ہو، چکر کا سبب دماغی محنت ہو۔ تو تھیریڈین دینا چاہیے۔

(۵) اگر آنکھ بند کرنے سے چکر کو آرام ہوتا ہے۔ نیز توجہ بدلنے سے تکلیف میں کمی ہو جائے تو پیپر میتھا اسٹکم دینا چاہیے۔

(۶) بایوکیمک میں اگر دماغی کمزوری سے یا دماغی محنت سے چکر آئے تو کالی فاس دینا چاہیے۔ اور اگر خرابی معدہ اس کا باعث ہو تو نیٹرم فاس مفید ہے۔

(۷) اگر مریض پیچھے کی طرف گرتا معلوم ہو تو بیلاڈونا - اگر اطراف یعنی داہنی جانب یا بائیں جانب گرے تو کیمومیلا اور سلفر - اگر آگے کو گرے تو گریفائٹس یا رسٹاکس دینا چاہیے -

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ اسپر اگر لیبیا گلونائن فاسفورس - سیپیا - سلیشیا - سپائی جیلیا - اوپیم ڈیلیکم اور آرنیکا وغیرہ بھی مفید ادویہ ہیں حسب علامات دینا چاہیے -

کم خوابی

INSOMNIA

اسباب :- اس مرض کے کئی اسباب ہیں مثلاً تفکرات، انتہائی رنج یا انتہائی خوشی اور جوش، کثرت چائے نوشی - خشکی - بخار - بدہضمی اور قبض - کمی خون - خرابی جگر، اور امراض دل و دماغ وغیرہ

علامات :- اس بیماری میں نیند اچھی طرح نہیں آتی - مریض یا تو تمام رات جاگتا رہتا ہے یا تھوڑی سی دیر کے بعد ذرا سی غنودگی آکر آنکھ کھل جاتی ہے - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو رات بھر خوابہائے پریشان دکھائی دیتے ہیں -

پرہیز و ہدایات :- اگر چائے موافق نہ آتی ہو تو شام کے وقت چائے قطعی نہ پئیں - اگر معدہ کمزور ہو تو سونے سے تین چار گھنٹے قبل غذا

کھالینی چاہیے۔ صبح و شام ہوا خوری کریں اور لیٹنے کا کمرہ نہایت پاکیزہ اور ہوادار رکھیں۔ اگر قبض کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو غذا نہایت ہلکی از قسم دودھ، شوربا یا کھچڑی مونگ کی استعمال کرائیں اور روغن کاہو یا روغن خشخاش کی سر پر مالش کریں۔ نیز ہتھیلی اور تلووں پر لگائیں۔

علاج:۔ (۱) اگر بچوں کو بے خوابی کی شکایت ہو تو کیموملا دینا چاہیے اگر کیموملا کافی نہ ہو تو انٹم ٹارٹ یا پلساٹیلا دینا چاہیے۔

(۲) کمی خون اور کثرت خیال و تفکرات سے نیند نہ آنے میں کافیا مفید ہے۔ اگر یہ کام نہ کرے تو اوپیم دینا چاہیے۔

(۳) دماغی تھکاوٹ اور دن بھر کاروبار کی پریشانی کے باعث کم خوابی میں امبر اگریسیا بہترین کام کرتا ہے۔ اس کا مریض نہایت تھکا ماندہ بستر پر پہنچتا ہے مگر لیٹتے ہی کم خوابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

(۴) اگر قبض سے یا چائے کے کثرت استعمال سے نیند نہ آتی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۵) اگر کسی بیماری کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو۔ آنکھ بند کرتے ہی مریض کو توہمات اور خوفناک اشکال سے دوچار ہونا پڑتا ہو تو کلکیریا کارب کی چند خوراکوں سے فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۶) حاد بیماری کے بعد یا رنج و خوف سے نیند نہ آئے۔ مریض بار بار چونکتا ہو تو کیموملا مفید ہے۔

(۷) بایوکیمک میں کالی فاس بہت مفید ہے ×۶ دینا چاہیے۔

(۸) بے خوابی کے لیے ہر علامت میں پیسی فلورا مدر ٹنکچر ۵ قطرہ فی خوراک دینا مجرب ہے۔

(۹) مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ اکونائٹ۔ سلفر۔ جلسیمیم بیلاڈونا۔ کالی بروم۔ ہیوسمس۔ اگنیشیا اور پلساٹیلا وغیرہ بھی بہت مفید ادویہ ہیں۔

غفلت کی نیند۔ بیہوشی

COMA

اسباب:۔ اس مرض کے بہت اسباب ہیں مثلاً سخت سردی یا سخت گرمی کا اثر، دماغی امراض، دماغ کے اندر خون یا رطوبت کا اجتماع، ورم الدماغ۔ یوریمیا۔ ذیابیطس، مرگی، سکتہ، ہسٹیریا، افیون، بھنگ یا شراب کا زہر وغیرہ وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں دماغ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے بیہوشی لاحق ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ مریض سانس خراٹے سے لیتا ہے۔ ہر چند اُسے جگایا جائے مگر وہ بیدار نہیں ہوتا۔ شدید حالات میں مریض کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ بیہوشی کی حالت میں پہلے مریض کے کپڑے بٹن وغیرہ کھول کر ڈھیلے کر دینا چاہئیں اور بعد ازاں سر کو قدرے اونچا کر دیں۔ سر پہ برف رکھیں اگر برف میسر نہ آئے تو ٹھنڈا پانی دھاریں یا

کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اور بار بار اُسے تر کرتے رہیں۔

علاج:۔ بیلاڈونا۔ گرووکس۔ نکس موسکاٹا۔ اوپیم۔ سٹرامونیم اور زنجبیر چڑھی پر کی دوائیں ہیں۔ جو دوا بھی علامت کے موافق ہو اُسے دیں۔ ان ادویہ کے علاوہ برائی اونیا۔ کنابس انڈکا۔ کونیم اور فاسفورک ایسڈ بھی مفید ادویہ ہیں۔ حسبِ علامت دینا چاہیے۔

دماغی کمزوری

CERELRAL ANAEMIA

اسباب:۔ جسمانی کمزوری، کمیِ خون، ضعفِ قلب، ضعفِ شرائین جس کی وجہ سے شریان میں سدہ وغیرہ پڑ جانے سے خون دماغ میں رک رک کر پہونچتا ہے۔ علاوہ ازیں سر میں چوٹ وغیرہ کے لگنے سے بھی دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ دماغی کمزوری کے باعث مریض حیران و پریشان رہتا ہے۔ کانوں میں جھنجھنی سی ہوا کرتی ہے۔ بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ مریض کو ہر وقت کم و بیش دردِ سر یا چکر رہتا ہے۔ بعض وقت مریض یکایک بیہوش ہو جاتا ہے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ چہرہ زرد ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مقویات و مفرحات کا استعمال کرائیں۔

تازہ پھل، دودھ، مکھن کھانے کو دیں اور اگر کوئی دوسرا سبب اس مرض کا موجب ہو تو اُس کے مطابق پرہیز کرائیں۔ اگر مریض بیہوش ہو جائے تو اس کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھیں تاکہ خون دماغ کی طرف زیادہ مقدار میں جانے لگے۔ علاوہ ازیں نیچے سے اوپر کو مالش کریں۔

علاج:- (۱) اگر دماغ ہل گیا ہو یا دماغ میں چوٹ کے باعث دماغی کمزوری لاحق ہو گئی ہو تو آرنیکا بہت مجرب ہے۔

(۲) اگر جسم کے کسی حصہ سے خون زیادہ مقدار میں خارج ہو گیا ہو جس کے باعث دماغ میں سخت کمزوری محسوس ہوتی ہو تو چائنا دینا چاہیے۔

(۳) اگر چہرہ زرد ہو گیا ہو اور شام کو حرارت ہو جاتی ہو، مریض محنت نہ کر سکتا ہو تو فیرم فاس دینا چاہیے۔

(۴) اگر حرام مغز میں چوٹ کے باعث غفلت طاری ہو گئی ہو، حافظہ زائل ہو گیا ہو تو اوپیم مفید ہے۔

(۵) بایوکیمک میں کالی فاس بہترین دماغی ٹانک مانا گیا ہے ۶x دینا چاہیے۔

مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ آرسنک۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا فاس اور ہمامیلس وغیرہ بھی مفید ہیں۔

سر میں پانی بھر جانا

HYDROCEPHALUS

اسباب:۔ یہ بیماری عموماً شیر خوار بچوں کو ہوتی ہے۔ بعض وقت جنین میں بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ دماغ سے سیلان خون، دماغ کے جوف میں ورمی کیفیت کا ہونا، صدمہ دماغ، کسی جلدی مرض از قسم چیچک و خسرہ وغیرہ کا یکایک غائب ہو جانا وغیرہ وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔ خنازیری اور آتشکی والدین کی اولاد کو یہ مرض جلد ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ مریض کا جسم لاغر ہوتا جاتا ہے اور سر بہت بڑا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ بعض اوقات سر کو ٹھہرانے کے لیے کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پیشانی ابھر آتی ہے اور سر کی جلد اس قدر پتلی ہو جاتی ہے کہ وریدیں صاف دکھلائی دیتی ہیں مریض دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے عقل شعور جاتا رہتا ہے۔ شدید حالات میں مریض کو دست آنے لگتے ہیں۔ تشنج شروع ہو جاتا ہے اور اسی حالت میں وہ راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو غذا مقوی اور زود ہضم دیں اور ہوادار کمرہ میں مریض کو رکھیں۔ اس مرض میں سر پر پٹی وغیرہ باندھنا بالکل بیکار ہوا کرتا ہے۔ یہ مرض ذرا مشکل سے قابو میں آتا ہے۔ البتہ اگر ہومیو پیتھک دوا ٹھیک وقت پر پہونچ جائے تو مریض بچ سکتا ہے۔

علاج:- اس مرض میں شروع میں سلفر بہترین کام کرتا ہے۔ سلفر دینے کے بعد اگر کچھ کسر باقی رہ جاتی ہے تو کلکیریا کارب سے وہ بھی دور ہو جاتی ہے۔ یہ دونوں دوائیں میرے تجربہ میں پوری اُتری ہیں۔

(۲) اگر مریض میں غنودگی اور بیہوشی طاری ہو جائے۔ بھینگا پن اور فالج کی کیفیت نمودار ہو تو آئیوڈیم بہت مفید ہے۔

(۳) اگر مریض کے والدین میں دق ہسٹری موجود ہو تو ٹوبرکولینم دینا چاہیے۔

(۴) دوران سر، بینائی میں دھندلا پن، متلی اور قے نیز تشنج ہو تو مرکب کار مفید ہے۔

(۵) بائیوکیمک میں کلکیریا فاس سب سے بڑی دوا ہے۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سلیشیا۔ برٹیا کارب۔ کالی آئیوڈائڈ۔ ٹارنٹولا، ہیلی بورس۔ ڈیجی ٹیلس۔ بیلاڈونا۔ اور فاسفورس وغیرہ بھی بہت مفید ادویہ ہیں۔

دماغی پردوں کا ورم

MENINGITIS

اسباب:- سخت جسمانی یا دماغی محنت، امراض مفاصل، چیچک، مرض آتشک، دماغی چوٹ اور سخت گرمی وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں۔ بعض اوقات کسی مادہ کے دماغ کی طرف منتقل ہو جانے سے

بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

علامات :۔ اس بیماری میں مریض کو بخار چڑھتا ہے۔ یا درد سر نیز تشنج اس غضب کا ہوتا ہے کہ بعض وقت مریض چیخنے لگتا ہے۔ ہذیان شروع ہو جاتا ہے۔ عضلات مفلوج ہو جاتے ہیں اور مریض بالکل بیہوش ہو جاتا ہے۔ بے خبری میں پاخانہ و پیشاب ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مریض دانت پیستا ہے اور کسی ایک چیز کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :۔ مریض کو تاریک کشادہ کمرہ میں لٹائیں۔ وہاں کسی قسم کا شور و غل نہ ہونے دیں۔ مریض کے سر کو قدرے اونچا رکھیں اور سر پہ ٹھنڈے پانی سے کپڑا تر کر کے رکھیں اور ہر بار پٹی کو تر کرتے رہیں۔ غذا نہایت لطیف دیں۔ قابض اشیاء سے زبردست پرہیز کرایا جائے

علاج :۔ اس مرض کی سب سے عمدہ دوا بیلاڈونا ہے۔ جبکہ شدید قسم کے علامات ظاہر ہوں۔ یہ نہایت اہم اور چوٹی کی دوا ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ دوا صحت کلی نہ دے سکے تو کم از کم مریض کی حالت کو بہتر ضرور بنا دے گی۔

(۲) اگر بیلاڈونا کسی وجہ سے ناکام رہے تو اکونائٹ کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔ بشرطیکہ نبض سست نہ ہو اور فالجی علامات قطعی نمایاں نہ ہوں۔ ایسی حالت میں اکونائٹ فوراً مرض پر قابو حاصل کر لیتا ہے۔

(۳) اگر پسینہ کی زیادتی ہو۔ بخار تیز ہو۔ نبض پتلی ہو۔ پیشاب کم مقدار میں درد کے ساتھ ہوتا ہو یا کسی جلدی امراض کے دب جانے سے

یہ مرض لاحق ہو گیا ہو تو برائی اودنیا کی چند خوراکیں جادو کا سا کام کرتی ہیں۔

(۴) آخری حالت میں جب مریض پر فالجی اثر بھی ہو چکا ہو پیشاب کم مقدار میں ہوتا ہو یا قطعی بند ہو گیا ہو، مریض کا سر از خود اِدھر اُدھر گھومتا ہو، سر گرم ہو تو ہیلی بورس مفید ہے۔

(۵) اگر مریض اپنا سر تکیہ سے رگڑتا ہو تو سٹرامونیم دینا چاہیے۔

(۶) جب مندرجہ صدر عام ادویہ فیل ہو جائیں تو سلفر دینا چاہیے۔ اس کے دینے سے مریض میں یا تو دوسری دوا کی بالکل صاف تصویر سامنے آجاتی ہے یا بذات خود سلفر ہی تمام تکالیف کو نابود کر دیتا ہے۔

(۷) بایو کیمک میں نیٹرم سلف اس مرض کی اہم دواؤں میں سے ہے۔

(۸) ان ادویہ کے علاوہ اوپیم۔ سٹرامونیم۔ لیکیسس۔ کیوپرم۔ ہیلیبرس۔ سائیکوٹا وغیرہ کی طرف بھی توجہ کرنا چاہیے۔

سکتہ

APOPLEXY

اسباب:۔ امراض گردہ، امراض مفاصل یا منشی اشیاء کے زہر کا خون میں سرایت کر جانا۔ امراض دماغی، صدمۂ دماغ وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں جسم میں خون کا زیادہ ہونا، اختلاج قلب اور شدت گرمی یا سردی سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات دماغ میں

خون کا اجتماع ہو جانے سے سدہ بن جاتا ہے جس کے باعث سکتہ ہو جاتا ہے۔

علامات:- اس مرض میں مریض مثل مردہ کے ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں۔ سانس دقت سے اور خراٹے سے چلتی ہے آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ منہ میں پانی ڈالنے سے وہ حلق کے نیچے نہیں اترتا۔ شدید حالات میں مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے یا یکایک فالج کا اثر ہو جاتا ہے۔ سکتہ کا دورہ ۵ منٹ سے لے کر تین دن تک پڑ سکتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- بعض معالج سکتہ کی تشخیص میں غلطی کر جاتے ہیں۔ چنانچہ اس مرض کو زہر بول (یوریمیا)، مرگی اور غشی سے تفریق کرنا چاہیے۔ مرض یوریمیا میں مریض کا پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھوں اور پیروں میں اینٹھن ہوتی ہے اور مریض کی سانس سے پیشاب کی بو آنے لگتی ہے۔ مرگی میں مریض کے منہ سے جھاگ گرنے لگتا ہے۔ اور وہ سکتہ کے مریض کی مانند خراٹے سے سانس نہیں لیتا اور مرگی کے دورہ کی مدت عموماً چند منٹ ہوا کرتی ہے۔ عام غشی کی حالت میں مریض کو اگر زور سے جگایا جائے تو وہ کچھ نہ کچھ جواب دیتا ہے۔ سکتہ کے مریض کی آنکھ کی پتلیوں میں چمک اور تصویر اچھی طرح نظر آتی ہے اور ناک کے پاس ہلکی روئی یا تاگا رکھنے سے ہلتا ہے۔

معالج کو چاہیے کہ مریض کو دماغی اور جسمانی محنت کرنے سے روکے

مے نوشی سے پرہیز لازمی ہے۔ غذا نہایت لطیف اور ہلکی کھانا چاہیے۔ پراٹھا، پوری، کچوری، آلو، اروی اور ایسی ثقیل اشیاء ہرگز استعمال نہ کریں۔

بوقت دورہ مریض کو سر اونچا کر کے ہوادار کمرے میں لٹائیں۔ سر پر برف رکھیں یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے رکھیں اور بار بار اُسے تر کرتے رہیں۔ اگر ہاتھ پاؤں سرد پڑ گئے ہوں تو اُن کو گرم کریں اور ناک پر کیمفر مدر ٹنکچر لگا دیں۔

علاج:۔ (۱) اس مرض کی بہترین دوا اوپیم ہے ہر پندرہ منٹ بعد ایک خوراک دینی چاہیے۔

(۲) اگر اوپیم ناکام رہے اور مریض کا بول و براز بے خبری میں خطا ہو جائے، مریض کے حواس بالکل معطل ہو چکے ہوں تو آرنیکا مفید ہے۔

(۳) اگر آرنیکا فیل ہو جائے تو ہیومس دینا چاہیے۔ اس دوا سے مرض میں نمایاں کمی ہو جایا کرتی ہے۔

(۴) اگر چہرہ تمتایا ہوا ہو اور سر جلتا ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۵) اگر مریض پر فالجی اثر ہو تو کاسٹکم بہترین دوا ہے۔

(۶) بایوکیمک میں کالی فاس اس مرض کی خاص دوا ہے۔

(۷) واضح رہے کہ پلمبم، کافیا، سلفر، گلونائن، کیوپرم اور ہائڈرسیانک ایسڈ وغیرہ بھی اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

پاگل پن

INSANITY, MANIA

اسباب :- اس مرض کے بے شمار اسباب ہیں۔ مثلاً خوف، رنج وصدمات، حوادثات، مادہ آتشک، مذہبی تعصب، کسی خاص چیز کے خیال میں مستغرق ہوجانا۔ کثرت جماع۔ کثرت شراب خواری۔ کثرت محنت دماغی۔ امراض جگر و دماغ۔ فاقہ کشی۔ بعض رحمی تکالیف زمانہ سن یاس وغیرہ۔

علامات :- ابتدائی حالت میں مریض کو درد سر رہتا ہے۔ راتوں کو نیند نہیں آتی، ذرا ذرا سی بات میں غصہ آجاتا ہے۔ کاروبار سے نفرت ہوجاتی ہے اور مریض تنہائی پسند ہوجاتا ہے۔ دوسرے مرحلہ میں مریض فضول باتیں بکنے لگتا ہے، عقل سلیم جاتی رہتی ہے۔ کپڑے پھاڑ دالتا ہے اور دوسروں کو مارنے پیٹنے کے لیے جھپٹتا ہے۔ سردی اور گرمی کا احساس نہیں رہتا بعض اوقات مریض لوگوں سے خواہ مخواہ ڈرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- مریض کو مفرح اور تر غذا کھلائیں اور پھلوں میں سنگترہ، انار اور سیب وغیرہ کھانے کو دیں تاکہ دماغ اور قلب کو تقویت پہونچے۔ غذا میں دودھ، آش جو، کھچڑی، فیرینی وغیرہ دیں۔ علاج شروع کرنے میں پہلے اصل سبب کو رفع کریں۔ مریض کو صاف جگہ پر رکھیں۔ سب سے پہلے یہ کوشش کریں کہ اُسے نیند آنے لگے۔ اس کی

طبیعت کو ہر وقت خوش رکھنے کی کوشش کریں اگر مریض کو قبض ہو تو اُسے رفع کریں۔ ہر روز آبِ سرد سے غسل کرائیں اور سر پر ٹھنڈا پانی دھاریں۔
علاج :۔ بیلاڈونا۔ چائنا۔ ہیلی بورس۔ ہیوسمس۔ اگنیشیا۔ لائیکو۔ نکس وامیکا۔ اوپیم۔ پلاٹنا۔ پلساٹیلا۔ سٹرامونیم اور سلفر چوٹی پر کی دوائیں ہیں۔ کوئی بھی دوا حسبِ علامت دیں۔ اگر ان دواؤں میں تمام علامات نہ پائی جاتی ہوں تو آرسنک، اکونائٹ، ٹیرنٹولا۔ جلسیمیم۔ کاربوویج۔ کنابس انڈیکا۔ کالی بردم۔ ارجنٹم نائٹ اور زنکم وغیرہ ادویہ کی طرف رجوع ہونا چاہیے۔

مرگی

EPILEPSY

اسباب :۔ بچوں میں یہ مرض خوف کھا جانے سے یا دانت نکلنے سے ہو جاتا ہے۔ بعض بچوں میں پیٹ کے کیڑوں کے باعث یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ جوانوں میں یہ مرض کثرتِ جماع، جلق، آتشک، امراض مفاصل، رنج و غم کثرتِ مے نوشی اور ورم الدماغ وغیرہ کے باعث ہو جاتا ہے۔ بعض عورتوں میں یہ بیماری قبض کی خرابی سے ہوا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ یہ مرض بلغم کے غلبہ کے باعث ہوتا ہے۔

علامات: - یہ ایک دورہ والی بیماری ہے، نوبت مرض سے پہلے بعض اوقات مریض کو اپنے پاؤں یا ہاتھ پر سے ایک شعلہ سا اٹھتا ہوا معلوم ہوتا ہے جو سر تک پہونچتے ہی مریض کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ بعض مریضوں کو دورہ سے قبل دردسر کی شکایت ہو جاتی ہے یا کانوں میں جھنجھناہٹ کی آواز آنے لگتی ہے۔ دورہ کے وقت مریض یکایک بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ تمام جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ مریض کا تمام جسم اکڑ جاتا ہے۔ مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں اور منھ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ کبھی زبان دانتوں تلے آکر کٹ جاتی ہے۔ اس کا دورہ دو منٹ سے لے کر پانچ یا دس منٹ تک رہتا ہے۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ مریض نصف گھنٹہ تک دورہ کی حالت میں رہا۔

پرہیز و ہدایات: - دورہ کے وقت مریض کو ہوادار کمرے میں آرام سے لٹا دیں اور اس کے منھ میں کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ دانت کے نیچے زبان آکر کٹ نہ جائے۔ مریض کے منھ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں یا اس کے سر پر برف یا آبِ سرد رکھیں۔ اس عمل سے مریض کو جلد ہوش آجائے گا۔

علاج کے دوران میں مریض کو کثرت جماع و کثرت شراب خوری اور سخت محنت سے گریز کرنا چاہیے۔ سخت سردی اور گرمی سے پرہیز ہونا چاہیے۔ زیادہ سرد و زیادہ گرم اور ثقیل اشیاء کا کھانا مضر ہے۔ میٹھی اشیاء بھی نہ استعمال کرنا چاہیے۔ دودھ، سابودانہ، کھچڑی، شوربا، پھلکا وغیرہ

دینا مفید ہے۔

علاج:- (۱) بچوں میں مرگی کے لیے کیوپرم اونچی طاقت میں دینے سے عجیب وغریب نفع ہوتا ہے۔ میں نے بچوں کے علاوہ بڑوں کو بھی کیوپرم کی اونچی طاقتیں دے کر درست کیا ہے۔ عورتوں میں اگر حیض کے ایام میں مرگی کے دورے پڑتے ہوں تو یہ دوا اکسیر بن جاتی ہے۔

(۲) بعض ڈاکٹروں نے ہائڈروسیانک ایسڈ کی چھوٹی طاقتوں سے اس کا کامیاب علاج کیا ہے۔ چنانچہ امریکہ کے بعض ڈاکٹر اس دوا کو مرگی کے لیے مجرب بتاتے ہیں۔

(۳) جس وقت دورہ آنے کے علامات رونما ہوں فوراً ایک خوراک کالی بائیکرام کی کھا لینے سے دورہ نہیں آتا۔ چھوٹی طاقت میں استعمال کرنا چاہیے۔

(۴) اگر مریض مغموم رہتا ہو تو اگنیشیا دینا چاہیے یہ دوا اُن عورتوں کے لیے مجرب ہے جن کو رحمی تکلیفات بھی ہوں۔

(۵) مرض پرانا ہو جانے کی حالت میں سلیشیا ۲۰۰ ہر چوتھے روز دینا چاہیے۔ اگر اس سے خاطر خواہ فائدہ نہ پہونچے تو اس کے بعد لیکیسس یا لائیکو دینے سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔

(۶) اگر دورہ نہایت شدید پڑتا ہو، مریض کا چہرہ سرخ ہو جائے۔ حلق میں رکاوٹ ہو کر دم گھٹنے لگے تو بیلاڈونا مفید ہے۔ عموماً بیلاڈونا کے بعد سلفر دینے سے نتائج بہتر برآمد ہوا کرتے ہیں۔

(۷) بعض ڈاکٹروں نے اونتھی مدرٹنکچر کو مرگی کا سو فی صدی کامیاب علاج بتلایا ہے تین قطرہ فی خوراک دن میں تین بار دینا چاہیئے۔

(۸) بایوکیمک میں کلکیریا فاس اور کالی فاس یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ آرسنک، اوپیم، جلسیمیم، سلفر، کلکیریا کارب، ہیوسمس، سائیکوٹا، سورنیم، کاسٹکم، بیوفو اور پلمبم وغیرہ اس مرض کی خاص ادویہ ہیں۔

ہذیان

DELIRIUM

اسباب :- ہذیان بذات خود کوئی مرض نہیں ہے بلکہ بعض امراض کے باعث مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ عموماً تیز بخار، اعصابی کمزوری، امراض دماغ اور خون میں کسی سمیت کے مل جانے سے ہذیان ہو جاتا ہے۔

علامات :- مریض بے عقلی کی باتیں اور ادھر اُدھر کی بکواس کرنے لگتا ہے۔ بعض وقت مریض آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے اور بے ربط گفتگو کیا کرتا ہے۔ کبھی مریض بے ہوشی کے عالم میں بے موقع بکواس کیا کرتا ہے شدید حالات میں اس کی حالت دیوانوں کی سی ہو جاتی ہے

پرہیز و ہدایات:۔ اصل سبب مرض کا رفع کرنا معالج کا پہلا کام ہے۔ چنانچہ اگر دماغی کمزوری سے ہذیان ہوجاتا ہو تو مریض کو مقوی غذا۔ پھل اور بادام وغیرہ کا استعمال کرائیں۔ اگر خون میں سمیت کا اثر ہوگیا ہو تو اس کا تدارک کریں۔ شدید ہذیان میں برف یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا ترکرکے سر پر رکھیں اور بار بار کپڑے کو تر کرتے رہیں۔

علاج:۔ ہذیان میں چوٹی پر کی تین دوائیں ہیں۔ بیلاڈونا۔ سٹراموئیم اور ہایوسمس۔

(۱) شدید قسم کے ہذیان میں جبکہ مریض بھاگنے کی کوشش کرے نیز تیز بخار ہو تو بیلاڈونا نمبر ۶ کی چند خوراکیں دیں۔

(۲) اگر مریض کو شدید بخار نہ ہو لیکن مریض کسی خیالی دشمن سے ڈرکر بھاگنے کی کوشش کرتا ہو اور آہستہ آہستہ بڑبڑاتا ہو تو ہایوسمس بہت مفید ہے۔

(۳) مریض اپنا سر تکیہ سے رگڑے اور زبردست ہذیانی کیفیت ہو۔ تو سٹراموئیم دینا چاہیے۔

(۴) اگر ٹائیفائڈ کے مریض کو ہذیان ہوجائے تو اگریکس بہتر کام کرتا ہے۔

(۵) بایوکیمک میں کالی فاس عمدہ دوا ہے۔ اگر تیز بخار بھی ہو تو فیرم فاس کے ساتھ یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کیوپرم۔ بپٹیشیا۔ اوپیم۔ وریٹرم البم۔ کالی بروم اور ہیلی بورس وغیرہ بھی مفید ہیں۔

باب سوم

امراض چشم

آشوب چشم

(آنکھیں دکھنا)

OPHTHALMIA

اسباب:۔ چوٹ لگنا۔ سوزاک۔ آتشک کی سمیت۔ سخت سردی یا گرمی کا اثر۔ نزلہ زکام کا ہونا آنکھوں میں گرد وغبار کا پڑنا۔ کثرت مطالعہ مرض چیچک اور خنازیر وغیرہ اس مرض کے عام اسباب ہیں۔ شیر خوار بچوں میں دانت نکلنے کے زمانے میں عموماً آنکھیں آشوب کر آتی ہیں۔

علامات:۔ آنکھ کی جھلی سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں کرکراہٹ ہوتی ہے گویا ان میں کنکر یا ریت پڑ گئی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا ہے اور ان میں جلن اور درد ہوتا ہے جس کا احساس رات کو

اور بھی زیادہ ہوتا ہے۔ سو کر اٹھنے پر آنکھیں کیچڑ (چیپڑ) سے چپک جاتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:- مریض کو ہوا دار تاریک کمرے میں رکھیں اور دھوپ میں مریض کو نہ نکلنے دیں، آنکھ کے اوپر سبز کپڑا رکھیں یا سیاہ چشمہ لگائیں اور صاف سرد پانی سے آنکھ کو برابر دھوتے رہیں۔ بادی اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

(۱) ابتدائی حالت میں جبکہ سرخی و جلن ہو۔ مریض سخت بے چین ہو تو اکونائٹ کی چند خوراکیں عجیب و غریب کام کرتی ہیں۔ اگر پھر بھی تھوڑی بہت تکلیف باقی رہ جائے تو سلفر دینے سے شفا کلی ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر آنکھوں میں غضب کی سرخی ہو۔ مریض روشنی سے حد درجہ ذکی الحس ہو تو بیلا ڈونا بہت مفید ہے۔

(۳) سوزاکی یا خنازیری آشوب چشم میں یا جب آنکھوں میں دانے پڑ جائیں۔ سوزشی قسم کے آنسو کثرت سے بہیں۔ آنکھوں میں سرخی اور جلن ہو اور پپوٹے متورم ہوں تو مرک سال بہت مجرب ہے۔

(۴) اگر آنکھوں میں کیچڑ زیادہ نکلتا ہو، آنکھیں چپک جاتی ہوں اور ان میں کھرو ہو جائیں تو ارجنٹم نائٹ دینا چاہیے۔

(۵) اگر آنسو کثرت سے نکلیں جس سے خراش پیدا ہو جائے نزلہ کا زور ہو تو یو فریشیا مفید ہے۔

(۶) بائیو کیمک میں فیرم فاس دینا چاہیے۔ نزلہ کی حالت میں کالی میور کے ساتھ یکے بعد دیگرے دینا بہت مفید ہے۔

(۷) دیگر ادویہ جو کہ مفید ہیں وہ پلساٹیلا۔ ایپس۔ ہیپر۔ زنک سلفٹ۔ رسٹاکس۔ گریفائٹیس اور کلکیریا کارب ہیں۔

جالا و ماڑا

OPACITY OT TH C ORNIA

اسباب:۔ عرصہ تک رو ہوں کے رہنے سے خراش پڑ جانا یا پڑبال کے باعث قرنیہ کے طبقات پر زخم کا ہو جانا۔ خارش کے مادہ کا دب جانا یا چوٹ وغیرہ کا لگنا۔

علامات:۔ قرنیہ کے طبقات میں زخم ہونے کے بعد داغ رہ جانے کے باعث آنکھ میں سفیدی پڑ جاتی ہے۔ یہ سفیدی اگر قرنیہ کے مرکز میں ہوتی ہے تو مریض کی روشنی یا تو کم ہو جاتی ہے یا بالکل زائل ہو جاتی ہے مرکز سے دور سفیدی ہونے پر نظر میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ جوانوں میں اگر اس کے علاج میں تساہلی نہ کی جائے تو رفتہ رفتہ فائدہ ہو جایا کرتا ہے جن بچوں کی دونوں آنکھوں میں سفیدی ہوتی ہے تو اُن کی آنکھوں کے ڈھیلے لرزتے رہتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ پہلے خراش چشم کو دُور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اگر رو ہے وغیرہ کے باعث یہ شکایت ہو تو پہلے اصل مرض یعنی رو ہوں کا مکمل علاج کرنا چاہیے۔ آنکھ صاف رکھیں اور مسالہ دار

ثقیل و بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔

علاج:۔ (۱) اگر پڑبال کے باعث جالا پڑ گیا ہو تو لیکسیس دینا چاہیے۔

(۲) اگر چوٹ کی وجہ سے جالا پڑ گیا ہو تو آرنیکا مفید ہے۔ لیکن اگر زخم کے بعد جالا پڑا ہو تو میگنیشیا کارب دینا چاہیے۔

(۳) آشوب چشم کے بعد اگر یہ شکایت ہو گئی ہو تو۔ برٹیا کارب یا بیلا ڈونا دیں۔

(۴) اگر خارش کا مادہ دب جانے سے جالا پڑ گیا ہو تو سلیشیا بہتر کام کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر ہفتہ سلفر کی بھی ایک خوراک دینا چاہیے۔

(۵) خنازیری مادہ والے کو کلکیریا کارب دینا بہت مفید ہے۔

(۶) دیگر ادویہ جو اس مرض میں دی جا سکتی ہیں وہ کنابس انڈیکا۔ کاسٹکم۔ فاسفورس۔ نیٹرم میور۔ سیپیا۔ یوفریشیا اور کالچکم وغیرہ ہیں۔

ناخونہ

PTERYGIUM

اسباب:۔ یہ بیماری ریگستانی علاقوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ جہاں اکثر آندھیاں چلا کرتی ہیں اور گرد و غبار آنکھوں میں پڑ کر خراش کا

باعث ہوتا ہے۔ آشوبِ چشم نیز پردہ دیدہ پر مزمن ورم کی وجہ سے بھی آنکھ میں ناخونہ ہوجاتا ہے۔

علامات:۔ یہ ایک قسم کا جالا ہوتا ہے جو آنکھ کے پردہ پر پڑ جاتا ہے۔ اس کی شکل مثلث نما ہوتی ہے جس کی جڑ عموماً اندرونی گوشہ چشم یعنی ناک کی طرف اور نوک پُتلی کی طرف ہوتی ہے بعض ناخونے گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ مگر بعض بالکل سُرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ اس کا پرہیز مثل جالا دماڑا کے علاج کے کروانا چاہیے۔ ہر چند یہ مرض مشکل سے جاتا ہے مگر ہومیو پیتھک ادویہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ دُور ہوجاتا ہے۔

علاج:۔ سورنیم۔ ارجنٹم نائٹ اور زنکم میں سے کوئی دوا حسبِ علامت دیں۔ ان دواؤں کے بعد اگر ضرورت ہو تو لیکیسس۔ سپائی جیلیا سلفر اور چائنا فیلا وغیرہ کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

موتیابند

CATARACT

اسباب:۔ آنکھ پر چوٹ لگنا۔ مرض ذیابطیس ضعیفی۔ امراض گردہ، آتشک و مرگی وغیرہ۔ ان اسباب کے علاوہ بعض حالتوں میں یہ بیماری موروثی بھی ہوتی ہے۔

علامات :- اس بیماری میں آنکھ میں رطوبت آنا شروع ہوجاتی ہے پانی اُترنے کی علامت یہ ہوتی ہے کہ پہلے مریض کو ایک پتنگا یا مچھر سا آنکھ کے سامنے معلوم ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ بڑھتا رہتا ہے۔ مریض کی بینائی رفتہ رفتہ کم ہوجاتی ہے۔ آنکھوں سے دھندلا دکھائی دینے لگتا ہے اور بالآخر بینائی بالکل جاتی رہتی ہے۔ بعض حالات میں ہر ایک چیز حجم میں بڑی دکھائی دیتی ہے۔ نئے چاند کو دیکھنے سے بجائے ایک کے کئی چاند دکھائی دیتے ہیں۔ آنکھوں کے سامنے حلقہ سا معلوم ہوتا ہے اور چراغ کی شعاعیں سبز معلوم ہوتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات :- ابتدا میں مریض کو نیلگوں چشمہ لگائے رہنے کی ہدایت کریں۔ ترشی اور بادی چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ ثقیل اشیاء اور تیل وغیرہ کا استعمال بند کروادیں۔

علاج :- (۱) اس مرض کی اسیری نم بہت عمدہ دوا ہے۔ بے شمار کیس اس دوا سے درست ہوچکے ہیں۔

(۲) اگر کسی وجہ سے پہلی دوا ناکام رہے اور مریض کو اعصابی درد کی بھی شکایت ہو تو فاسفورس کا استعمال نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتا ہے اکثر حالات میں موتیا بند کے لیے یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۳) میرے تجربہ میں سپائی جیلیا بہت چھوٹی طاقتوں میں نہایت مجرب دوا ثابت ہوئی ہے بعض حالات میں سپائی جیلیا کے بعد مجھے فاسفورس دینا پڑا جس سے دیگر علامات میں بھی نمایاں کمی ہوگئی۔

(۴) بایوکیمک میں کلکیریا فلور اس مرض کی بہترین دوا ہے۔

(۵) دیگر ادویہ جو مفید ہیں وہ نیٹرم میور۔ سلیشیا۔ مگنیشیا کارب۔ جلسیمیم۔ سڈرن اور پرونس وغیرہ ہیں۔

نوٹ:۔ خارجی استعمال کے لیے سکس سائینیریا موتیا بند میں بہت مفید ہے۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو بذریعہ آپریشن مادہ کو نکلوادیں۔

پڑبال

TRICHIASIS

اسباب:۔ پپوٹوں کے کنارے کا مزمن ورم، روہے وکھترو، اور پپوٹوں پر چوٹ وغیرہ لگنا۔ ان وجوہ کے علاوہ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ پلکوں کے اندر کی جانب بالوں کی ایک اور قطار ہوتی ہے جو اندر کی طرف مڑ کر خراش پیدا کر دیتی ہے۔ آنکھوں میں بالوں کی رگڑ سے درد ہوا کرتا ہے اور ہر وقت آنسو بہا کرتے ہیں۔ مزمن حالات میں آنکھ میں ورم، سرخی اور زخم کی کیفیت ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو ترش اور بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ مڑے ہوئے بالوں کو اکھاڑ ڈالنے سے عارضی طور پر فائدہ ہو جایا کرتا ہے لیکن بال جمنے کے بعد پھر وہی تکلیف عود کر آتی ہے۔ جب بال

اندر کو بہت بڑے ہوں تو آپریشن سے پلک بندی کرا لینا مناسب ہے۔
ہر چند یہ مرض سوائے آپریشن کے مشکل سے اچھا ہوتا ہے لیکن اگر ہومیوپیتھک
دوا عرصہ تک استعمال کی جائے تو یقینی فائدہ ہو جاتا ہے۔

علاج:- اس مرض کی مخصوص دوائیں تھوجا۔ اکونائٹ۔ بورکس۔
لیکیسس۔ نیٹرم میور۔ کاربونیم سلف۔ زنین کولس ایلب اور سیپیا وغیرہ ہیں۔

گوہانجی

STYE

اسباب:- خون کی خرابی، خراب غذا، اور خراب آب و ہوا،
بدہضمی اور خناز یری مادہ وغیرہ۔

علامات:- اس بیماری میں پپوٹوں کے کنارے پھنسی نکل آتی
ہے۔ جس میں عموماً دو چار دن کے بعد مواد پڑ جاتا ہے کبھی صرف ایک
گوہانجی نکلتی ہے لیکن بعض وقت اس سے زائد بھی نکلتی ہیں اور کبھی یکے بعد
دیگرے نکلتی رہتی ہیں۔ مواد پڑ جانے کے بعد وہ ایک دن میں خود بخود
وہ پھٹ جاتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:- ثقیل و بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ اگر
خون کی خرابی اس کا باعث ہو تو تیل سے بھی پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر بدہضمی
سے گوہانجی نکلتی ہوں تو معدہ کی اصلاح کریں۔ ابتداء میں جس جگہ گوہانجی

نکلنے والی ہو وہاں کی پلکوں کے دو ایک بال اکھاڑ دینا اکثر مفید ہوتا ہے۔

علاج :۔ ہر قسم کی گوہانجی میں پلساٹیلا ایک مجرب دوا ہے۔ اس دوا کو گوہانجی کے ہر مرحلہ میں دے سکتے ہیں۔ ابتدا میں دیدینے سے یا تو دانے تحلیل ہو جاتے ہیں یا جلد ان میں مواد پڑ جاتا ہے۔ آخری مرحلہ میں دینے سے درد سے نجات مل جاتی ہے اور گوہانجی جلد از جلد مندمل ہو جاتی ہے۔ اگر معدہ کی بھی علامات ساتھ ہی پائی جائیں تو پلساٹیلا اور بھی یقینی دوا بن جاتی ہے۔

(۲) اگر گوہانجی سخت ہو جو نہ تحلیل ہوتی ہو اور نہ پکتی ہو تو سٹافی سیگریا بہت مفید ہے۔ یہ دوا بچوں میں گوہانجی نکلنے کے لیے اکسیر ہے۔ بار بار گوہانجی نکلنے میں بھی یہ دوا بہت اہم ہے۔

(۳) اگر خون خراب ہو گیا ہو اور بار بار دانے نکلتے ہوں تو ہیپر سلفر دینا چاہیے۔

(۴) اگر بہترین منتخب شدہ ادویہ فیل ہو جائیں اور گوہانجی کی سختی کسی دوا سے دور نہ ہو سکے تو تھوجا دینا بہت مفید ہے۔

(۵) اگر گوہانجی بار بار نکلتی ہوں اور ان میں سختی ہو تو گریفا ئٹس نہایت عمدہ کام کرتا ہے۔

(۶) بایوکیمک میں سلیشیا اس مرض کی خاص دوا ہے۔

(۷) مذکورہ بالا ادویہ کے علاوہ رسٹاکس، مرک سال۔ سلفر اور کلکیریا کارب نہایت اہم دوائیں ہیں۔

رتوندی

HEMERALOPIA

اسباب :- اخلاط ابخرہ کے باعث روح کا غلیظ ہو جانا۔ جسمانی کمزوری۔ دھوپ میں کام کرتے رہنا اور دماغی کمزوری وغیرہ۔ یہ مرض اکثر موروثی بھی ہوتا ہے۔ پانی یا سمندر میں کام کرنے والے عموماً اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں۔

علامات :- اس بیماری میں مریض کو دن کو تو بخوبی نظر آتا ہے مگر شام ہوتے ہی جوں جوں اندھیرا ہوتا جاتا ہے نگاہ کم ہوتی جاتی ہے۔

پرہیز وہدایات :- مریض کو گرمی اور تمازت آفتاب سے محفوظ رکھنا چاہیے۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔ اگر مریض کے سر میں درد بھی رہتا ہو تو آنولہ کا مربہ روزانہ صبح کھانے کی ہدایت کریں۔

علاج :- (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا لائیکوپوڈیم ہے۔ اگر اس دوا سے فائدہ نہ ہو تو بیلاڈونا یا سلفر دینا چاہیے۔

ان ادویہ کے علاوہ ارجنٹم نائٹ۔ چائنا۔ ہیوسمس اور پلساٹیلا بہت مفید دوائیں ہیں۔

بھینگا پن

STRABISMUS

اسباب:۔ ضعف بصر۔ بعید نظری۔ آنتوں میں کیڑے۔ سر میں پانی جمع ہو جانا۔ دانت نکلنا۔ اور کسی بھینگے کی نقل کرنا وغیرہ۔

پرہیز و ہدایات:۔ نظر کی کمزوری کے باعث یہ شکایت ہو گئی ہو تو چشمہ لگائیں۔ آنتوں میں کرم (کیڑوں) کی وجہ سے بھینگا پن ہو گیا ہو تو اس کا علاج کریں۔ غذا مقوی اور زود ہضم دیں۔

نوٹ:۔ یہ مرض عمل جراحی سے بھی درست ہو جاتا ہے جس میں اس نس کو کاٹ دیتے ہیں جس کے سبب سے یہ نقص ہوتا ہے لیکن یہ کام یک ماہر ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔

علاج:۔ اگر آنتوں کی علامات موجود ہوں اور کرم امعاء کی شکایت ہو تو سنا۔ سلفر۔ سیپیا یا سپائی جیلیا دینا چاہیے۔

(۲) دیگر علامات کے ساتھ بیلاڈونا۔ سائیکوٹا۔ جلسیمم۔ اگیریکس۔ ہیوسمس۔ سٹرامونیم اور نکس وامیکا وغیرہ مفید ہیں۔

(۳) میں نے عموماً اس کا علاج الیومنا اور سنا سے کیا ہے اور دونوں ہی ادویہ کو بہت مفید پایا۔ لیکن کافی عرصہ تک علاج کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

نظر کا کم ہو جانا

AMBLYOPIA

اسباب :- کثرت مباشرت، کثرت مے نوشی، چائے اور تمباکو کا زیادہ پینا، دماغ پر چوٹ لگنا۔ اعصابی کمزوری۔ مرض ہسٹیریا۔ مزمن نزلہ اور بڑھاپا وغیرہ۔

علامات :- اس مرض میں بلا کسی ظاہری نقص کے نگاہ کم ہوتی جاتی ہے۔ دور کی اشیاء دھندلی دکھلائی دیتی ہیں چند مہینوں کے بعد سبز اور سرخ رنگ کی شناخت جاتی رہتی ہے۔ نیند عموماً کم آتی ہے اور سر میں درد کی شکایت رہا کرتی ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اصل سبب مرض کو معلوم کریں۔ چائے اور تمباکو کا استعمال بند کر دیں۔ اگر کمزوری کے باعث یہ بیماری ہو جائے تو مقویات کا استعمال کریں اور آنکھوں سے زیادہ کام نہ لیں۔

علاج :- (۱) میں نے عموماً اس مرض کا علاج روٹا سے کیا ہے اور مجھے خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔

(۲) اگر روٹا سے کامیابی نہ ہو اور آنکھ پر زیادہ زور پڑنے کی وجہ سے یہ شکایت ہو گئی ہو تو بیلاڈونا بہت مفید ہے۔

(۳) اگر اچانک آنکھ کی روشنی جاتی رہے تو فاسفورس یا سلیشیا دینا چاہیے۔

(۴) اگر آنکھوں سے آنسو بہ کثرت بہتے ہوں اور نزلہ کی بھی شکایت ہو تو یوفریشیا اکسیر ہے۔

(۵) عام کمزوری سے یا کثرت مے نوشی سے روشنی کم ہوگئی ہو تو چائنا مفید ہے اگر چائنا ایسی حالت میں شفائے کلی دینے سے قاصر رہے تو سلفر دینا چاہیے۔

(۶) دیگر ادویہ جو اس مرض میں کام آتی ہیں وہ کلکیریا کارب۔ نیٹرم میور۔ سیپیا۔ جلسمس۔ آرنیکا اور بیلیسیم وغیرہ ہیں۔

نظر کا جاتے رہنا

AMAUROSIS

اسباب:۔ اس مرض کے بھی کم و بیش وہی اسباب ہیں جو نظر کے کم ہو جانے کے تحت میں بیان ہو چکے ہیں یعنی عصبی کمزوری، اکثرت تمباکو نوشی و شراب خواری، دماغ پر چوٹ یا پھوڑے وغیرہ کا ہونا۔ مرض آتشک سرخ بخار۔ درد سر۔ اور عورتوں میں حیض کا بند ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

علامات:۔ اس بیماری میں نگاہ اچانک کم ہوتے ہوتے بالکل جاتی رہتی ہے۔ بعض اوقات اس کا حملہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ آنکھ کی روشنی چند گھنٹوں کے اندر جاتی رہتی ہے ورنہ عموماً سات روز کے اندر روشنی زائل ہوا کرتی ہے۔ بعض حالات میں تو نگاہ پھر واپس

آجاتی ہے مگر اکثر حالات میں کم ہوتے ہوتے روشنی بالکل زائل ہوجاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اصل سبب مرض کو دریافت کریں۔ اگر آتشک یا امراض مفاصل کے باعث یہ مرض ہوگیا ہو تو اس کا علاج ہو اور اسی کے مطابق پرہیز کریں۔ اگر احتباس طمث کے باعث نظر جاتی رہی ہو تو اس کا علاج کریں۔ عصبی کمزوری کی حالت میں مقویات مندہ کا استعمال کریں۔ علیٰ ہذا القیاس۔

علاج:۔ اگر سر میں شدید درد ہوتا ہو اور روشنی اچانک زائل ہوگئی ہو تو سیپیا بہت مفید ہے۔

(۲) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا مرک سال ہے۔ اگر یہ دوا پورے طور پر حاوی نہ ہوسکے تو پھر سلفر سے کام لینا چاہیے۔

(۳) ڈاکٹر ہنی مین موجد ہومیوپیتھی نے اس مرض کا علاج عموماً زنکم سے کیا ہے۔

(۴) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ادرم۔ بیلاڈونا۔ نیٹرم میور۔ اور چائنا بہت مفید ہیں۔



باب چہارم

امراض ناک و کان

ناک کی بدبو (پینس)

OZOENA

اسباب:۔ نزلہ و زکام مزمن، ناک میں کسی چیز سے خراش پیدا ہو کر زخم بن جانا۔ مرض چیچک و آتشک اور خنازیری مزاج وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں۔ کبھی ناک پر شدید چوٹ کے لگنے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ اس بیماری میں ناک کے اندر کی جھلی خراب ہو جاتی ہے۔ ناک سے بدبو دار رطوبت خارج ہوتی ہے۔ کبھی یہ رطوبت زرد یا سبز ہوتی ہے اور کبھی خون آمیز۔ مریض کی ناک سے اس قدر بدبو آتی ہے کہ پاس والے آدمی سے بمشکل برداشت ہوتی ہے۔ بعد میں ناک سڑ جاتی ہے۔ اور اس میں زخم پڑ جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کیڑے

پڑ جاتے ہیں۔ مریض منہ سے سانس لیتا ہے۔ سونگھنے کی قوت بالکل جاتی رہتی ہے اور ناک کی ہڈی گل کر ناک بیٹھ جاتی ہے۔ خدا اس مرض سے سب کو محفوظ رکھے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو عمدہ آب و ہوا میں رکھیں اور غذا زود ہضم اور مقوی دیں۔ ناک کو دن میں کئی بار گرم پانی سے صاف کر لیا کریں۔

علاج:۔ ابتدائی حالت میں اس مرض کی سب سے عمدہ دوا کالی بائیکرام ہے۔ اگر اس دوا سے فائدہ نہ ہو تو نائٹرک ایسڈ یا کلکیریا کارب میں سے کوئی ایک دوا حسب علامت دینا چاہیے۔

(۲) میں عام طور سے مرض پینس میں کیڈمیم سلف دیا کرتا ہوں اور اس مرض میں اس دوا کو میں نے عجیب و غریب پایا۔

(۳) اگر مریض میں آتشک کا مادہ موجود ہو تو سفلینم کی اونچی طاقتیں دینا بہت مفید ہے۔

(۴) امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے اس مرض کا علاج ٹوبر کولینم سے کیا ہے۔ اس کے دینے ہڈی گلنا اور سڑنا بند ہو جاتا ہے۔

(۵) بایوکیمک میں سلیشیا اس مرض کی بہت عمدہ دوا ہے۔

(۶) ان ادویہ کے علاوہ تھریڈن، پٹرولیم، اورم، مرک، ہائڈراسٹس پلساٹیلا اور آئیوڈیم بہت مفید ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

ناک میں بد گوشت

NASAL POLYPUS

اسباب:- مرض آتشک، فساد خون اور خنازیری مادہ وغیرہ بعض وقت اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔

علامات:- اس مرض میں ناک کے اندر رسولی یا بتوڑی پیدا ہو جاتی ہے جس سے سانس لینے میں سخت دقت ہوتی ہے۔ مریض کو اکثر زکام رہتا ہے بعض وقت ناک سے خون آنے لگتا ہے۔ کبھی وہ بتوڑی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ نتھنے پر ابھار سا معلوم ہوتا ہے جس سے انسان کے چہرے پر ایک بدنمائی آجاتی ہے۔

علاج:- اس مرض کی سب سے اہم دوائیں چار ہیں کلکیریا کارب۔ نائٹرک ایسڈ۔ فاسفورس اور سنگونیریا۔

(۱) اس مرض کی سب سے بڑی دوا کلکیریا کارب ہے۔ ہر روز صرف دو خوراک دینا چاہیے۔ ایک مہینہ دوا استعمال کر چکنے کے بعد ایک ہفتہ تک بغیر دوا کے مریض کو رکھنا چاہیے اس کے بعد پھر صبح شام ایک ایک خوراک دینا شروع کر دیں۔

(۲) اگر بتوڑی سے خون کا سیلان ہوتا ہو تو فاسفورس بہت مفید ہے لیکن اگر آسانی سے خون بہنے لگتا ہو تو سنگونیریا دینا ہے۔

(۳) زنجیر کی مانند بتوڑی کے لیے نائٹرک ایسڈ مجرب دوا ہے۔

اس دوا کو تھوجا کے ساتھ یکے بعد دیگرے دینے سے جلد فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۴) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کالی بائیکرم۔ مرک سال۔ پلساٹیلا۔ سلفر اور مرک آئیوڈائڈ بہت مفید ہیں۔

(۵) بائیو کیمک میں سلیشیا اور کلکیریا فاس بہت عمدہ دوائیں ہیں۔

نوٹ:۔ خارجی طور پر ٹنکچر اوہیم یا ٹیو کریم لگانا بہت مفید ہے۔

نکسیر

EPISTAXIS

اسباب:۔ اجتماع خون، دماغ میں چوٹ لگنا، ناک میں بدگوشت، دموی مزاج، کالی کھانسی، عام کمزوری، حدت، بخار اور مرض چیچک وغیرہ۔ عورتوں میں حیض رک جانے سے اکثر نکسیر پھوٹا کرتی ہے۔ بلڈ پریشر اور جگر کی وریدوں میں خون کے جمع ہو جانے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ ناک سے کبھی کبھی قطرہ قطرہ خون نکلتا ہے اور کبھی دھار باندھ کر جاری ہو جاتا ہے۔ اکثر تھوڑی دیر کے بعد نکسیر بند ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر مریض میں خون کی بہت کمی ہو اور کافی مقدار میں خون نکسیر سے بہہ جائے تو یہ صورت بعض وقت خطرناک ہو جاتی ہے۔ بوڑھے لوگوں میں نکسیر کا پھوٹنا سخت تشویشناک ہوا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر شدید درد سر یا بخار کی حالت میں نکسیر

پھوٹے تو اُسے فوراً نہ بند کرنا چاہیے کیونکہ اکثر ناک سے خون نکل جانے سے اصل مرض کا قدرتی علاج ہو جاتا ہے۔ نکسیر بند کرنے کے لیے مریض کو ہدایت کی جائے کہ وہ سر کو ذرا پیچھے جھکا کر دو چار بار لمبی سانس لے۔ اس صورت سے اکثر خون بند ہو جاتا ہے اگر اس عمل سے خون بند نہ ہو تو اس کے سر پر اور گُدّی پر سرد پانی دھاریں۔ اگر یہ صورت بھی کارگر نہ ہو تو ناک کے نتھنوں کو ہاتھ سے بند رکھیں اور پاؤں گرم پانی میں رکھوا دیں۔ گرم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز رکھیں۔

علاج:- (۱) بیرونی ضرب اور چوٹ سے نکسیر بہے تو آرنیکا دینا چاہیے۔

(۲) اگر گرمی یا تمازت آفتاب کی وجہ سے خون بہے۔ چہرہ سُرخ اور تمتمایا ہوا ہو، خون سرخ زیادہ مقدار میں نکلے تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۳) اگر خون بکثرت بہے اور بند نہ ہوتا ہو، مریض کمزور ہو تو فاسفورس دینے سے جریان خون رک جاتا ہے لیکن اگر سیاہی مائل خون بہہ رہا ہو تو ہمامیلس نمبر ۳ اکسیر کا کام کرتا ہے۔

(۴) اگر نکسیر بار بار پھوٹتی ہو اور اس کا مرض مزمن ہو گیا ہو تو میلی لوٹس نمبر ۶ دینا چاہیے۔ اگر اس دوا سے کُلّی شفا نہ ہو تو میلی فولیم نمبر ۳ اکسیر کا کام کرتا ہے۔

(۵) اکثر حالات میں نکسیر کا علاج صرف برائی اونیا سے کیا جاتا ہے۔ برائی اونیا کے ناکام ہو جانے پر پلسا ٹیلا دینے سے بالکل آرام

ہو جاتا ہے۔

(۶) بایوکیمک میں فیرم فاس × ۶ اس مرض کی اہم دواؤں میں سے ہے۔

(۷) ان کے علاوہ کروکس، نکس وامیکا، کاربوج، چائنا، اکونائٹ، سیپیا، بودسٹا اور اپیکاک مشہور دوائیں ہیں۔

نزلہ و زکام

COLD, CATARRH, CORYZA

اسباب:۔ سردی کھا جانا، پانی میں بھیگ جانا، گرم غذا کے ساتھ ٹھنڈا پانی پی لینا، قبض کا ہونا، تغیر موسم، خراش پہونچانے والے ذرات کا ناک میں چلا جانا وغیرہ۔ جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس کا سبب ایک خوردبینی کیڑا یعنی جرثومہ ہے۔ جو قریب قریب نمونیہ کے کیڑے سے ملتا جلتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے یعنی بعض خاندان کے آدمی تمام عمر ہر موسم میں زکام میں بار بار مبتلا ہوتے رہتے ہیں۔ جن کی پچھلی ہسٹری کو دریافت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے آباد اجداد بھی بار بار اسی مرض کے شکار ہوا کرتے تھے۔

علامات:۔ اس مرض میں طبیعت سست رہتی ہے۔ سر میں کبھی خفیف اور کبھی سخت قسم کا درد ہوتا ہے۔ چھینکیں آتی ہیں۔ ناک سے

پتلی اور خراش دار رطوبت بہتی ہے۔ بعض حالات میں آنکھوں سے بھی آنسو بہتے ہیں۔ قوتِ شامہ میں کسی قدر ابتری ہو جاتی ہے۔ حلق بھی اندر سے متورم ہو جاتی ہے۔ بار بار کھانسی اُٹھتی ہے۔ شدید حالات میں مریض کو بخار آ جاتا ہے۔ پیاس اور قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اگر یہ بیماری بار بار ہو تو پیچیدگیاں ہونے لگتی ہیں اور مرض مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ معمولی زکام میں اگر ذرا سی احتیاط سے کام لیا جائے تو دو ایک روز میں خود بخود آرام ہو جاتا ہے۔ سردی سے حتی الوسع بچنا چاہیے۔ ٹھنڈے پانی سے گریز کرنا چاہیے اور رات کو لحاف وغیرہ اوڑھ کر لیٹنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے گرمی سے پسینہ کا اخراج ہو کر مرض میں کمی ہو جایا کرتی ہے۔ غذا نہایت ہلکی دیں۔ ثقیل اور ترش اشیاء سے پرہیز کریں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں اکونائٹ ×۳ جادو کا سا کام کرتا ہے۔ ہر تین گھنٹہ کے بعد ایک خوراک دینا چاہیے۔

(۲) اگر چھینکیں کثرت سے آتی ہوں۔ آنکھ اور ناک سے سوزشی پتلی رطوبت ٹپکتی ہو تو ایلم سیپا دینا چاہیے۔

(۳) اگر تمام جسم میں درد ہوتا ہو، چھینکیں بکثرت آتی ہوں اور مریض دھوپ میں یا آگ کے قریب رہنا پسند کرتا ہو تو جلسیمم نہایت مفید ہے۔

(۴) اگر زکام پک گیا ہو اور سبز یا زرد گاڑھا بلغم نکلتا ہو، اور ناک

کبھی تو بند ہو جاتی ہو اور کبھی جاری ہو جاتی ہو۔ پیاس کی شدت نہ ہو تو پلساٹیلا دوا ہے۔ اگر پلساٹیلا دینے کے بعد کچھ کسر رہ جاتی ہے تو برائی اونیا دینے سے بقیہ تکلیفیں بھی دُور ہو جاتی ہیں۔

(۵) اگر سر میں سخت درد ہو، زکام یکایک خشک ہو گیا ہو، مریض کا چہرہ تمتایا ہوا ہو، خشک کھانسی آتی ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ اگر بیلاڈونا آرام دینے سے قاصر رہے تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۶) نزلہ دن کو بہے اور رات کو نتھنے بند ہو جائیں، قبض ہو، بار بار پاخانہ کی حاجت ہو تو نکس وامیکا بہت مفید دوا ہے۔

(۷) اگر زکام بکثرت بہتا ہو اور آنکھ سے سوزش اور جلن دار آنسو بہتے ہوں تو یوفریشیا مفید ہے۔

(۸) اگر چھینکیں آتی ہوں، بلغم گاڑھا نکلتا ہو، تمام جسم میں درد ہو، ناک سُرخ ہو گئی ہو اور اس میں دانے پڑ گئے ہوں یا زخم کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو تو مرک سال دینا چاہیے۔

(۹) مزمن نزلہ میں پہلے سلفر دینا چاہیے اس کے ایک ہفتہ کے بعد کالکیریا کارب شروع کرنا چاہیے۔ پھر ایک ہفتہ گزر جانے کے بعد سلیشیا دینا مفید ہے۔ اکثر حالات میں یہ تینوں دوائیں پرانے نزلے کا قلع قمع کر دیتی ہیں۔

(۱۰) میں نے مزمن نزلہ میں اکثر کیسوں میں لسی اینم دیا ہے اور مجھے اطمینان بخش نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

(۱۱) بایوکیمک میں فیرم فاس اور کالی میور یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔

(۱۲) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ سورنیم ۔ ڈلکمارا ۔ کیمو ملا ۔ آرسنک ۔ آرم ٹرائفلم ۔ نیٹرم میور ۔ فاسفورس ۔ انٹم ٹارٹ ۔ ہیپر سلفر ۔ اپیکاک ۔ کالی آئیوڈائڈ اور ہائڈراسٹس وغیرہ مفید ہیں ۔

بہرہ پن

DEAFNESS

اسباب :- کان میں بدگوشت ، کان کے پردہ پر چوٹ لگ جانا ، ضعف دماغ ، بخار ، چیچک ، آتشک ، امراض مفاصل اور خرابی خون وغیرہ ۔ اس کے علاوہ سخت سردی کے باعث یا توپ یا گولے کی تیز آواز سے کان بہرے ہو جاتے ہیں بعض وقت کان میں میل بھر جانے سے انسان اونچا سننے لگتا ہے ۔ سوڈا سلی سلاس یا کونین کے کثرتِ استعمال سے بھی سماعت میں نقص ہو جایا کرتا ہے ۔ گہرے پانی میں کام کرنے والے کو عموماً بہرہ پن ہو جاتا ہے ۔

علامات :- قوت سماعت میں ابتری ہو جاتی ہے ۔ آوازیں صاف نہیں سنائی دیتی ہیں ۔ بعض وقت قوتِ سماعت بالکل جاتی رہتی ہے ۔ کبھی کانوں میں گاڑی چلنے کی سی آواز آتی ہے یا چکی سی چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے ۔ بعض حالات میں کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں

آتی ہیں جس سے مریض کو سخت اُلجھن ہوتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اصل سبب مرض کو سمجھ کر پرہیز اور علاج کرنا چاہیے۔ اگر کان میں محض میل کی وجہ سے یہ تکلیف ہو تو کان میں گلیسرین یا کڑوا تیل ڈال کر میل صاف کر لینا چاہیے۔ اگر کان کا پردہ پھٹ جانے کے باعث اونچا سنائی دیتا ہو تو مصنوعی آلہ کان میں لگا کر بات کیا کریں۔ اگر دماغ کی کمزوری اس کا باعث ہو تو مقویات کا استعمال کریں علیٰ ہذا القیاس۔

علاج:۔ (۱) اگر کان بہتا بھی ہو یا نزلاوی بگاڑ سے اونچا سنائی دیتا ہو تو مرک سال بہترین دواؤں میں سے ہے۔ اگر مرک سال فیل ہو جائے تو پلسا ٹیلا دینا چاہیے۔ اگر یہ بھی ناکام رہے تو سلفر یا کلکیریا کارب دینا کافی ہے۔

(۲) اگر کان پر چوٹ لگ جانے کے بعد ثقل سماعت کی شکایت ہو تو آرنیکا دینا چاہیے۔

(۳) کان میں درد ہو اور تپکن ہو۔ کان میں پھنسیاں ہوں جن میں کھجلی ہوتی ہو۔ بدبودار مواد کا اخراج ہوتا ہو تو ہیپر بہت مفید ہے۔

(۴) اگر کانوں میں بجنے کی سی آواز سنائی دیتی ہو تو چائنا بہت مفید ہے۔

(۵) ا۔ پانی میں کام کرنے سے بہرہ پن ۔ کلکیریا کارب۔

ب۔ انفلوانزہ کے بعد بہرہ پن ۔ جلسیمیم۔

ج۔ لال بخار کے بعد بہرہ پن ۔ ہیپر۔

د- چیچک کے بعد بہرہ پن - سلفر -
ﮦ- خسرہ کے بعد بہرہ پن - مرک سال اور پلسا ٹیلا -
و- ٹائیفائڈ کے بعد بہرہ پن - فاسفورس -
ز- گٹھیا بائی کی تکلیف سے بہرہ پن - سلفر - بعض وقت برائی اونیا اور کاسٹکم -

(۶) مزمن بہرہ پن میں جبکہ کان میں بھنبھناہٹ کی سی آوازیں آتی ہوں تو گریفائٹس عجیب وغریب کام کرتا ہے -

(۷) دیگر ادویہ جو نہایت اہم ہیں وہ دربیکم، آئیوڈیم - سیپیا - سلیشیا - کالی میور - لائیکو اور لیکیسس وغیرہ ہیں حسب علامت دینا چاہیے -

(۸) خارجی استعمال کے لیے مولین آئل کے چند قطرے صبح وشام کان میں ڈالیں -

---

کان کا بہنا

OTORRHOEA

اسباب :- کان میں زخم، کان میں پھنسی، سردی، مرض خنازیر، قبض، کان میں کچھ پڑ جانا - مرض چیچک، خسرہ - ڈفتھیریا اور بخار وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں علاوہ ازیں بعض جلدی امراض سے بھی کان بہنے لگتے ہیں -

علامات:۔ کان سے پہلے رقیق مواد خارج ہوتا رہتا ہے جو بعد میں زرد اور گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اکثر اوقات کان میں درد ہوتا ہے اور کان کی نالی متورم ہو جاتی ہے۔ عرصہ تک کان بہتے رہنے سے عموماً ثقل سماعت کی شکایت ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ حتی الامکان کان کو صاف رکھیں۔ مریض کو قابض چیزوں کے استعمال سے روکیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں پلساٹیلا کی چند خوراکیں عجیب و غریب اثر دکھاتی ہیں بعض کیسوں میں اس کے بعد سلفر دینا پڑتا ہے اور مریض کو شفائے کلی ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر سخت متعفن قسم کا مواد نکلتا ہو اور کان بہنے کا مرض مزمن ہو گیا ہو تو سورنیم دینا چاہیے۔

(۳) کانوں میں درد، جس کی زیادتی رات کو ہو، کان سے متعفن گاڑھا اور زرد رنگ کا سیلان ہو تو مرک سال بہت مفید ہے۔

(۴) اگر مواد لسدار نکلتا ہو اور کانوں کے پیچھے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہوں تو گریفائٹس دینا چاہیے۔

(۵) جب کان بہنے کا مرض پرانا ہو جائے تو سلفر، کلکیریا کارب اور لائیکو بالترتیب ایک ایک ہفتہ تک یا اس سے زائد وقفہ سے مسلسل دینا بہت مفید ہے۔

(۶) جب رطوبت سے مچھلی کی سی بو آتی ہو، رطوبت جہاں پر سے

گزرتی ہو وہاں دانے پڑجاتے ہوں تو ٹیلوریم اکسیر کا کام کرتا ہے۔

(۷) بایوکیمک میں سلیشیا اس مرض کی مجرب دوا ہے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ہائڈراسٹس۔ہیپر۔اورم۔ فیرم فاس، آئیوڈیم۔ کالی بائی۔ کاربو وج اور ایپس نہایت اہم دوائیں ہیں۔

(۹) خارجی استعمال کے لیے مولین آئل اس مرض کی خاص دوا ہے۔

کان کا درد

OTALGIA

اسباب: سردی لگنا۔ کان میں کچھ پڑجانا، کان میں پھوڑا یا پھنسی کا نکلنا، کسی دانت کا بوسیدہ ہونا۔ امراض مفاصل (گٹھیا بائی) کان کا ورم اور حلق کے غدودوں کا متورم ہوجانا وغیرہ وغیرہ۔

علامات: کبھی کان میں رک رک کر درد ہوتا ہے اور بعض وقت مسلسل شدید درد ہوتا ہے۔ مریض درد سے بے چین ہوجاتا ہے۔ بعض وقت اس کی ٹیسیں چہرہ اور پیشانی تک جاتی ہیں۔

پرہیز وہدایات: اصل سبب مرض کو دریافت کرنا معالج کا فرض اولین ہے۔ چنانچہ اگر کان میں کچھ پڑگیا ہے تو اس کو احتیاط سے نکال دینا چاہیے۔ اگر دانت کی خرابی سے درد ہوتا ہو اس کو نکال دینے سے بغیر کسی دوا کے استعمال کے درد خود بخود اچھا ہوجاتا ہے۔ اگر

مریض کمزور ہو تو اُسے مقوی غذا دینا چاہیے۔ سردی سے کان میں درد ہوتا ہو تو کنپٹی کے قریب محض سینکنے سے اکثر آرام ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ (۱) جب کوئی ظاہری سبب کان کے درد کا نہ معلوم ہو اور مریض درد سے تڑپ رہا ہو تو کیمو ملا کی چند خوراکیں جلد جلد دہرانے سے آرام ہو جاتا ہے۔ بچوں میں کان کے درد کے لیے یہ خاص دوا ہے۔

(۲) اگر چہرہ تمتمایا ہوا ہو سخت قسم کا درد ہوتا ہو درد یکایک آتے ہوں اور غائب ہو جاتے ہوں رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو تو بیلا ڈونا اکسیر کا کام کرتا ہے اس کو گلیسرین میں ملا کر خارجی طور پر بھی استعمال کرنا چاہیے۔ دوا کے کان میں پڑتے ہی سکون ہو جاتا ہے۔

(۳) میں نے شدید کان میں درد کی حالت میں اکثر اکونائٹ ×۱ دیا ہے۔ جس نے کیمو ملا سے کہیں بہتر کام کیا ہے۔

(۴) اگر کان میں درد کے ساتھ ساتھ مواد کا بھی اخراج ہو رہا ہو تو مرک سال بہت مفید ہے۔ اگر مرک سال فائدہ پہونچانے سے قاصر رہے تو پھر پلساٹیلا دینا چاہیے۔

(۵) اگر کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا ہو اور علامات ملی جُلی معلوم ہوتی ہوں تو سلفر سے یقینی فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۶) بایو کیمک میں مگنیشیا فاس درد کان کی خاص دواؤں میں سے ہے۔

(۷) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ پلانٹیگو۔ کلکیریا کارب۔ فیرم فاس۔

آرنیکا - بلاٹنا اور ڈلکمارا وغیرہ مفید ہیں - حسب علامت دینا چاہیے -

---

کان کا ورم

OTITIS

اسباب :- چوٹ ، کان میں خراش کا ہونا ، سردی لگ جانا ، سرخ بخار ، چیچک ، امراض مفاصل اور غنازیر وغیرہ -

علامات :- کان میں ورم دو قسم کا ہوتا ہے - کبھی تو صرف کان کے بیرونی حصہ میں ہوتا ہے اور کبھی کان کے اندرونی حصص ماؤف ہو جاتے ہیں - ابتداء میں کان میں خفیف گرانی معلوم ہوتی ہے پھر کان میں درد ہونے لگتا ہے - یہاں تک کہ سماعت میں فرق آجاتا ہے اور کسی قدر ٹمپریچر ہو جاتا ہے - کان کی اندرونی نالی اور پردہ سُرخ اور متورم ہو جاتا ہے - بہت چھوٹے بچوں میں اگر تشنجی دورے اس مرض کے ساتھ شروع ہو جائیں تو بچہ مشکل سے بچتا ہے - بڑوں میں اگر کان کا ورم دماغ کی طرف متوجہ ہو جائے تو ایک نہایت خطرناک علامت سمجھنا چاہیے - بعض حالات میں کان کی ہڈیاں مردار پڑ جاتی ہیں اور کبھی سرسامی کیفیت ہو جاتی ہے

علاج :- (۱) اگر بیرونی کان میں ورم ہو ، شدید درد نیز خارش ہو تو پلساٹیلا کو مجربات میں سے سمجھنا چاہیے اگر پلساٹیلا ناکام

رہے تو مرک سال دینا چاہیے لیکن اگر ماؤفہ حصص میں بے حد ذکی الحس ہو تو ہیپر بہت مفید ہے۔

(۲) اگر کان کے اندرونی حصص میں جس کے پک جانے کا اندیشہ ہو ورم ہو اس وقت بھی پہلے پلساٹیلا دینا چاہیے۔

(۳) ابتدائی حالت میں شدید ورم، سرخی اور تپکن ہو اور رک رک کر شدید قسم کا درد ہوتا ہو تو بیلاڈونا بہت مفید ہے۔

(۴) اگر آتشکی یا خنازیری مزاج والے کے کان میں ورم ہو جائے یا جس میں مواد پڑنے لگے تو مرک سال بہتر کام کرتا ہے۔

(۵) کان میں مزمن ورم ہو، کان بہتا ہو، مریض کو اونچا سنائی دیتا ہو، خاندان میں دق کی ہسٹری موجود ہو تو کلکیریا کارب ایک مجرب دوا بن جاتی ہے۔

(۶) کان کا مزمن ورم سخت متعفن قسم کے مواد کا اخراج ہو سورینم دینا چاہیے۔ سورینم اُس وقت بھی مفید ہے جب بہترین منتخب شدہ ادویہ فیل ہو گئی ہوں اور تمام تدابیر بیکار ثابت ہوئی ہوں۔

(۷) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ ٹیلوریم، کالی میور، فیرم فاس، نائٹرک ایسڈ، سلیشیا اور ہائڈراسٹس نہایت اہم ادویہ ہیں حسب موقع دینا چاہیے۔

باب پنجم

امراض منہ اور حلق

زبان کا کینسر۔ سرطان زبان

CONCER OF THE TONGUE

اسباب:۔ کسی خراش کے باعث زبان پر زخم ہو جانا۔ زبان کا مزمن ورم۔ مرض آتشک اور زبان میں شگاف وغیرہ۔

علامات:۔ یہ بہت خبیث مرض ہے۔ اس میں زبان متورم ہو جاتی ہے۔ زبان کی سطح پر سرطانی زخم بن جاتا ہے۔ جس سے بدبودار مواد خارج ہوتا رہتا ہے۔ زبان کے نیچے کے غدود بھی ورم کر آتے ہیں۔ زبان چپک جاتی ہے۔ رال بکثرت بہتی ہے۔ مریض بولنے اور کھانے پینے سے معذور ہو جاتا ہے۔ سونا حرام ہو جاتا ہے۔ زخم بڑھتے بڑھتے جبڑے تک پہونچ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا مواد جذب ہوتے

رہنے سے ایک قسم کی سمیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض دن بدن کمزور اور لاغر ہوتا جاتا ہے۔ اور اس حالت میں چار چھ مہینہ میں راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ ہر چند یہ مرض علاج پذیر نہیں، لیکن اگر ہومیوپیتھک دوا ٹھیک وقت پر اور بالکل علامت کے مطابق دی جائے تو شفا ہو جاتی ہے۔ مریض کو مقوی غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم دینا چاہیے۔ اگر مریض سے کوئی چیز قطعی نہ نگلی جاتی ہو تو مریض کو بھوکوں نہ مارنا چاہیے بلکہ غذائی انیما سے کام لینا چاہیے یعنی بذریعہ انیما غذا پہونچانا چاہیے۔

علاج:۔ اس مرض کی مخصوص دوائیں۔ آئیوڈیم۔ ہائڈراسٹس۔ آرسنک۔ فائیٹولاکا۔ لیکیسس، سلفر، کاسٹکم۔ اور مرسٹ۔ سلیشیا۔ نائٹرک ایسڈ اور کار جوویج وغیرہ ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

دانت کا درد

TOOTH ACHE

اسباب:۔ دانتوں کی گندگی، دانت کی بوسیدگی، اچار و مربہ کا کثرت استعمال، امراض مفاصل، بدہضمی، پارہ کا استعمال، دانتوں میں کیڑا لگ جانا۔ بادی چیزوں کے استعمال سے مسوڑھوں کا پھول جانا وغیرہ بعض عورتوں میں حمل کے دنوں میں بلا کسی ظاہری وجہ کے

دانت میں کبھی کبھی درد ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ دانت میں شدت کا درد ہوتا ہے جو خصوصاً رات کے وقت اور بھی زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ مسوڑھا متورم ہوجاتا ہے۔ شدید حالات میں چہرہ پر بھی ورم آجاتا ہے اور مریض کو بولنے سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ ترشی، بادی نیز سرد اشیاء کا استعمال قطعی ترک کرادیں اور مریض کے معدہ کی اصلاح رکھیں۔ پان کھانا بالکل بند کرادیں۔ دانتوں کو صبح و شام کسی برش یا مسواک سے صاف کریں یا مناسب منجن دونوں وقت دانتوں پر ملیں۔

علاج:۔ اگر دانت بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے درد کرتا ہو تو کیموملا۔ آرنیکا۔ پلساٹیلا۔ مرک۔ کافیا۔ سٹافی سیگریا اور کلکیریا کارب بہترین دواؤں میں سے ہیں۔

(۱) بوسیدہ اور کھوکھلے دانتوں میں (ا) اگر درد شدت کا ہوتا ہو جس کی ٹیسیں کانوں تک پہونچتی ہوں اور گرم اشیاء کے کھانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو، رخسار سُرخ اور گرم ہوں تو کیموملا دینا چاہیے۔ (ب) اگر ٹھنڈے پانی سے درد دانت کو آرام ملتا ہو اور درد صرف ایک جانب ہوتا ہو۔ کھلی ہوا میں رہنے سے درد میں سکون ہو لیکن گرم کمرہ میں تکلیف بڑھ جاتی ہو تو پلساٹیلا مفید ہے۔ پلساٹیلا کے فیل ہوجانے پر کلیمیٹس دینا چاہیے۔ (ج) اگر پھاڑنے والا درد ہوتا ہو۔ درد کان تک

پہونچتا ہو، مسوڑھے متورم ہوں یا پک گئے ہوں تو مرک سال عمدہ دوا ہے۔ بوسیدہ دانتوں کے درد میں عموماً مرک سال ہی کی علامات ملتی ہیں۔ (د) اگر دانتوں میں ٹھنڈا پانی لگتا ہو، دانت سیاہ ہو گئے ہوں آ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ دانتوں کی پوری صف ماؤف ہو گئی ہو۔ درد کی ٹیس کانوں تک جاتی ہو تو سٹافی سیگریا عجیب وغریب دوا بن جاتی ہے۔ (س) بچوں میں درد دانت کی تکلیف اگر ٹھنڈے پانی سے یا ٹھنڈی چیزوں کے کھانے سے بڑھ جاتی ہو تو کافیا دینا چاہیے۔ (ش) اگر دانت سڑ گئے ہوں۔ مسوڑھوں سے خون بہتا ہو تو کریازوٹ مفید ہے۔ (ص) اگر ہیپر منتخب شدہ ادویہ فیل ہو جائیں تو کلکیریا کارب دینا چاہیے۔ اعصابی درد کے لیے بیلاڈونا۔ سپائی جیلیا۔ پلاٹینگو۔ اکونائٹ۔ نکس وامیکا اور کافیا مفید ہیں۔

(۲) اعصابی درد میں (ا) ابتدائی حالت میں اگر اعصابی درد ہوتا ہو۔ جبڑے اور دماغ تک درد کی ٹیسیں پہونچتی ہو تو اکونائٹ دینا چاہیے۔ اکونائٹ کے فیل ہونے پر کافیا دینا مفید ہے۔ اگر کافیا بھی فیل ہو جائے اور مریض درد کے مارے مثل مچھلی کے تڑپ رہا ہو۔ گرم چیز سے درد اور بھی بڑھ جاتا ہو، دانت حد درجہ ذکی الحس ہوں تو کیموملا دینا چاہیے۔ قہوہ کے استعمال سے پیدا شدہ درد دانت کے لیے بھی یہ عجیب دوا ہے۔

(ب) درد دانت جس کے ساتھ درد سر بھی پایا جائے۔ مریض زور زور سے کراہتا ہو۔ سوڑھے متورم ہوں۔ چہرہ تمتمایا ہوا ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(ج) کمو کھلے دانت میں جھٹکے والا درد، ٹھنڈی چیزوں سے تکلیف بڑھ جاتی ہو نیز کھانے کے بعد اور تمباکو نوشی سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہو تو سٹافی سیگریا دینا چاہیے۔ (د) دانت میں درد، دانت ذکی الحس ہوں مسوڑھے متورم ہوں اور درد نوچتی قسم کے ہوں۔ دانت لمبے محسوس ہوں تو پلانٹیگو کی چند خوراکیں مریض کو معالج کا ممنون احسان بنا دیتی ہیں۔ اس کا مدر ٹنکچر خارجی طور پر بھی لگا سکتے ہیں۔

مندرجہ صدر دواؤں کے علاوہ ہیڈسمس لیکیسس۔ برائی اونیا۔ رسٹاکس۔ مگنیشیا کارب اور آرنیکا مفید ہیں۔

پائیوریا۔ مسوڑھوں سے پیپ آنا

PYORRHOEA

اسباب:۔ دانتوں کو باقاعدہ صاف نہ کرنا۔ امراض مفاصل مرض آتشک۔ معدہ کی خرابی وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں مسوڑھوں کے کنارے متورم ہو جاتے ہیں۔ جن کے نیچے سے پیپ آتی ہے۔ دانتوں پر سخت قسم کا میل جم جاتا ہے۔ مریض کے منفس سے اس قدر بدبو آتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو برداشت نہیں ہوتی۔ آخر میں دانت بوسیدہ ہو کر گر جاتے ہیں اور مریض پوپلا ہو کر اس مرض سے نجات پاتا ہے۔

پرہیز وہدایات:۔ یہ مرض آج کل عام ہو رہا ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں دیتے یہ سخت غلطی ہے کیونکہ مواد اور پیپ کی ہمیشہ رفتہ رفتہ خون میں جذب ہوتے رہنے سے کئی قسم کے خطرناک امراض اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اس لیے مریض کو چاہیے کہ دانتوں کو برش یا مسواک سے باقاعدہ صاف رکھے۔ کھانا کھانے کے بعد کلی اور غرارہ کرنا چاہیے بادی اشیاء ترک کر دینا چاہیے۔ زود ہضم اور لطیف غذا کا استعمال بہتر ہے۔

علاج:۔ (۱) اگر مسوڑھوں سے خون اور مواد آتا ہو۔ مسوڑھے ذکی الحس ہوں، دانت ہلتے ہوں اور مسوڑھے دانتوں سے چھٹ جائیں تو کاربو ج سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر دانت ڈھیلے محسوس ہوں، مسوڑھے اور تھوک کے غدود متورم ہوں جن سے خون نکلے، منہ سے تعفن آئے، تھوک کی زیادتی ہو اور مسوڑھے درد کرتے ہوں تو مرک سال بہت مفید ہے۔ اگر مرک شفا دینے سے قاصر رہے تو ہیپر سلفر دینا چاہیے۔

(۳) مسوڑھے دانتوں سے الگ ہو جائیں مسوڑھوں کو ذرا سا دبانے سے خون نکل آئے۔ دانتوں پر سفید یا زرد میل ہو نیز ذکی الحسی پائی جائے تو فاسفورس دینا چاہیے۔

(۴) پارہ کے ناجائز استعمال کے بعد مسوڑھوں میں ورم اور درد مسوڑھوں سے خون بہے، مسوڑھوں کا رنگ نیلگوں ہو منہ کھولنے میں دقت ہوتی ہو تو کیمیس مفید ہے۔

(۵) بایوکیمک میں نیٹرم میور × ۶ مرض پائیوریا کا بہترین علاج ہے۔

(۶) دیگر ادویہ جو مفید ہیں وہ امونیا کارب، ایلساٹیلا، سلیشیا، سلفر اور اپیکاک وغیرہ ہیں۔

منہ کا آکلہ

CANCRUM ORIS

اسباب :۔ یہ مرض عموماً چھوٹے بچوں کو ہوتا ہے جو نہایت کثیف رہتے ہیں یا جن کو غذا اچھی نہ ملتی ہو۔ خسرہ یا موسمی بخاروں کے بعد بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرض کے باعث چند خوردبینی جراثیم ہیں۔

علامات :۔ ابتدا میں ماؤفہ رخسار متورم اور بالکل چکنا ہو جاتا ہے۔ سانس سے بدبو آتی ہے۔ منہ سے تھوک بکثرت بہتا ہے۔ منہ کے اندر سفید یا نیلے رنگ کا زخم دکھائی دیتا ہے۔ یہ زخم بڑھتا رہتا ہے کبھی یہ زخم محض سطحی ہوتا ہے لیکن بسا اوقات گہرائی تک پہونچ جاتا ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے رخسار سڑنے لگتا ہے اور اس میں سوراخ بن جاتا ہے۔ کبھی سارا ہونٹ سڑ جاتا ہے نہایت شدید حالات میں چہرہ کی ہڈیاں بھی ماؤف ہو جاتی ہیں۔ مریض پر بیہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اسی عالم میں وہ فوت ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اس خطرناک مرض کا علاج نہایت ہوشیاری سے کرنا چاہیے۔ مریض کے منہ کو کسی مناسب لوشن سے صاف رکھیں۔ ہوادار اور صاف جگہ پر مریض کو لٹائیں اور ابتدا ہی سے مقوی غذا پر مریض کو رکھیں۔ شوربہ، دودھ، یخنی اور انڈے وغیرہ کھانے کو دیں۔

علاج :- (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا مرک سال ہے۔ اگر مرک سال فیل ہو جائے تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۲) اگر چہرہ کافی متورم ہو۔ رقیق چیز نگلتے وقت دم گھٹے۔ تالو اور حلق کا رنگ ارغوانی یا نیلا ہو۔ منہ کے زخموں کا رنگ سلیٹی ہو، حلق میں سمی کیفیت پیدا ہو گئی ہو۔ زبان بھاری ہو جائے۔ منہ وقت سے کھلتا ہو تو لیکیسس دوا حیرت انگیز کام کرتی ہے۔

(۳) متعفن زخم، سفلس کے مریضوں میں پارہ کے استعمال کے بعد زخم۔ گالوں کے اندرونی جانب زخم کے داغ یا چھتے جن میں بچر کا سا درد ہو، تھوک خون آمیز اور متعفن اور تھوک کی زیادتی، آتشکی زخم، حلق میں سوئیوں کی سی چبھن وغیرہ علامات میں نائٹرک ایسڈ دینا مفید ہے

(۴) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ بورکس، اشافی سیگریا۔ سلفر۔ سلفیورک ایسڈ۔ کالی آئیوڈائڈ۔ میوریٹک ایسڈ۔ آئیوڈیم۔ اور ہائڈراسٹس وغیرہ نہایت اہم ادویہ ہیں۔

منہ کے چھالے

STOMATITIS

(دیکھو منہ آنا (حصہ دوم، امراض اطفال کے تحت میں)

حلق کے غدود کا ورم

TONSILITIS

اسباب:۔ غلبۂ خون۔ خراب غذا۔ گندی اور بدبودار ہوا سانس میں لینا۔ امراض مفاصل۔ سردی لگنا۔ بارش میں بھیگ جانا، نزلہ اور زکام وغیرہ۔ جدید تحقیق کے مطابق یہ ایک جراثیمی مرض ہے۔ ایک خاص قسم کے خوردبینی جراثیم حلق کے ذریعہ جسم میں داخل ہونے میں تو یہ غدود ان کو روک لیتے ہیں اور خود ماؤف ہو کر متورم ہو جاتے ہیں۔

علامات:۔ منہ کھول کر دیکھنے سے حلق کے اندر کے دونوں غدود متورم اور سرخ نظر آتے ہیں۔ بخار چڑھ جاتا ہے، کھانسی آنے لگتی ہے حلق میں سرسراہٹ ہو جاتی ہے۔ شدید حالات میں تیز بخار چڑھتا ہے اور مریض کو پانی پینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور بعض اوقات غدود میں مواد پڑ جاتا ہے اور وہ پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ موسم سرما میں مریض کو سردی سے بچائیں۔

سرد پانی ہرگز نہ پینے دیں، غذا میں کھچڑی۔ صابودانہ۔ مونگ کی دال کا پانی۔ دودھ اور دیگر ہر قسم کی لطیف اشیاء دیں۔ نیم گرم پانی سے بار بار غرغرہ کرائیں

علاج:- اس مرض میں سب سے پہلے عموماً بیلاڈونا، مرک، برٹیا کارب، فائیٹولا کا اور ہیپر میں سے کسی ایک دوا کے دینے سے شفا ہو جاتی ہے۔

(۱) حلق کے غدود سرخ اور متورم ہوں نگلنے میں تکلیف ہوتی ہو۔ غدودوں میں سخت درد ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ مرض شروع ہوتے ہی اس کی چند خوراکیں پہونچ جانے سے حیرت انگیز افاقہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر رال کی کثرت ہو جس کو نگلنے میں دقت ہوتی ہو۔ غدود بہت زیادہ متورم ہوں۔ حلق میں جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہو اور غدود پکنے کی طرف مائل ہوں تو مرک سال بہت مفید ہے عموماً جب بیلاڈونا فائدہ نہ پہونچا سکے تو مرک دینا پڑتا ہے۔

(۳) غدودوں کا مزمن ورم جب کہ وہ پکنے کی طرف مائل ہوں۔ تو برٹیا کارب اکسیر ہے۔

(۴) اگر غدودوں کا رنگ نیلگوں ہو، حلق میں درد نیز خشکی اور گرمی ہو زبان کی جڑ میں نگلتے وقت درد ہوتا ہو تو فائی ٹولاکا دینا چاہیے

(۵) جب غدود پکتے ہوئے معلوم ہوں۔ نگلتے وقت حلق میں چھیلن یا پھر کا احساس ہو غدود درد کریں جن کی ٹیس کانوں تک جائے نیز حلق میں خشکی ہو تو ہیپر سلفر دوا ہے۔

(۶) بایوکیمک میں فیرم فاس اور کالی میور یکے بعد دیگرے دینا مفید ہے۔

(۷) اگر مندرجہ صدر ادویہ شفا دینے سے قاصر رہیں یا علامات ان ادویہ کے مطابق نہ ہوں تو اگنیشیا۔ رسٹاکس۔ گلکیریا کارب۔ ڈوبر کولینم۔ سورینم۔ کالی بائیکرام لیکیسس اور آئیوڈیم میں سے کوئی دوا علامات کے مطابق دینا چاہیے۔

حلق کا ورم

PHARYNGITIS

(نیز دیکھو ورم حنجرہ)

اسباب:۔ مرض خناق، کوا گرنا۔ حلق میں کسی چیز سے خراش ہو جانا۔ پانی میں بھیگ جانا۔ کثرت تمباکو نوشی۔ فساد خون۔ نزلہ کا بگڑ جانا۔ سرد یا مرطوب ہوا کا لگنا۔ نرخرہ کی سوزش، تیز آواز سے بولنا اور چلانا۔ اور مرض چیچک اور آتشک وغیرہ۔

علامات:۔ آواز بیٹھ جاتی ہے۔ حلق میں خشکی اور کھرکھرے پن کا احساس ہوتا ہے، پیاس بڑھ جاتی ہے۔ اگر کوا بھی ماؤف ہو جاتا ہے تو مریض کو کھانسی آتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حلق میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ جسے مریض بار بار نگلنے کی کوشش کرتا ہے۔ زبان کا رنگ سلیٹی مائل ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اصل سبب مرض کے مطابق مریض کو پرہیز کرائیں۔ چنانچہ اگر محض سردی سے یہ مرض ہو گیا ہو تو مریض کو سرد اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ حلق میں ورم کی حالت میں مونگ کی دال کا پانی یا حریرہ وغیرہ دینا مناسب ہے۔ ثقیل، بادی اور ترش اشیاء ہرگز نہ استعمال کریں۔

علاج :- حلق میں ورم کے لیے بیلاڈونا۔ مرک۔ ہیکسیس ہلفر اور کیپسکم چوٹی پر کی دوائیں ہیں۔ ان کے علاوہ آرم ٹرائفلم، ہیپر، کالی کلوریٹم، کالی بائی اور الیومنا بھی اہم دواؤں میں سے ہیں۔ حسب علامات دینا چاہیے۔

ورم حنجرہ

LARYNGITIS ; SORE THROAT

اسباب :- اس مرض کے قریب قریب وہی اسباب ہیں جو حلق کے ورم میں مذکور ہو چکے ہیں یعنی سردی لگنا، بارش میں بھیگ جانا، شدید کھانسی، زور سے گانا یا چلانا، حنجرہ میں کسی خراش کا ہو جانا، مرض چیچک، زکام، سل اور آتشک وغیرہ حلق میں ورم کے ساتھ بھی اکثر یہ مرض ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کثرت تمباکو نوشی بھی اس کا ایک سبب ہے۔

علامات :- گلے میں خراش یا سرسراہٹ معلوم ہوتی ہے۔ آواز

بیٹھ جاتی ہے۔ تکلم میں تکلیف ہوتی ہے۔ بار بار کھانسی آتی ہے۔ بلغم کبھی زیادہ اور کبھی کم خارج ہوتا ہے۔ گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور کھانستے وقت بسا اوقات خوں خوں کی آواز نکلتی ہے اور کسی قدر حرارت بھی ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو گرم کمرہ میں آرام سے لٹائیں اور اُسے گفتگو کرنے سے باز رکھیں کیونکہ زیادہ تکلم میں حنجرہ میں خراش پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ غذا بالکل ہلکی دیں۔ مونگ کی کھچڑی یا مونگ کی دال کا پانی و شوربا و حریرہ وغیرہ دیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ مریض کو بخار بھی ہو تو اکونائٹ سے علاج شروع کرنا چاہیے۔

(۲) اگر اکونائٹ فیل ہو جائے تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ بیلاڈونا میں آواز بھرائی ہوتی ہے یا آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ کھانسی خشک ہوتی ہے اور غدود متورم ہوتے ہیں۔ جن کا رنگ سُرخ ہوتا ہے۔ حلق اور حنجرہ میں درد ہوتا ہے۔ بہرحال حاد کیفیت میں یہ دوا اکسیر ہے۔

(۳) اگر بیلاڈونا دینے کے باوجود درد میں کمی نہ ہو تو مرک دینا چاہیے حلق میں جلن، غدود شدید متورم۔ حلق بالکل خشک، حلق میں کسی چیز کے چپکنے کا احساس وغیرہ وغیرہ۔ مرک کی خاص علامتیں ہیں۔

(۴) اگر حلق کا رنگ سیاہی مائل ہو، حلق میں گولہ کا احساس ہو۔ حلق میں شدید ورم ہو۔ ٹھوس چیز کے مقابلہ میں رقیق اشیاء کے نگلنے میں

زیادہ تکلیف ہو تو لیکسیس دینا چاہیے۔

(۵) مزمن حالت میں اگر حنجرہ میں زخم ہو گیا ہو۔ نگلنے میں دشواری ہوتی ہو۔ آتشکی مادہ موجود ہو تو کالی بائی کرم بہت عمدہ دوا ہے۔

(۶) اگر زور سے بولنے سے یہ تکلیف ہو گئی ہو تو الیومنا، انٹم کروڈ اور نکس وامیکا مفید ادویہ ہیں۔

(۷) دیگر ادویہ جو مفید ہیں وہ آرسنک۔ کلکیریا کارب۔ کاسٹکم۔ ہیپر۔ سلیشیا۔ سلفر۔ نائٹرک ایسڈ۔ سینگیا۔ فاسفورس اور کالی میور وغیرہ ہیں۔

ڈفتھیریا۔ (خناق وبائی)

DIPHTHERIA

اسباب:۔ یہ ایک سخت قسم کی متعدی بیماری ہے۔ اس مرض کے جراثیم بذریعہ تھوک یا تنفس دوسروں کے جسم میں پہونچ جاتے ہیں۔ بعض وقت خود معالج کو اس مرض کی چھوت لگ جاتی ہے۔ جدید تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مریض کے کمرہ میں اس خبیث مرض کی چھوت کا اثر ہفتوں رہتا ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں تالو، حلق اور غذا کی نالی متورم ہو جاتی ہے جن پر فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے۔ پہلے جھلی حلق کے غدودوں پر

نمودار ہوتی ہے جو دو تین روز میں ان پر اچھی طرح مسلط ہو جاتی ہے۔ بعد ازاں حلق اور حنجرہ کو بھی بُری طرح سے ماؤف کر لیتی ہے۔

عام طور سے بچّوں کو یہ مرض ہوتا ہے۔ بالکل ابتدا میں خفیف بخار ہوتا ہے اور نگلنے میں دقّت محسوس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آواز بیٹھ جائے یا آواز میں بھرّاہٹ پیدا ہو جائے گردن کے غدود متورم ہو جائیں اور سانس لینے میں دقّت ہونے لگے تو فوراً ڈفتھیریا کا شُبہ کرنا چاہیے۔ ایسی حالت میں تین چار دن کے بعد تالو اور حلق میں فاسد جھلّی بننا شروع ہوتی ہے۔ جھلّی کا رنگ سفید، خاکستری یا زردی مائل ہوتا ہے۔ منہ سے رال ٹپکنے لگتی ہے۔ بے چینی اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ سانس لینے میں اور کسی چیز کے نگلنے میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ یہ کیفیت ایک ہفتہ تک رہتی ہے جس کے بعد مناسب علاج سے جھلّی اُترنا شروع ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

شدید حالات میں ہذیان ہو جاتا ہے اور حنجرہ میں اس قدر زیادہ جھلّی پیدا ہو جاتی ہے کہ مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے یا بعض وقت ناک اور منہ سے خون بھی جاری ہو جاتا ہے اور مریض چند گھنٹوں کے اندر جاں بحق ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- ڈفتھیریا کے مریض کے قلب اور نبض کو بخوبی ملاحظہ کرتے رہنا چاہیے کیونکہ بعض حالات میں قلب اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اپنا فعل انجام دینے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں صفائی

سب سے مقدم چیز ہے۔ انٹی سپٹک لوشن سے منہ کو صاف رکھیں اور حسب علامات ادویہ استعمال کریں۔ رقیق اشیاء از قسم شوربہ، آش جو اور دودھ وغیرہ کھانے کو دیں۔ اگر مریض سیال چیز کو بھی نہ نگل سکے تو اُسے بھوکا نہیں مارنا چاہیے بلکہ غذائی انیما سے اس کی پرورش کرنا چاہیے۔

علاج:- (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ آواز بیٹھ جائے، نگلنے میں درد ہوتا ہو، دم گھٹتا محسوس ہوتا ہو، خاکستری رنگ کی جھلی پائی جائے، حلق متورم ہو تو ایپس مجرب دوا بن جاتی ہے۔

(۲) پہلی دوا دینے کے بعد ہمیشہ آرسنک کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اس کے دینے سے مریض کی قلبی کمزوری دُور ہو جاتی ہے۔ خشکی، جلن اور بے چینی آرسنک کی خاص علامت ہے۔ دراصل مرض پیدا ہونے کے کئی روز کے بعد آرسنک کی علامات مریض میں رونما ہوتی ہیں۔

(۳) اگر حلق میں زخم کی کیفیت ہو گئی ہو۔ نگلنے میں دقّت ہو اور مریض کمزور ہو گیا ہو، ناک سے سانس لینا مشکل ہو گیا ہو۔ زبان باہر نکالنے پر حلق میں درد بڑھ جائے تو کالی بائی بہت مفید ہے۔

(۴) اگر جھلّی بہت کافی مقدار میں پیدا ہو رہی ہو، بخار ہو اور سخت خطرہ اس کے تعفّن اور زہر پھیلنے کا پیدا ہو رہا ہو لیکن اس کے باوجود حلق میں درد نہ ہو۔ نیز شدید ورمی کیفیت نہ پائی جائے تو کاربولک ایسڈ حیرت انگیز کام کرتا ہے۔

(۵) اگر جھلّی چمکدار ہو یا موتیوں کی سی سفید ہو اور حلق میں اکڑن

محسوس ہو، سانس میں تعفن ہو اور علامات ایک جانب سے دوسری جانب بار بار بدلتی رہیں تو لیک کینینم بہت مفید ہے۔ اس دوا کو حفظ ما تقدم کے طور پر بھی دے سکتے ہیں۔ اکثر حالتوں میں یہ دوا ڈفتھیریا کے لیے عجیب و غریب ثابت ہو چکی ہے۔

(۶) جب بہترین منتخب شدہ ادویہ فیل ہو جائیں اور مریض کی حالت بگڑتی جائے تو ڈفتھیرینم دینا چاہیے یہ دوا بھی حفظ ما تقدم کے طور پر دی جا سکتی ہے۔

(۷) ان ادویہ کے علاوہ لیکیسس، مرک، نائٹرک ایسڈ۔ کاسٹکم۔ جلسیمم۔ زنکم۔ فائیٹولاکا۔ پلمبم۔ سلفر۔ اور سٹیشیا وغیرہ بھی زبردست دوائیں ہیں۔

گلا بیٹھنا۔ آواز پڑ جانا

HOARSENESS

اسباب:۔ ورم حلق، ورم حنجرہ، سردی لگنا، زور سے چیخنا یا اونچی آواز سے گانا وغیرہ۔

علامات:۔ کبھی آواز بھرانے لگتی ہے اور کبھی بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ حنجرہ میں ورم کی حالت میں دیگر تکالیف بھی رُونما ہو جاتی ہیں۔ جب اونچی آواز سے گانے سے یا سردی سے آواز بیٹھ جاتی ہے تو عموماً

دو ایک روز میں خود بخود کھل جایا کرتی ہے۔ البتہ حلق میں ورمی کیفیت کے باعث یہ شکایت ہو تو اس کا مناسب علاج کرنا چاہیے۔

پرہیز و ہدایات:- ٹھنڈی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ سرد پانی نہیں پینا چاہیے۔ ترشی اور بادی چیزوں کو ترک کر دینا بہتر ہے۔ جہاں تک ممکن ہو آواز کو کم استعمال کرنا چاہیے۔

علاج:- (۱) اگر زور سے گانے سے یا سردی لگنے سے یا نزلہ زکام سے یا موسم کی تبدیلی سے آواز یکایک بند ہو جائے اور پورے طور پر آواز بیٹھ جائے تو کاسٹکم از حد مفید ہے۔ یہ دوا اس وقت بھی حیرت انگیز کام کرتی ہے جب آلات نطق کے فالج سے یہ کیفیت ہو گئی ہو۔

(۲) زور سے بولنے یا گانے سے اگر آواز بیٹھ جائے تو آرم ٹرائفلم بے حد مفید ہے۔ یہ دوا اس وقت اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے جب آواز ہر وقت بدلتی رہے اور آواز پر کوئی بھروسہ نہ ہو۔

(۳) اگر آواز کانا پھوسی سے زیادہ اونچی نہ نکل سکے۔ خصوصاً صبح کے وقت آواز بھاری ہو جائے اور لیکچر دینے یا زور سے گانے سے آواز بیٹھ گئی ہو۔ حنجرہ میں بلغم موجود ہو اور زکام کی کیفیت ہو تو فاسفورس بہت مفید ہے۔ اگر بلغم کے اجتماع کے باعث مریض کا دم گھٹتا محسوس ہوتا ہو تو سمبوکس مفید ہے۔

(۴) درد سر اور کھانسی جس میں بھونکنے کی سی آواز نکلے، حلق میں دکھن ہو تو بیلاڈونا بہت مفید ہے۔

(۵) ارجنٹم مٹ، ارجنٹم نائٹ، گریفائٹس، رسٹاکس، نیٹرم میور، اور آرنیکا وغیرہ بھی نہایت اہم ادویہ میں سے ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

نوٹ:۔ گانے یا لکچر دینے سے قبل اگر کو کا مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے پی لیے جائیں تو آواز درست رہتی ہے۔

کنٹھ مالا

SCROFULA

اسباب:۔ یہ عموماً موروثی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فساد خون، کسی سمیت کا گردن کے غدودوں کی طرف رجوع ہو جانا، آتشک اور سل کے باعث بھی یہ خبیث مرض ہو جاتا ہے۔ خراب غذا اور گندگی سے بھی یہ مرض ہو سکتا ہے۔ بچوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے لیکن کبھی جوانوں کو بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ جسم کے تمام لمفاوی غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے گردن اور سینہ کے غدود نمایاں طور پر ورم کر آتے ہیں بعض حالات میں گلٹیاں کئی برس تک پتھر کی مانند سخت بنی رہتی ہیں۔ گلٹیوں کے باعث گردن بیڈول ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ گلٹیوں میں مواد پڑنے لگتا ہے پھر وہ پھوٹتی ہیں اور ان سے مواد جاری ہو جاتا ہے اور تمام زخم ناسور کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور مریض کو دق و سل کا مرض آ دباتا ہے۔

مریض دن بدن کمزور ہوتا جاتا ہے، بخار رہنے لگتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد وہ راہیِ مُلکِ عدم ہو جاتا ہے لیکن اگر ہومیو پیتھک علاج قاعدہ سے کیا جائے تو مریض کو شفائے کُلّی ہو جاتی ہے جس کی بے شمار مثالیں ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو نہایت صاف سُتھرا رکھیں، تبدیل آب و ہوا کے لیے اسے سمندر کے کنارے رکھیں۔ غذا نہایت لطیف اور پاکیزہ دیں، تمام منشی اشیاء، شراب، تمباکو اور سگریٹ وغیرہ بالکل بند کر دیں۔ دونوں وقت ہوا خوری کرائیں۔

علاج:۔ آئیوڈیم، کلکیریا کارب اور آرسنک آئیڈ میں سے کوئی بھی ایک دوا حسب علامت دیں اگر ان ادویہ سے کام نہ چلے تو برٹیا کارب، سیرٹس۔ ڈروسرا اور فیرم آئیڈ دینا چاہیے۔

باب ششم

امراض سینہ و قلب

کھانسی

COUGH

(نیز دیکھو کالی کھانسی امراض اطفال میں)

اسباب:- کثرت تمباکو نوشی - سردی لگنا - بھیگ جانا - نزلہ و زکام کا ہونا - کسی غیر جنسی شئے یا باریک ذرات کا حلق میں پہونچ کر خراش پیدا کر دینا - مرض چیچک خسرہ - امراض قلب - دق - سل - امراض جگر - امراض مفاصل - معدہ کی خرابی - خراب غذا - کثافت و گندگی - ورم حنجرہ - پھیپھڑوں کی نالیوں میں ورم - نمونیا اور پسلی وغیرہ - عورتوں میں بعض وقت خون حیض کے آتے آتے بند ہو جانے سے بھی کھانسی ہو جاتی ہے -

علامات:- کھانسی کی کئی قسمیں ہیں، مثلاً بلغمی کھانسی - خشک کھانسی - سردی کی کھانسی - کالی کھانسی اور بدبودار کھانسی وغیرہ -

ابتدائی حالت میں حنجرہ میں سرسراہٹ سی ہوتی ہے - جو رفتہ رفتہ

بڑھتی رہتی ہے۔ بار بار کھانسی اُٹھتی ہے، سونا حرام ہو جاتا ہے۔ بعض وقت کھانسنے سے سینہ میں غضب کا درد ہونے لگتا ہے اور مریض سینہ کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر بمشکل تمام کھانستا ہے۔ کبھی تمام جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ جب نزلہ زکام سے کھانسی آتی ہے تو اکثر ناک اور آنکھوں سے پانی بھی آتا ہے اور خفیف بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سینہ میں جکڑن کا احساس ہوتا ہے، لمبی سانس لینے پر کھانسی میں اضافہ ہوتا ہے، شروع میں کھانسی خشک ہوتی ہے مگر بعد میں بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ بعض حالات میں بلغم کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جو تشویش ناک ہو جاتا ہے۔ حنجرہ میں خراش کے باعث تھوک کے ساتھ خون آ جایا کرتا ہے جو معمولی سی بات ہے لیکن اگر خون پھیپھڑے سے آتا ہے تو اکثر حالات میں خطرناک ہو جایا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ بظاہر کھانسی ایک معمولی مرض ہے جو آئے دن بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کو ہوا کرتا ہے لیکن اس کے علاج میں تساہلی نہ کرنا چاہیے اور اسے ایسا معمولی مرض نہ سمجھنا چاہیے کہ اسے کوئی اہمیت نہ دی جائے۔ نمونیا، دمہ، دق و سل وغیرہ خطرناک امراض اسی کھانسی سے پیدا ہو سکتے ہیں اور جب کھانسی مزمن ہو جاتی ہے تو بڑی مشکل سے جاتی ہے۔

اگر سردی کے باعث کھانسی ہو گئی ہو تو مریض کو گرم رکھیں۔ سرد ہوا دھوئیں، اور گرد و غبار سے مریض کو بچائیں۔ تیل کی چیز سے پرہیز کریں۔

چٹنی اور مسالہ دار اور اسی قسم کی دیگر تیز اشیاء نہ کھائیں، آئس کریم اور برف کا استعمال جائز نہ رکھیں، بلغم کو آسانی سے خارج کرنے کے لیے گرم پانی کا بھپارہ لیں۔ سینہ پر نیمگرم تیل کی مالش کریں۔ اور امراض دق و سل یا دمہ میں مناسب پرہیز اور احتیاط کریں جیسے دیکھو اپنے موقع پر۔

علاج:۔ (۱) اگر کھانسی خشک ہو یعنی بلغم نہ نکلتا ہو سینہ پر بوجھ یا درد معلوم ہوتا ہو۔ کھانسی رات کو زیادہ تکلیف دیتی ہو اور بات چیت کرنے سے کھانسی میں اور بھی زیادتی ہو جاتی ہو، قبض کی شکایت ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔ موسم سرما میں کھانسی کے لیے عموماً برائی اونیا ہی دوا ہوتی ہے۔

(۲) اگر بلغم کی گھر گھراہٹ سنائی دیتی ہو لیکن بلغم نکلتا نہ ہو یا بدقت تمام تھوڑا سا خارج ہوتا ہو تو انٹم ٹارٹ مفید ہے۔ یہ علامت بچّوں میں اکثر ذات الجنب یعنی پسلی چلنے میں ملتی ہے۔

(۳) سینہ میں بلغم بھرا ہوا معلوم ہو مگر کھانسنے سے نہ نکلے۔ بچّوں میں کھانسی کے وقت دم گھٹے اور بلغم کی قے ہو جائے۔ دم بدم متلی معلوم ہو اور کھانستے وقت چہرہ نیلگوں ہو جائے تو اپیکاک دوا ہے۔

(۴) نزلاوی کھانسی، جس میں بلغم بہت آسانی سے نکلتا ہو۔ رطوبت کافی خارج ہوتی ہو تو ڈلکمارا دینا بہت مفید ہے۔ عموماً ڈلکمارا کی کھانسی سرد تر موسم میں پائی جاتی ہے۔

(۵) تشنجی خشک کھانسی، تیز بخار، لیٹنے سے کھانسی بڑھ جائے۔

رات کو تکلیف زیادہ ہو چہرہ سرخ ہو اور سر میں تپکن اور درد ہو ، گلے میں سرسراہٹ ہوتی رہے تو بیلاڈونا دینا بہت مفید ہے ۔

(۶) اگر بلغم لسدار نکلتا ہو ، جس کا رنگ زرد ، نیلا یا خون آمیز ہو اور بلغم ڈورے کی مانند خارج ہو تو کالی بائیکرام نہایت عمدہ دوا ہے ۔

(۷) مزمن خشک کھانسی ، حنجرہ میں چھپلن کا احساس ہو ، آواز بھاری ہو جائے ، پھیپھڑے میں بلغم کی گھڑگھڑاہٹ سُنائی دے ، بلغم کا ذائقہ نمکین یا میٹھا ہو ۔ سینہ میں دکھن ہو تو سلفر دینا چاہیے ۔ اگر خون ملا بلغم پھیپھڑوں سے آئے تو سلفر اور بھی بالمثل دوا بن جاتی ہے ۔

(۸) خنازیری مزاج کے مریضوں کے لیے جن کے غدود بڑھے ہوئے اور متورم ہوں ، رات کو سینہ اور قلب پر پسینہ آتا ہو ۔ کمزوری لاحق ہو چکی ہو اور بلغم گاڑھا زردی مائل خارج ہوتا ہو تو کلکیریا کارب دینا چاہیے ۔

(۹) بایوکیمک میں فیرم فاس ، کالی میور اور نیٹرم میور اکثر حالات میں معمولی کھانسی میں مفید ہے ۔

(۱۰) دیگر اہم ادویہ جو مفید ہیں وہ آرسنک ۔ سپنجیا ۔ مرک ۔ اگنیشیا ۔ سلیشیا ۔ ہیپر ۔ ڈروسرا ۔ رسٹاکس ۔ کیوپرم ۔ کاربوویج ۔ اکونائٹ ۔ الیومن ۔ امونیا کارب ۔ کالی کارب ۔ نکس وامیکا اور پلسٹیلا ہیں ۔

اگر اوپر کی ادویہ میں تمام علامات نہ پائی جائیں تو سمبوکس ۔ سیپیا ۔ سٹانم ۔ کریازوٹ ۔ کونیم ۔ سنگونیریا ۔ آئیوڈیم ۔ لاروسیرسس ۔ ہیوسمس ۔ چائنا ۔ کاسٹکم ۔ کیمو ملا اور برٹیا کارب کی طرف توجہ کرنا چاہیے ۔

اشارات

(ا) جتنا زیادہ کھانسے اتنی ہی سرسراہٹ زیادہ ہو۔ اگنیشیا۔

(ب) کھانسی میں خون کا مزہ مگر خون نہ ہو۔ رسٹاکس۔

(ج) کھانسی صرف دن کو۔ رات کو ندارد۔ ریومکس۔

(د) کھانسی کے دورے ٹھنڈے پانی کے چند گھونٹ سے رفع۔ کوکس کیکٹائی۔

(ر) کھانے کے بعد کھانسی۔ نکس وامیکا۔

(س) صرف کروٹ لینے سے کھانسی۔ کریازوٹ۔

(ص) ہر دفعہ زکام کے بعد کھانسی۔ سنگونیریا۔

(ط) نہایت کمزور کر دینے والی کھانسی۔ فاسفورس۔

سل (پھیپھڑے کی دق)

TUBERCULOSIS

اسباب:۔ یہ مرض عموماً موروثی ہوتا ہے علاوہ ازیں نزلہ، زکام، کھانسی، نمونیہ، پلیوریسی، خسرہ، چیچک، ٹائیفائڈ بخار، آتشک، گٹھیا بائی، عام کمزوری، امراض جگر، ہاضمہ کی خرابی، نامناسب غذا، تفکرات، غم وغصہ، حسد، محنت شاقہ، کثرت

ے خواری و تمباکو نوشی، گندے اور تاریک مکانوں میں رہنا، کثرت جماع، اور مرض خنازیر وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں۔ خنازیری مزاج والوں کو یہ مرض جلد پکڑتا ہے۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کی پیروی نہ کرنا۔ اوائل عمری کی شادی، مستورات میں کم سنی میں حمل قرار پانا یا بار بار اسقاط ہونا وغیرہ۔ ان تمام باتوں سے بھی مرض سل لاحق ہو جایا کرتا ہے۔

علامات:۔ اس مرض کی شناخت اسٹیتھسکوپ سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ خوردبین سے بلغم کو ٹسٹ کر کے اس مرض کا پتہ چل جاتا ہے۔ سل کے مادہ کو ڈاکٹری اصطلاح میں ٹوبرکل کہتے ہیں۔ یہ مادہ پھیپھڑوں کے علاوہ جسم کے کسی حصہ میں پہونچ سکتا ہے۔ جگر، گردے، تلی، معدہ، آنتیں اور جلد وغیرہ میں مادہ سل پیدا ہو سکتا ہے۔ اس مادہ میں نہایت باریک کیڑے پائے جاتے ہیں (جو صرف خوردبین ہی سے دیکھے جا سکتے ہیں)۔ جن کو ٹیوبرکل بیسی لائی کہتے ہیں۔ یہ کرم تھوک میں کم و بیش ایک ماہ تک زندہ رہتے ہیں مگر خشک حالت میں کئی مہینے تک زندہ رہ سکتے ہیں چنانچہ یہ کیڑے سانس کے ذریعہ سے تندرست انسان کے جسم میں پہونچ جاتے ہیں یا بذریعہ دودھ یا پانی یا کسی زخم کے راستے سے جسم میں داخل ہوتے ہیں اور آنتوں میں پہونچ کر غذا کے ساتھ ہو جاتے ہیں پھر بذریعہ خون دیگر اعضا میں پہونچ جاتے ہیں جہاں وہ اپنا گھر کر لیتے ہیں۔

اس مرض کی خاص پہچان یہ ہے کہ ابتدا میں مریض کو خشک

یا بلغم کے ساتھ کھانسی آتی ہے، کبھی بلغم خون آمیز نکلتا ہے۔ بخار عموماً ہر روز بعد دوپہر تیز ہوتا ہے۔ طبیعت پژمردہ اور سست رہتی ہے۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔ پسینہ زیادہ نکلتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں دراصل پھیپھڑوں میں غار پڑ جاتے ہیں اور وہ سڑنے لگتے ہیں، ان میں مواد پڑ جاتا ہے بعض وقت پھیپھڑوں سے خون آنے لگتا ہے۔ شدید حالات میں مریض چند ہفتوں کے اندر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ ابتدائی درجہ میں تو علاج سے اکثر فائدہ ہو جایا کرتا ہے مگر بعد کو قریب قریب لاعلاج ہو جاتا ہے۔ البتہ ہومیو پیتھک بالمثل صحیح ادویہ اور مناسب پرہیز سے مریض صحت یاب ہو سکتا ہے۔

تشخیص اور تفریق: سل کی تشخیص کرنے میں بعض اوقات خود معالج تذبذب میں پڑ جاتا ہے۔ کیونکہ خون پھیپھڑوں کے علاوہ معدہ، جگر، تلی، دماغ اور حنجرہ سے بھی آ جایا کرتا ہے۔ جو خون پھیپھڑوں سے آتا ہے وہ کھانسی کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور بعد کھانسی کے خون آمیز بلغم بھی نکلتا رہتا ہے۔ نیز سینہ میں درد اور بے چینی کا احساس ہوتا ہے خون کا رنگ نہایت سرخ ہوتا ہے جو بعض وقت پھٹکی سا درد سے نکلتا ہے۔ چت لیٹنے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ جو خون معدہ سے آتا ہے وہ بغیر کھانسی کے قے کے ساتھ نکلتا ہے اور معدہ میں بے چینی کا احساس ہوتا ہے۔ جگر یا تلی سے خون آنے کی حالت میں جگر یا تلی کے مقام پر جلن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ دماغ سے جو خون

آتا ہے وہ کھنکھار کے ساتھ آتا ہے۔ خون نکل جانے کے بعد سر ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ حنجرہ کا خون نہایت شوخ رنگ کا ہوتا ہے اور بلا کھانسی کے آتا ہے۔

نوٹ: بعض وقت خون پھیپھڑوں سے کھنکھار کے ساتھ نکلتا ہے جو چنداں سرخ نہیں ہوتا اور سینہ میں درد وغیرہ بھی نہیں پایا جاتا یہ حالت زیادہ خطرناک ہوا کرتی ہے۔

پرہیز و ہدایات: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے چار پانچ ہزار فٹ بلند پہاڑوں پر لے جانا چاہیے۔ کھلی اور صاف ہوا مریض کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ زیادہ سردی اور مرطوبیت سے مریض کو بچانا چاہیے اور اُسے ہر وقت تفریح میں لگائے رکھنا چاہیے۔ رنج و غم اور تفکرات کو پاس نہ آنے دینا چاہیے۔ غذا مقوی اور مفرح دیں۔ انڈا، دودھ، پلاؤ، بالائی، مکھن، قورمہ، یخنی اور ڈبل روٹی وغیرہ ایسے مریض کے لیے عمدہ غذاؤں میں سے ہیں۔ پھلوں میں سیب، انار، سنگترہ اور انگور وغیرہ دینا مناسب ہے۔

انتباہ: چونکہ یہ مرض عموماً بذریعہ تھوک دوسروں میں پھیلتا ہے اس لیے مریض کو زمین پر یا دیوار پر ہرگز نہ تھوکنا چاہیے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ کسی اُگالدان میں چونا راکھ ڈال دی جائے اور اس میں تھوکا جائے یا اُس میں لکڑی کا برادہ ڈال کر اُس میں تھوکا جائے بعد ازاں مٹی کا تیل ڈال کر اُسے جلا دیا جائے۔ صفائی کا خاص طور سے خیال رکھا جائے۔

ایسے مریض یا مریضہ کے عزیز و اقارب میں سے کسی کو بھی بوس و کنار کی ہرگز اجازت نہ دی جائے۔

علاج :- اس مرض کی اہم دوائیں ٹوبر کولینم، فاسفورس، کلکیریا کارب، آرسنک، آئیوڈائیڈ، چائنا، اکلیفا انڈکا، برائی اونیا، اور کلکیریا فاس ہیں۔

(۱) ابتدائی حالت میں ٹوبر کولینم بہت مفید ہے۔ مریض کو سہ پہر کو یا رات کو بخار ہوتا ہے۔ (دریافت کرنے سے اس کے خاندان میں دق کی ہسٹری ملتی ہے اور عموماً نزلہ یا نمونیہ کے بعد مریض میں پھیپھڑے کی تکلیفات شروع ہوتی ہیں) پھیپھڑوں سے خون آتا ہے اور لاغری دن بدن بڑھتی جاتی ہے اس دوا کو نمبر ۲۰۰ سے کم نہ استعمال کرنا چاہیے۔ نیز جلد دہرانا مناسب نہیں ہفتہ میں ایک خوراک کافی ہے۔

(۲) جب دق و سل ہونے کا اندیشہ ہو، لاغری ہوتی جاتی ہو، مریض کا دم پھولتا ہو اور مریض کو خنازیری مادہ بھی ہو تو کلکیریا کارب دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۳) جب پھیپھڑوں میں زخم بننا شروع ہو گئے ہوں، پھیپھڑوں سے خون آتا ہو، کمزوری بہت ہو، کھانسی کے ساتھ لیسدار بلغم نکلے جو خون ملا یا سبزی مائل زرد یا پیپ ملا ہوا ہو، رات میں پسینہ زیادہ مقدار میں نکلتا ہو اور سہ پہر سے بخار ہو جاتا ہو تو آرسنک آئیوڈائیڈ × ۳ بہت مفید ہے۔ پھیپھڑے کی کل بیماریوں میں چاہے وہ نئی ہوں یا

پرانی یہ دوا فائدہ ضرور کرتی ہے۔

(۴) اگر مریض گورا اور دُبلا پتلا ہو، مریض صرف داہنی کروٹ لیٹنے سے بہتر محسوس کرتا ہو۔ مرض ترقی کر کے خطرناک صورت اختیار کر چکا ہو، کمزوری حد درجہ پہونچ چکی ہو، پھیپھڑوں سے خون آتا ہو تو فاسفورس کی اونچی طاقتیں عجیب و غریب کام کرتی ہیں۔

(۵) ابتدائی مرحلہ میں جبکہ پھیپھڑوں سے بار بار خون آتا ہو، بخار نہ ہو، صبح کے وقت پھیپھڑوں سے چمکدار سُرخ خون آئے جو مقدار میں زائد نہ ہو اور دوپہر کے بعد سے سیاہی مائل منجمد خون آنے لگے۔ کھانسی خشک ہو تو اکلیفا انڈکا مدر ٹنکچر یا ۳× دینا نہایت مجرب ہے۔

(۶) اگر بدبودار دست آتے ہوں جو عموماً کھانا کھانے کے فوراً بعد یا رات کے وقت ہوتے ہوں، پھیپھڑوں میں ورم اور پک جانے کی وجہ سے خون آتا ہو، رات کو پسینہ آتا ہو اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہو تو چائنا بہت مفید ہے۔

(۷) شروع یا آخری درجہ میں، بلغم میں پیپ کی گولیاں، سینہ میں سوئیاں چُبھنے کے سے درد۔ کسی کسی وقت متلی اور قے ہو جائے خصوصاً داہنے پھیپھڑے کا نچلا حصہ ماؤف ہو تو کالی کارب دینا چاہیے۔ اگر نمونیہ کا کیس بگڑنے سے سل کا اندیشہ ہو جائے تو یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتی ہے۔

(۸) بایوکیمک میں کلکیریا فاس یا سلیشیا کا دینا کافی ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ برائی اونیا۔ چائنم آرس۔ آرسنک۔ آئیوڈیم۔ ریومکس۔ پلساٹیلا۔ بسی لینم اور لائیکوپوڈیم وغیرہ اس مرض کی خاص دوائیں ہیں۔

دمہ

ASTHMA

اسباب:۔ عموماً یہ مرض موروثی ہوتا ہے جو باپ سے بیٹے کو ودیعت ہوتا ہے۔ نزلہ زکام، کھانسی، سرد ہوا کا لگنا، امراض مفاصل، خرابی معدہ، بدہضمی، غذا کی بے اعتدالی، پھیپھڑے کے بعض امراض، امراض حلق و حنجرہ اور اچانک صدمہ وغیرہ بھی اس مرض کے اہم اسباب ہیں۔

علامات:۔ مریض کو کھانسی اور دم کشی کی شکایت رہتی ہے۔ اس بیماری کا دورہ اکثر رات کو ہوتا ہے۔ مریض کو سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ دم گھٹنے لگتا ہے۔ ہوا کی نالیوں میں تشنج ہوتا ہے۔ مریض کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے بستر میں اُٹھ کر بیٹھ جاتا ہے یا باہر ہوا میں نکل بھاگتا ہے۔ کھانستے کھانستے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے، مریض سے بولا نہیں جاتا۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی قدر بلغم خارج ہو جاتا ہے اور مریض کو سکون ہو جاتا ہے۔ عموماً اس کا دورہ دس یا پانچ منٹ رہتا ہے لیکن بعض وقت ایک منٹ سے لے کر دو گھنٹے تک اس کا دورہ

رہتا ہے۔ یہ مرض بڑھاپے میں بہ نسبت جوانی کے زیادہ ہوتا ہے۔
دمہ دو قسم کا ہوتا ہے خشک اور تر۔ اگر کھانسی کے ساتھ بلغم نہ نکلے اور ہوا کی نالی میں تشنج نہ ہو تو اُسے خشک دمہ کہتے ہیں۔ اور اگر تشنج کے ساتھ ہوا کی نالیوں میں بلغم پھنس جاتا ہو تو اُسے تر دمہ کہتے ہیں۔ اگر دمہ والے مریض کو آلہ سے دیکھیں تو تنفس کی صحیح آواز کم سنائی دیتی ہے بلکہ سیٹی کی سی آواز کانوں میں آتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ دمہ کے مریض کو سونے سے چار پانچ گھنٹے قبل کھانا کھا لینا چاہیے اور سردی سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔ تیل کھٹائی۔ مرچ۔ نفاخ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ چاول کا استعمال بھی بند کر دیں۔ غذا نہایت لطیف اور زود ہضم دیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں تاوقتیکہ کسی خاص دوا کے صاف علامات نہ پائے جائیں۔ اپیکاک نہایت عمدہ دوا ہے۔ مریض کو دم کشی کے دورے اُٹھتے ہوں، سینہ پر بلغم کی گھڑگھڑاہٹ پائی جائے مگر اخراج نہ ہوتا ہو۔ کھانسی سے دم گھٹتا معلوم ہو۔ اور بعض وقت قے ہو جائے تو اپیکاک ہی دوا ہے۔ اگر اس دوا کی تمام علامات پائی جائیں مگر پورے طور پر اپیکاک شفا دینے سے قاصر رہے تو سلفر کی ایک خوراک دے دینا چاہیے۔

(۲) زینہ چڑھتے وقت سانس پھولے۔ حد سے زیادہ دم گھٹتا ہوا معلوم ہو، بے چینی اور تکلیف بہت زیادہ ہو، سانس لینے کے لیے

مریض اُٹھ کر بیٹھ جائے۔ تنفس کی آواز دوسروں کو سُنائی دے تو آرسنک بہت مفید ہے۔ دورہ کے وقت دینے سے فوراً سکون ہوتا ہے۔ یہ دوا اس وقت بھی مفید ہے جبکہ مرض پُرانا ہو چکا ہو اور بوڑھے لوگوں میں سانس کی ہر وقت شکایت رہا کرتی ہو۔

(۳) اگر دمہ کے دورے نہایت شدید ہوتے ہوں، دورے یکایک ہوتے ہوں اور کچھ دیر رہ کر یکایک رک جاتے ہوں۔ ٹھنڈا پانی پینے سے سکون ملتا ہو، تنفس میں دقت ہو تو کیوپرم عمدہ دوا ہے۔

(۴) اگر معدہ کی خرابی سے سانس پھولتی ہو۔ ڈکار سے آرام ہوتا ہو۔ صبح کے وقت یا کھانا کھانے کے بعد تکلیف بڑھنے لگتی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔ شرابیوں کے لیے یہ دوا اور بھی اکسیر ہے۔

(۵) حلق میں گولے کا احساس ہو۔ بوقت دورہ جی متلاتا ہو، دمہ کے دورے مسلسل اور لمبے ہوتے ہوں تو لوبیلیا انفلاٹا دینا چاہیے۔

(۶) دمہ میں دورہ کی شدت کو رفع کرنے کے لیے بلاٹا اوری ینٹل مدرٹنکچر اکسیر کا کام کرتا ہے۔ فی خوراک دس قطرہ ایک ایک گھنٹہ بعد دینا چاہیے۔ دورہ ختم ہو جانے کے بعد دن میں تین بار دیں۔ کثرت بلغم کی حالت میں اپیکاک نمبر ۲۰۰ کی بھی ایک خوراک ہر ہفتہ دیدیا کریں۔ چند ہی ہفتوں میں عجیب و غریب فائدہ نظر آنے لگتا ہے۔

(۷) اگر دورہ صبح کو ۳ یا ۴ بجے ہوتا ہو، سانس لینے کے لیے مریض کو اُٹھ کر بیٹھ جانا پڑتا ہو اور زرد رنگ کا لسدار بلغم تاگے کی

مانند خارج ہوتا ہو تو کالی بائی بہت مفید ہے۔

(۸) بایو کیمک میں کالی فاس دمہ کی عمدہ دوا ہے۔

(۹) دیگر ادویہ جو نہایت ضروری ہیں وہ برائی اونیا۔ بیلاڈونا، وریٹرم البم، زنکم، لائیکو، چائنا، گرنڈیلیا، سٹرامونیم، سپنجیا، انٹم ٹارٹ اور امونیا کارب ہیں۔

درد پہلو

PLEURISY

(دیکھو ذات الجنب حصہ دوم۔ باب سوم میں)

نمونیا

PNEUMONIA

اسباب:۔ سردی لگنا، سینہ میں چوٹ اور زخم، امراض مفاصل، آتشک، پلیوریسی اور ضعف ولاغری وغیرہ مگر جدید تحقیق کے بموجب یہ مرض بھی متعدی مانا گیا ہے۔ کیونکہ اس مرض کا باعث ایک باریک قسم کا کیڑا نیمو کاکس ہے۔

علامات:۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے، مریض کو یکایک

جاڑا لگ کر بخار آتا ہے، جلد بہت گرم ہو جاتی ہے، سانس جلد جلد اور مشکل سے لی جاتی ہے۔ سانس لینے میں پُشت اور سینہ میں سخت درد ہوتا ہے۔ خشک کھانسی آتی ہے، کھانسنے سے درد ہوتا ہے، تھوڑی مقدار میں لسدار، سرخی مائل بھورے رنگ کا بلغم خارج ہوتا ہے۔ کبھی ایک پھیپھڑے پر ورم آتا ہے جس کو سنگل نمونیا کہتے ہیں اور کبھی دونوں پھیپھڑے ماؤف ہو جاتے ہیں جسے ڈبل نمونیا کہتے ہیں۔ شدید حالات میں مریض کو غفلت اور الجھن ہوتی ہے اور ہذیانی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ جب اس مرض کے ساتھ ہذیان یرقان اور جگر کی دیگر تکالیف شروع ہو جاتی ہیں تو مرض پیچیدہ ہو جایا کرتا ہے اسی طرح دستوں کا آنا اور تشنج کا ہونا اس مرض میں ایک خطرناک علامت ہے اس مرض کی مدت دو تین ہفتہ تک ہے لیکن اکثر ایک ہی ہفتہ کے بعد بخار جاتا رہتا ہے اور رفتہ رفتہ مریض اچھا ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو فوراً گرم کپڑے پہنا دیں۔ سردی سے بالکل محفوظ رکھیں کمرہ کو خوب گرم رکھیں لیکن خیال رہے کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کی آمد و رفت کے لیے کھُلی رہیں۔ مریض کے سینہ پر سرسوں کا تیل نیمگرم ملیں یا ٹنکچر برائی اونیا کو تیل میں شامل کر کے سینہ پر ملیں اور روئی سے سینہ کو اور اُس کے مقابل پشت کو اچھی طرح سینکیں۔

ٹھنڈی اشیاء کھانے کو ہرگز نہ دیں۔ دودھ، شوربا، یا مونگ کی دال کا پانی وغیرہ دیں۔ برف کا پانی ہرگز نہیں دینا چاہیے۔

علاج :- (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ بخار تیز ہو اور مریض میں الجھن اور پریشانی کے آثار نمایاں ہوں تو اکونائٹ × ۳ بہترین دوا ہے اس کی تین چار خوراکیں پہونچ جانے پر مریض خطرہ سے دُور ہو جاتا ہے۔ اکونائٹ دینے کے بعد اگر اسی روز رات کے وقت مریض کو ایک خوراک سلفر کی کھلا دی جائے تو بہت جلد تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر اوپر کی دونوں ادویہ کسی وجہ سے فیل ہو جائیں اور سینہ میں شدید قسم کی سوئیوں کی سی چبھن ہوتی ہو۔ مریض جلد جلد سانس لیتا ہو اور قبض ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔ برائی اونیا نمونیا کی خاص دوا ہے۔ تین چار خوراکوں میں اگر خاص تفاوت نہ معلوم ہو اور مریض کے پھیپھڑے ڈل ہوتے ہوئے معلوم ہوں تو برائی اونیا کے بعد سلفر کا دینا عقلمندی ہے۔

(۳) عموماً نمونیا کی قریب قریب تمام علامات میں اگر دن کو برائی اونیا کی چند خوراکیں دی جائیں اور رات کے وقت فاسفورس دینا شروع کیا جائے تو کسی قسم کی پیچیدگی نہیں پیدا ہوتی اور یہی دونوں دوائیں مریض کے لیے نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوتی ہیں۔ بعض کیسوں میں ان دونوں دواؤں کو حسب دستور بالا دینے کے باوجود کچھ نہ کچھ کسر رہ جاتی ہے تو سلفر کی صرف ایک خوراک دینے سے شفائے کلی ہو جاتی ہے۔ گویا یہ تینوں دوائیں نمونیا کے علاج میں عجیب و غریب ہیں۔

(۴) اگر بخار تیز ہو، سر سام ہو گیا ہو، چہرہ سُرخ اور تمتمایا ہوا ہو،

پیاس زائد ہو تو بیلاڈونا نمبر ۶ دینا مفید ہے۔

(۵) اگر میعادی بخار میں نمونیا ہو جائے یا بھیگ جانے سے تکلیفات رونما ہوئی ہوں مریض کو حرکت کرنے سے آرام ملتا ہو تو رسٹاکس دینا چاہیے۔

(۶) آخری درجہ میں جب مریض کی قوت روحانی کمزور ہو گئی ہو، تمام جسم پر ٹھنڈا پسینہ ہو، ہاتھ پیر سرد ہو گئے ہوں چہرہ زرد پر چکا ہو، نبض نہایت کمزور چل رہی ہو، مریض کو پنکھا کرنے کی خواہش ہو تو کاربو وج بہت مفید ہے۔

(۷) لسدار بلغم، سانس لینے میں سینہ میں سوئیاں سی چبھیں، خشک کھانسی اور دم گھٹنے سے مریض رات کو سو نہ سکے۔ داہنا پھیپھڑہ خاص طور پر ماؤف ہو، بلغم کھڑکھڑاتا معلوم ہو تو کالی کارب دوا ہے۔ کالی کارب کے مریض کو عموماً رات کو پچھلے پہر تکلیف زیادہ ہو جایا کرتی ہے۔ بچوں کے نمونیا میں اس کا اثر اور بھی نمایاں ہوتا ہے۔

(۸) بایوکیمک میں فیرم فاس ابتدائی درجہ میں بہت مفید ہے اگر اس کے ساتھ کالی میور کو بھی یکے بعد دیگرے دیں تو کامیابی یقینی ہوتی ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نیٹرم میور، لائیکوپوڈیم، انٹم ٹارٹ، لیکسیس، ہیپر، آرسنک، کالی نائٹ، ہیوسمس، کالی آئیوڈائڈ، وریٹیرم جائنا اور سنگونیریا وغیرہ خاص دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

درد دل

ANGINA PECTORIS

اسباب:۔ یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوتا ہے۔ اوائل عمری میں یہ بیماری کم ہوتی ہے۔ پچاس برس کے بعد ہی یہ مرض دیکھنے میں آتا ہے۔ عام کمزوری۔ امراض مفاصل، جوش، معدہ کی خرابی، کثرت مے نوشی و تمباکو کشی، امراض قلب اور دوران خون میں ابتری سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ گرم ہونے کے بعد یکایک سرد ہونا، انتہائی رنج و غصہ، اچانک علامات اور حد سے زیادہ جسمانی و دماغی محنت وغیرہ بھی اس کے اہم اسباب ہیں۔ علاوہ ازیں جن اشخاص کے قلب میں چربی پیدا ہو گئی ہو وہ اس کا اکثر شکار ہو جاتے ہیں۔

علامات:۔ اس بیماری میں دل کے اندر تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، یکایک دل میں شدت کا درد ہوتا ہے جس کی ٹیس عموماً بائیں جانب کندھے تک جاتی ہے، مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ پسینہ سے تمام جسم شرابور ہو جاتا ہے، درد کی شدت ناقابل برداشت ہوتی ہے، مرض کا دورہ صرف چند سکنڈ اور بعض حالات میں چند منٹ تک رہتا ہے، دیر تک رہنے میں مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور اس کی موت کا اندیشہ ہو جاتا ہے، دورہ کے بعد زیادہ مقدار میں پیشاب ہوتا ہے۔ جس کا رنگ پانی کا سا ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :۔ مریض کو فوراً آرام سے بستر پر لٹا دینا چاہیے۔ شدت مرض کی حالت میں اگر انتخاب دوا میں وقت لگ جائے تو سردست کوئی مناسب لخلخہ سونگھا دینا چاہیے یا درد کی جگہ پر گلاب کا عطر مل دیں۔ وقفہ کے دوران میں اصل سبب مرض کو معلوم کر کے اس کا علاج کرنا چاہیے نفاخ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر زیادہ محنت کے بعد یہ کیفیت ہو جاتی ہو تو مریض کو چاہیے کہ دماغی یا جسمانی محنت میں اعتدال سے کام لے، اگر جوش غم اور غصہ وغیرہ سے درد دل کا دورہ ہو جاتا ہو تو مریض کو ان سے بچنا چاہیے منشی اشیاء کا استعمال ترک کر دینا چاہیے اور مقوی، مفرح اور زود ہضم غذا کا استعمال مناسب ہے۔

علاج :۔ (۱) دورہ کے وقت اگر قلب کی ضربات مشکل سے سنا دیں تو کیمفر نمبر ۱ کے چند قطرے ناک کی نوک پر مل دیں تاکہ اُس کی بو کو مریض سونگھے۔ اسی دوا کے پانچ قطرے ملک شوگر پر ڈال کر مریض کو پانچ پانچ منٹ کے بعد دیں۔

(۲) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا آرسنک ہے بشرطیکہ دل پر کوئی زخم یا چوٹ نہ ہو۔ آرسنک کو دورہ کی حالت میں بھی دے سکتے ہیں اور وقفہ کے دوران میں بھی۔ لیکن اس کو اونچی ہی طاقت میں دینے سے عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۳) اس مرض کی دوسری اہم دوا سپائی جیلیا ہے، دل کی خرابی میں یہ دوا خوب کام کرتی ہے۔ دھڑکن، حرکت سے تکلیف اور

درد کا بائیں جانب سے دیگر اعضاء میں پھیلنا، قلب میں غراہٹ کی سی آواز کا ہونا اس دوا کی خاص علامات ہیں۔

(۴) دماغی پریشانی، غم و غصّہ یا کھانا کھانے کے بعد اگر دورہ پڑجاتا ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۵) اگر مریض کو احساس ہوتا ہو جیسے کہ دل کو لوہے کی پٹی سے کس کر باندھ دیا گیا ہے، سینہ میں بے چینی ہوتی ہو، سانس لینے میں دقت ہو تو کیکٹس بہت مفید ہے۔

(۶) اگر زور سے درد اور دھڑکن ہو، دل میں بے چینی۔ کھنچاؤ اور تنگی محسوس ہوتی ہو اور نزع کی سی حالت ہو جائے، دورے بار بار پڑتے ہوں تو ایکل نائٹریٹ نمبر ۳ دینا چاہیے۔

(۷) اگر ہائی بلڈ پریشر ہو، دل میں پھڑپھڑاہٹ معلوم ہو، سانس لینے میں تکلیف ہو اور درد تمام جسم میں ہو تو گلونائن دینا مناسب ہے۔

(۸) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس اور کالی فاس یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔

(۹) ان ادویہ کے علاوہ پانچ اور دوائیں بھی عجیب و غریب ہیں۔ وہ ڈیجی ٹیلس، لیلیم، اگنیشیا۔ انمسپچورا اور جلسیمیم ہیں۔

اختلاجِ قلب ۔ دھڑکن

PALPITATION

اسباب:۔ عصبی کمزوری، جلق، کثرتِ مباشرت، کثرت تمباکو کشی و مے نوشی، جوش، رنج و غصہ، خوف، تفکرات، کمی خون، اور امراض مفاصل وغیرہ ۔ عورتوں میں کثرتِ حیض یا بندش حیض یا اختناق الرحم (باؤ گولہ) سے یہ شکایت ہو جاتی ہے ۔ بسا اوقات نفخ شکم یا معدہ کے پھیل جانے سے دل پر سے دباؤ پڑنے سے دل دھڑکنے لگتا ہے ۔ دل کی ساخت کا چربی میں بدل جانا بھی اس کا ایک سبب ہے ۔ علاوہ ازیں امراض جگر، بواسیر اور کثرتِ ورزش سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے ۔

علامات:۔ اس مرض میں دل دھڑکتا ہے بعض دفعہ اس قدر زور سے دھڑکتا ہے کہ سینہ پر دُور سے دل کی دھڑکن محسوس ہوتی ہے ۔ طبیعت بہت زیادہ گھبراتی اور بے چین ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ دل ڈوبا جاتا ہے، آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے ۔ شدید حالات میں دل اس قدر زور سے دھڑکتا ہے کہ مریض کی چارپائی تک ہلنے لگتی ہے اور مریض پر غشی طاری ہو جاتی ہے ۔ دَورہ ختم ہونے کے بعد عموماً پانی کے رنگ کا پیشاب دو ایک بار یا زیادہ مقدار میں آتا ہے ۔

پرہیز وہدایات :۔ اصل سبب مرض کو معلوم کر کے مناسب پرہیز اور احتیاط برتیں ہر قسم کی بے اعتدالیوں سے بچیں، وقت پر کھانا، وقت پر سونا اور اعتدال کے ساتھ محنت کرنا مناسب ہے۔ اگر کثرت تمباکو کشی وے نوشی کے باعث دل دھڑکتا ہو تو اس سے توبہ کر لیں۔ نفخ شکم اور ترش ڈکار آنے سے یہ شکایت ہو جاتی ہو تو نہایت لطیف اور زود ہضم غذا استعمال کریں۔ بادی، نفاخ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ اگر عام کمزوری اور کمی خون کے باعث یہ مرض ہو تو مقویات اور مفرحات کا استعمال کریں۔ تازہ پھل اور میوہ کثرت سے کھائیں، اور دودھ، مکھن، انڈا، سبز ترکاریاں اور یخنی وغیرہ لیں۔ رنج وغم کو پاس نہ آنے دیں۔

اگر بلڈ پریشر کے باعث اختلاج قلب کی شکایت ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں اور غذا کم کھائیں نیز مقوی اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔

علاج :۔ (۱) اگر نوجوانوں کو جن میں خون کی کثرت ہو اور جن کو سوزش قلب کے ساتھ اختلاج ہو تو اکونائٹ عمدہ دوا ہے۔ خوف سے اختلاج ہو جانے کے لیے بھی یہی دوا ہے۔

(۲) اعصابی مزاج والے مریض جن کا قلب کمزور ہو، اختلاج میں ایسا معلوم ہو کہ حرکت قلب بند ہو جائے گی۔ تنفس میں تیزی ہو، اور بولنے یا حرکت کرنے سے تکلیف بڑھ جائے تو ڈیجی ٹیلس دوا ہے۔ اکثر وبیشتر علامات میں یہ دوا عجیب وغریب اثر دکھلاتی ہے۔

(۳) اگر دھڑکن کے مریض بائیں کروٹ نہ لیٹ سکتا ہو، دھڑکن کے

وقت ایسا محسوس ہو کہ دل کے گرد لوہے کی پٹی بندھی ہوئی ہے ، سانس لینے میں دقت ہو تو کیکٹس دینا بہت مفید ہے ۔

(۴) اگر زیادہ کام کرنے سے تکان ہو جانے پر اختلاج ہو جاتا ہو تو آرنیکا مفید ہے ۔

(۵) اعصابی مزاج اشخاص نیز نازک مزاج عورتوں میں اگر رنج اور غم سے دھڑکن کا مرض ہو گیا ہو تو اگنیشیا دینا چاہیے ۔

(۶) اگر نوجوان عورتوں کو حیض رک جانے کے باعث یہ شکایت ہو گئی ہو تو پلساٹیلا دینا مفید ہے ۔

(۷) مستورات میں خون حیض کم مقدار میں آئے یا دفعتاً بند ہو جانے سے اور دماغی جذبات سے دھڑکن ہو ۔ اُن واقعات کی یاد پر اختلاج شروع ہو جائے جن کو ہوئے سالوں گذر چکے ہوں تو سیپیا ایک عمدہ دوا ہے ۔ اس کے مریض کو جاگنے پر عموماً دھڑکن کی شکایت ہوتی ہے ۔

(۸) بائیوکیمک میں کالی فاس اختلاج کے لیے مجربات میں سے ہے ۔

(۹) اعصابی دھڑکن ، درد قلب ، محنت یا جماع وغیرہ کی زیادتی سے اختلاج قلب کے لیے کریٹیگس مدر ٹنکچر بہت مفید ہے ۔ اس کو دل کی کمزوری میں بطور ٹانک استعمال کیا جاتا ہے ۔ فی خوراک دس قطرہ دن میں تین بار دینا چاہیے ۔

(۱۰) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ آرسنک ، بیلاڈونا ، کافیا ، نکس وامیکا ، رسٹاکس ، ہکنولیریا ۔ کیموملا ۔ کاربوویج ۔ چائنا ۔ فاسفورس اور جلسیمیم وغیرہ بڑی بڑی دوائیں ہیں ۔

باب ہفتم

امراض معدہ و امعا

ورم معدہ

GASTRITIS

اس مرض کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ حاد ورم معدہ (اکیوٹ گیسٹرائی ٹس) اور مزمن ورم معدہ (کرانک گیسٹرائی ٹس)

اسباب ورم معدہ حاد:۔ غذا کی خرابی۔ خراب اور ثقیل اشیاء کا استعمال، زیادہ کھانا، بار بار کھانا، باسی اور سڑی ہوئی غذا کا استعمال بہت ٹھنڈا یا بہت گرم پانی پینا۔ چربیلا اور سخت گوشت اور مچھلی کا کھانا بالائی کی برف سے شوق رکھنا۔ تیز قسم کی شراب پینا۔ زیادہ ترشی اور بادی چیزیں کھانا، امراض مفاصل، امراض دل و جگر، سرخ بخار خسرہ اور قروح معدہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ معدہ کے زخم، نمونیہ اور

آنتوں کے ورم سے بھی معدہ میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔

اسباب ورم معدہ مزمن:۔ حاد ورم کے علاج میں اگر تساہلی برتی جائے تو مزمن ورم معدہ یعنی کرانک گیسٹرائی ٹس کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں غذا کی خرابی۔ غذا میں بے اعتدالی، ثقیل اور بادی چیزوں کا کثرت استعمال، مٹھائی اور مرغن اشیاء کا بے دھڑک استعمال کرنا۔ قہوہ، گرم مسالہ، چاء اور شراب نوشی کی کثرت۔ کاہلی کی زندگی بسر کرنا۔ ورزش نہ کرنا۔ دائمی قبض کی شکایت کا ہونا۔ دانتوں کی خرابی۔ امراض دل، جگر، گردہ، طحال اور امعاء۔ امراض مفاصل اور آتشک کے زہر کی موجودگی۔ دق۔ کمی خون اور مرض بواسیر وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔ برف کا پانی پینا اور کھانا کھانے کے فوراً بعد کوئی جسمانی یا دماغی کام کرنا بھی اس قسم کی شکایات کا موجب ہوتا ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں کوڑی کے پاس بھراؤ معلوم ہوتا ہے۔ پیٹ میں گرانی اور بے چینی ہوتی ہے، جی متلاتا ہے تھوک زیادہ آتا ہے، بھوک قطعی نہیں لگتی، قبض ہو جاتا ہے۔ بدبودار ریاح کا اخراج ہوتا ہے، پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ کھٹا پانی منہ کو آتا ہے اور خفیف سی حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ شدیدہ حالت میں بخار تیز ہو جاتا ہے۔ زبان میلی ہو جاتی ہے۔ منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ بار بار متلی اور قے ہوتی ہے۔ فم معدہ پر دبانے سے درد ہوتا ہے۔ پیشاب سُرخ

رنگ کا کم مقدار میں آتا ہے جس میں رسوب بکثرت پائے جاتے ہیں۔
جب یہ حالت کئی ہفتہ تک رہتی ہے تو مرض مزمن ہو جاتا ہے۔
ایسی حالت میں مریض کے پیٹ میں ہر وقت درد رہنے لگتا ہے۔
کمزوری بڑھتی جاتی ہے مریض زرد پڑ جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی۔ منہ
میں پھنسیاں نکل آتی ہیں، مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں، کلیجہ جلنے لگتا
ہے۔ مریض سست اور مغموم رہنے لگتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ معدہ میں ورم کی حالت میں اس بات
کی سخت ضرورت ہے کہ معدہ کو آرام دیا جائے چنانچہ مریض کو
دو ایک روز تک کسی قسم کی غذا نہ دیں، صرف تھوڑا تھوڑا دودھ دیں۔
شدّتِ پیاس کی حالت میں برف چوسنے کو دیں۔ مرض کی شدت
کم ہو جانے پر غذا لطیف اور ہلکی دیں اور مریض کو ہدایت کریں کہ وہ
خوب چبا کر کھائے، صبح و شام ہوا خوری کرے اور مٹھائی اور روغنی
چیزوں سے پرہیز کرے۔ شراب، افیون اور قہوہ کا استعمال ترک
کر دے۔ آش جَو، مونگ کی دال کا پانی، سابودانہ اور مویز منقیٰ
کھلائیں اور لوہے سے بجھا ہوا پانی پینے کے لیے دیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جب سردی سرایت کر جانے
سے ورم معدہ ہو، درد اور بے چینی ہو تو اکونائٹ کی چند خوراکوں سے
حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر کسی وجہ سے اکونائٹ ناکام ہے اور مریض کو پیاس

زیادہ ہو، زبان خشک ہو، معدہ کے مقام پر کوچن سی ہوتی ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۳) اگر معدہ کے منھ پر سوزش محسوس ہوتی ہو۔ بدبودار ریاح کا اخراج ہوتا ہو، بار بار پیاس معلوم ہوتی ہو، متلی اور قے ہوتی ہو، مریض کمزور ہوگیا ہو اور اوپر کی ہر دو ادویہ فائدہ پہونچانے سے قاصر رہی ہوں تو آرسنک سے عموماً تمام تکالیف رفع ہوجایا کرتی ہیں۔

(۴) اگر معدہ میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہو۔ چہرہ میں تمتماہٹ پائی جاتی ہو، پانی پینے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو اس لیے مریض کو پانی سے نفرت ہوجائے۔ نزلاوی کیفیت موجود ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۵) اگر پھل، ثقیل اور مرغن چربیلی اشیاء کے کھانے سے ورم معدہ ہوجائے اور مریض کو احساس ہو کہ غذا جوں کی توں معدہ میں رکھی ہے۔ بھوک اور پیاس ندارد تو پلساٹیلا مفید ہے۔

(۶) اگر قبض ہو، تکلیف پرانی ہوگئی ہو، بخار قطعی نہ ہو اور شراب کی کثرت یا گرم ادویہ یا راتوں کو جاگنے سے ورم معدہ کی شکایت ہوتی ہو تو نکس وامیکا عمدہ دوا ہے۔

(۷) اگر غذا معدہ میں سڑ گئی ہو معدہ میں درد ہو۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، غذا ہضم نہ ہوتی ہو، کھٹی قے پہلے پانی کی پھر غذا کی ہو تو سلفیورک ایسڈ دینا چاہیے۔

(۸) بایوکیمک میں ابتدائی درجہ میں مگنیشیا فاس عمدہ دوا ہے

جبکہ معدہ میں درد ہوتا ہو اور ریاح کے اخراج سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوتا ہو۔ اگر مریض کو بخار بھی ہو تو فیرم فاس کے ساتھ یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔

(۹) دیگر ادویہ جو نہایت ضروری ہیں وہ اپیکاک، وریٹرم البم، انٹم کروڈ، چائنا اور لائیکو، کاربو وج ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

زخم معدہ

GASTRIC ULCER

اسباب:۔ یہ مرض عموماً جوانوں کو ہوتا ہے اور عموماً اُن عورتوں میں ہوتا ہے جن کے حیض بند ہو گئے ہوں۔ پرانا ورم معدہ، مزمن بدہضمی، عضلات شکم پر زور پڑنا اور معدہ کی شریان میں سدہ پڑ جانا وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔

علامات:۔ معدہ میں کم و بیش ہر وقت درد رہتا ہے، معدہ کو دبانے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے، بعض وقت ٹھہر ٹھہر کر شدت سے درد ہوتا ہے اور مریض کو قے ہو جانے پر کچھ سکون ہو جاتا ہے۔ درد عموماً کھانا کھانے کے بعد ہی ہوتا ہے، اگر معدہ کی بڑی شریان پھٹ جاتی ہے تو خالص خون کی قے آنے لگتی ہے اور یہ حالت اور بھی تشویشناک ہوتی ہے۔ اس مرض میں قبض اکثر و بیشتر حالات میں پایا جاتا ہے۔ غذا قطعی ہضم نہیں ہوتی جس سے مریض لاغر اور ضعیف ہوتا جاتا ہے۔

ابتدائی حالت میں اگر توجہ اور مناسب پرہیز کے ساتھ علاج کیا جائے تو شفا ہو جاتی ہے ورنہ اس کا انجام خراب ہی ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات: ۔ مریض کو صرف دودھ یا مونگ کی دال کے پانی پر رکھیں یا غذا ایک دم بند کر دیں اور غذائی انیما کے ذریعہ اس کی پرورش کریں۔ شدید کیفیت میں پیاس کو رفع کرنے کے لیے برف چوسنے کو دیں یا تھوڑا تھوڑا آبِ سرد دیتے رہیں۔ جریان خون اور درد کو روکنے کے لیے معدہ پر برف رکھیں۔ مرض کی شدت کم ہو جانے پر سابودانہ شوربا، یخنی اور مونگ کی کھچڑی دیں۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں، مرض تخفیف ہو جانے پر بھی مریض کو کوئی ایسا کام نہ کرنے دیں جس سے معدہ کے عضلات پر بوجھ پڑے۔

علاج: ۔ (۱) زخم معدہ جس میں صفرا یا خون آمیز غذا اور بلغم کی قے ہو معدہ کے اندر جیسے ہی کہ غذا یا پانی وغیرہ گرم ہو فوراً قے ہو جائے، بہت زیادہ کمزوری اور شکم میں خالی پن کا احساس ہو تو فاسفورس دینے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) اگر معدہ میں زخم کے باعث سخت درد ہوتا ہو جو ہر جانب پھیلتا ہوا معلوم ہوتا ہے، ذرا سا بھی دبانے سے سخت ذکی الحسی ہوتی ہو، ڈکاریں زیادہ آتی ہوں، متلی معلوم ہوتی ہو، گرم اشیاء کے پینے سے درد میں سکون ہوتا ہو تو ارجنٹم نائٹ دینا چاہیے۔

(۳) اگر کمزوری بہت زیادہ لاحق ہو گئی ہو، کھانے یا پینے کے

فوراً بعد قے ہو جاتی ہو، شکم میں جلن کا احساس ہوتا ہو، بے چینی اور پیاس ہو تو آرسنک دینا مفید ہے۔

(۴) معدہ اور آنتوں میں ٹھنڈک کا احساس ہو، معدہ میں درد، اور بوجھ کا احساس جس کو ڈکار سے عارضی سکون ہو جائے۔ درد کے باعث تنگ کپڑے برداشت نہ ہوں، پتلی چمکدار رطوبت کی کھٹی اور غیر منہضم غذا کی قے ہو، تھوک کے ساتھ خون آئے تو کالی بائی عمدہ دوا ہے۔

(۵) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ لائیکوپوڈیم، نائٹرک ایسڈ، کاسٹکم، کریازوٹ، کلکیریا آرس، یورے نیم نائٹ، نکس وامیکا اور مرک کار اس مرض کی اہم دوائیں ہیں۔

درد قولنج - (آنتوں کا درد)

COLIC PAIN

اسباب:۔ آنتوں میں سدہ پڑ جانا۔ بد ہضمی، نفاخ اور ثقیل اشیاء کا استعمال، غلیظ صفرا کا آنتوں میں پہونچ کر خراش پیدا کر دینا سردی لگنا، سرد یا برف کا پانی پینا وغیرہ۔

علامات:۔ آنتوں میں غیر منظم طریقہ پر تشنج ہوتا ہے۔ ناف کے اردگرد ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے، پیٹ کو دبانے سے آرام ملتا ہے۔

کبھی متلی معلوم ہوتی ہے نیز قے ہو جاتی ہے۔ درد کے مارے مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ نہایت شدید حالت میں مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر درد زیادہ ہو اور انتخاب دوا میں دشواری ہو تو پہلے ذرا سا سن لائٹ صابن یا معمولی صابن اور گلیسرین گرم پانی میں ملا کر انیما دیں تاکہ سدے خارج ہو جائیں۔ اگر پہلی بار اچھی طرح سدے نہ خارج ہوں تو گھنٹہ آدھ گھنٹہ پیٹ پر سینک کرنے کے بعد دوبارہ انیما دیں۔ اگر انیما کسی وجہ سے نہ دیا جا سکے تو گرم پانی کی بوتل سے یا کسی دوسری چیز سے مقام درد پر سینک کریں۔ درد رفع ہو جانے کے بعد مریض کو چند روز تک برف کا پانی نہ پینے دیں اور زود ہضم و لطیف غذا از قسم دودھ، مونگ کی کھچڑی۔ شوربا اور سبز ترکاری وغیرہ دیں، گوشت، کباب، انڈا، مٹھائی، پراٹھا، پوری کچوری وغیرہ نفاخ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

تشخیص و تفریق:۔ درد قولنج کی تشخیص میں اکثر معالج سے غلطی ہو جایا کرتی ہے۔ درد معدہ، آنتوں میں ورم، درد گردہ کی تشخیص نہایت ضروری ہے۔ چنانچہ (ا) درد معدہ ناف سے اوپر یعنی شکم کے اوپری حصہ میں معدہ کے مقام پر ہوتا ہے۔ (ب) آنتوں میں ورم ہو جانے کی حالت میں بخار ہوا کرتا ہے۔ (ج) اگر گردہ کا درد گردہ کے مقام سے اُٹھتا ہے اور رانوں اور فوطوں تک جاتا ہے اور پیشاب تھوڑا تھوڑا خارج ہوتا ہے۔ درد قولنج میں درد شکم کے نچلے حصہ میں ہوتا ہے اور ٹھہر ٹھہر کر

ہوتا ہے جس کا سبب اکثر و بیشتر حالات میں بدہضمی ہوتا ہے۔

علاج:- (۱) اگر درد کی شدت کے باعث مریض گھٹنے سمیٹ کر یا دونوں ہاتھوں سے پیٹ کو پکڑ کر دوہرا ہو جائے تو کالوسنتھ بہت عمدہ دوا ہے۔ درد قولنج میں اکثر اس دوا کی علامات پائی جاتی ہیں اگر مندرجہ صدر علامات ہونے کے باوجود کالوسنتھ کام نہ کرے تو کاسٹکم دینا چاہیے۔

(۲) شدید درد، بے چینی، گالوں میں سرخی، گرم پسینہ، سینکنے سے آرام ملتا ہو، ریاح کا حبس ہو تو کیمو ملا دوا ہے۔ دراصل بچوں کے لیے یہ دوا خاص ہے اور بچوں ہی میں اس دوا کی علامات زیادہ پائی جاتی ہیں۔

(۳) اگر ریاحی شکایت ہو، کھٹا پانی منہ سے آتا ہو، ہاضمہ کی خرابی اور قبض ہو تو نکس وامیکا مفید ہے۔ بواسیر کی حالت میں یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔ شرابیوں کے لیے درد قولنج کی یہ خاص دوا ہے۔

(۴) اگر تکلیف برف کا پانی یا بالائی کی برف کھانے سے پیدا ہوئی ہو۔ درد کے ساتھ قبض کا بھی احساس ہو۔ سینکنے سے سکون ہوتا ہو، کھانا کھانے سے تکلیف زیادہ ہو، بے چینی زائد ہو تو آرسنک مفید ہے۔

(۵) اگر ناف کے گرد مسلسل درد ہو۔ جسم کو پھیلانے سے یا پیچھے کو

جھکانے سے آرام ملتا ہو، مریض آگے کو جھک کر دوہرا ہونا چاہے لیکن ایسا کرنے سے قطعی سکون نہ ہو تو ڈائسکوریا دینا چاہیے۔

(۶) پھل یا ترکاری کھانے کے بعد درد قولنج، کھٹی ڈکار اور ریاح کی حالت میں مگنیشیا کارب دوا ہے۔

(۷) اگر آنتوں کے بالکل نچلے حصہ میں شدید درد ہو، مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا اور گرم ہو درد یکایک بہت تیزی سے شروع ہوں اور کم و بیش وقت تک قائم رہ کر یکایک غائب ہو جاتے ہوں، مریض کو بیٹھ جانے پر کچھ سکون ملتا ہو۔ شکم میں ذکی الحسی زیادہ ہو تو بیلاڈونا دینے کا وقت ہے۔

(۸) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس اس مرض کی نہایت عمدہ دوا ہے۔ ۶ × دینا چاہیے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ پلمبم، پلساٹیلا، لائیکوپوڈیم، کیوپرم، کاربوویج، ویریٹرم، رسٹاکس اور ہیوسمس وغیرہ اس مرض کی بڑی دوائیں ہیں۔

درد معدہ

GASTRALGIA

اسباب:۔ قبض، بدہضمی، کثرت تمباکو کشی و چائے نوشی،

ورزش نہ کرنا، امراض مفاصل، کمی خون، ٹوبرکلوسس، غذا کی بے اعتدالی، ریاح کا اجتماع، بلغم یا صفرے کی زیادتی وغیرہ۔ عورتوں میں خون حیض کے رک جانے سے یا مرض ہسٹیریا کے باعث معدہ میں درد ہو جایا کرتا ہے۔ بعض مستورات کو حمل کے ایّام میں اکثر اس مرض کی شکایت ہو جاتی ہے لیکن دراصل درد معدہ عموماً بدہضمی کی ایک علامت ہوا کرتی ہے۔

علامات:۔ معدہ کے منہ یعنی کوڑی پر ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے۔ کلیجہ جلتا ہے اور کھرچن سی ہوتی ہے۔ کبھی اپھار ہو جاتا ہے جس کو ڈکار یا ریاح کے اخراج سے کمی ہوتی ہے۔ یہ درد کبھی اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض کو غش آجاتا ہے۔ ہاتھ پیر سرد ہو جاتے ہیں اور مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے نبض باریک اور کمزور چلنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ درد کی ٹیسیں مختلف اطراف میں پھیلنا شروع ہوتی ہیں۔ چنانچہ کبھی حلق تک اس کا احساس ہوتا ہے کبھی ناف کے نیچے تک اور بعض اوقات گردوں تک درد جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ درد کے مقام پر گرم پانی کی بوتل یا گرم روئی سے سینک کریں۔ ترشی، بادی، ثقیل اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کرائیں اگر چاء تمباکو یا شراب کی کثرت سے درد معدہ کی شکایت ہو تو ان اشیاء کو ترک کر دیں۔ ہلکی اور لطیف غذا کھانے کو دیں۔ مونگ کی دال، مونگ کی کھچڑی، دودھ (خفیف شکر ملا ہوا) آش جو اور

سابودانہ وغیرہ ایسے مریض کے لیے عمدہ غذا ہے۔

تشخیص و تفریق:۔ معدہ میں زخم کے باعث بھی درد ہوا کرتا ہے جس کی تشخیص نہایت ضروری ہے۔ زخم نہ ہونے کی حالت میں تمام ضروری علامات کو اوپر لکھا جا چکا ہے۔ معدہ میں زخم کی حالت میں زبان کا رنگ صاف اور سرخ ہوتا ہے اور قے میں عموماً خون ملا ہوا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جوانی کے بعد یعنی تقریباً چالیس سال کی عمر کے بعد ہی یہ شکایت ہوتی ہے، اس میں گوشت گھلنے لگتا ہے اور دن بدن کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ زخم معدہ چنداں علاج پذیر نہیں۔ معمولی درد معدہ میں اگر محض غذا میں احتیاط برتی جائے اور حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی کی جائے تو بغیر دوا کے خود بخود اچھا ہو سکتا ہے۔

درد قولنج، درد معدہ، درد گردہ کی تشخیص:۔ دیکھو درد قولنج۔

علاج:۔ سب سے پہلے پلساٹیلا اور نکس وامیکا کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

(۱) اگر قبض ہو، درد کھانے پینے کے بعد زیادہ ہو۔ کھٹا پانی منہ کو آئے تو نکس وامیکا دوا ہے۔ شرابیوں اور بادی بواسیر کے مریضوں کے لیے یہ خاص دوا بن جاتی ہے۔

(۲) اگر مرغن اشیا، کھانے سے درد معدہ ہو۔ بھوک اور پیاس نہ ہو، کھٹی یا کڑوی قے ہو جائے تو پلساٹیلا دینا چاہیے۔ کلیجہ کا جلنا یعنی کلیجہ میں کھر چن سی ہونا پلساٹیلا کی خاص علامت ہے۔

اگر اوپر کی دونوں ادویہ فیل ہو جائیں تو کاربوویج، چائنا، لائیکو

اور کلکیریا کارب میں سے کوئی ایک دوا حسب علامت تجویز کرنا چاہیے

(۳) کاربو وج اُس وقت مفید ہے جب شکم کے نچلے حصہ میں نفخ ہو، کھٹی قے ہو، ہاضمہ سُست ہو۔ جلن کے ساتھ درد ہو جو پیٹھ اور شانوں تک ہو۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے ہوں۔ سرد پسینہ آتا ہو نکس وامیکا کے بعد یہ دوا بہتر کام کرتی ہے۔

(۴) چائنا میں عموماً سارے پیٹ میں نفخ اور اپھارہ ہوتا ہے۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ ہر چیز کا ذائقہ کڑوا معلوم ہوتا ہے ڈکار اس سے محض بات کی بات آرام ہو جاتا ہے۔

(۵) لائیکو پوڈیم میں عموماً پیٹ کے اوپری حصہ میں نفخ اور اپھار ہوتا ہے، کلیجہ جلتا ہے، منہ میں پانی آتا ہے۔ ڈکار سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ آنتوں میں ریاح کا بے حد اجتماع معلوم ہوتا ہے تکلیف فوراً کھانے کے بعد ہو جاتی ہے۔

(۶) کلکیریا کارب اُس وقت مفید ہے جبکہ مریض کو متلی معلوم ہوتی ہو اور منہ سے کھٹا پانی آرہا ہو اور کھٹی قے ہوتی ہو، حرکت کرنے سے سکون ملتا ہو، کھانے کے بعد کلیجہ میں جلن کا احساس جو حلق تک جائے۔

(۷) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس اور کلکیریا فاس باری باری دینا مفید ہے۔ ۶× دینا چاہیے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سلفر، سلیشیا، مگنیشیا کارب،

سیپیا، کالی کارب، ارجنٹم مٹ، کاسٹکم، آرسنک اور نیٹرم میور وغیرہ اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

بدہضمی

INDIGESTION

اسباب:۔ غذا کی بے اعتدالی، بار بار کھانا، شکم سیری کی حالت میں دوبارہ کھا لینا۔ غذا جلد جلد بغیر اچھی طرح چبائے ہوئے کھانا، ثقیل اشیاء از قسم پوری، پراٹھا، مٹھائی اور دیگر ہیچو قسم کی چیزیں کھانا، چار یا شراب کا کثرت سے پینا۔ اچار اور چٹپٹی چیزوں کا کثرت استعمال، خرابی جگر، آنتوں کی خشکی، تمباکو نوشی، ورزش نہ کرنا، انیمیا یعنی خون کی کمی کا ہونا، رنج اور تفکرات کا ہونا، امراض مفاصل اور بواسیر کی شکایت وغیرہ وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

علامات:۔ بدہضمی کی مختلف صورتیں ہوا کرتی ہیں۔ کبھی تو کھٹی ڈکاریں آتی ہیں، سینہ میں جلن کا احساس ہوتا ہے، متلی معلوم ہوتی ہے۔ منھ میں پانی آتا ہے، کبھی بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے دست آنے لگتے ہیں۔ ریاح پیٹ میں گھومتے معلوم ہوتے ہیں۔ بعض اوقات قبض ہو جاتا ہے۔ معدہ میں درد معلوم ہوتا ہے، پیٹ میں گرانی ہوتی ہے، سانس سے بدبو آنے لگتی ہے۔

بعض حالات میں خفیف حرارت بھی ہو جاتی ہے ۔ اگر اس کے علاج میں تساہلی کی جائے اور حفظانِ صحت کے اصولوں کی پیروی نہ کی جائے تو یہ مرض مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے اُس وقت فم معدہ میں ہر وقت خفیف سا درد رہا کرتا ہے ۔ نفخ ہو جاتا ہے ، کبھی دست اور کبھی قبض کی کیفیت ہو جاتی ہے ۔ چہرہ زرد پڑ جاتا ہے ۔ لاغری اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے ، سر میں درد اور اختلاج وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے ۔

پرہیز و ہدایات :۔ اصل سبب مرض کا معلوم کرنا معالج کا پہلا فرض ہے ۔ ہر حال میں غذا میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے ۔ چنانچہ مرغن اور ثقیل غذا سے پرہیز کریں ، بار بار یا شکم سیری کی حالت میں کوئی چیز نہ کھائیں ۔ غذا چبا کر کھائیں تاکہ اس میں تھوک بھی شامل ہوتا رہے کیونکہ تھوک کی شمولیت چورن کا کام کرتی ہے ، تمباکو پینا ، اور شراب کا استعمال بالکل بند کر دینا چاہیے ۔ صبح و شام ہوا خوری اور مناسب ورزش کرنا چاہیے ۔ پانی میں نمک ملا کر ہر روز غسل کرنا اور کھانے کے بعد نصف گھنٹہ تک آرام کرنا ضروری ہے ، خود کو تفکرات سے دور رکھنا چاہیے ۔

اگر معدہ میں ترشی زیادہ ہو گئی ہو جس سے کھٹی ڈکاریں آتی ہوں تو کھٹی اشیاء اور کچالو و کباب وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے ۔ اور اگر معدہ میں ترشی کم پیدا ہوتی ہو جس سے بدبودار ڈکاریں آتی ہوں اور بدہضمی کی شکایت ہو گئی ہو تو نمک والی اشیاء مثلاً شوربا اور دال چپاتی وغیرہ

گرم مسالہ ڈال کر کھائیں۔ ایسی حالت میں مربہ اور اچار کھانا بھی مفید ہوتا ہے۔ اگر جگر کا فعل درست نہ ہو تو آش جو، دودھ اور نہایت ہلکی غذا کا استعمال مناسب ہے۔

بدہضمی کی صورت میں بہر صورت غذا نہایت لطیف اور زود ہضم ہونی چاہیے۔ نیز معدہ کو پورا آرام پہونچانا اشد ضروری ہے۔

علاج :- بدہضمی کے علاج میں دست اور قبض کا بھی بیان دیکھنا چاہیے۔ (۱) کثرت مے نوشی، زیادہ دماغی کام، جاگنے، بیٹھے رہنے اور غذا کی بے اعتدالی سے بدہضمی ہو جائے، منہ سے پانی آئے کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، بھوک نہ لگتی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۲) ٹھنڈی اشیاء یا برف کا استعمال، کثرت تمباکو نوشی، کلیجہ کا جلنا، تیزابی اور جلن دار ڈکار جو حلق کو چھیلتی ہوئی معلوم ہو، پیٹ میں جلن اور درد جو فوراً کھانے کے بعد ہو جس کے ساتھ متلی اور قے کی بھی شکایت ہو سکتی ہے۔ مریض بہت کمزور ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں آرسنک بہت عمدہ دوا ہے۔

(۳) کھانا کھانے کے بعد پیٹ بھاری ہو جائے، غذا کی خواہش ہو لیکن ایک لقمہ کھانے کے بعد پیٹ حلق تک بھرا معلوم ہو، پیٹ میں ریاح ادھر ادھر گھومیں اور گھڑگھڑاہٹ بھی پیدا کریں۔ کھٹی ڈکاریں آتی ہوں، کھانے کے بعد غنودگی معلوم ہوتی ہو تو لائیکوپوڈیم دینا چاہیے رسن رسیدہ لڑکوں میں نیز مزمن حالت میں یہ دوا اور بھی بہتر کام کرتی ہے۔

(۴) اگر منہ کا ذائقہ کڑوا یا کھٹا ہو، متعفن ڈکاریں آتی ہوں، معدہ کے مقام پر درد ہوتا ہو، دائمی قبض نیز بواسیر کی شکایت ہو، صبح کے وقت اکثر دست آجاتے ہوں تو سلفر دینا چاہیے۔

(۵) کھانے کے بعد غذا کے ذائقہ کی ڈکاریں آئیں، چربیلی اور مرغن اشیاء کے کھانے سے بدہضمی ہوگئی ہو منہ میں پانی چھوٹے، پیٹ سخت ہو، ریاح اوپر کو چڑھتے ہوئے محسوس ہوں جو سینہ میں آکر درد پیدا کر دیں جس کو ڈکار سے سکون ہو تو پلساٹیلا بہت مفید ہے۔

(۶) رطوبات زندگی کے ضائع ہو جانے سے ہاضمہ کی شکایت رہے، پیٹ میں گرانی معلوم ہو، پیٹ ہمیشہ بھرا معلوم ہو، جس کو ڈکاروں سے کوئی فائدہ نہ ہو، دست آنے کے باوجود مریض کھانے کی خواہش کرے، کمزوری زیادہ ہو تو چائنا دینا چاہیے۔

(۷) غذا یا پانی جیسے ہی معدہ میں گرم ہو، لیے، پتلے اور سخت سدے خارج ہوں تو فاسفورس دینا چاہیے۔ مزمن حالت میں بھی یہ فائدہ کرتی ہے۔

(۸) دودھ کسی حال میں برداشت نہ ہوتا ہو، غذا یا پانی پیٹ میں پہونچتے ہی بذریعہ قے خارج ہو جائے، دودھ پینے کے فوراً بعد دہی کی صورت میں قے ہو جائے۔ غذا کو دیکھتے ہی متلی معلوم ہو، معدہ میں پھاڑنے والا درد ہو جو غذا کی نالی تک جائے تو ایتھوزا دینا چاہیے۔

(۹) کثرت ریاح جو اوپر کو اٹھتے محسوس ہوں۔ دست آنے کی

طرف طبیعت رجوع ہو - ہلکی غذا بھی موافق نہ آئے ، کمزوری بڑھ گئی ہو، شکم میں جلن ہوتی ہو، متعفن اور کھٹی ڈکاریں آتی ہوں تو کاربو وج دینا چاہیے - یہ دوا دودھ پلانے والی مستورات اور سن رسیدہ لوگوں کے ہاضمہ کی خرابی میں بہتر کام کرتی ہے -

(۱۰) ان ادویہ کے علاوہ کلکیریا کارب - گریفائیٹس ، سیپیا ، ارجینٹم نائٹ - بسمتھ چیلیڈونیم - مرک - پاڈوفائلم ، ایبس نائگرا - نیٹرم میور ، اناکارڈیم - اگنیشیا - امونیا میور - الیومنا - سلیشیا - ہائڈراسٹس - ہیپر - کالی بائی اور کالی کارب وغیرہ وغیرہ ادویہ نہایت ضروری اور مفید ہیں -

---

بھوک مرجانا

LOSS OF APPETITE

اسباب :- مرغن اشیاء کا کثرت استعمال ، بدہضمی ، ورم معدہ ، عام کمزوری ، کمیٔ خون ، خرابی جگر ، طحال کا بڑھ جانا ، ورم امعاء ، کثرت شراب نوشی ، معمول سے زیادہ غذا کھانا ، اعضائے ہضم کی کمزوری ، برودت معدہ یا حرارت معدہ وغیرہ - اس کے علاوہ معدہ میں سرطان ہونے کی حالت میں مریض کو بھوک قطعی نہیں لگتی گویا اس مرض کی دیگر علامات کے علاوہ یہ بھی ایک بڑی علامت ہے -

علامات :- مریض کو بھوک بہت کم لگتی ہے یا قطعی بھوک نہیں

معلوم ہوتی، غذا سے نفرت ہو جاتی ہے۔ بعض حالات میں غذا کو دیکھنے سے متلی معلوم ہوتی ہے۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ مریض لاغر ہو جاتا ہے۔ اگر اُسے جبراً تھوڑی بہت غذا کھلا دی جائے تو وہ با دل ناخواستہ کھالیتا ہے ورنہ اُسے کوئی اشتہا نہیں ہوتی۔

پرہیز و ہدایات:۔ معالج کو چاہیے کہ سب سے پہلے اس مرض کا اصل سبب دریافت کر کے اس کے مطابق مناسب پرہیز بتلائے۔ اگر مرض کا باعث معدہ کی حرارت ہو تو گرم اشیا بند کر دینا چاہیے۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ مریض کو پیاس بہت معلوم ہوتی ہے اور معدہ میں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر معدہ میں برودت کی وجہ سے بھوک غائب ہو گئی ہو تو گرم اور مقوی اشیا دیں۔ برودت معدہ میں مریض کو پیاس کم معلوم ہوتی ہے اور ہاضمہ کی خرابی سے ترش ڈکاریں آتی ہیں۔ جب بظاہر کوئی سبب نہ معلوم ہوتا ہو تو آلاتِ ہضم کو تقویت دینا چاہیے۔ غذا میں ادرک، لیموں اور نمک لاہوری کے استعمال سے آلات ہضم کو مدد ملتی ہے۔ مرغن اور چربیلی اشیاء کا استعمال، کثرت چائے نوشی اور شراب خوری بہت مضر ہے۔

علاج:۔ اگر غذا کی قطعی خواہش نہ ہوتی ہو تو انٹم کروڈ۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا، اور ویریٹرم البم میں سے کوئی ایک دوا حسب علامات دینی چاہیے۔

(۲) اگر آلات ہضم کی خرابی کے بغیر بھوک مر گئی ہو تو کلکیریا۔ چائنا، میگنیشیں، لائیکو، نکس وامیکا، سلفر اور ویریٹرم البم میں سے

کسی ایک دوا کا انتخاب کرنا چاہیے۔

(۳) اگر موسم گرما میں گرمی کے باعث بھوک جاتی رہی ہو تو برائی اونیا، کاربوویج، انٹم کروڈ، لائیکو اور نیٹرم میور وغیرہ عمدہ دوائیں ہیں۔

(۴) اگر مریض کو دودھ سے نفرت ہو تو آرسنک، برائی اونیا، کلکیریا، کاربوویج، اگنیشیا، نکس وامیکا، سیپیا اور سلفر میں سے کوئی دوا انتخاب کرنا چاہیے۔

بھوک بہت لگنا

BULIMIA

اسباب: خراش معدہ، سوزش معدہ یا خرابی سودا، صفرا یا بلغم، اور مرض ذیابیطس وغیرہ۔ بچوں میں عموماً پیٹ میں کیڑوں کے باعث بھوک بار بار لگتی ہے۔ بعض وقت لمبی بیماری کے بعد رطوبات بدن کے زیادہ تحلیل ہو جانے سے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔

علامات: مریض دن میں بار بار کھانا کھاتا ہے۔ شدید حالات میں رات کو بھی دو ایک بار اٹھ کر کھانا پڑتا ہے۔ طبیعت سست اور مضمحل رہتی ہے۔ بچوں میں پیٹ نکل آتا ہے۔ باوجود عمدہ غذا کھانے کے دن بدن لاغری بڑھتی چلی جاتی ہے۔ قلب کمزور ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات: اگر مرض ذیابیطس کے باعث یہ شکایت ہو

تو میٹھی اشیاء قطعی بند کر دیں۔ اور مناسب پرہیز کرائیں (جیسے دیکھو اپنے موقع پر) بچوں میں اگر پیٹ کے کیڑوں کی شکایت ہو تو ان کو بھی حتی الوسع میٹھی چیزیں نہ دیں۔ اگر خراش معدہ کے باعث بھوک بار بار لگتی ہو تو مریض کو ترش، کھٹی اور تیز مسالہ دار اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ نہار منہ میوہ جات از قسم بادام، اخروٹ اور چلغوزہ وغیرہ کھلائیں۔ غذا میں کسی قدر زعفران ملا کر دینے سے بھی اکثر بھوک کم ہو جایا کرتی ہے۔ اگر کسی لمبی بیماری کے بعد یہ شکایت ہو گئی ہو تو مریض کو مقوی غذا اور کسی ٹانک کا استعمال کرائیں۔

علاج:- (۱) اگر بچوں میں پیٹ کے کیڑوں کے باعث بھوک بہت لگتی ہو تو سنا بہت مفید ہے۔

(۲) اگر مریض کڑوی اشیاء پسند کرتا ہو تو ڈیجی ٹیلس، نیٹرم میور، اور نکس وامیکا میں سے کوئی دوا دینا چاہیے۔

(۳) اگر مریض کھٹی چیزوں کا شوقین ہے تو آرسنک، چائنا، پلساٹیلا، سلفر اور ویریٹرم البم میں سے ایک دوا حسب علامت دینا چاہیے۔

(۴) اگر مریض ہر وقت میٹھی اشیاء کھانا چاہتا ہو تو امونیا کارب، چائنا، اپیکاک، کالی کارب اور سلفر وغیرہ میں سے کوئی ایک دوا انتخاب کر کے دینا چاہیے۔

(۵) میں نے اکثر و بیشتر حالات میں تین دواؤں پر اکتفا کیا ہے، کبھی میں کلکیریا کارب دیتا ہوں۔ کبھی سلیشیا بھی دینا پڑتا ہے اور بعض وقت

لائیکو مفید ہوا۔

متلی اور قے

NAUSEA & VOMITING

اسباب:۔ اس مرض کے کئی اسباب ہیں مثلاً مرض ہرنیا میں آنت کا پھنس جانا۔ زیادہ تمباکو کھا جانا یا پے در پے تیز قسم کی تمباکو کے کش لگانا۔ کوئی زہر از قسم سنکھیا اور افیون وغیرہ کھا لینا یا کوئی تیز قسم کی بدبو یا خوشبو کو سونگھ لینا۔ دماغ میں چوٹ وغیرہ کا لگنا، موٹر، ریل، جہاز، یا گاڑی کی سواری سے بھی بعض اشخاص کو قے آنے لگتی ہے۔ امراض معدہ از قسم سوزش معدہ یا معدہ کا دب جانا وغیرہ بھی اس مرض کا باعث ہوا کرتا ہے۔ رحم کے بعض امراض سے نیز مستورات کو حمل کے ایام میں اکثر متلی کی شکایت رہا کرتی ہے۔ متلی اور قے کا ہونا ہیضہ کی بھی ایک خاص علامت ہے۔ سینہ پر بلغم کے اجتماع سے بعض وقت زور سے کھانسی آنے پر قے ہو جاتی ہے۔ اکثر بدہضمی کے باعث منہ میں پانی چھوٹا کرتا ہے، متلی معلوم ہوتی ہے اور کبھی قے بھی ہو جاتی ہے۔ نامرغوب غذا کے کھانے سے بھی یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ اکثر اوقات متلی اور قے کا ہونا قدرت کی طرف سے کسی بیماری کا دفعیہ ہوا کرتا ہے مثلاً کسی زہر کے استعمال کے بعد قے ہونے سے

زہر بذریعہ قے خارج ہو جاتا ہے یا اگر ثقیل اور نامرغوب غذا کھائی گئی تو معدہ اُسے قبول نہیں کرتا بلکہ اُسے بذریعہ قے خارج کر دیتا ہے۔ گویا متلی اور قے بذاتِ خود کوئی مرض نہیں بلکہ بعض امراض کی علامات ہیں جن کا دریافت کرنا اشد ضروری ہے۔

علامات:- کبھی صرف منہ میں پانی چھوٹا کرتا ہے۔ بعض وقت صرف متلی ہوتی ہے اور قے نہیں ہوتی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ متلی اور قے ایک ساتھ شروع ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں متلی اور قے سے بہت ضعف آجاتا ہے اور مریض نڈھال ہو جاتا ہے۔ سینہ پر بلغم کے اجتماع سے یا معدہ کی ابتری سے اگر قے ہو جاتی ہے تو عموماً مریض اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتا ہے۔

تشخیص و تفریق:- قے کی دو بڑی قسمیں ہیں، معدہ کی قے اور دماغی قے۔ معدہ کی قے کی پہچان یہ ہے کہ اس میں پہلے متلی ہوتی ہے اور اس کے بعد قے ہوتی ہے جس سے طبیعت کسی قدر بحال ہو جاتی ہے۔ لیکن دماغی قے میں متلی نہیں ہوتی۔ علاوہ ازیں قے کے بعد بھی سکون نہیں ہوتا۔

پرہیز و علامات:- اگر معدہ پر ہو جانے پر اور نامرغوب غذا کے استعمال سے قے آنے لگیں تو ان کا روکنا مناسب نہیں بلکہ معدہ کے اندر کی غیر منہضم اور ناخوشگوار غذا کا باہر نکل جانا ہی بہتر ہوا کرتا ہے۔ اسی صورت سے اگر سنکھیا یا افیون وغیرہ کھا لینے سے یہ شکایت ہو گئی ہو تو

حلق میں انگلی ڈال کر اچھی طرح سے قے کرا دینا ہی عقلمندی ہے۔ اگر خراش معدہ کے باعث متلی اور قے ہوتی ہو تو مریض کی گدی پر برف رکھیں اور برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چوسنے کو دیں۔ ثقیل اور نفاخ اشیاء سے سخت پرہیز کریں۔

علاج:- (۱) اس مرض کی عمدہ دوا اپیکاک ہے۔ اس میں مسلسل متلی ہوتی ہے اور قے ہو جاتی ہے۔ اگر اپیکاک سے شفا نہ ہو تو نکس وامیکا دیدینے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۲) اگر متلی شدید ہو اصبح کے وقت زیادتی ہوتی ہو اور متلی میں غیر منہضم غذا یا صفرا خارج ہوتا ہو تو نکس وامیکا بہتر کام کرتا ہے۔

(۳) متلی جبکہ خطرناک صورت اختیار کرتی جائے۔ بے چینی بڑھ جائے اور شدید کمزوری لاحق ہو جائے تو آرسنک البم دینا چاہیے۔

(۴) اگر خون کی قے ہو تو چمکدار خون میں اپیکاک اور سیاہی مائل خون کی قے میں ہمامیلس دینا مفید ہے۔ بعض حالات میں کاربو وج یا فاسفورس دینا پڑتا ہے۔

(۵) اگر قے میں دہی کی مانند منجمد پھٹکیاں پائی جائیں تو ایتھوزا اور کلکیریا کارب مفید ہیں۔

(۶) اگر معدہ کی خرابی سے متلی اور قے ہوتی ہو تو انٹم کروڈ، برائی اونیا، اپیکاک، نکس وامیکا اور پلساٹیلا بہت مفید ہیں۔

(۷) جہاز یا گاڑی کی سواری سے متلی ہو تو کوکلس انڈیکا اکسیر ہے۔

(۸) حاملہ مستورات میں متلی کے لیے اپیکاک، سیپیا اور سلفر چوٹی پر کی دوائیں ہیں۔ بایوکیمک میں صبح کو ایک خوراک کالی فاس اور شام کو ایک خوراک فیرم فاس دوران حمل میں دیتے رہنے سے تمام تکلیفوں سے نجات رہتی ہے۔

(۹) اگر براز (پاخانہ) کی قے ہو جائے تو یہ نہایت خطرناک علامت ہے۔ مریض کو فوراً نکس وامیکا کی چند خوراکیں دینا چاہیے۔ اگر نکس فیل ہو جائے اور مریض حد سے زائد کمزوری محسوس کرے بے چینی بڑھ جائے تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۱۰) اگر غذا کی قے ہو جائے تو آرسنک، اپیکاک، کیمو ملا اور وریٹرم وغیرہ مفید ہیں۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ زنکم، ٹوبیکم، سلیشیا، بیلاڈونا، چائنا، انٹم ٹارٹ، کیوپرم مٹ، آئیوڈیم، اوپیم، کریازوٹ، آئرس، کیمفر، بسمتھ اور پلمبم وغیرہ نہایت اہم ادویہ ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

اشارات

(الف) کھانا یا پانی شکم میں جاتے ہی قے ہو جائے۔ بسمتھ۔
(ب) پانی جوں ہی معدہ میں گرم ہوتے ہو جائے۔ فاسفورس۔
(ج) بحری قے یا سواری سے قے۔ کوکولس، سٹافی سیگریا۔

(د) شام کو یا کھانے کے بعد متلی۔ پلساٹیلا۔

(ر) ٹھنڈا پانی پینے کے بعد فوراً قے ہو جائے۔ آرسنک۔
دیر کے بعد قے ہو۔ فاسفورس۔

(س) غذا دیکھتے ہی متلی۔ یو پیٹوریم برف۔
غذا کی خوشبو سے قے۔ ڈیجی ٹیلس۔

(ص) حرکت سے متلی۔ برائی اونیا۔

(ط) نہ بند ہونے والی متلی یا رال کی زیادتی معدہ کی خرابی سے۔
اپیکاک۔

(ع) صبح سویرے متلی۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ کلکیریا کارب۔

قبض

CONSTIPATION

اسباب:۔ غذا میں بے احتیاطی، ثقیل اشیاء کا استعمال، کثرت شراب و چائے نوشی، امراض جگر و معدہ، مناسب ورزش نہ کرنا، عورتوں میں رحم کا دباؤ پڑنا اور دیگر رحمی امراض، صفرا کا کم پیدا ہونا، آنتوں میں رطوبت کی کمی، مرض بواسیر، آنتوں کا فالج یا ان کی قوت دافعہ کا کمزور پڑ جانا، آنتوں کا تشنج اور آلات ہضم کی کمزوری وغیرہ۔

علامات:۔ پاخانہ قبض سے ہوتا ہے، رفع حاجت کے وقت

زیادہ دیر لگتی ہے۔ پیٹ میں گرانی رہتی ہے۔ کبھی نفخ ہو جاتا ہے۔ پاخانہ کبھی خشک اور کبھی سیاہی مائل متعفن خارج ہوتا ہے۔ طبیعت کسلمند رہتی ہے۔ سر میں ہلکا ہلکا درد ہوا کرتا ہے۔ بعض حالات میں دھڑکن کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ مزمن حالات میں قبض کے باعث دیگر امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور مریض کا جسم زرد پڑ جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ سب سے پہلے قبض کی وجہ دریافت کرنا چاہیے۔ غذا کی احتیاط اس میں بہت ضروری چیز ہے۔ غذا وقت مقررہ پر خوب چبا کر کھانا چاہیے۔ ہلکی اور زود ہضم غذا کا استعمال رکھیں، اگر شراب نوشی یا سگریٹ و چائے کے پینے سے قبض کی شکایت ہو تو ان چیزوں کو ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔ پانی میں نمک ملا کر غسل کریں۔ اگر مرض مزمن ہو گیا ہو تو جلاب ہرگز نہ دیں (عطائی علاج ناتجربہ کاری کے باعث عموماً جلاب دینا ہوا کرتا ہے جو کہ مزمن قبض کے لیے بالکل بے سود بلکہ اکثر حالات میں سخت مضر ہے) حیوانی اور نباتی دونوں قسم کی غذائیں کھانی چاہئیں۔ مثلاً روٹی، سبزی، ترکاری، میوہ جات اور گوشت کا شوربہ (بوٹی مضر ہے) وغیرہ۔ گوشت میں کوئی ترکاری ضرور ڈالنا چاہیے تاکہ گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ پرول، ترئی، لوکی، پالک، شلجم اور چقندر وغیرہ عمدہ ترکاریاں ہیں۔ لوبیا، مٹر، بیگن اور آلو سے پرہیز رکھیں۔ انڈا، میدہ کی پوری اور مٹھائی وغیرہ بھی قابض چیزیں ہیں۔ اسی طرح باریک آٹے کی روٹی اور حلوا اور نیا چاول قبض پیدا کرتا ہے۔ سیب اور بہی کو چھوڑ کر بقیہ تمام

پھلوں کا استعمال رفع قبض کے لیے بہت مفید ہے۔ خواہ غذا سے قبل استعمال کریں یا بعد۔ آم، امرود، انگور، انجیر، آڑو، آلوچہ، خربوزہ اور سنگترہ وغیرہ پھلوں کا استعمال بہت مفید ہے۔

علاج:۔ اس مرض کی سب سے عمدہ دوا نکس وامیکا ہے جو اکثر و بیشتر علامات پر حاوی ہو جاتی ہے بادی بواسیر کے مریضوں کے لیے خاص چیز ہے۔ بعض مصنفین نے اس کو چھوٹی طاقت میں دینا بہتر بتایا ہے لیکن چھوٹی ہی طاقت پر منحصر نہیں ہے اس کو اونچی طاقت میں بھی دینے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ بعض وقت نکس وامیکا نمبر ۳ یا ۶ دینے سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہونے پر دو سو نمبر کی ایک خوراک نے جادو کا سا اثر کیا۔

(۲) اگر قبض مستقل طور پر رہنے لگا ہو اور نکس وامیکا سے کام نہ چلا ہو تو سلفر بہت عمدہ دوا ہے۔ صبح نہار منہ سلفر نمبر ۳۰ اور دن میں تین خوراک نکس نمبر ۶ دینے سے قبض رفع ہو جایا کرتا ہے۔ بادی بواسیر کے مریضوں کے لیے بھی یہ تجربہ کیا ہوا نسخہ ہے۔

(۳) اگر آنتوں کے سکڑتے جانے یا آنتوں کی خشکی سے قبض ہو، پاخانہ سخت اور جھلسا ہوا ہوتا ہو، پیاس زیادہ لگتی ہو۔ دردسر کی شکایت ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۴) ایسا قبض کہ پاخانہ کی حاجت ہی نہ ہوتی ہو، پاخانہ میں چھوٹی، سخت اور سیاہ رنگ کی اونٹ کی سی مینگنیاں خارج ہوں،

مبرز قطعی اپنا فعل نہ کرے، آنتوں میں خشکی ہو، مریض سست رہتا ہو تو اوپیم دینا چاہیے عموماً نمبر ۲۰۰ بہتر کام کرتا ہے۔

(۵) سخت قبض، پاخانہ میں سخت سدے خارج ہوں یا پتلا پاخانہ بھی بہت مشکل سے آئے، پاخانہ کی حاجت نہ ہو لیکن فضلہ کا اجتماع آنتوں میں پایا جائے۔ مبرز میں پاخانہ خارج کرنے کی نا اہلیت اور سستی ہو تو الیومنا بہت مفید ہے۔ نوجوانوں کے مقابلہ میں بوڑھوں اور بچوں میں یہ دوا خصوصیت سے مفید ہے۔

(۶) اگر جگر خراب ہو، معدہ میں ریاح بھرے معلوم ہوتے ہوں۔ پاخانہ کی بے سود حاجت ہوتی ہو یا پاخانہ ہونے کے بعد بھی یہ احساس ہو کہ اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو لائیکوپوڈیم نہایت مفید ہے۔ یہ دوا عموماً بوڑھے لوگوں کی ہے۔

(۷) دائمی قبض کے لیے سلی کا میر نیا ×۳ بقدر پانچ گرین صبح وشام دو گھونٹ پانی کے ساتھ کئی روز استعمال کرنے سے قبض ہمیشہ کے لیے دُور ہو جاتا ہے۔ بہت مستند نسخہ ہے

(۸) پاخانہ نہایت سخت ہو اور تراشا ہوا معلوم ہوتا ہو۔ جس کو انگلی سے نکالنا پڑے تو سیپنی کولا بہت مفید ہے۔

(۹) ثقیل غذا سے یا مرغن چیزوں کے استعمال سے قبض ہو یا مستورات میں حیض کے بگاڑ سے قبض ہو گیا ہو تو پلساٹیلا مفید ہے۔

(۱۰) مستورات میں حمل کے ایام میں قبض ہو جائے تو سیپیا،

پلاٹنا کولن ، سونیا یا برائی اونیا میں سے کوئی دوا حسب علامت دینا چاہیے۔

(۱۱) بایو کیمک میں نیٹرم میور ، نیٹرم سلف اور کلکیریا فلور خاص دوائیں ہیں۔ بواسیری مریضوں کو کلکیریا فلور مفید ہے۔

(۱۲) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کاسٹکم ، گریفائٹس ، پلمبم ، کلکیریا اور ایلو ادویہ نہایت اہم ہیں۔ ان ادویہ کے بعد اناکارڈیم ، فاسفورس ، فاسفورک ایسڈ ، انٹم کروڈ ، چلیڈونیم ۔ لیکیسس اور ویٹرم البم کی طرف توجہ کریں۔

(۱۳) اگر علامات صاف نہ ملتی ہوں اور ادویہ کے انتخاب میں دشواری ہو تو ہائیڈراسٹس مدر ٹنکچر کے دس قطرے ایک آؤنس پانی میں ملا کر ایک خوراک دیدینا چاہیے۔ اگر ایک خوراک سے کام نہ چلے تو پہلی دوا دینے کے آٹھ گھنٹہ بعد دوسری خوراک اسی قسم کی دیدینے سے اکثر اجابت ہو جاتی ہے۔

دست

DIARRHOEA

اسباب:۔ کمزوری معدہ ، بدہضمی ، مرغن اشیاء اور گھی وغیرہ کا زیادہ مقدار میں کھانا ، کچے پھل ، ثقیل غذا اور نفاخ اشیاء کا بکثرت کھانا ، زیادہ گرمی یا سردی سرایت کر جانا ، آنتوں میں صفرا کا زیادہ گرنا ،

عام کمزوری، جگر کے فعل کا خراب ہونا، بہت زیادہ گرم یا بہت زیادہ سرد اشیاء کا استعمال کرنا، بار بار تیز جلاب لینا، آنتوں میں کیڑوں کا ہونا یا اُن میں ورمی کیفیت کا ہونا، آنتوں میں سدے ہونا اور امراض ہیضہ، سِل، دق، ٹائیفائڈ اور فالج وغیرہ، آنتوں کی کمزوری، دق الامعاء اور عفونتی بخار وغیرہ، بچوں میں اکثر دانت نکلنے کے زمانہ میں دست آنے لگتے ہیں اور حاملہ عورتوں کو بعض اوقات بجائے قے کے دورانِ حمل دست آیا کرتے ہیں۔

علامات:- بار بار پتلے پاخانے ہوتے ہیں۔ کبھی پاخانہ میں سخت تعفّن ہوتا ہے۔ پیٹ میں اپھار ہوتا ہے۔ بعض وقت جی بھی متلاتا ہے، منہ میں پانی آتا ہے۔ کبھی ڈکاریں آتی ہیں۔ اجابت کبھی بغیر درد کے ہوتی ہے اور بعض اوقات پیٹ میں سخت درد ہوتا ہے، ٹانگوں میں اینٹھن سی معلوم ہونے لگتی ہے، کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ پاخانہ کا رنگ بھی مختلف قسم کا ہوتا ہے، دست کبھی زرد، کبھی مٹیالے اور بعض اوقات سیاہ رنگ کے یا جھاگ دار ہوتے ہیں۔ نمونیا اور ٹائیفائڈ، دق اور عفونتی بخاروں میں دستوں کا آنا بہتر نہیں سمجھا جاتا۔

پرہیز و ہدایات:- دستوں کی حالت میں مریض اگر کھانے کی خواہش کرے تو اُسے دس بارہ گھنٹہ تک غذا ہرگز نہ دیں بلکہ دودھ کو پھاڑ کر اُس کا پانی دیں یا صرف جوش دے کر سرد کیا ہوا سادہ پانی

دو دو تین تین گھنٹہ کے بعد دیں۔ افاقہ ہو جانے پر گائے کا دودھ ، سابودانہ ، یا شوربا یا مونگ کی دال کا پانی دیں۔ جب مرض رفع ہو جائے تو کھچڑی ، ہلکا شوربا اور پرول ، ترئی ، لوکی ، پالک وغیرہ ترکاریاں دے سکتے ہیں۔

نوٹ :- دودھ کو جوش دے کر سرد کر لینا چاہیے اور خفیف سی شکر ملا کر پینا چاہیے۔ شکر ڈالنے سے دودھ کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ ایسا کرنے سے وہ نفخ کم پیدا کرتا ہے۔

چونکہ دست آنا بعض امراض کا قدرتی علاج ہے چنانچہ بعض حالات میں دستوں کا آجانا ہی شفا کی دلیل ہوتی ہے ایسی حالتوں میں دستوں کو بند کرنے سے بجائے فائدے کے نقصان پہونچتا ہے۔

علاج :- اگر پانی کے سے متعفن ، جھاگ دار اور سبز دست آتے ہوں ، متلی اور قے کی شکایت ہو تو اپیکاک بہت عمدہ دوا ہے۔

(۲) اگر مرغن غذا کھانے یا ٹھنڈی اشیاء کے پینے سے دست آتے ہوں پاخانے سبز یا رنگ برنگ کے ہوتے ہوں ، پیٹ میں گھڑگھڑاہٹ اور کاٹنے والا درد ہوتا ہو اور دستوں کی زیادتی رات کو خصوصیت سے ہو جاتی ہو مریض ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتا ہو تو پلساٹیلا نہایت مجرب دوا ہے ہمنا پیکاک کے فیل ہو جانے کے بعد اکثر حالتوں میں یہ دوا کافی ہوا کرتی ہے اور بعض وقت آرسنک دینا پڑتا ہے۔

(۳) اگر معدہ کی خرابی سے ، مسالہ دار اور ثقیل چیزوں کے کھانے

یا گرم ادویہ کے پینے سے دست آنے لگیں جو پتلے اور بھورے رنگ کے ہوں۔ تو نکس وامیکا دینا چاہیے پلساٹیلا کے ناکام رہنے پر عموماً نکس دینے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ شرابیوں کے اسہال کے لیے نکس وامیکا خاص دوا ہے اکثر اس دوا میں پیچش کی بھی علامات پائی جاتی ہیں۔ شب بیداری سے دستوں کے لیے بھی نکس ہی دوا ہوتی ہے۔

(۴) اگر دست متعفن قسم کے ہوتے ہوں۔ دستوں کا رنگ سبز یا بھورا یا سیاہ ہو۔ مریض تھوڑا تھوڑا کر کے بار بار پانی پیئے، کمزوری زائد ہو اور مریض بے چین معلوم ہوتا ہو، غذا کی بے احتیاطی، تیزابی اشیاء، پھل اور ٹھنڈی چیزوں کے پینے سے دست آنے لگے ہوں تو آرسنک مفید ہے۔

(۵) بار بار پانی کے سے پتلے دست، پیٹ میں پانی کی سی گھڑگھڑاہٹ ہو، یا صبح اُٹھتے ہی بلا درد کے دھار باندھ کر بڑے بڑے دست آنے لگیں تو پاڈوفائلم دوا ہے۔ اس کا مریض دستوں کے باوجود کمزور نہیں معلوم ہوتا۔

(۶) اگر معدہ خراب ہو، بغیر درد کے اسہال ہوں جن میں غیر منہضم غذا کے ٹکڑے پائے جائیں، پیٹ میں نفخ ہو اور بدبودار ریاح کا اخراج ہوتا ہو۔ کمزوری زائد ہو تو چائنا بہت مفید ہے۔

(۷) سفیدی مائل یا سبز رنگ کے اسہال جن میں سڑے ہوئے انڈوں کی سی بو آئے، درد شکم اور قے کی شکایت ہو تو کیموملا دوا ہے۔ یہ دوا بچوں کے لیے مخصوص ہے جبکہ بچے کے دانت نکل رہے ہوں۔

بچہ حد سے زیادہ چڑچڑا ہوگیا ہو، ایک گال سُرخ اور دوسرا زرد ہو۔ (بچوں کے دانت نکلنے کی حالت میں اسہال کے لیے اگر کیمومِلا نا کام رہے تو کلکیریا کارب کی طرف توجہ کرنا چاہیے بشرطیکہ اس کی علامات پائی جائیں)۔

(۸) اگر دست مٹیالے یا سیاہ رنگ کے ہوں جن میں سخت تعفن ہو، اور اس کا سبب مادہ سوار ہو یا کسی سخت مرض کے بعد دست آنا شروع ہو گئے ہوں، مریض کے جسم، منہ اور پسینہ سے بھی تعفن آئے تو سورنیم بہترین دوا ہے۔

(۹) متعفن دست از خود یہاں تک ریاح کے ساتھ خارج ہو جائے، شکم میں زور زور سے گھڑگھڑاہٹ ہو۔ ریاح بدبودار ہوں اور مبرز ڈھیلی ہو جائے۔ مریض یہ خیال کرے کہ صرف ریاح خارج ہوئی ہے مگر اس کے ساتھ پاخانہ بھی نکل جائے تو ایلو عمدہ دوا ہے۔

(۱۰) اگر دست مزمن ہو گئے ہوں یا دانے دب جانے سے دست آنے لگے ہوں تو سلفر دوا ہے۔ مصنف کا ذاتی تجربہ ہے کہ سلفر کی اونچی طاقتیں پُرانے اسہال میں حیرت انگیز کام کرتی ہیں۔ یہ دوا اُس وقت خصوصیت سے مفید ہوتی ہے جبکہ دست علی الصباح ہوتے ہوں، پاخانہ جھاگ دار، سبز، زرد، اور متعفن ہوتا ہو۔ نیز رنگ بدلنے والے اسہال ہوں اور مریض کی چاند پر جلن ہوتی ہو اور ریاح کے اخراج سے سوزش ہوتی ہو۔

(۱۱) اگر بچوں میں چنچنوں یا کیڑوں کی وجہ سے دست آتے ہوں تو سنا دینا چاہیے۔

(۱۲) بایو کیمک میں فیرم فاس عمدہ دوا ہے۔ اگر پیٹ میں درد ہو تو مگنیشیا فاس دینا چاہیے یا دونوں دواؤں کو یکے بعد دیگرے دیں۔

(۱۳) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، کلکیریا کارب، رسٹاکس، برائی اونیا، مرک سال، انٹم کروڈ اور ویریٹرم البم نہایت عمدہ دوائیں ہیں۔ علاوہ ازیں سیکیل، سلیشیا، ہیپر، نائٹرک ایسڈ، کلکیریا فاس، آرنیکا، اکونائٹ، بیلاڈونا، آئرس، کاربو ویج، نیٹرم میور اور ڈیجی ٹیلس وغیرہ بھی عمدہ دوائیں ہیں حسب علامات دینا چاہیے۔

سنگرہنی

SPRUE

(نیز دیکھو دست)

اسباب :- آنتوں کی کمزوری۔ پرانے اسہال، آنتوں کی دیواروں کا پتلا پڑ جانا، آنتوں میں سطحی خراش کا پیدا ہو جانا، آلات ہضم کی خرابی، اعصابی کمزوری، بدہضمی، مزمن پیچش، آنتوں کے اعصابی مرکز کا ذکی الحس ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ اکثر دلی صدمات اور رنج و غم کی کثرت کے باعث بھی اس قسم کے دست آجاتے ہیں، عورتیں اور بچے

اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات:۔ ذرا سا کھانے پینے کے بعد فوراً پتلا دست آجاتا ہے۔ دستوں میں عموماً غیر منہضم شدہ غذا خارج ہوتی ہے۔ مریض کو بار بار بھوک لگتی ہے، اس کا جسم زرد پڑجاتا ہے اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اگر معدہ کی کمزوری سے یہ شکایت ہو تو معدہ کو پورا آرام پہونچائیں۔ ثقیل اور نفاخ اشیاء سے سخت پرہیز کرائیں۔ تندرست گائے کا عمدہ تازہ دودھ جوش دے کر قدرے شکر ملا کر استعمال کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر مریض کو دودھ موافق نہ آتا ہو تو مونگ کی دال کا پانی دیں۔ رفتہ رفتہ مونگ کی کھچڑی (جس میں ساٹھی کے چاول ہوں) اور پھل وغیرہ کا استعمال بھی کرائیں۔

علاج:۔ آرسنک اور سلفر چوٹی پر کی دوائیں ہیں۔ ان کے علاوہ ایلو، کاربوویج، کلکیریا کارب، کیموملا، ہائڈراسٹس، ایتھوزا اور نائٹرک ایسڈ بہت مفید ادویہ ہیں۔ حسب علامات دیں۔

آنتوں کے کیڑے

INTESTINAL WORMS

(دیکھو پیٹ کے کیڑے حصہ دوم باب سوم میں)

آنتوں کا ورم

ENTERITIS

اسباب: ۔ ثقیل یا باسی اشیاء کے کھانے سے آنتوں میں خراش کا ہونا، خرابی معدہ، مسالہ دار غذا اور زیادہ شیرینی یا زیادہ ترشی کا کھانا، تیز قسم کی شراب پینا، آنتوں میں ضرب یا زخم کا ہونا، آنتوں میں صفراوی کنکریوں کا جمع ہوجانا، پیٹ کو سردی لگنا، امراض جگر، امراض سل، ہیضہ و بخار وغیرہ۔

علامات: ۔ پیٹ میں قولنج کا سا درد ہوتا ہے، شکم میں بعض وقت گھڑگھڑاہٹ سی معلوم ہوتی ہے۔ بلغمی یا صفراوی رنگ کے دست آتے ہیں۔ سردی لگ کر بخار آتا ہے، پیاس بار بار لگتی ہے۔ نبض میں تیزی اور سختی پائی جاتی ہے، شدید حالات میں مریض بیہوش ہوجاتا ہے یا تشنجی کیفیت ہونے لگتی ہے۔ جو اس مرض میں بڑی علامت ہے۔ بعض حالات میں مریض کو ہذیان ہوجاتا ہے، بدبودار قے کا اخراج ہوتا ہے

یا قے میں براز خارج ہونے لگتا ہے یہ علامت بھی مریض کے لیے موت کا پیغام ہوا کرتی ہے۔

اگر بارہ انگشتی آنت میں ورم ہو جاتا ہے تو مریض کو یرقان ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اس مرض میں غذا کی احتیاط سب سے ضروری چیز ہے۔ اگر ابتدا ہی سے مناسب پرہیز اور علاج کیا جائے تو رفتہ رفتہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے۔ مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں، اگر پیاس کی شدت ہو تو ذرا ذرا سا پانی دیتے رہیں اور مقام درد کو سینک دیں اور بذریعہ انیما سدے وغیرہ خارج کر دیں۔ غذا میں دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر دیں بعد ازیں مونگ کی دال کا پانی یا پتلا سا بودانہ دیں۔ باسی ثقیل غذا، پوری، کچوری اور نفاخ اشیاء سے سخت پرہیز رکھیں۔

تشخیص و تفریق:۔ آنتوں کا ورم، پیری ٹونائیٹس، درد قولنج اور پیٹ کے پھوڑے کی تشخیص کرنا ضروری ہے۔ آنتوں کے ورم میں مریض کے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ بخار بھی ہوتا ہے جبکہ درد قولنج میں مریض کو بخار نہیں ہوتا۔ پیری ٹونائیٹس میں مریض ٹانگیں سکیڑ لیتا ہے۔ پیٹ کو چھونے سے سخت درد ہوتا ہے اور مریض سانس لینے میں اپنے پیٹ کو روکتا ہے۔ نفخ ہر وقت رہتا ہے۔ پیٹ میں پھوڑے کی حالت میں آنتوں کے فعل میں کوئی خلل نہیں ہوتا۔

علاج:۔ اس مرض میں چار دوائیں کوٹاٹے بیلاڈونا برائی اونیا اور کالوسنتھ عجیب و غریب ہیں۔ عموماً انھیں چاروں ادویہ سے شفا

ہو جایا کرتی ہے اور دوسری دواؤں کی ضرورت نہیں پڑتی یا ان ادویہ کے استعمال کے بعد مرض میں کسی قسم کی پیچیدگی کا خدشہ نہیں رہتا۔

مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ بعض وقت نکس وامیکا، مرک سال، آرسنک اور سلفر دینا پڑتا ہے، مرک سال اس وقت دینا چاہیے جبکہ مریض میں مرک کی دیگر علامات کے ساتھ ساتھ پاخانہ سے مواد آتا ہو۔ اس کی اونچی طاقتیں ایسی حالت میں عمدہ کام کرتی ہیں۔

اگر قولنجی درد ہوتا ہو اور پاخانہ میں لچھے دار رطوبت خارج ہوتی ہو تو اگونائٹ اور کالوسنتھ باری باری سے دینا چاہیے ان علامات میں یہ نسخہ بہت مجرب ہے۔

آنتوں میں ورم، بدہضمی، ریاحی تکلیف اور قبض کی حالت میں لائیکوپوڈیم عمدہ دوا ہے۔

مزمن ورم الامعاء میں آرسنک، بیلاڈونا، اور نکس نہایت مجرب ادویہ ہیں۔ درمیان میں کبھی کبھی سلفر بھی دینا چاہیے۔

ورم زائدہ - اپنڈی سائٹس

APPENDICITIS

اسباب:- مزمن قبض، مرض انفلوئنزہ، امراض مفاصل، نقرس، زائدہ کی نالی میں براز یا میوہ مثلاً جامن، انگور، سنترہ وغیرہ کی

گٹھلی کا پھنس جانا - زائدہ مذکور میں شدید چوٹ کا لگ جانا وغیرہ -

علامات :- مریض کو یکایک ناف کے اِرد گِرد درد ہوتا ہے جو اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض مانند ماہی بے آب کے تڑپتا ہے رفتہ رفتہ وہ درد سمٹ کر دائیں پیڑو میں آجاتا ہے - لرزہ سے بخار آجاتا ہے - شدید حالات میں بخار ۱۰۴ درجہ تک پہونچ جاتا ہے ، بار بار متلی ہوتی ہے - دائیں پیڑو کو دبانے سے وہاں پر ایک اُبھار سا معلوم ہوتا ہے جو چھونے سے درد کرتا ہے - بعض حالات میں پیشاب قطرہ قطرہ ہونے لگتا ہے یا اُس میں البیومن آنے لگتی ہے - دورہ کی کیفیت عموماً دو تین دن تک رہتی ہے لیکن مقام ماؤفہ پر درد کی کھٹک باقی رہتی ہے - اگر زائدہ یعنی اپنڈکس میں پیپ پڑ جاتا ہے تو پھوڑا بننے لگتا ہے تو مریض کو لرزہ سے بخار آتا ہے - قبض کی شکایت ہو جاتی ہے اور بار بار قے ہوتی ہے - جس کا انجام عموماً خراب ہی ہوتا ہے -

پرہیز و ہدایات :- ایلوپیتھک طریقۂ علاج میں اس مرض کے لیے سوائے آپریشن کے اور کوئی چارہ نہیں لیکن ہومیو پیتھک علاج نے ہزاروں مریضوں کو اس مرض سے نجات دلا دی اور آپریشن کی تکلیف سے بچا لیا ہے - مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں مقام ماؤفہ کو اچھی طرح سینکیں ، آنتوں کی صفائی کے لیے گرم پانی میں صابن گھول کر انیما لینا چاہیے - غذا میں مونگ کی دال کا پانی دودھ یا آش جو وغیرہ دیں -

علاج:- (۱) ابتدائی حالت میں بیلاڈونا بہترین دوا ہے۔ اس کی کئی خوراکیں دینا چاہییں۔ عموماً یہ دوا تنہا مرض پر حاوی ہو جاتی ہے۔

(۲) اگر کسی وجہ سے پہلی دوا فیل ہو جائے اور درد مستقل طور پر رہنے لگے نیز ابھار پیدا ہونے لگے تو ڈائسکوریا کی چند خوراکیں حیرت انگیز کام کرتی ہیں۔

(۳) اگر درد نہایت تیز ہو، چھونے سے یا حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ بار بار قے ہوتی ہو تو پلمبم دوا ہے۔

(۴) اگر مریض کے آپریشن کے باوجود درد باقی ہو یا مریض درد کے باعث انتہائی مغموم ہو گیا ہو تو اگنیشیا دینا چاہیے۔

(۵) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ایکی نیشیا، ہیپر، کالی آئیوڈائڈ، رسٹاکس، سلفر، لائیکو اور لیکیسس وغیرہ عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامت دیں۔

بواسیر

PILES

اسباب:- قبض، بار بار جلاب لینا، نفاخ، مسالہ دار اور مرغن اشیاء کا کثرت استعمال۔ زیادہ بیٹھے رہنا، کمزوری جگر، کثرت

مے نوشی، آنتوں میں چن چھنے، یا سوتی کیڑوں کا ہونا۔ سرد یا نم جگہ پر بیٹھنا وغیرہ۔ بعض مستورات میں حمل کے ایام میں بواسیر کی شکایت ہوجاتی ہے جو وضع حمل کے بعد خود بخود رفع ہوجاتی ہے۔

علامات:- اس مرض کی دو بڑی قسمیں، بادی اور خونی۔

بادی بواسیر میں پیٹ میں قراقر ہوتا ہے، اندرونی مسّے پائے جاتے ہیں جن سے خون کا اخراج نہیں ہوتا، مقعد پر بوجھ کا احساس ہوتا ہے، بعض وقت خارش اور درد کی بھی شکایت ہوجاتی ہے۔ شدید قبض رہا کرتا ہے۔

خونی بواسیر میں سبز رنگ کے کنارے مسّوں کی کثرت ہوتی ہے بعض وقت مسّے انگور کے گچھے کی مانند رفع حاجت کے وقت باہر نکل آتے ہیں جو بعض اوقات بڑی مشکل سے اندر کو جاتے ہیں۔ مسّوں سے خون کا اخراج ہوتا ہے۔ بعض وقت پاخانہ پھرنے کے بعد ایک ایک قطرہ ٹپکتا رہتا ہے لیکن کبھی دھار باندھ کر خون گرتا ہے، بعض حالات میں اس قدر خون نکل جاتا ہے کہ مریض بے ہوش ہوجاتا ہے۔ مسّوں میں غضب کا درد ہوتا ہے، کبھی خارش اور ٹیس ہوتی ہے۔ جب خون بکثرت آتا ہے تو مریض دن بدن کمزور اور لاغر ہوجاتا ہے، جسم زرد پڑجاتا ہے۔ یوں تو یہ مرض کم و بیش ہر وقت موجود رہتا ہے۔ مگر عموماً اس کی شدت دورہ کی شکل میں ہوتی ہے چنانچہ اکثر مریضوں کو ہر ماہ تین چار دن تک اس مصیبت سے دوچار رہنا پڑتا ہے۔ شدید

حالات میں کئی ہفتہ تک افاقہ نہیں ہوتا۔ بعض ایسے مریض پائے جاتے ہیں جن کو سال میں دو ہی ایک دورے اس قسم کے پڑتے ہیں۔ بواسیر کی تکلیف عموماً اسی وقت ہوتی ہے جب بھی ثقیل اشیاء کا استعمال کیا جائے اور قبض کی شکایت ہو جائے۔

پرہیز و ہدایات:۔ چونکہ قبض ہی اس کا اہم سبب مانا گیا ہے اس لیے نہایت ہلکی غذا کا استعمال کرنا چاہیے۔ کھٹائی، مرچ، مسالہ دار اشیاء اور تیل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ترئی، لوکی، بھنڈی اور مولی وغیرہ کی ترکاری مفید ہے۔ گوشت بغیر سبز ترکاری کے پکا ہوا نہ کھانا چاہیے۔ شراب، آلو، بینگن، میتھی، لہسن، اور گرم و بادی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیے ورزش اور ہوا خوری کی عادت ڈالنی چاہیے۔ آبدست کے پانی میں چند قطرے ٹنکچر کیلنڈولا کے شامل کر لینا مفید ہوا کرتا ہے۔

جب مسّوں میں غضب کا درد، ورم اور ٹیسن ہوتی ہو، مریض بارے درد کے بے تاب ہو تو وقتی سکون کے لیے بورک ایسڈ سے سینکنا چاہیے یعنی تھوڑے سے پانی کو گرم کر کے اُس میں بورک ایسڈ ڈال دیں، اور اُسی میں کپڑا بھگو کر مسّوں پر ٹپکائیں اور یہ عمل بار بار کرتے رہیں حتیٰ کہ درد کی شدت جاتی رہے۔

علاج:۔ بادی بواسیر میں صبح کو نہار منہ ایک خوراک سلفر اور شام کو سوتے وقت ایک خوراک نکس وامیکا نہایت مشہور و معروف نسخہ ہے جو بارہا تجربہ میں آچکا ہے۔ امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے بادی بواسیر کا

یوں علاج کیا ہے کہ ایک روز صبح کو ایک خوراک سلفر اور دوسرے دن صبح کو ایک خوراک نکس وامیکا کی دی ہے۔ اسی طور سے دو ہفتہ کرنے سے زبردست کامیابی حاصل کی ہے۔

(۲) بواسیر بادی ہو یا خونی سلفر دوا عجیب و غریب کام کرتی ہے۔ پاخانہ کی بار بار حاجت کا ہونا اور پتلا خون آمیز پاخانہ کا ہونا، مقعد کے اندر، نیز باہر نشتر زنی کا سا درد ہونا۔ پیٹھ اور ریڑھ میں کوچن کا سا درد یا سختی و سکڑن کا سا احساس وغیرہ اس کی خاص علامتیں ہیں۔

(۳) اگر مسالہ دار غذا، گرم اشیاء، شراب وغیرہ سے بواسیر ہوگئی ہو یا مسلسل بیٹھے رہنے، سخت دماغی کام اور قبض سے یہ شکایت ہوگئی ہو تو نکس وامیکا دینا مفید ہے۔ مسّوں میں جلن اور چبھن کا ہونا، ٹھنڈے پانی سے آبدست لینے میں سکون کا ہونا، دائمی قبض کا ہونا اور پیٹھ و پیٹ میں درد کا ہونا، مسّوں میں خارش کا ہونا جس کے باعث مریض رات کو سو نہ سکے، مسلسل پاخانہ کی حاجت وغیرہ وغیرہ اس دوا کی بڑی بڑی علامتیں ہیں۔

(۴) اگر مسّے انگور کے گچھے کی مانند باہر نکل آئیں جن میں جلن اور کھجلی ہو جسے سرد پانی سے آبدست لینے پر آرام ہو تو ایلو مفید ہے۔ اس دوا کے مریض میں عموماً بجائے قبض کے پتلا پاخانہ ہوتا ہے اور بعض وقت ریاح کے ساتھ پاخانہ خارج ہو جاتا ہے۔

(۵) سخت قسم کا قبض، پاخانہ درد کے ساتھ ہو، خونی بواسیر مسلسل

خون کا اخراج ہو مبرز اور مقعد میں لکڑیوں کا احساس ہو یا ریت بھری ہوئی معلوم ہو تو کولن سونیا دینا چاہیے، بہت مفید ہے۔ حیض کے زمانہ میں مستورات کے لیے بواسیری شکایت میں یہ دوا عمدہ کام کرتی ہے۔

(۵) بادی بواسیر، مبرز میں ریت یا لکڑی بھرے ہونے کا احساس، پیٹھ میں درد جو کمر تک جائے اور جس کی زیادتی چلنے سے ہو، مسّوں میں کھجلی اور جلن ہو، مسّوں کا رنگ نیلگوں ہو، پاخانہ کے بعد کمر میں درد ہو، اور مبرز (کانچ) باہر نکل آئے تو ایسکولس دینا چاہیے۔ گویا پیٹھ اور کمر میں درد اور مبرز میں چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کے بھرے ہونے کا احساس اس دوا کی رہنما کن علامات ہیں۔ یوں تو یہ بادی بواسیر کی خاص دوا ہے مگر بعض وقت مسّوں سے تھوڑا تھوڑا خون نکلنا بھی اس دوا میں پایا جاتا ہے۔

(۶) اگر زچہ خانہ میں یا وضع حمل کے بعد بواسیر کی شکایت ہو جائے جس میں کانچ باہر نکل آئے، رحم اپنی جگہ سے گر جائے یا ایسا معلوم ہو کہ آلات تناسل باہر نکل پڑیں گے، مریضہ کو قبض بھی ہو تو پاڈوفائلم عمدہ دوا ہے۔

(۷) خونی بواسیر، زیادہ مقدار میں خون کا اخراج جس کا رنگ سیاہی مائل ہو، مسّوں میں شدت کا درد ہو تو ہمامیلس ۳× دینا چاہیے۔

(۸) بادی بواسیر جس میں آگ کی مانند جلن ہو، مریض کمزور ہو گیا ہو، گرم پانی سے آبدست لینے پر آرام ہوتا ہے۔ بار بار تھوڑے پانی کی

پیاس ہو، بے چینی زیادہ ہو رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۹) بادی بواسیر، جس میں مستے انگور کے گچھے کی مانند باہر نکل آئیں جو اس قدر ذکی الحس ہوں کہ کپڑے کا چھوا جانا بھی برداشت نہ ہو سکے۔ مستوں کا رنگ نیلگوں ہو جس میں جلن اور دکھن اور پھوڑے کا سا درد ہو، پیشاب کرتے وقت کانچ باہر نکل آئے تو میوریٹک ایسڈ بہت مفید ہے۔

(۱۰) خونی بواسیر جس میں زیادہ مقدار میں چمکدار خون نکلے جس سے مریض پر کمزوری طاری ہو جائے تو اپیکاک یا فاسفورس دینا چاہیے اگر یہ دونوں دوائیں ناکام ہو جائیں تو کلکیریا کارب دیں۔ اگر خدانخواستہ یہ دوا بھی فیل ہو جائے تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ اگر مریض میں سخت کمزوری کے باعث بے ہوشی طاری ہونے کا اندیشہ ہو تو درمیان میں ایک آدھ خوراک چائنا کی دے دینا چاہیے۔

(۱۱) بایوکیمک میں کلکیر فلور اس مرض کی خاص دوا ہے دونوں قسم کی بواسیر میں دینا چاہیے۔

(۱۲) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نائٹرک ایسڈ۔ کالی کارب۔ سیپیا، پلساٹیلا۔ سلفیورک ایسڈ۔ کالی میور۔ گریفائٹس اور کاسٹکم وغیرہ اس مرض کی عمدہ دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

پیچش

DYSENTRY

اسباب :- خرابی معدہ و امعاء، آنتوں میں خراش ہو جانا، ثقیل اشیاء کے استعمال سے آنتوں میں سدے پڑ جانا، خراب پانی پینا، آتشک، ہیضہ، ملیریا وغیرہ کچے پھل کھانا، غلاظت اور گندگی اور آنتوں کی خشکی وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں بعض ماہرین کا خیال ہے کہ یہ مرض متعدی ہے اور مریض کے پاخانہ و پیشاب کے ابخرات سے دوسروں کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔ موسم کی خرابی بھی پیچش کی ایک خاص وجہ ہوا کرتی ہے۔ موسم گرما میں لوگ اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

علامات :- اس مرض میں پہلے دو ایک پتلے پتلے پاخانے ہوتے ہیں۔ پھر پاخانہ میں آؤں آنے لگتی ہے۔ بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ پاخانہ پھرتے وقت مریض کا نکھنا (زور لگاتا) ہے پاخانہ مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے۔ بعض وقت خالص آؤں یا خالص خون آتا ہے۔ کبھی پاخانہ میں آؤں اور خون دونوں چیزیں پائی جاتی ہیں۔ پیٹ میں تھوڑی دیر کے بعد اینٹھن اور مروڑ ہوتا ہے خاص کر ناف کے نیچے بائیں طرف درد معلوم ہوتا ہے۔ شدید حالات میں مریض کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ نیند نداردہو جاتی ہے اور کمزوری زیادہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ مزمن حالات میں سبز یا زرد رنگ کے دست

آنے لگتے ہیں جس میں خون کی کافی مقدار خارج ہوا کرتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے اور مریض روز بروز لاغر ہوتا جاتا ہے اور دیگر قسم کی پیچیدگیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ مقام درد پر سینک کریں ثقیل اور باسی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ اگر بسبب خشکی کے یہ مرض ہو گیا ہے تو تر چیزوں کا استعمال کرائیں۔ مونگ کی دال کا پانی، دہی دپرانے چاول۔ ملائم کھچڑی (تین حصہ مونگ کی دال مع چھلکا اور ایک حصہ پرانا چاول) بھنڈی کی ترکاری اور شوربا وغیرہ ہلکی غذا دینا چاہیے۔ مریض کو سرد پانی سے غسل نہ کرنے دیں۔

پھلوں میں کیلا، سنگترہ، انگور اور انار وغیرہ دیں لیکن سیب اور بہی سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ یہ پھل عموماً قبض پیدا کر دیتے ہیں اور اُن سے ریاح کی تولید زیادہ ہوتی ہے۔

علاج:۔ اس مرض کی چوٹی پر کی دوائیں حسب ذیل ہیں:۔

مرک سال۔ مرک کار نکس دامیکا۔ اپیکاک۔ سلفر۔ اکونائٹ، پلسا ٹیلا۔ ایلو اور فاسفورس۔

(۱) ابتدائی حالت میں اگر مریض کو پیچش کے ہمراہ بخار بھی ہو تو اکونائٹ کی چند خوراکیں کافی ہوا کرتی ہیں۔ اس کے بعد ایک خوراک سلفر کی دیدینا چاہیے۔ اگر مرض بالکل دُور نہ ہو جائے تو پھر اکونائٹ کی چند خوراکیں دے کر آخر میں ایک خوراک سلفر کی دیدیں۔

(۲) اگر پہلی دونوں ادویہ کے استعمال کے باوجود آؤں کا آنا موقوف نہ ہو تو مرک سال کا نمبر ہے۔ اس دوا کی خاص علامت یہ ہے کہ پاخانہ میں آؤں کے ساتھ ساتھ کسی قدر خون بھی پایا جاتا ہے، قولنجی قسم کا درد ہوتا ہے اور مریض کو دفع حاجت کے وقت یہ احساس ہوتا ہے کہ ابھی اور پاخانہ ہوگا۔ لیکن اگر شدید قسم کی پیچش ہو جائے اور پاخانہ میں خون کی مقدار زیادہ ہو یا محض خون ہی خون آنے لگے تو مرک کار بہترین دوا ہے۔ یہ دونوں دوائیں موسم گرما کی پیچش میں خصوصیت سے کام آتی ہیں۔ مرک کا مریض پاخانہ کے لیے قدمچہ پر بیٹھا برابر زور لگایا کرتا ہے۔

(۳) تھوڑا تھوڑا پاخانہ آؤں اور خون کے ساتھ ہو۔ پاخانہ کی بار بار حاجت ہو، پاخانہ کے بعد سکون اور راحت ہو جائے، پیٹ میں مروڑ ہو۔ معدہ کی خرابی اور بد پرہیزی سے یہ شکایت ہو گئی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔ کثرت مے نوشی سے اگر پیچش ہو جائے تو نکس وامیکا اکثر و بیشتر حالات میں مفید ہے۔ نکس کا مریض پاخانہ میں دیر تک نہیں بیٹھا کرتا۔

(۴) اگر آؤں سبز رنگ کی ہو اور خون کی مقدار بھی کافی ہو، مریض کو غذا سے نفرت ہو۔ نیز متلی اور قے کی شکایت ہو تو اپیکاک دینا چاہیے۔ جاڑے کے موسم میں عموماً پیچش میں اپیکاک کی علامات پائی جاتی ہیں۔

(۵) اگر ثقیل اور مرغن اشیاء کے کھانے سے پیچش ہو گئی ہو، زبان پر زرد میل ہو، منہ کا ذائقہ کڑوا ہو۔ پیاس نہ ہو اور پاخانہ میں آؤں اور خون دونوں پائے جاتے ہوں۔ رات کو تکلیف خاص طور پر بڑھ جاتی ہو۔

تو پلساٹیلا مفید ہے۔

(۶) مزمن پیچش میں یا بواسیر والے مریضوں کے لیے جبکہ پیٹ میں دُکھن ہو اور درد کی وجہ سے ایسا معلوم ہو کہ اندر چھِل گیا ہے۔ پاخانہ آنے سے مروڑ بند ہو جائے لیکن آؤں اور خون نکلتا رہے تو سلفر دینا چاہیے۔ سلفر کا مریض پاخانہ کے لیے قدمچہ پر برابر زور لگایا کرتا ہے۔

(۷) پیچش میں ریاح کے ساتھ پاخانہ ہو جائے اور مریض کو علم نہ ہو۔ بواسیری مستے باہر نکلے ہوئے ہوں مقعد میں جلن ہو، پیٹ میں ایسی گھڑگھڑاہٹ ہو گویا کوئی بوتل خالی کر رہا ہے تو ایلو دینا چاہیے۔

(۸) شدید اور ترقی شدہ پیچش میں جبکہ مریض نڈھال ہو جائے، ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں، قوت جاتی رہے بلا درد کے پیچش ہو، پاخانہ کے بعد مقعد کھُلی رہ جائے گویا مفلوج ہو گئی ہے، مریض ٹھنڈا پانی مانگے جو معدہ میں گرم ہو جانے کے بعد قے ہو جائے تو فاسفورس عمدہ دوا ہے۔

(۹) بایو کیمک میں فیرم فاس اور میگنیشیا فاس ×۶ باری باری دینا چاہیے۔

(۱۰) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کاربوویج، رسٹاکس، کالی بائی، چائنا، آرسنک، بپٹیشیا، بیلاڈونا، سیکیل اور پاڈو فائلم عمدہ دوائیں میں سے ہیں۔

ہرنیا (فتق)

HERNIA

فتق کے لغوی معنی ہیں پھٹ جانا۔ یہ ایک مرض ہے جس میں پردہ صفاق کے پھٹنے سے یا کنج ران کے کشادہ ہو جانے سے کوئی چیز مثلاً آنت، چربی، پانی یا ریح فوطوں میں اُتر آتی ہے۔

اسباب:- جنین میں فوطوں کی تھیلی میں خصیوں کا دیر سے اُترنا، عضلات اور دیوار ہائے شکم اور کنج ران کا نازک ہونا، آنتوں پر کے چربیلے پردے کا غیر طبعی طور پر لمبا ہونا، پیٹ پر چوٹ لگنا، وزنی چیز کو بکایک اٹھا لینا۔ قبض یا وقت سے پیشاب ہونے کی حالت میں رفع حاجت یا پیشاب کے لیے زور لگانا، دیوار ہائے شکم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ بوڑھے لوگوں میں پیٹ نکل آنے کی حالت میں شدید کھانسی کا آنا، پیٹ میں زیادہ چربی ہونے کی وجہ سے احشاء شکم پر دباؤ پڑنا وغیرہ وغیرہ۔

علامات:- اس بیماری میں فوطے بڑھ جاتے ہیں۔ یہ بیماری کئی قسم کی ہوتی ہے۔ مثلاً آبی، لحمی اور ورمی وغیرہ۔ اس کے علاوہ بلحاظ مختلف مقامات وقوع کے ہرنیا کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً چڈے کا ہرنیا۔ پیٹ کا ہرنیا ——— معدہ کا ہرنیا ——— آنت کا ہرنیا ——— چربی کا ہرنیا ——— ران کا ہرنیا ——— فوطہ کا ہرنیا وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے ہرنیا یعنی فتق میں کم و بیش درد پایا جاتا ہے۔

تشخیص :- اگر فوطوں میں پانی اُتر آیا ہو تو اس کو ہلا کر معلوم کریں۔ اس میں عموماً مریض کو تھوڑا تھوڑا پیشاب ہوتا ہے اور ٹارچ یعنی بیٹری سے دیکھنے پر فوطوں کے آر پار دکھلائی دیتا ہے کیونکہ پانی شفاف ہوا کرتا ہے۔ آبی اور لحمی فتق گھٹتے نہیں ہیں بلکہ قائم رہتے ہیں یا رفتہ رفتہ بڑھتے جاتے ہیں۔ آنت اُتر آنے کی حالت میں عموماً رات کو سوتے وقت آنت اوپر چڑھ جایا کرتی ہے اور فوطوں میں ورم یا گرانی نہیں رہتی۔ ریح اُترنے کی حالت میں دبا کر دیکھنا چاہیے۔ دبانے سے قراقر کی آواز ریح کی خاص شناخت ہے۔

پرہیز و ہدایات :- پانی اُترنے کی حالت میں مریض کو پانی کم پینا چاہیے فتق کے مریض کو چاہیے کہ وہ کھانا کھانے کے بعد چت نہ سوئے اور ہر وقت گدی باندھے رکھے یا پٹی کا استعمال کرے جو اس مقصد کے لیے بازار میں ملتی ہیں۔ کھانسی پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں۔ بادی، ثقیل اور نفاخ اشیاء کا استعمال ترک کر دیں۔ نرم اور زود ہضم چیزیں استعمال میں لائیں۔

پیٹی لگانے سے پہلے مریض کو چت لٹا کر اور ٹانگیں سکیڑ کر فتق کو اندر جانے دیں۔ اگر وہ خود سے نہ جائے تو ہاتھ سے نہایت آہستگی کے ساتھ اندر کو داخل کریں اگر یہ عمل بھی کارگر نہ ہو اور مریض درد کے مارے بے چین ہو رہا ہو تو مریض کو گرم پانی میں بٹھا کر آہستہ آہستہ اندر کو دبائیں اندر داخل ہو جانے پر بھی باندھ کر یا پٹی لگا کر اوندھا لیٹنے کی ہدایت

کریں ۔ اگر ورمی کیفیت پیدا ہو جائے تو مریض کو قطعی حرکت نہ کرنے دیں۔
اس کے مریض کو دست آور دوا کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیے۔ شدید
قبض کی حالت میں آب گرم سے انیما لیں ۔

علاج :۔ بچوں میں آنت اُترنے کی حالت میں کلکیریا کارب نمبر ۲
عمدہ دوا ہے ۔ کلکیریا کی دیگر علامات کا پایا جانا بھی ضروری ہے ۔

(۲) داہنی طرف کے ہرنیا میں جب سوئیوں کی چُبھن کا سا درد ہو،
ریاح پیٹ بھر ہیں، گھومتے معلوم ہوتے ہوں تو لائیکو پوڈیم نہایت عمدہ
دوا ہے ۔

(۳) اگر کوئی سخت چیز اُٹھانے سے آنت اُتر آتی ہو۔ کمر کے
مقام پر اینٹھن کا سا درد ہو تو رسٹاکس دینا چاہیے ۔

(۴) ہر قسم کے ہرنیا میں نکس وامیکا ایک مفید دوا ہے ۔
اس کا مریض صبح اُٹھنے پر شکم کے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے۔ بچوں کے
فتق میں بھی یہ دوا عجیب و غریب کام کرتی ہے ۔ اگر نکس وامیکا فیل
ہو جائے تو کوکولس انڈیکا دینا چاہیے ۔

(۵) اگر بائیں جانب کی آنت اُتر آئی ہو تو کلکیریا فاس مفید ہے۔

(۶) حاد کیفیت میں اکثر پلمبم بہت عمدہ کام کرتا ہے جبکہ اعصاب اپنا
صحیح فعل نہ کرتے ہوں ۔ آنتوں میں بے حسی اور قبض ہو ۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ تھوجا، ارڈو ڈنڈرن ملیپاٹیلا۔ کلچٹس،
لیکسیس، سلفیورک ایسڈ، سلفر اور زنکم نہایت اہم ادویہ ہیں ۔

خون کی قے

HAEMATEMESIS

اسباب :- ورم معدہ، معدہ میں زخم، معدہ میں سرطان، جگر کا سکڑ جانا، مستورات کا خون حیض بند ہو جانا، بواسیری خون کا رُک جانا، ہائی بلڈ پریشر، مرض سکر ہوی، تکلیفات قلب اور چوٹ وغیرہ۔

علامات :- معدہ پر جلن یا سوئیوں کی سی چُبھن ہوتی ہے۔ خون کبھی مقدار میں زیادہ اور کبھی کم قے کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اوقات منجمد خون کے ٹکڑے یا غلیظ خون نکلتا ہے۔ کبھی نہایت چمکدار اور رقیق شکل کا ہوتا ہے۔ اکثر غذا کے ساتھ ملا جلا خون نکلتا ہے۔ خالص خون کا زیادہ مقدار میں آنا ایک خطرناک علامت ہے۔

تشخیص اور تفریق :- (نیز اس کے لیے دیکھو مرض سل کے تحت میں) خون کی قے اور خون تھوکنے میں تفریق کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ معدہ سے خون بذریعہ قے خارج ہوتا ہے اور اُس کا رنگ عموماً سیاہی مائل ہوا کرتا ہے اور اس میں کسی قدر غذا ملی ہوتی ہے۔ مقام معدہ پر درد، گرمی اور جلن کا احساس ہوتا ہے۔ خون تھوکنا ایک علیحدہ مرض ہے جو مرض سل، امراض حلق، حنجرہ، بشدت گرمی، کثرت ورزش وغیرہ سے ہو جاتا ہے اور سینہ میں درد ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- خون کی قے کا ہونا بعض اوقات ایک خطرناک

صورت ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کے علاج اور تدارک میں کوتاہی
نہ کرنا چاہیے۔ مریض کو حرکت نہ کرنے دیں، بلکہ آرام سے فوراً چت
لٹا دیں۔ شدید حالات میں برف کو کوٹ کر کپڑے میں لپیٹ کر معدہ پر
رکھیں۔ غذا قطعی طور پر بند کر دیں اور بذریعہ انیما غذائی مریض کی پرورش
کرتے رہیں۔ اگر مریض کو قبض ہو تو گلیسرین سپازیٹری سے پاخانہ کرا دیں۔
اس مرض میں ۲۴ گھنٹے تک سوائے ٹھنڈے پانی یا دودھ کے اور کوئی
غذا نہ دینا چاہیے۔ جب قے بالکل رک جائے تو رفتہ رفتہ دیگر زود ہضم
اور سبک اشیاء دینا چاہیے۔

علاج :- (۱) خون کی قے جس کا رنگ سرخ ہو تو اپیکاک دینا
چاہیے۔ ایسی حالت میں اس کی خوراکوں کو جلد از جلد دُہرانا چاہیے۔
عجیب المنفعت دوا ہے۔

(۲) اگر خون کا رنگ سیاہ ہو، مریض میں بے چینی، گھبراہٹ اور
کمزوری زائد ہو۔ جسم ٹھنڈا ہو گیا ہو تو آرسنک نہایت عمدہ دوا ہے۔
چند خوراکوں سے سکون ہوتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ آرسنک فیل ہو جائے
یا آرسنک پلوے طور پر شفا دینے سے قاصر رہے تو کاربوویج دینا چاہیے۔

(۳) اگر چوٹ کے باعث خون کی قے ہونے لگے تو آرنیکا مفید
ہے۔ لیکن آرنیکا میں عموماً کھانسی کے ساتھ خون آنا پایا جاتا ہے۔

(۴) بواسیر میں مبتلا شدہ یا معدہ کی شکایت والے مریضوں کو
اگر خون کی قے ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۵) اگر قے مقدار میں کم ہو لیکن خون کا رنگ نہایت چمکدار سرخ ہو، مریض کا چہرہ تمتمایا ہوا ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۶) اگر بلڈ پریشر کے باعث خونی قے ہو تو اکونائٹ یا گلونائن دینا چاہیے۔

(۷) اگر قلبی تکلیف کے باعث خون کی قے ہو تو ڈیجی ٹیلس یا آرسنک مفید ہے۔

(۸) بائیوکیمک میں فیرم فاس اور کلکیریا فاس یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔ اگر مریض پر غشی طاری ہونے لگے تو کالی فاس کی بھی چند خوراکیں دیدینا چاہیے۔

(۹) ان ادویہ کے علاوہ ہمامیلس، فاسفورس، بیلاڈونا اور پلساٹیلا نہایت اہم دوائیں ہیں اگر مندرجہ صدر تمام ادویہ میں بھی پوری علامات نہ ملتی ہوں تو سیکیل، کنولیریا، لیکیسس، وریٹرم، چائنا اور ہیومس وغیرہ کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

ہچکی

ہاپیا

HIC COUGH

اسباب:- بد ہضمی خشکی، جگر میں ورم کا ہونا، کثرت مطالعہ، غلیظ ریاح کا پیدا ہونا، گرم گرم چیزیں کھانا وغیرہ۔ عموماً یہ مرض

غلیظ ریاح کی پیدائش کے باعث ہوتا ہے جن کو دفع کرنے کے لیے معدہ کوشش کرتا ہے جس سے ایک قسم کی تشنجی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ بعض اوقات جگر میں ورم کے باعث رطوبت پیدا ہوکر معدہ میں چپک جاتی ہے جو ہچکی کا موجب بنتی ہے۔ علاوہ ازیں دیر تک پانی نہ پینے کی حالت میں بھی بعض وقت ہچکی آنے لگتی ہے شدید امراض میں ہچکی آنا ایک بری علامت ہے۔ نزع کی حالت میں ہچکی آنا موت کا پیغام ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر بدہضمی کے باعث ہچکی آتی ہوں تو مریض کو گرم پانی اور نمک سے قے کرادیں دیر تک سانس روکنے یا لمبی سانس لینے سے بعض وقت ہچکی بند ہو جاتی ہے۔ چھینک لینے سے یا مریض کو دفعۃً کسی ہولناک خبر سے ڈرایا جائے تو بھی ہچکی رک جایا کرتی ہے۔ اکثر دو چار گھونٹ سرد پانی پی لینے سے فوراً فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔ اگر پانی سے فائدہ نہ ہو تو برف چوسنا چاہیے اور معدہ کے مقام پر بھی برف رکھنا چاہیے۔ فائدہ ہونے کے بعد چند روز تک مریض کو شکم سیر ہوکر کھانا نہ کھانا چاہیے۔ ہلکی اور زود ہضم اشیاء پر اکتفا کرنا چاہیے۔

علاج:۔ (۱) ہچکی کی سب سے عمدہ دوا ہیلا ڈونا ہے خواہ وہ اعصابی ہو یا دموی۔ اس کے فیل ہو جانے کے بعد سلفیورک ایسڈ یا ہائڈروسیانک ایسڈ کی طرف توجہ کریں۔

(۲) اگر ہچکی کئی دن تک آتی رہے جس کے ساتھ متلی بھی پائی جائے یا کونین کے بیجا استعمال کے بعد یہ شکایت لاحق ہو گئی ہو تو نیٹرم میور دینا چاہیے۔

(۳) اگر بغیر کسی ظاہری سبب کے ہچکی آنے لگے یا زیادہ کھا لینے اور ٹھنڈی اشیاء کے پینے سے ہچکی آئے تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۴) اگر ہیضہ کے مریض کو ہچکیاں آنے لگیں جس کے ساتھ قے اور تشنج بھی پایا جائے تو کیوپرم کا دینا عجیب المنفعت ثابت ہوتا ہے۔

(۵) اگر مستورات کو حمل کے دوران میں ہچکیاں آنے کا مرض ہو جائے تو کریازوٹ دینا چاہیے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو سائیکلیمن دیں۔

(۶) اگر ہچکیوں کی آواز بہت کرخت اور بہت زور کی ہو تو سائیکوٹا بہت مفید ہے۔

(۷) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس اس مرض کی سب سے عمدہ دوا ہے۔

(۸) اگر علامات نہ ملنے پر دوا کا صحیح انتخاب نہ ہو سکے تو سناموم مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے ملک شوگر یا سادی شکر میں ملا کر دیدینا بہت مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ورپیٹرم البم، جلسیمم، کاربوویج، لارو سیرسیس، آرسنک اور ہیوسمس عجیب وغریب دوائیں ہیں۔ ان کے بعد کالچیکم، ہائڈروسیانک ایسڈ، مشک، اگنیشیا اور پلساٹیلا وغیرہ ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

باب ہشتم

امراض جگر و طحال

استسقاء۔ جلندھر

DROPSY

اسباب:۔ وریدی دورانِ خون کا سست ہو جانا، سردی لگنا یا بھیگ جانا، خونی بواسیر یا حیض کے زیادہ جاری ہونے سے جگر کے مزاج کا بارد ہو جانا، ضعف طحال، ضعف معدہ، ضعف جگر، ضعف گردہ، کثرت سے پانی پینا، کمی خون اور دل کے دہانوں کے کواڑوں کا ماؤف ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

دراصل استسقاء بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ بعض امراض کی علامت ہے۔ عام طور سے جگر کی خرابی اور اس کے مزاج کا سرد ہو جانا اس بیماری کی خاص وجہ ہوا کرتی ہے اس کے علاوہ دل اور گردہ کی تکلیف سے بھی یہ شکایت لاحق ہو جاتی ہے۔

علامات:- اس مرض میں پیٹ کے اندر پانی آجاتا ہے یعنی اعضاء اندرونی کی آبی جھلیوں کے جوفوں میں آب خون تراوش پاکر جمع ہوتا رہتا ہے۔ پیٹ ڈھول کی مانند پھول جاتا ہے۔ اگر مریض کو چت لٹا کر اس کے پیٹ کو بجا کر آواز سنیں تو پیٹ کے ہر دو جانب پانی کی موجودگی معلوم ہوتی ہے اور طبل کی سی آواز نکلتی ہے۔ پیٹ کا چمڑا صاف اور تنا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ پیشاب پاخانہ کم ہوتا ہے، پیاس، اپھارہ اور بے چینی زیادہ ہوتی ہے۔ ذرا سا کھا لینے سے فوراً اپھار پیدا ہو جاتا ہے جس سے سخت پریشانی ہوتی ہے۔ ہاتھ سے پیٹ کو دبانے سے پانی کی تھپک محسوس ہوتی ہے۔

نوٹ:- یہ بڑا موذی مرض ہے۔ بڑی مشکل سے جاتا ہے۔ فائدہ ہو جانے کے بعد عموماً پھر سال دو سال کے بعد ہو جاتا ہے۔ شدید حالات میں مریض کی جان لے کر جاتا ہے۔

دل یا پھیپھڑوں کی خرابی سے جب استسقاء ہوتا ہے تو پہلے مریض کے پاؤں پر ورم آتا ہے جو بعد میں اوپر کو جا کر پیٹ اور تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اگر جگر کی خرابی سے یہ مرض ہوتا ہے تو پہلے پیٹ پر ورم آتا ہے اور بعد میں پاؤں پر۔ گردوں کی خرابی میں آنکھوں کے پپوٹے اور چہرے پر ورم آتا ہے۔ بعض حالات میں پاؤں بھی متورم ہو جاتے ہیں مگر چلنے پھرنے سے یہ ورم کم ہو جاتا ہے اور لیٹے رہنے سے بڑھ جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- معالج کو مرض کی اصل وجہ دریافت کرکے

اسی کے مطابق پرہیز بتلانا چاہیے۔ پانی کو جوش دے کر سرد کر کے دینا چاہیے۔ اونٹ کا دودھ اس مرض کے لیے نہایت عمدہ غذا ہے۔ اگر پانی اور غذا کے بجائے اسی پر اکتفا کیا جائے تو بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ مولی یا مکو کی بھجیا یا مرغ یا بٹیر کا شوربا (بغیر گھی کے) گرم مسالہ ڈال کر دیں۔ اور جہاں تک ہو سکے کھانا اور پانی کم دیں۔ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا اس مرض میں مضر ہے۔ چاول، دہی اور دیگر سرد اشیاء کا استعمال ترک کر دیں۔ گرم اور خشک چیزوں پر اکتفا کریں۔

علاج:۔ (۱) میں نے کئی کیسوں میں اسٹرو فنتھس مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے فی خوراک دن میں تین بار دے کر نہایت عمدہ نتائج حاصل کیے ہیں۔

(۲) اگر استسقاء کے مریض کو دل کی کمزوری ہو۔ پیشاب بکثرت ہوتا ہو بلکہ بعض وقت از خود ہو جاتا ہو۔ پیاس زائد ہو، نبض کمزور ہو، کمزوری بڑھ گئی ہو، چہرہ بھرا بھرا ہوا ہو، مریض سے لیٹا نہ جاتا ہو تو ایپوسائنم ۲x دینا بہت مفید ہے۔

(۳) اگر دل کا فعل بے قاعدہ اور کمزور ہو گیا ہو۔ ہاتھوں اور پاؤں پر ورم ہو جس میں انگلی سے دبانے سے گڑھا پڑ جائے۔ پیشاب کی حاجت تو زیادہ ہو مگر پیشاب کم آتا ہو یا بند ہو گیا ہو تو ڈیجی ٹیلس دینا چاہیے۔

(۴) اگر جگر کی خرابی سے یا کثرت مے نوشی سے استسقاء ہو گیا ہو

پیشاب پاخانہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیئے۔

(۵) اگر پپوٹوں میں سوجن ہو، گردہ یا دل کی خرابی سے استسقاء، پیشاب میں البیومن کی زیادتی اور جسم کے بعض حصوں میں نیش زنی کے سے درد کی حالت میں ایپس نہایت عمدہ دوا ہے۔

(۶) اگر ایپس، ایپوسائنم یا سمبوکس وغیرہ ادویہ فیل ہو جائیں اور مریض کا پیشاب یا تو بالکل بند ہو گیا ہو یا بہت کم آتا ہو تو اکسائی ڈنڈرن مدر ٹنکچر کے پانچ قطرے تازہ پانی میں ملا کر دن میں تین بار دیں نہایت مفید ہے۔

(۷) بایوکیمک میں کالی میور اس مرض کی خاص دوا ہے۔ کمزوری کی حالت میں اس کو کالی فاس کے ساتھ ملا کر یکے بعد دیگرے دینا چاہیئے۔

(۸) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ آرسنک، اکونائٹ، سلفر، لائیکو، کالچیکم، فلورک ایسڈ وغیرہ نہایت اہم دوائیں ہیں۔

دردِ جگر

BILIARY COLIC

اسباب:۔ امراض جگر، مرارہ میں صفراوی پتھریوں کا پیدا ہو جانا، پتہ میں ورم، دائمی قبض، کثرت مے نوشی و گوشت خوری وغیرہ عموماً یہ مرض پتہ میں پتھریوں کی پیدائش ہی سے ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ جگر کے مقام پر یعنی دائیں طرف کی پسلیوں کے نیچے

نہایت شدید درد ہوتا ہے جس کی وجہ سے مریض مانند ماہیٔ بے آب تڑپنے لگتا ہے۔ درد کی ٹیسیں داہنے کندھے تک جاتی ہے بعض اوقات پیٹھ تک درد کا احساس ہوتا ہے۔ یہ درد نیچے کو نہیں جایا کرتا۔ درد کی نوعیت قولنجی ہوتی ہے۔ متلی، قے اور لرزہ وغیرہ ساتھ میں ہوتا ہے۔ جگر میں پتھری کے باعث جب ایک بار درد ہوتا ہے تو وہ اکثر عود کر آتا ہے۔ شدیدہ حالات میں مریض پر بے ہوشی تک طاری ہو جاتی ہے۔ یہ مرض عموماً جوانی میں ہوتا ہے۔ اور دُبلے پتلے لوگوں کے مقابلے میں موٹے آدمی اس مرض کا زیادہ شکار ہوتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ درد کے دورہ کی حالت میں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں اور درد کے مقام پر سینک کر دیں۔ غسل ہمیشہ تیز گرم پانی سے کریں۔ گوشت، انڈا، مچھلی، شراب اور مٹھائی وغیرہ سے سخت پرہیز کریں۔ گھی کے بجائے روغن زیتون استعمال کریں۔ اگر پانی کے بجائے سوڈا واٹر پییں تو بہت مفید ہے۔ ساگ پات سبز ترکاریاں اور میوہ جات کا استعمال زیادہ موزوں ہوا کرتا ہے۔

علاج:۔ (۱) اگر مریض درد سے تڑپتا ہو متلی اور کڑوے قسم کی قے ہوتی ہو یا سبز لسدار دست آتے ہوں درد نہایت شدید ہوتا ہو اور معلوم ہوتا ہو کہ جیسے آنتیں کھنچ کر یک جا ہو گئی ہیں تو کیموملا دینا چاہیے دراصل یہ دوا اکثر و بیشتر حالات میں مفید ہوا کرتی ہے۔ اگر کیموملا سکون دینے سے قاصر رہے تو کالوسنتھ دینا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ کالوسنتھ بھی

فیل ہو جائے تو ڈائسکوریا دینا از حد مفید ہے۔

(۲) اگر درد کاٹنے والا ہو اور جو چاروں طرف کو پھیلتا ہو یا اپنی جگہ بدلتا رہتا ہو، نفخ زیادہ ہو تو ڈائسکوریا دینا چاہیے۔ پتہ کی پتھریوں کے لیے اس کو اہم دواؤں میں شمار کرنا چاہیے۔

(۳) اگر تمام ادویہ ناکام ہو جائیں اور مریض کی حالت ابتر ہو جائے، سبز قسم کی قے ہو اور مریض کی نبض نہایت کمزور یا غیر منتظم ہونے لگے۔ تو ڈیجی ٹیلس دینے کا وقت ہے۔

(۴) شدید درد، صفراوی قے، از حد کمزوری اور اینٹھن یا بھینچن کے سے شدید درد کی حالت میں آرسنک دوا جادو کا سا کام کرتی ہے۔

(۵) جب درد کی نوعیت تشنجی ہو، پتھری کے باعث درد ہوتا ہو یرقان کی بھی شکایت ہو درد یکایک آئیں اور تھوڑی جگہ پر آ کر رک جائیں۔ تو بربرس ولگرس دینا چاہیے۔

(۶) صفراوی قولنج، جگر کا مقام درد کے مارے چھوا نہ جا سکے، قبض اور تفخ بہت زیادہ پایا جائے تو لائیکوپوڈیم دینا چاہیے۔

(۷) درد جگر کے لیے اگر علامات ملنے میں دشواری ہو تو کارڈس مدر ٹنکچر کے دس قطرے فی خوراک دن میں تین بار دینا مجرب علاج ہے۔

(۸) بایوکیمک میں نیٹرم سلف عمدہ دوا ہے اس کو فیرم فاس کے ساتھ یکے بعد دیگرے دینا اور بھی مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ بیلاڈونا، چائنا، کوکولس،

دریٹرم البم، ہنکس وامیکا، کلکیریا، سلفر اور کاسٹکم نہایت عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

ورم جگر

HEPATITIS

اسباب:۔ بخار آنا۔ بہت زیادہ کھانا، جگر پر چوٹ لگنا۔ مرض پیچش۔ کثرت شراب نوشی۔ مرغن اور مسالہ دار اشیاء کا کثرت استعمال۔ شدید قبض اور ملیریا کا زہر وغیرہ۔

علامات:۔ جگر میں ورم کی حالت میں مریض کو حرارت رہتی ہے۔ مریض کو لٹا کر اگر دائیں جانب کی پسلیوں کے نیچے ہاتھ سے ٹٹولیں تو وہ مقام کسی قدر سخت معلوم ہوتا ہے، نیز کسی قدر اونچا معلوم ہوتا ہے۔ چھونے سے درد ہوتا ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے کبھی قبض ہوتا ہے اور کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ طبیعت سست اور کسلمند رہتی ہے۔ آنکھوں میں خفیف سی زردی آجاتی ہے۔ مریض کو بائیں کروٹ لیٹنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ شدید حالات میں لمبی سانس لینے یا کھانسنے سے بھی درد معلوم ہوتا ہے متلی اور قے کی شکایت بھی لاحق ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ہچکیاں بھی آنے لگتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو رقیق اور پتلی غذا کھلانے کو دیں۔

مقامِ درد پر سینک کریں۔ مونگ کی دال کا پانی، شوربہ، آش جو اور دودھ وغیرہ ہلکی غذا دینا چاہیے۔ دیر ہضم یا ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ شراب کا نام نہ لینا چاہیے۔

نوٹ:- بعض اوقات ورم جگر بڑھ کر پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

علاج:- (۱) اگر جگر میں زخم کا سا درد ہوتا ہو۔ مقام جگر سخت اور سوجا ہوا ہو۔ جلد زرد ہو گئی ہو۔ بخار کی بھی شکایت ہو تو چائنا دینا چاہیے۔

(۲) جگر میں میٹھا میٹھا درد ہو۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو، پاخانہ خشک ہوتا ہو تو چیلڈونیم مفید ہے۔ یہ دوا اُس وقت اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے جبکہ یرقان کی بھی شکایت ہو اور پیشاب اور پسینہ زرد رنگ کا آتا ہو۔

(۳) اگر جگر بڑھ جائے اور مزمن شکل اختیار کر لے یا بخار رفع ہونے کے بعد مقام جگر میں درد اور ورم قائم ہو جائے، درد سر اور متلی کی شکایت ہو۔ معدہ خراب ہو گیا ہو تو نکس وامیکا عمدہ دوا ہے۔ اگر نکس وامیکا شفا دینے سے قاصر رہے تو سلفر دینا عقلمندی ہے۔

(۴) سوئیوں کی سی چبھن ہو، بخار کم و بیش ہر وقت قائم رہے۔ منہ میں خشکی ہو، حرکت کرنے یا چلنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۵) اگر جگر متورم ہو اور اُس میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہو، ہاتھ سے چھونا برداشت نہ ہو۔ لمبی سانس لینے میں مریض سخت تکلیف محسوس کرے، جگر پکنے کی طرف مائل ہو تو مرک سال دینا مفید ہے۔ یرقان کی

شکایت بھی اسی دوا کے تحت میں آجاتی ہے۔

(۶) اگر جگر متورم ہونے کے بعد پکنے کا خدشہ پیدا کردے تو لیکسیس دینا چاہیے۔ اگر لیکسیس ناکام رہے تو سلفر دینے سے خاطر خواہ فائدہ ہو جاتا ہے۔

(۷) اگر یہ یقین ہو گیا ہو کہ جگر پک رہا ہے تو لیکسیس اور ہیپر سلفر تجویز کرنا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے یہ دونوں ادویہ مرض پر قابو نہ حاصل کر سکیں تو سلیشیا اور کلکیریا کارب دینے کے بعد کسی دوسری دوا کی ضرورت بہت کم پڑتی ہے۔

(۸) بایو کیمک میں اگر کلکیریا سلف ۶× کی چند خوراکیں دیدی جائیں تو اس دوا سے پیپ کا بننا بند ہو جاتا ہے۔ اس دوا کو کالی سلف کے ہمراہ یکے بعد دیگرے دینا بہت مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ لائیکوپوڈیم، سیپیا، آرسنک، کیموملا، اکونائٹ، بیلاڈونا اور مگنیشیا میور نہایت عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامات دیں۔

خون کا پھیکا پڑجانا

LEUKEMIA

اسباب:- ملیریا بخار کے اثرات مابعد، مرض انیمیا، بہت زیادہ

محنت وجانفشانی کرنا، کثرت تفکرات، امراض جگر و طحال، ہڈیوں کے گودے کی خرابی وغیرہ۔ عموماً بڑھاپے کے آغاز میں یہ مرض ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ یہ بیماری بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔ اس مرض میں چہرہ کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ سُرخ دانہائے خون بہت کم ہو جاتے ہیں، طحال اور جگر بڑھ جاتے ہیں۔ خون پتلا پڑ جاتا ہے۔ پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ روز بروز لاغری اور کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ اگر علاج میں تساہلی برتی گئی تو مریض چار پانچ برس کے بعد راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ دراصل انیمیا کی شکایت جب حد کو پہنچ جاتی ہے اور طحال بُری طرح ماؤف ہو جاتا ہے تو یہ مرض آدباتا ہے۔

پرہیز وہدایات:۔ مریض کو تفکرات سے دُور رہنا چاہیے۔ صاف اور تازہ ہوا میں صبح وشام ٹہلنا چاہیے۔ شدید حالات میں کُھلی ہوا میں مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ غذا میں دودھ، آش جو، شوربا وغیرہ دیں۔ ثقیل اور دیر ہضم غذا سے سخت پرہیز کرنا چاہیے۔

علاج:۔ اس مرض میں پہلے نیٹرم سلف، تھوجا، پکرک ایسڈ اور آرسنک کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔ یہ چاروں دوائیں اس مرض کیلیے بہت کافی ہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ چاروں دوائیں حسب علامت دینے کے باوجود پورے طور پر شفا نہ دے سکیں تو پھر ارے نیا، کالی فاس، نیٹرم میور، کاربوویج، کلکیریا، نائٹرک ایسڈ اور کونیم میں سے کوئی بھی دوا

حسب علامت دینا چاہیے۔

یرقان - کانور

JAUNDICE

اسباب: ۔ ورم جگر یا جگر کے فعل کا خراب ہو جانا ، طحال کی خرابی ، دائمی قبض ، بدہضمی ، فاسفورس ، سنکھیا ، پارہ اور سیسہ کا زہر ، نمونیہ ، پتہ کی نالی میں صفراوی پتھری یا کسی دوسری شے کا پھنس جانا ، صفراوی نالیوں کا بند ہو جانا (جس کی وجہ سے صفرا دپت) بجائے پتہ کی تھیلی میں جمع ہونے کے خون کے ساتھ تمام جسم میں دوڑنے لگتا ہے)۔ بارہ انگشتی آنت کے سوراخ کا متورم ہو جانا یا بالکل بند ہو جانا وغیرہ۔

علامات: ۔ اس مرض میں آنکھوں کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ لب ، چہرہ اور تمام جسم زردی مائل یا بھورا سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ پیشاب بھی بالکل زرد یا بھورا سیاہی مائل رنگ لیے ہوئے ہوتا ہے۔ جگر میں درد ، متلی اور قبض کی شکایت رہا کرتی ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ طبیعت کسل مند اور سست رہتی ہے۔ پاخانہ میلے اور مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔ دن بدن کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی ہے۔ جب یہ مرض پرانا ہو جاتا ہے تو مریض کو ہر چیز زرد

دکھائی دینے لگتی ہے۔ ضعف، ہذیان اور تشنج پیدا ہو جاتا ہے جو مریض کی جان لے کر جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو نہایت ہلکی اور زود ہضم اشیاء کھانے کو دیں۔ شوربا، مونگ کی کھچڑی، سبز ترکاریاں، آش جو اور آب نخود وغیرہ کا استعمال مفید ہے۔ گرم اور نفاخ اشیاء سے سخت پرہیز رکھیں۔ شدید حالات میں دودھ میں سوڈا واٹر ملا کر دیں۔ افاقہ ہونے پر اُسی میں آش جو شامل کر لیں۔ پھر رفتہ رفتہ نشاستہ دار غذا صحت ہو جانے پر دیں۔

علاج:۔ (۱) یرقان، جس میں تمام جسم پر زردی آجائے، بھوک ندارد، ڈکار اور متلی ہر بار کھانے کے بعد تکلیف بڑھ جائے جگر کے مقام میں درد ہو، پاخانہ مروڑ کے ساتھ ہو تو مرک سال بہترین دوا ہے۔

(۲) اگر آنتوں کا فعل سست پڑ گیا ہو، کثرت مے نوشی اور چربیلی و مرغن اشیاء کے کثرت استعمال سے یا زیادہ کھانے سے یرقان ہو گیا ہو جس کے ساتھ ہی کم و بیش بخار بھی پایا جائے۔ بدہضمی اور قبض کی شکایت ہو، کھانے سے نفرت ہو گئی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے اور بھی زیادہ موزوں ہو جاتی ہے جو ایسا پیشہ کرتے ہوں جس میں اُنھیں بیٹھے رہنا پڑتا ہو۔

(۳) اگر پاخانہ خشک اور قبض کے ساتھ ہوتا ہو، ہونٹ خشک ہوں، دبانے سے جگر میں درد ہوتا ہو، حرکت کرنے یا چلنے پھرنے سے

تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ کڑوے پت کی قے ہو، بخار کم و بیش موجود ہو تو برائی اونیا دینا چاہیے۔

(۴) غذا سے نفرت، متلی، کھانے کے بعد نفخ، یکے بعد دیگرے قبض اور دست، مٹی کے رنگ کے پاخانے یا دست، منہ کا ذائقہ کڑوا ہو، کمزوری زائد ہو تو چائنا مفید ہے۔ یہ دوا ان لوگوں کے لیے اور بالمثل ہو جاتی ہے جو رطوبات زندگی کو ضائع کر چکے ہوں یا جنھوں نے پارہ کا بیجا استعمال کیا ہو یا جن کو ملیریا بخار کے بعد یرقان نے آدبایا ہو۔ اگر کسی وجہ سے چائنا حاوی نہ ہو سکے تو مرک سال دینا چاہیے۔

(۵) اگر مریض کی ہسٹری میں پتہ میں پتھری کا وجود پایا جائے، جگر میں دکھن اور درد ہو، جگر متورم ہو گیا ہے، پاخانہ مٹیالے رنگ کا ہو اور دونوں شانوں کے بیچ کی ہڈی میں درد ہو یا محض داہنے شانہ میں درد پایا جائے، آنکھ کا رنگ زرد ہو گیا ہو تو چیلڈونیم × ۱ یا × ۳ دینا چاہیے۔

(۶) اگر بوڑھی عورتوں کو حیض بند ہو جانے کی حالت میں یرقان ہو جائے جو نہایت شدید اور مہلک قسم کی علامات پیدا کرے تو لیکسیس دینا مفید ہے۔

(۷) اگر غیر منہضم اور بدبودار پاخانہ نہ ہوتا ہو، بے چینی، کمزوری اور موت کا خوف مریض میں موجود ہو بار بار پیاس معلوم ہوتی ہو، آنکھ میں زردی آجائے تو آرسنک دینا بہت مفید ہے۔

(۸) نہایت شدید سیاہ رنگ والا یرقان، استسقاء اور پیروں میں ورم، پیشاب کا رنگ بھورا ہو تو ملسی نیلا دینا چاہیے۔

(۹) اگر علامات کے غلط ملط ہو جانے کے باعث دوا کے انتخاب میں دشواری ہو تو کارڈس مریانس مدر ٹنکچر فی خوراک دس قطرہ دن میں چار بار پلانا چاہیے۔

(۱۰) بایوکیمک میں نیٹرم سلف اس مرض کی خاص دوا ہے۔ دس ایکس کو کالی میور کے ہمراہ باری باری دینا زیادہ مفید ہے۔

(۱۱) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ کیموملا۔ بیلاڈونا، پاڈوفائلم، فاسفورس، ڈیجی ٹیلس، ہائڈراسٹس، پلسلاٹیلا، سلفر اور لائیکو نہایت عمدہ دوائیں ہیں حسب علامت دیں۔

تلی کا بڑھ جانا

ENLARGEMENT OF SPLEEN

اسباب:- عموماً ملیریا (جاڑا بخار) میں بے ترتیبی سے پانی پینے سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ تلی کی ساخت کی خرابی سے یہ شکایت بھی ہو سکتی ہے۔

علامات:- تلی چھونے سے سخت معلوم ہوتی ہے اور بائیں پسلیوں کے نیچے ٹٹولنے سے بخوبی ظاہر ہوتی ہے۔ بعض حالات میں تلی میں درد بھی

ہوتا ہے، ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض دن بدن دُبلا ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے باعث جگر کا فعل بھی سست ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے خون کم پیدا ہوتا ہے۔ شدید حالات میں تلی تمام پیٹ کو چھاپ لیتی ہے۔ جس کے علاج میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ قابض اور ثقیل اشیاء سے پرہیز اشد ضروری ہے۔ میٹھی اشیاء کا استعمال بھی مضر ہے۔ دودھ، مونگ کی کھچڑی اور سبز ترکاریاں استعمال میں لائیں۔ صاف اور کھُلی ہوا میں مریض کو رکھیں اگر ضرورت سمجھیں تو تبدیل آب و ہوا کے لیے کسی عمدہ مقام پر مریض کو لے جائیں۔ پھلوں میں پپیتہ اس کے لیے خاص چیز ہے۔ پانی ہمیشہ لوہے کا بجھا ہوا پئیں۔ اس مرض میں نیا چاول اور سوندھی چیزیں نقصان کرتی ہیں۔

علاج:۔ (۱) ورم طحال میں سنوتھس امریکانہ مدر ٹنکچر فی خوراک دس قطرہ دن میں چار بار پینا چاہیے۔ اس دوا کو خارجی طور پر بھی لگانا چاہیے۔ ٹنکچر کی شکل میں ہونے کی وجہ سے اس کو قریب قریب تمام علامات پر دے سکتے ہیں۔ اگر تلی بہت زیادہ بڑھ گئی ہو جو ناف تک پہونچ چکی ہو۔ مریض کو بائیں کروٹ لیٹنے میں تکلیف ہوتی ہو تو اس دوا کو پوٹنسی میں دینے سے بہترین نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

(۲) اگر طحال میں ورم ہو اور باری سے ملیریا بخار بھی آتا ہو،

مریض کمزور ہوتا جاتا ہو۔ چہرہ اور تمام جسم زرد ہو گیا ہو تو چائنا مفید ہے۔

(۳) اگر ملیریا بخار کے بعد طحال بڑھ جائے اور اس میں درد ہوتا ہو، یا سوئیوں کی سی چبھن ہوتی ہو تو چائنم سلف مفید ہے۔ استسقائی کیفیت میں اس کا اثر اور بھی نمایاں ہو جاتا ہے۔

(۴) اگر مندرجہ صدر ادویہ ناکام رہیں یا علامات صحیح نہ مل سکیں تو اسپرٹ گلنڈیم کرکس دس قطرہ فی خوراک ہر ۳ گھنٹہ بعد دیں۔ تلی خواہ حاد ہو یا پرانی اس کے چند یوم کے استعمال سے اچھی ہو جاتی ہے۔ یہ مجرب ہے۔

(۵) اگر تلی میں چوٹ کی وجہ سے درد ہو، مریض کو نرم بستر بھی سخت معلوم ہو تو آرنیکا مفید ہے۔

(۶) بایوکیمک میں فیرم فاس مفید ہے۔ مزمن حالات میں کالی میور کے ساتھ باری باری دینا چاہیے۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نیٹرم میور، آرسنک، سلفر اور کیلسیکم نہایت اہم اور عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

بابِ نہم

امراض گردہ و مثانہ

(مفصل خارجی علاج کے لیے دیکھو کتاب مخزن خارجی علاج)

پیشاب بند ہوجانا

RE TENTION OF URINE

اسباب:۔ سوزاک، پیشاب کی نالی میں رکاوٹ کا ہونا، پراسٹیٹ گلینڈ یعنی غدہ قدامیہ کا ورم، درم گردہ، ورم مثانہ، مثانہ کا ڈھیلا ہوجانا، گردہ یا مثانہ میں کسی سدہ کا یا زائد گوشت کا پیدا ہوجانا، بواسیری مسّے، عورتوں میں خصیتہ الرحم کے امراض اور ہسٹیریا وغیرہ بعض وقت پیشاب کو عرصہ تک روکے رہنے سے بھی یہ شکایت ہوجاتی ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں پیشاب مشکل سے آتا ہے یا بالکل

بند ہو جاتا ہے۔ پرانے سوزاک میں جوانوں یا بوڑھوں کو پیشاب کی نالی میں رکاوٹ کی وجہ سے پیشاب رک رک کر آتا ہے اور پیشاب کی دھار بہت باریک ہو جایا کرتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:- اگر پیشاب خارج نہ ہوتا ہو تو مریض کو دس پانچ منٹ تک گرم پانی میں بٹھا دیں یا شورہ قلمی پانی میں حل کریں اور اُس میں کپڑا تر کر کے پیڑو پر رکھیں یا ٹنکچر کیمفر ناف کے اوپر لگائیں۔ پتھری یا ورم کی صورت میں اصل مرض کا علاج کریں۔ (ہیضہ میں بھی پیشاب بند ہو جاتا ہے جس کا علاج دیکھو اپنے موقع پر)۔

علاج:- (۱) پیشاب رک جانے میں سبل سرمدر ٹنکچر فی خوراک پانچ سے دس قطرہ ہر تیسرے گھنٹہ دینا بہت مفید ہے۔ اس کو ۳× یا ۶× طاقت میں بار بار دُہرانے سے بھی عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۲) اگر دونوں گردوں میں جلن اور درد ہو۔ پیشاب کھولتا ہوا اور قطرہ قطرہ ہوتا ہو، یا مثانہ میں سوزش ہو اور پیشاب جلن کے ساتھ ہوتا ہو تو کینتھرس بہت مفید دوا ہے۔

(۳) داہنے گردے سے لے کر کولھے تک جلن ہو، رات کو کئی بار پیشاب جلن کے ساتھ تھوڑا تھوڑا ہو، پیشاب کا رنگ سیاہ یا خون آمیز ہو تو ٹربنتھنا بہت مفید ہے۔

(۴) سوزاک کے دب جانے سے یا غلط علاج سے اگر پیشاب کی تکلیفات رونما ہوں۔ پیشاب کے اختتام پر آخری قطرہ پر سخت

درد ہو تو تھوجا مفید ہے۔ اگر تھوجا ناکام رہے تو میڈورینم دیں۔

(۵) کمر میں درد، پیشاب دِقت سے ہو جس میں نیچے سُرخ تلچھٹ بیٹھ جائے تو لائیکوپوڈیم دینا چاہیے۔

(۶) شدید بے چینی، بار بار پیاس، پیشاب میں تکلیف، پیشاب جلن کے ساتھ مشکل سے ہو تو آرسنک مفید ہے۔

(۷) دیگر ادویہ جو مفید ہیں وہ کیوپرم، سیپیا، وریٹرم البم، کالوسنتھ، سٹرامونیم اور بیلاڈونا ہیں اگر یہ ادویہ بھی کافی نہ ہوں تو پھر ڈیجی ٹیلس، سیکیل، کوکس کیکٹائی اور ہیوسمس کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

پیشاب کا زہر

URAEMIA

اسباب:۔ گردوں کے فعل کا خراب ہو جانا، گردہ اور مثانہ کی درمیانی نالی میں رکاوٹ، مثانہ میں پیشاب کا رک جانا، گردہ کے بعض امراض، اور پیشاب کا پیدا نہ ہونا وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں پیشاب رک جاتا ہے جس کی سمیت عروق شعریہ کے ذریعہ خون میں جذب ہو جاتی ہے جس سے تشنج، ہذیان اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے یا سرسامی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض کے ہوش وحواس بجا نہیں رہتے، سماعت اور

بصارت میں فرق آجاتا ہے۔ سر میں شدید درد ہوتا ہے۔ شدید حالات میں سانس سے بھی پیشاب کی بو آنے لگتی ہے۔ اس بیماری میں کبھی تو پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے اور کبھی مقدار میں کم پھیکے رنگ کا ہوتا ہے۔ اس مرض کو سرسام سے تفریق کرنا ضروری ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ گردوں کے مقام پر سینک کریں تاکہ گردے پیشاب پیدا کرنے لگیں۔ اگر ایسا کرنا سودمند نہ ہو تو مریض کو گرم غسل دیں یا گرم چادر میں لپیٹ دیں تاکہ پسینہ آجائے۔ اس مرض میں غذا قطعی نہ دینا چاہیے۔ مریض دودھ جس قدر بھی پی سکے اتنا ہی مفید ہے۔ دودھ کے علاوہ آش جو بھی دے سکتے ہیں۔

علاج:۔ (۱) اگر پیشاب رک گیا ہو اور اس کا زہر خون میں سرایت کر گیا ہو۔ غفلت اور بے چینی ہو تو مارفینم × ۶ دینا چاہیے۔ اگر یہ دوا فیل ہو جائے تو کینتھرس چھوٹی طاقت میں دیں۔

(۲) اگر گردوں کا فعل خراب ہو گیا ہو، نبض غیر منتظم ہو گئی ہو، دل کی حرکات بے قاعدہ ہو گئی ہوں تو ڈیجی ٹیلس دینا چاہیے۔

(۳) بایوکیمک میں فیرم فاس اور سلیشیا عمدہ دوائیں ہیں۔

(۴) مندرجہ صدر دواؤں کے علاوہ ہائڈروسیانک ایسڈ، آرسنک، کیوپرم آرس، نکس وامیکا، سبل سر، ٹربنتھنا، امونیا کارب، اورسٹرامونیم، وغیرہ بہت عمدہ دوائیں ہیں حسب علامت دیں۔

خونی پیشاب آنا

HEMATURIA

اسباب :- امراض گردہ ومثانہ، بواسیر کا خون بند ہوجانا، سخت سردی لگنا، مثانہ کی رگ کا پھٹ جانا، گردہ یا مثانہ میں پتھری کا ہونا، ورم گردہ، گردہ میں رسولی کا ہونا یا گردہ پر چوٹ لگ جانا اور چیچک وغیرہ بعض مستورات کو خون حیض بند ہوجانے کے باعث پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔

علامات :- اس مرض میں کبھی پیشاب خون آمیز آتا ہے اور کبھی بجائے پیشاب کے خالص خون آتا ہے۔ بعض وقت تھوڑا سا خون پیشاب سے پہلے یا بعد میں آتا ہے۔ جب سردی کے باعث خونی پیشاب آتا ہے تو مریض کو پہلے جاڑا معلوم ہوتا ہے اور اس پر لرزہ کی سی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کے بعد خون آمیز پیشاب ہوتا ہے۔

تشخیص :- سردی سے خونی پیشاب ہونا چنداں تشویشناک نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں عموماً دس پانچ گھنٹہ کے بعد پیشاب خود بخود ٹھیک ہونے لگتا ہے۔ گردوں سے جو خون آتا ہے وہ پیشاب میں ملا ہوا ہوتا ہے۔ جب مثانہ سے خون آتا ہے تو وہ پیشاب کے آخری حصہ کے ساتھ آتا ہے۔ جو خون پیشاب کی نالی سے آتا ہے وہ پیشاب سے پہلے آیا کرتا ہے یا بغیر پیشاب کے قطرہ قطرہ ٹپکا کرتا ہے۔ جب گردوں میں

خراش کے باعث خون آتا ہے تو اس میں مانند درد گردہ کے درد ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ مثانہ کی رگ پھٹ جانے سے خالص خون زیادہ مقدار میں آتا ہے مگر رگ کا منہ کھل جانے کی حالت میں خون تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ اگر سردی کے باعث یہ شکایت ہوگئی ہو تو مریض کو سردی سے بچائیں۔ غذا میں صرف دودھ یا آش جو دیں۔ ثقیل اور نفاخ اشیاء سے سخت پرہیز کرائیں۔

علاج:۔ (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا کنابس سٹائیوا ہے۔ اگر یہ دوا ناکام رہے تو کینتھرس دینا چاہیے اور اگر خدانخواستہ مندرجہ صدر دونوں دوائیں مرض پر قابو نہ پا سکیں تو نکس وامیکا دیں۔

(۲) اگر بے چینی زیادہ ہو، پیشاب درد کے ساتھ ہوتا ہو، پیشاب مقدار میں کم ہوتا ہو، پیشاب کی نالی میں جلن معلوم ہوتی ہو، بار بار پیاس معلوم ہوتی ہو تو آرسنک مفید ہے۔

(۳) اگر پیشاب رک جائے یا خون آمیز درد کے ساتھ ہو، پیشاب کی حاجت تو ہو لیکن صرف چند قطرے درد کے ساتھ خارج ہوں تو ایری جیرن بہت مفید ہے۔

(۴) اگر مثانہ سے بغیر درد کے پیشاب کے بجائے خون آئے، مریض میں کمزوری پائی جائے تو چائنم سلف بہت مفید ہے۔ حاد اور مزمن دونوں قسم کے مرضوں پر یہ دوا حادی ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر سردی سرایت کر جانے سے خون آتا ہو یا بھیگ جانے سے خونی پیشاب ہونے لگا ہو، گردہ میں درد، کمر میں درد اور مثانہ میں اینٹھن ہو، پیشاب کئی دھاروں میں منقسم ہو جاتا ہو، تو رسٹاکس عمدہ دوا ہے۔

(۶) مثانہ میں پتھری یا مثانہ میں ورم، بائیں گردہ کے مقام میں درد، پیشاب میں رکاوٹ سی معلوم ہو جس کے بعد خون آمیز پیشاب کا اخراج ہو تو ملی فولیم اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۷) اگر چوٹ کے باعث خون آنے لگے، مریض کو بستر سخت معلوم ہو۔ مثانہ میں اینٹھن ہو تو آرنیکا دینا چاہیے۔

(۸) بایوکیمک میں فیرم فاس نہایت عمدہ دوا ہے۔ ۶x دینا چاہیے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ٹربنتھنا، بربرس، لائیکو، ہمامیلس، فاسفورس، اپیکاک اور زنکم نہایت اہم ادویہ ہیں۔ اگر ان ادویہ میں بھی علامات نہ مل سکیں تو چما فیلا، سیپیا، کروٹیلس ہری، یوا رسی، پلساٹیلا، ٹریلیم اور سیکیل کار کی طرف توجہ کریں۔

درد گردہ

RENEL COIIC

اسباب:۔ گردہ میں پتھری کا ہونا۔ گردہ کی ریگ یا سنگریزہ کا گردہ سے مثانہ میں جاتے ہوئے یوریٹر یعنی گردہ اور مثانہ کی درمیانی

نالی میں وقت سے گزرنا جس کے باعث ناقابل برداشت تشنجی درد ہوتا ہے۔

علامات:۔ کمر میں گردے کے مقام پر سخت درد ہوتا ہے جس کی ٹیس مثانہ خصیہ اور کنج ران تک جاتی ہے۔ سیدھا کھڑا ہونا یا چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مارے درد کے مریض مچھلی کی طرح تڑپتا ہے۔ درد عموماً ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے لیکن بعض وقت مسلسل درد ہوا کرتا ہے۔ کبھی لرزہ سے بخار آ جاتا ہے۔ آنکھوں کے نیچے اندھیرا چھا جاتا ہے، نبض کمزور چلنے لگتی ہے۔ پیشاب بار بار معلوم ہوتا ہے لیکن پیشاب کھل کر نہیں ہوتا اور اکثر پیشاب قطرہ قطرہ خون آمیز ہوتا ہے۔ ماؤفہ جانب کا حصہ اوپر کو چڑھ جاتا ہے۔ شدید حالات میں اگر دونوں گردے ماؤف ہو جائیں اور پیشاب یکدم بند ہو جائے تو یوریمیا کا خدشہ ہو جاتا ہے یعنی پیشاب کا زہر خون میں سرایت کر جاتا ہے۔

تشخیص اور تفریق:۔ درد گردہ، درد جگر، درد شکم اور درد کمر کی تشخیص ضروری چیز ہے۔ جگر میں بھی بعض وقت شدت کا درد ہوتا ہے۔ یہ درد دائیں طرف کی نچلی پسلیوں کے نیچے ہوتا ہے۔ مقام ماؤفہ پر دبانے سے بھی درد معلوم ہوتا ہے۔ درد گردہ میں کمر کے نزدیک گردہ کے مقام سے درد شروع ہوتا ہے جس کی ٹیس خصیہ، کنج ران اور مثانہ تک جاتی ہے۔ درد شکم کی شناخت آسان ہے اس میں ناف کے اردگرد درد ہوا کرتا ہے۔ مریض کو بدہضمی یا قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ کمر کا اعصابی درد بھی

اکثر دورہ کی شکل میں ہوتا ہے لیکن اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا کہ درد گردہ۔
اس کی ٹیس ران تک نہیں جاتی اور پیشاب کی بھی کوئی تکلیف رونما نہیں ہوتی۔

پرہیز و ہدایات:۔ درد کے مقام پر گرم اینٹ یا گرم روئی سے اچھی طرح سینک کریں۔ اگر اس سے بھی افاقہ نہ ہو تو مریض کو کمر تک گرم پانی میں بٹھا دیں اور دس پانچ منٹ کے بعد باہر نکال کر ٹنکچر بیلاڈونا یا ٹنکچر بربرس ولگرس لگا کر سینک کر باندھ دیں۔ شدت درد کی حالت میں ٹنکچر اوپیم لگائیں۔ مریض کو بار بار گرم پانی یا آش جو یا سوڈا واٹر پلائیں غذا میں چاء ملا ہوا دودھ دیں۔

علاج:۔ (۱) اگر گردوں میں شدید کاٹنے والا درد ہو، خصیوں میں کھینچن ہوتی ہو، درد کے باعث مریض ذرا سی بھی حرکت نہ کر سکے بلکہ درد والی جانب جھکا ہوا بیٹھا رہے، پیشاب پیلے رنگ کا ہو تو بربرس بہت مفید ہے۔ اکثر و بیشتر حالات میں یہ دوا اپنا معجزہ دکھاتی ہے۔ بالکل نیچی طاقتیں عمدہ کام کرتی ہیں۔

(۲) گردہ میں درد، پیشاب میں سرخی مائل ریگ آتی ہو۔ درد کی ٹیس مثانہ تک پہونچتی ہو (کنج ران اور ٹانگوں میں نیچے تک نہیں) تو لائیکوپوڈیم بہت مفید ہے۔ داہنی جانب کے درد گردہ میں یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر گردہ میں تشنجی قسم کا درد ہو، خون آمیز پیشاب ہو، درد پیشاب کی نالی کے ساتھ ساتھ ہوتے ہوئے مثانہ میں جائیں۔ مثانہ کی

گردن میں جلن اور مروڑ کا احساس ہو تو کینتھرس دینا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے کینتھرس فیل ہو جائے تو ارجنٹم نائٹ دینا چاہیے۔

(۴) درد گردہ، چہرہ مرجھایا ہوا، پیشاب جلتا ہوا ہو، پیشاب کی یکایک حاجت ہوتی ہو اور خون آمیز پیشاب ہوتا ہو، درد ریڑھ اور مثانہ کے مقام تک ہوتا ہو، پیشاب کی نالی میں ورم ہونے کا احساس ہوتا ہو تو ارجنٹم نائٹ نہایت مفید ہے۔

(۵) گردہ میں پتھری، پیشاب میں مٹیالے رنگ کی باریک ریت، پیشاب بار بار ہو جس کے ساتھ اینٹھن اور درد ہو تو اپی جیا مدر ٹنکچر ۵ قطرہ ہر تین گھنٹہ کے بعد دیں۔ گردہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے۔

(۶) گردہ کے مقام میں درد، پیشاب گہرے رنگ کا اور پیشاب میں اینٹ کی طرح سرخ رسوب۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کی نالی میں جلن، گردے سے مثانے تک کاٹنے والا درد، پیشاب بار بار تھوڑی مقدار میں ہو تو کوکس کیکٹائی مفید ہے۔ یہ دوا بھی درد گردہ کی پوری تصویر پیش کرتی ہے۔

(۷) گردہ میں درد کا علاج امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے صرف پانچ دواؤں سے کیا ہے وہ ادویہ لائیکوپوڈیم، سارساپریلا، بربرس، کیموملا اور کلکیریا کارب ہیں۔

(۸) بائیوکیمک میں نیٹرم سلف درد گردہ کی عمدہ دوا ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کنابس انڈیکا، کنابس سٹائیوا،

ہکس وامیکا، پلساٹیلا اور نائٹرک ایسڈ نہایت اہم دوائیں ہیں۔ ان دواؤں کے بعد پریرا، بیلاڈونا، کیموملا، زنکم، لتھیم کارب، ڈالسکوریا اور اپومیا وغیرہ کی طرف توجہ کریں اور حسب علامت دیں۔

ورم گردہ

NEPHRITIS

(نیز دیکھو ضعف گردہ)

اسباب:۔ سردی لگ جانا یا بھیگ جانا۔ کثرت مے نوشی۔ محرش اشیاء یا ادویہ کا استعمال جس سے گردوں میں خراش آجائے۔ گردہ میں چوٹ لگنا۔ مختلف قسم کا بخار۔ زرد بخار، ٹائیفائڈ، سرخ بخار، ملیریا۔ ہیضہ۔ چیچک وغیرہ۔ مرض آتشک وسل، امراض مفاصل اور کثرت عیاشی وغیرہ۔

علامات:۔ پہلے جاڑے سے بخار آتا ہے۔ بے چینی اور پیاس ہوتی ہے۔ اُبکائیاں آتی ہیں۔ شدید حالات میں استسقاء ہو کر تمام جسم پھول جاتا ہے۔ گردہ کے مقام پر درد ہوتا ہے، پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے۔ پیشاب میں البیومن کی کثرت ہوتی ہے یا پیشاب بدبودار زرد یا سرخ رنگ کا ہوتا ہے جس میں بعض رسوب اور خون کے ذرات بھی پائے جاتے ہیں۔ اگر پیشاب بالکل بند ہوجائے تو اس کا زہر تمام جسم میں پھیل جاتا ہے اور مریض مشکل سے بچتا ہے۔ اس مرض کے ساتھ نمونیا کا

ہو جانا بھی علامت بد ہے۔ یہ مرض عورتوں کو بہت کم ہوتا ہے۔ اگر استسقاء کا مرض ہو گیا ہو اور چہرہ سوجا ہوا ہو۔ پیشاب کم مقدار میں البیومن ملا ہوتا ہو تو اس مرض کی شناخت آسان ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اگر سردی سرایت کرنے سے یہ شکایت ہو جائے تو عموماً دو ایک ہفتہ میں بالکل شفا ہو جاتی ہے۔ البتہ مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ اگر کمر کے مقام پر درد ہوتا ہو تو اُسے سینکیں، سوڈا واٹر یا کھاری پانی پینے کو دیں۔ مریض کے دونوں جانب گرم بوتلیں رکھیں یا گرم پانی کا بھپارہ دیں یا اچھی طرح کسی کپڑے سے لپیٹ دیں تاکہ کھل کر پسینہ آجائے۔ غذا نہایت ہلکی دیں۔ بہتر تو یہ ہے کہ صرف دودھ اور آش جو یا مونگ کی دال کا پانی دیں۔ شراب کباب اور گوشت سے پرہیز کریں۔

علاج :- اس مرض کے لیے کینتھرس، کالی کارب، ایپس، ٹربنتھنا، بیلاڈونا، ہیپم، رسٹاکس، ریوہم اور فاسفورس بہت عمدہ دوائیں ہیں۔ کوئی بھی دوا حسب علامت دیں۔

ضعف گردہ (بول زلالی)

ALBUMINURIA

(نیز دیکھو ورم گردہ)

اسباب:۔ گردوں کی قوت ماسکہ اور ہاضمہ کا کمزور پڑ جانا، سردی سرایت کر جانا، کثرت جماع، جلق، چوٹ، ورم گردہ، ورم مثانہ، میعادی بخار، مرگی، امراض جگر، کمی خون، فکر و تردد، جگر میں اجتماع خون، وزنی بوجھ اٹھانا یا گھوڑے کی سواری کرنا جس سے گردوں پر زور پڑے وغیرہ وغیرہ۔

علامات:۔ گردوں کے مقام پر بعض وقت درد ہوتا ہے۔ پیشاب میں البیومن (انڈے کی سفیدی خالص البیومن ہے جو اس کی بہترین مثال ہے) خارج ہوتی ہے رات کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ قوت باہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے، کمزوری اور لاغری بڑھتی جاتی ہے اور آخر کار استسقاء کا مرض آ دباتا ہے۔

مزمن کیفیت میں مریض کے پپوٹوں پر ورم آجاتا ہے ۔ بلڈ پریشر یا حرکت قلب بند ہو جانے کا خطرہ ہو جاتا ہے جب اس مرض میں پیچیدگیاں ہونے لگتی ہیں تو مریض کو یوریمیا، سرخ بادہ اور سیلولائٹس وغیرہ سے سامنا کرنا پڑتا ہے جو اکثر خطرناک صورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ اکثر حالات میں ضعف گردہ ایک خاص علامت ورم گردہ کی ہوتی ہے۔ اس لیے

اس کے علاج میں عموماً وہی ادویہ زیادہ کام آتی ہیں، جو ورم گردہ میں دی جاتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ معالج کا فرض اوّلین ہے کہ وہ مرض کی اصل وجہ دریافت کرے۔ چنانچہ اگر حمل کے ایام میں مستورات کو یہ شکایت ہو جائے تو مریضہ کو آرام سے لٹائے رکھیں۔ عموماً غذا سے ہی یہ شکایت دو چار دن میں کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سے اگر بخاروں کے بعد پیشاب میں البیومن آنے لگے تو بھی علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ ہر حال میں صحت عامہ کو درست رکھنا ضروری ہے۔ کمی خون اور کمزوری کی حالت میں مناسب ٹانک اور مقوی اشیاء کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اگر شراب نوشی سے یہ شکایت ہو گئی تو شراب سے توبہ کر لینا ہی بہتر ہے۔

ہر حال میں غذا نہایت لطیف اور زود ہضم دیں، دودھ، آش جو یا مونگ کی دال کا پانی اس مرض کے لیے بہترین غذا ہے۔

علاج:۔ (۱) اگر ٹھنڈک سے پیشاب میں البیومن آنے لگے یا پیشاب خون آمیز دقت سے ہوتا ہو تو ابتدائی حالت میں اکونائٹ عمدہ کام کرتا ہے۔

(۲) اگر پیشاب مقدار میں کم، البیومن ملا، خون آمیز اور دقت کے ساتھ ہو، گردہ میں ورم ہو تو کینتھرس دوا بہت عمدہ کام کرتی ہے۔

(۳) کینتھرس ناکام رہے تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ گردہ میں ڈنک لگنے کا سا درد جو نوبت بہ نوبت شدت کے ساتھ آئے یا مثانہ تک

جائے یا ذرا بھی خطرہ یوریمیا (زہر بول) کا پیدا ہونے لگے تو دوا بیلاڈونا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۴) اگر پیشاب کا رنگ خون آمیز، گندا اور نہایت قلیل مقدار میں ہو، مریض کی سانس سے تعفن آئے۔ اور گردہ میں شدید ورم ہو تو ٹربنتھنا بہت مفید ہے۔

(۵) اگر پیشاب میں البیومن اور رسوب کی کثرت ہو، اور متعدی اور وبائی امراض کے بعد یہ شکایت لاحق ہوئی ہو، مریض پر کمزوری غالب ہو، قلب کی تکلیفات بھی رونما ہو گئی ہوں تو آرسنک دینا چاہیے۔ حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں یہ دوا اچھا کام کرتی ہے۔

(۶) آخری درجہ میں ایپس دینا مناسب ہوا کرتا ہے جبکہ مریض پژمردہ یا بے ہوش ہو گیا ہو، پیشاب مقدار میں کم یا رکا ہوا ہو، گردہ میں ورم ہو، جلندار! ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہو۔ پپوٹوں پر ورم ہو۔

(۷) اگر پیشاب چنگ کے ساتھ البیومن ملا ہوا ہو، پیشاب کا رنگ گہرا سرخ ہو اور پیشاب مقدار میں کم ہوتا ہو تو لائیکو پوڈیم مفید ہے۔ اگر مثانہ میں بھی ورمی کیفیت ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔ اس دوا میں داہنے گردہ میں بھی اکثر درد پایا جاتا ہے۔

(۸) اگر استسقائی کیفیت ہو، معدہ میں پریشانی کا احساس ہو۔ پیاس بہت لگتی ہو، یرقان اور قلب کی تکالیف پائی جائیں تو ایپوسائنم مدر ٹنکچر دس قطرہ فی خوراک دن میں تین بار دیں۔ بہت مفید ہے۔

(۹) حمل کے ایام میں مستورات کو استسقاء یا ضعف گردہ کے لیے ہیوناٹس مفید ہے۔

(۱۰) بایوکیمک میں کلکیریا فاس اور کالی فاس باری باری دینا چاہیے۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ مرک، کنابس سٹائیوا، سیکیل، سلفر، پلمبم، اور ڈیجی ٹیلس وغیرہ نہایت عمدہ ادویہ ہیں۔ حسب علامت دیں۔

ذیابیطس

DIABETES

اسباب:۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں۔ ذیابیطس سادہ اور ذیابیطس شکری۔ میٹھی اور نشاستہ دار اشیاء کا کثرت سے استعمال کرنا، دماغی کام کی کثرت، تفکرات، کثرت مجامعت، سر، دماغ یا ریڑھ میں چوٹ کا لگنا، زیادہ شراب پینا، جگر میں فتور واقع ہو جانا، محنت یا ورزش کے بعد یا دھوپ سے آکر یکایک سرد پانی پی لینا۔ سردی لگنا، مرض آتشک، امراض مفاصل اور ضعف گردہ وغیرہ۔

علامات:۔ یہ مرض عموماً جوانی میں یا ادھیڑ عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ اس مرض میں پیشاب بکثرت آتا ہے، پیشاب میں شکر

آتی ہے، پیاس بہت لگتی ہے۔ بھوک زیادہ معلوم ہوتی ہے، کبھی ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ مریض کی سانس سے ایک قسم کی میٹھی بو آنے لگتی ہے۔ قوتِ باہ کم ہو جاتی ہے۔ جلد خشک ہو جاتی ہے اس پر سے بھوسی جھڑتی ہے۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ اکوتہ اور کاربنکل وغیرہ ہو جاتا ہے۔ سر میں درد رہتا ہے۔ منہ میں ہر وقت خشکی رہتی ہے۔ بعض وقت مسوڑھے بھی ماؤف ہو جاتے ہیں۔ جب یہ مرض مزمن شکل اختیار کر لیتا ہے تو مشکل ہی سے اچھا ہوتا ہے۔ یا اگر گردوں میں ورمی کیفیت پیدا ہو جائے یا مریض کو نمونیا یا سل کا مرض ہو جائے تو بھی اس کا انجام خراب ہی ہوتا ہے۔ بعض اوقات موتیا بند ہو کر یکایک بینائی زائل ہو جاتی ہے۔

اس مرض میں پیشاب میں شکر کی مقدار ۲ فی صدی سے لے کر ۵ فی صدی تک ہوتی ہے لیکن بعض حالات میں دس یا بارہ فی صدی تک ہو جاتی ہے اور رات دن میں پانچ چھ سیر یا اس سے کم و بیش پیشاب خارج ہوتا ہے اور شکر کی زیادتی کی وجہ سے پیشاب کا وزن ۱۰۳۰ سے لے کر ۱۰۶۰ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ شدید حالات میں اس سے بھی زیادہ وزن ہو سکتا ہے۔

تشخیص و تفریق:۔ ذیابیطس سادہ اور ذیابیطس شکری میں تفریق کرنا ضروری ہے۔ ذیابیطس سادہ میں پیشاب بکثرت ہوتا ہے جس کی وجہ عموماً ضعف گردہ یا جگر میں سردی سرایت کر جاتی ہے، پیشاب میں

شکر یا البیومن بالکل نہیں ہوتی البتہ کبھی فاسفیٹ پائے جاتے ہیں۔ پیشاب کا وزن ۱۰۰۱ سے لے کر ۱۰۰۵ درجہ تک ہوتا ہے۔ مناسب پرہیز سے یہ مرض چند روز میں خود دور ہو سکتا ہے۔

ذیابیطس شکری میں پیشاب میں شکر آتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد بعض وقت وہاں پر چیونٹیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کا وزن شکر کی زیادتی کی وجہ سے بڑھ کر ۱۰۳۰ سے لے کر ۱۰۷۰ درجہ تک ہو جاتا ہے۔ بہر حال پیشاب کو باقاعدہ کیمیاوی امتحان کر کے آلہ سے جانچنے کے بعد زیادہ صحیح اور یقینی تشخیص اس مرض کی ہو سکتی ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اگر کثرت کار اور تردد و افکار کے باعث یہ شکایت ہو گئی ہو تو دماغ کو مکمل آرام پہونچائیں۔ کپڑے گرم پہنیں تاکہ برابر پسینہ آتا رہے۔ غذا کا تدارک اس میں بہت ضروری ہے علاج کے ساتھ ساتھ غذا میں سخت پرہیز کرنا چاہیے۔ مٹھائی بالکل نہ کھانا چاہیے۔ یہاں تک کہ شکر کے بجائے بحالت مجبوری سکرین استعمال کریں۔ نشاستہ دار غذاؤں سے پرہیز رکھیں۔ گوشت، انڈا اور مچھلی وغیرہ کھانا زیادہ مناسب ہوا کرتا ہے مکھن اور بالائی وغیرہ بھی کھا سکتے ہیں۔ ترکاریوں میں صرف بھجیا گھی میں بھون کر دیں۔ پانی کے لیے سوڈا واٹر استعمال کریں۔ شراب سے قطعی توبہ کریں۔ اگر برداشت ہو سکے تو چند یوم تک صرف ایک وقت کھانا کھائیں۔

علاج :- (۱) اگر پیشاب میں مچھلی کی بو آتی ہو، پیشاب زیادہ

لگتا ہو، معدہ میں ابتری ہو تو یورینیم نائٹ × ۳ عمدہ کام کرتا ہے۔

(۲) اس مرض کی نہایت اہم دوا سائی زائی جیم ہے، مدر ٹنکچر کے دس قطرے دن میں تین مرتبہ دیں۔ بعض حالات میں × ۳ عمدہ کام کرتا ہے اگر اس کے ساتھ باری باری آرسنک البم بھی دیا جائے تو نتائج اور بھی عمدہ برآمد ہوتے ہیں اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے مریض محفوظ رہتا ہے۔ حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں یہ دونوں دوائیں عمدہ کام کرتی ہیں۔

(۳) کثرت جماع یا دماغی محنت زائد کرنے سے اگر پیشاب میں شکر آنے لگے یا پیشاب میں فاسفیٹ یا آگزلیٹ کی موجودگی پائی جائے یا چونے کا سا سفید پیشاب ہو، کمزوری اور لاغری زیادہ ہو، کمر اور گردہ میں درد ہو، ہاضمہ خراب ہو تو ایسڈ فاس نہایت نیچی طاقت میں یا مدر ٹنکچر کے دس قطرے دن میں تین بار دیں۔ اگر اس کو ٹنکچر کی شکل میں دیا جائے تو کھانے سے نصف گھنٹہ قبل استعمال کرنا زیادہ موزوں ہوا کرتا ہے۔

ایسڈ فاس دراصل ابتدائی درجہ میں بہترین کام کرتی ہے۔

(۴) اگر پیشاب بہ کثرت گندلا اور شکر ملا آتا ہو یا پھٹے ہوئے دودھ کی مانند ہو، مریض میٹھی اشیاء کا بہت شوقین ہو، متلی، قے، پیٹ میں ریاح اور اپھار ہو، رات کو پیشاب کے لیے بار بار اٹھنا پڑتا ہو تو ارجنٹم نائٹ دینا چاہیے۔ اس دوا میں شکر کی مقدار بہت زیادہ نہیں ہوا کرتی۔

(۵) بار بار شدید پیاس جو کسی طرح نہ بجھے، پیشاب بہ کثرت ہو۔

اختلاج قلب کی بھی شکایت ہو۔ پانی کے سے پتلے بدبودار دست شروع ہوجائیں، کمزوری اور لاغری بہت نمایاں ہوجائے تو آرسنک البم عمدہ دوا ہے، مزمن کیفیتوں اس دوا کی علامات زیادہ دیکھنے میں آتی ہیں۔

(۶) شکری ذیابیطس میں گڑمار مدر ٹنکچر کو دن میں تین بار دے کر اکثر ڈاکٹروں نے عمدہ نتائج دیکھے ہیں۔ اس کے استعمال سے شکر کا آنا بہت جلد موقوف ہوجاتا ہے۔

(۷) بایوکیمک میں نیٹرم سلف اس مرض کی مجرب دوا ہے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ لائیکو، پلمبم، نکس وامیکا، لیکٹک ایسڈ، اوپیم اور کیوپرم آرس بہت عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

سلسل بول

INCONTINENCE OF URINE

اسباب:- مثانہ کی کمزوری، مثانہ کا ڈھیلا ہوجانا، مثانہ میں خراش یا پتھری کا ہونا۔ ضعف گردہ۔ ورم مثانہ، مثانہ سے پتھری خارج ہوجانے کے اثرات مابعد، سردی سرایت کرجانا، بچوں میں حشفہ پر ورمی کیفیت کا ہونا یا گھونگھٹ کا لمبا ہونا اور حرام مغز پر چوٹ لگنا وغیرہ۔

علامات :- اس مرض میں پیشاب بہ کثرت اور بار بار آتا ہے۔ بعض حالات میں بلا ارادہ اور بے اختیار خارج ہو جاتا ہے۔ جب مثانہ کی کمزوری سے یہ شکایت ہوتی ہے تو مریض پیشاب کو روک نہیں سکتا اور نہ ہی زور سے خارج کر سکتا ہے۔ پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ مثانہ میں خراش ہو جانے سے بار بار پیشاب ہوتا ہو تو مریض کو بیٹھے بیٹھے بے خبری میں پیشاب ہو جاتا ہے جس سے اچانک تمام کپڑے خراب ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے لوگوں کو مثانہ کے عضلاتی ریشوں کے کمزور ہو جانے کے باعث عموماً بار بار اور بلا ارادہ پیشاب ہوا کرتا ہے۔ بعض حالات میں پاؤں پر آماس آجاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- اصل سبب مرض کو معلوم کریں اور اس کے مطابق علاج پرہیز کریں۔ قبض ہرگز نہ ہونے دیں۔ کیونکہ قبض کے باعث مثانہ پر بوجھ اور دباؤ پڑتا ہے۔ سرد اور ترش چیزوں سے سخت پرہیز کرائیں۔ اگر ذیابیطس یا البیومنوریا اس کا اصل باعث ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔

علاج :- (۱) اگر ضعف مثانہ کی وجہ سے پیشاب بغیر درد کے اور کثرت سے بار بار ہوتا ہو یا بلا ارادہ نکل جاتا ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۲) بیٹھنے یا چلنے میں پیشاب کے قطرے خود بخود خارج ہو جائیں یا محض کھانسنے سے اور سونے میں بے خبری میں پیشاب ہو جائے تو پلساٹیلا مفید ہے۔ عورتوں کے لیے یا نازک مزاج اور جلد رنجیدہ

ہو جانے والے انسانوں کے لیے یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۳) بائی یا گٹھیا والے مریض کو اگر بلا ارادہ رات کو پیشاب ہو جاتا ہو تو رسٹاکس مفید ہے۔

(۴) جب مثانہ مفلوج ہو گیا ہو، کھانسنے میں پیشاب نکل جائے کاسٹکم دوا ہے۔

(۵) جب مثانہ میں پیشاب خارج کرنے کی قوت زائل ہو گئی ہو۔ لاعلمی میں پاخانہ اور پیشاب ہو جاتا ہو تو اوپیم دینا چاہیے۔

(۶) خنازیری مادہ کے مریضوں کے لیے یا جن کو مزمن جلدی امراض ہوں، پیشاب بہ کثرت ہوتا ہو۔ رات کو بستر میں بھی نکل جاتا ہو تو سلفر مفید ہے۔

(۷) رات کو بار بار پیشاب ہو۔ پیشاب رک نہ سکے، پیشاب کرنے میں دھار ٹھہر ٹھہر کر نکلے تو کونیم مفید ہے۔ یہ دوا عموماً بوڑھوں کے لیے زیادہ مناسب ہوتی ہے۔ کونیم کے فیل ہو جانے پر جلسمیم دینا چاہیے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سیپیا۔ ایسڈ فاس۔ سنا۔ پٹرولیم اور نکس وامیکا بھی عمدہ دوائیں ہیں۔

سوزاک

GONORRHOEA

اسباب:۔ ایسی عورت سے جماع کرنا جس کو سوزاک کا مرض ہو،

بدخوابی، پیشاب کی نالی میں رکاوٹ کے باعث خراش یا زخم کا ہو جانا وغیرہ لیکن اکثر و بیشتر حالات میں سوزاکی بازاری عورت سے مباشرت کرنے ہی سے یہ خبیث مرض ہو جاتا ہے۔

علامات:۔ اس بیماری میں پیشاب کی نالی متورم ہو جاتی ہے۔ اور پیشاب کے راستہ خون اور مواد خارج ہوتا ہے۔ حشفہ کو دبانے سے پیپ نکلنے لگتا ہے۔ پیشاب بار بار اور سخت جلن سے ہوتا ہے بعض وقت پیشاب کے وقت پیشاب کی نالی میں اس شدت کی ٹیس اور جلن ہوتی ہے کہ مریض کی حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے۔ عضو تناسل اس قدر ذکی الحس اور دردناک ہو جاتا ہے کہ کپڑا چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ کبھی مریض کو بخار بھی ہو جاتا ہے۔ مناسب علاج اور پرہیز سے ہفتہ عشرہ میں صحت ہو جاتی ہے لیکن اگر علاج میں تساہلی کی جائے تو برسوں یہی کیفیت رہتی ہے جس سے پیشاب کی نالی میں قرحہ ہو جاتا ہے جس کا علاج بہت وقت طلب ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ گرم اور ترش اشیاء، کھٹائی، تیل، مرچ، انڈا اور گوشت وغیرہ سے پرہیز کریں۔ غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم دیں دودھ، سابودانہ، آش جو، مونگ کی کھچڑی وغیرہ دینا زیادہ مناسب ہے جماع سے تو قطعی پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

زیادہ تکلیف کی حالت میں مناسب پچکاری کا استعمال کریں یا محض گرم پانی عضو تناسل پر دھاریں۔

نوٹ:۔ سوزاک کے سبب سے اور بھی امراض پیدا ہو جایا کرتے ہیں اور سوزاک کے دب جانے سے بھی بعض شکایات ہو جایا کرتی ہیں مثلاً غدود سر، پتہ، گٹھیا، [illegible] وغیرہ۔ مریض کو سخت تاکید کر دینا چاہیے کہ اس کا مواد کسی دوسری جگہ نہ لگے۔ آنکھ میں اس کا مواد لگ جانے سے آنکھوں میں سوزش اور ورم ہو جاتا ہے، اور دوسرے تیسرے دن ان میں پیپ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اگر فوراً توجہ نہ کی جائے تو آنکھ ضائع ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جیسے ہی پیشاب میں تکلیف محسوس ہو تو اکونائٹ ×۳ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

(۲) اگر اکونائٹ کسی وجہ سے فیل ہو جائے اور بیماری بہت سوجی ہوئی سرخ اور ذکی الحس ہو استادگی میں پیشاب کی نالی میں سخت کھچاوٹ ہو، پیشاب کرنے میں تکلیف اور جلن ہو نیز مواد خارج ہو تو کنابس سٹائیوا دینا چاہیے۔ امریکہ کے اکثر ڈاکٹروں نے صرف مندرجہ صدر دو ادویہ سے بیشمار کیس اچھے کیے ہیں۔

(۳) اگر مرض میں کسی قسم کی پیچیدگی نہ پیدا ہوتی ہو، حشفہ متورم ہو، سبزی مائل مواد نکلے تو ابتدائی حالت میں مرک سال عمدہ کام کرتا ہے اگر مریض کو آتشک کا مادہ بھی ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر مواد زرد یا خون آمیز ہو، استادگی زیادہ ہوتی ہو، پیشاب قطرہ قطرہ سخت تکلیف سے ہوتا ہو، ورم شانہ تک ہو تو کینتھرس بہت عمدہ دوا ہے۔ اگر اس مرض کو بذریعہ انجکشن دبا دیا گیا ہو تو یہ دوا اور بھی مفید ہے۔

(۵) سوزاک کا دوسرا درجہ، پیشاب کی نالی میں ورم، پیشاب کی دھار پھٹی ہوئی، مواد زرد یا سبزی مائل، گھونگھٹ اور حشفہ پر چھاسے یا چیچک نما آبلے ہوں تو تھوجا دینا چاہیے۔ اگر ان علامات پر تھوجا ناکام رہے تو نائٹرک ایسڈ دیں۔

(۶) اگر بہترین منتخب شدہ ادویہ اپنا فعل انجام دینے سے قاصر رہی ہوں۔ عضو تناسل پر کھجلی ہوتی ہو پیشاب کی نالی کے سرے پر جلن ہو، پیشاب جلتا ہوا نکلے، مواد کا رنگ نیلگوں ہو تو سلفر دینا چاہیے خنازیری مزاج والوں کے لیے زیادہ بالمثل دوا ہے۔

(۷) پیشاب میں جلن، پیشاب کر چکنے کے بعد یہ احساس کہ کوئی چیز پیشاب کی نالی میں باقی رہ گئی ہے۔ زیادہ مقدار میں زرد رنگ کے مواد کا اخراج ہو تو میڈورنیم دینا چاہیے۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ دبے ہوئے سوزاک یا پرانے سوزاک کی یہ خاص دوا ہے۔

(۹) پیشاب کی باربار حاجت۔ پیشاب کی نالی میں سرسراہٹ، جلن یا خارش ہو۔ پیشاب کے بعد کشش کا سا درد ہو، دودھ کا سا یا زرد مواد کا اخراج ہو تو پٹروسیلینم مدر ٹنکچر دن میں تین بار دیں یا ۳× طاقت کی دوا ہر گھنٹہ بعد دیں۔

(۱۰) بایوکیمک میں نیٹرم فاس سوزاک کی مجرب دوا ہے۔

(۱۱) دیگر ادویہ جو مفید ہیں وہ کیپسکم، پلساٹیلا، ارجنٹم نائٹ، فلورک ایسڈ، جلسیمم، انٹم کروڈ۔ الیومن اور نیٹرم میور وغیرہ ہیں۔

احتلام

NOCTURNAL EMISSION

اسباب :- فاسد اور عاشقانہ خیالات کا ہونا، بدہضمی، پیٹ کے کیڑے، گھونگھٹ کا لمبا ہونا، جلق، کثرت مباشرت، اعضائے تناسل کا ذکی الحس ہوجانا، مجرد رہنا اور کثرت منی وغیرہ۔

علامات :- سوتے میں مریض کو کوئی نہ کوئی خواب دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد احتلام ہوجاتا ہے بعض اوقات بغیر خواب کے بھی احتلام ہوجاتا ہے۔ احتلام عموماً تیسرے یا چوتھے روز ہوا کرتا ہے مگر شدت مرض کی حالت میں روزانہ یا دن کو بھی نیند آجانے پر احتلام ہوجاتا ہے۔ کثرت احتلام سے مریض بہت کمزور ہوجاتا ہے۔ کمر میں درد رہتا ہے طبیعت سست اور مضمحل رہتی ہے۔ حافظہ کمزور ہوجاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :- غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم کھائیں، قبض ہرگز نہ رہنے دیں۔ انڈا، پوری کچوری، مٹھائی، اچار، کباب اور شراب وغیرہ سے پرہیز کریں۔ سونے سے پہلے پیشاب کرلیں تاکہ پیشاب مثانہ میں جمع ہوکر باعث احتلام نہ ہوجائے۔ جہاں تک ہوسکے کروٹ کے بل لیٹیں۔ اچھی صحبت میں بیٹھیں اور چال چلن کو درست رکھیں۔ عاشقانہ خیالات دل میں نہ آنے دیں۔

علامات :- اگر ریاحی تکلیف ہو، ہاضمہ خراب ہو، احتلام بکثرت

ہوتا ہو جس سے مریض بہت کمزور ہوتا جاتا ہو، استادگی نہایت کمزور ہو، فوطے لٹکے ہوئے ہوں تو لائیکوپوڈیم دینا چاہیے۔ یہ دوا بوڑھے آدمیوں کو زیادہ موافق آتی ہے۔

(۲) اگر مریض کو قبض رہتا ہو، احتلام پچھلی رات کو صبح ہوتے ہوئے یا دن کو سوتے میں ہو جائے، کثرت جماع یا کثرت مے نوشی سے یہ شکایت ہو گئی ہو تو نکس وامیکا مفید ہے۔

(۳) عرصہ تک مشت زنی یعنی جلوق لگانے سے یا کثرت مباشرت سے جس کے باعث حرارت غریزی میں کمی ہو گئی ہو تو سٹافی سیگیریا مفید ہے۔ اگر کمزوری زائد ہو اور سٹافی سیگریا سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا ہو تو چائنا دینا چاہیے۔

(۴) اگر احتلام بہ کثرت ہوتا ہو، جماع یا احتلام کے بعد بہت کمزوری معلوم ہو، پیشاب دودھ کا سا ہوتا ہو اور استادگی بغیر خواہش جماع کے ہو، مریض بہت کمزور ہو تو ایسڈ فاس مدر ٹنکچر ۵ قطرہ فی خوراک دن میں ۳ بار دیں۔

(۵) اگر شہوانی خوابوں کے ساتھ احتلام ہوتا ہو۔ بار بار استادگی ہوتی ہو اور جماع کی زبردست خواہش ہوتی ہو، سرعت انزال کی شکایت ہو، ریڑھ میں جلن ہو تو فاسفورس عمدہ دوا ہے اگر مندرجہ صدر علامات میں خواہش نفسانی کی تیزی نہ ہو البتہ استادگی بہت ہوتی ہو تو پکرک ایسڈ دینا چاہیے۔

(۶) اگر احتلام بغیر خواب کے یا بغیر شہوانی خیالات کے ہو جاتا ہو اور خواہش جماع بالکل نہ ہو، مریض کو سونے کی خواہش زیادہ رہتی ہو۔ سرد اشیاء کے پینے سے نفرت ہو تو کیلیڈیم مفید ہے۔

(۷) اگر احتلام بہ کثرت ہوتا ہو یا قریب ہر رات کو ہو جاتا ہو تو نیٹرم فاس بہت مجرب دوا ہے۔

(۸) خواہش نفسانی کی زیادتی، مشت زنی یا کثرت جماع سے کمزوری، احتلام بغیر استادگی کے ہو تو سیلکس نائگرا مدر ٹنکچر ۲۰ بوندی خوراک دن میں ۴ بار دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نیٹرم میور۔ سیلینیم۔ سیپیا۔ اورم مٹ ڈائسکوریا۔ کلکیریا کارب۔ کالی فاس۔ سلفر اور جلسیمیم وغیرہ نہایت مفید دوائیں ہیں۔

جریان

SPFRM ATORRHOEA

اسباب:۔ کثرت مباشرت، مشت زنی یعنی جلق، قبض، گرم اشیاء کا کثرت استعمال، احتلام، شہوانی خیالات کا اجتماع، کثرت شراب خوری و چاء نوشی، اور ریگ گردہ یا مثانہ وغیرہ۔

علامات:۔ اس بیماری میں منی پانی کے مانند پتلی ہو جاتی ہے۔

پاخانہ یا پیشاب کے وقت منی کے دو چار قطرے خارج ہو جاتے ہیں۔ جب منی زیادہ پتلی ہو جاتی ہے تو پیشاب کے ساتھ بہتی ہے۔ مریض بہت کمزور ہوتا جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ قبض کی شکایت رہتی ہے۔ کمر اور گھٹنوں میں درد ہو جاتا ہے۔ قوتِ حافظہ کمزور ہو جاتی ہے۔ سر میں درد کی شکایت رہا کرتی ہے۔ پیٹھ پر چیونٹیوں کی سی رینگن کا احساس ہوتا ہے۔ سرعت انزال کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض نہایت مغموم رہتا ہے اور تنہائی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر اس کا تدارک نہ کیا جائے اور مرض مزمن شکل اختیار کر لے تو ضعف کے باعث دیگر امراض اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور مریض کی جان لے کر چھوڑتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ مرض کی اصل وجہ دریافت کریں۔ اگر کثرت مے نوشی یا چائے و قہوہ کے استعمال سے جریان ہو گیا ہو تو ان چیزوں سے دُور رہیں۔ مریض کو قبض کسی حالت میں بھی نہ رہنے دیں۔ اس مقصد کے لیے غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم دیں۔ شوربا پھلکا، دودھ اور مونگ کی کھچڑی عمدہ غذا ہے۔ جب مریض رو بصحت ہونے لگے تو گوشت میں سبزی ڈال کر یا نیم برشت انڈا دے سکتے ہیں۔ کٹھل، بینگن، پراٹھا، کباب، پوری، کھٹائی، مرچ اور تیل کا استعمال مضر ہے۔ مریض کو مناسب ورزش اور ہوا خوری کی ہدایت کریں۔ خیالات پاکیزہ رکھیں اور اچھی صحبت میں بیٹھیں تاکہ فاسد خیالات کا گزر نہ ہو سکے۔

علاج :- کثرت جماع سے جریان ہو جس کی وجہ سے مریض کمزور ہوتا جاتا ہو تو ایسڈ فاس مدر ٹنکچر کے ۵ قطرے فی خوراک دن میں تین بار دیں۔ اگر ایسڈ فاس سے خاطر خواہ فائدہ نہ ہو تو ڈمیانہ مدر ٹنکچر تیس قطرہ فی خوراک دن میں ۳ بار دیں بہت مستند نسخہ ہے۔

(۲) اگر خواہش نفسانی زیادہ ہو، مشت زنی یا کثرت جماع سے عضو تناسل کمزور ہو گیا ہو۔ احتلام اور جریان کی شکایت ہو، استادگی کم یا کمزور ہوتی ہو تو ٹنکچر سیلکس نائگرا تیس قطرہ فی خوراک دن میں چار بار دیں۔ اگر یہ دوا ناکام رہے تو اشوگندھ مدر ٹنکچر کے تیس بوند فی خوراک دن میں تین چار بار دینا بہت مفید ہے۔

(۳) سرعت انزال، جریان، کمی خون کے باعث دماغی اور جسمانی تھکاوٹ بہت زیادہ محسوس ہوتی ہو۔ خواہش نفسانی اور استادگی زیادہ ہو مگر مباشرت میں منی دھار مار کر خارج ہو جاتی ہو تو پکرک ایسڈ مفید ہے۔

(۴) اگر مشت زنی یعنی جلق سے کمزوری اور جریان کی شکایت ہو گئی ہو، جماع کے اختتام پر سانس پھولنے لگے اور سخت کمزوری معلوم ہو، مریض کو احتلام بھی ہو جایا کرتا ہو تو سٹافی سیگریا بہت مفید ہے۔ اگر یہ دوا فیل ہو جائے تو چائنا دیں۔ جریان، نامردی، کثرت جماع یا جلق سے پیدا شدہ کمزوری کے لیے چائنا خاص چیز ہے۔

(۵) قوت باہ بہت کمزور ہو، معدہ کی شکایات ہوں، خصیے ڈھیلے پڑ جائیں اور لٹک جائیں۔ منی پانی کے مانند پتلی ہو جائے اور از خود انزال

ہو جاتا ہو، عضو میں طاقت نہ رہے۔ منی کی اصل خاصیتیں زائل ہو گئی ہوں تو سلفر بہت مفید ہے۔

(۶) جریان، منی پتلی ہو، استادگی میں یا پیشاب پاخانہ کے وقت منی خود بخود خارج ہو جائے تو سلینیم × ۶ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

(۷) اگر جریان بغیر استادگی کے ہوتا ہو۔ آلات تناسل ڈھیلے ہو جائیں اور ان میں جان باقی نہ معلوم ہوتی ہو، فوطوں پر مسلسل پسینہ رہتا ہو۔ تو جلسیمیم دینا چاہیے۔

(۸) ہر حرکت کی تبدیلی پر بغیر شہوانی خیال کے مذی خارج ہو، خواہش جماع بڑھ جائے مگر طاقت عمل کمزور ہو بغیر خواب کے انزال ہو جاتا ہو تو کونیم بہت مفید ہے۔ اگر کونیم ناکام رہے تو کیلیڈیم دیں۔ کثرت جماع کے باعث جریان ترقی شدہ جس میں استادگی بالکل نہ ہو کیلیڈیم بھی خاص دوا ہے۔

(۹) بایو کیمک میں نیٹرم فاس بہت عمدہ دوا ہے اگر مریض لاغر اور کمزور ہو تو کلکیریا فاس کے ساتھ باری باری دینا چاہیے۔

(۱۰) ان ادویہ کے علاوہ سیپیا۔ اگنس۔ فاسفورس۔ لائیکو اور نکس وامیکا نہایت اہم ہیں۔ اگر یہ دوائیں بھی کافی نہ ہوں تو کلکیریا کارب، زنکم، ڈیجی ٹیلس، کالی بائی، نیٹرم میور، اورم مٹ وغیرہ کی طرف توجہ کریں۔

ضعف باہ اور نامردی

SEXUAL WEAKNESS

اسباب: - کثرت مباشرت - جلق - اغلام - کثرت احتلام - جریان - ضعف جگر و معدہ و دماغ - جسمانی کمزوری - قلت غذا - کھٹائی - اچار - مرچ اور اشیائے منشی مثلاً شراب - تمباکو - افیون - بھنگ وغیرہ کا کثرت استعمال - قلت منی - تفکرات یا غم وغصہ وغیرہ بھی بیماریوں کے بعد یا آتشکی ورم خصیہ کے باعث بھی ضعف باہ کی شکایت ہوجایا کرتی ہے۔

علامات: - قوت جماع ناقص یا زائل ہوجاتی ہے عضو مخصوص ڈھیلا ہوجاتا ہے۔ مریض کو سرعت انزال کی شکایت ہوتی ہے۔ کبھی استادگی ہوکر بات کی بات میں منی خارج ہوجاتی ہے۔ طبیعت سُست اور پریشان رہتی ہے۔ بعض وقت مریض خودکشی پر اُتر آتا ہے۔ شدید حالات میں تندی بالکل نہیں ہوتی اور جماع کی طرف مریض قطعی رغبت نہیں کرتا۔ یار دوستوں میں نشست و برخاست کم کردیتا ہے۔ تنہائی اچھی معلوم ہوتی ہے۔

پرہیز و ہدایات: - بادی اور ترشی سے پرہیز کریں۔ کھٹائی، مرچ اور تیل نہ کھائیں۔ دودھ، مقوی پھل، بادام، پستہ، اخروٹ وغیرہ کا استعمال کریں۔ صبح و شام مناسب ورزش یا ہوا خوری کریں۔ اپنے خیالات کو درست رکھیں۔ فاسد اور عاشقانہ خیالات کو جاگزیں

نہ ہونے دیں۔ میانشرت سے پرہیز کریں۔ سنگھاڑا خشک پیس کر شکر و گھی ملا کر اور میوہ جات ڈال کر حلوا بنائیں اور روز صبح کو کھایا کریں۔

علاج:- (۱) اگر کثرت جماع کے باعث نامردی ہو گئی ہو، دھات پتلی ہو، جریان کی شکایت ہو جس سے قوت باہیہ بہت ضعیف ہو گئی ہو، احتلام ہو جایا کرتا ہو تو اونیا سٹائیوا مدر ٹنکچر کے بیس قطرے فی خوراک گرم پانی میں دن میں تین بار دیں۔

(۲) اگر مشت زنی یا اغلام کے باعث استادگی میں کمی ہو گئی ہو۔ جماع کے وقت عضو مخصوص دفعتہً ڈھیلا ہو جاتا ہو۔ پاخانہ یا پیشاب کے ساتھ منی نکل جاتی ہو تو ایسڈ فاس ۳× دن میں تین بار دینا مفید ہے۔

(۳) جلق سے پیدا شدہ کمزوری، احتلام و جریان کی شکایت ہو۔ جماع کے وقت یا جماع کے بعد سانس پھولنے لگے۔ خواہش نفسانی زیادہ ہو، استادگی کم یا کمزور ہو تو ٹنکچر سیکس نا گرا تیس یا چالیس قطرہ فی خوراک دن میں چار بار دینا بہت مفید ہے۔

(۴) اگر عورت کو دیکھتے ہی انزال ہو جاتا ہو، جلق یا اغلام کی وجہ سے نامردی یا کمزوری ہو گئی ہو۔ خواہش جماع زیادہ ہو مگر طاقت عمل ندارد۔ بغیر شہوانی خیال کے مذی کا اخراج ہو جاتا ہو تو کونیم بہت مفید دوا ہے۔ اگر انزال کے وقت عضو میں چاقو لگنے کے سے درد ہوتے ہوں تو یہ دوا اور بھی بالکل ہو جاتی ہے۔

(۵) اگر سرعت انزال کی شکایت ہو، استادگی میں کمی ہو، چلنے میں

یا پیشاب پاخانہ میں مذی خارج ہو جاتی ہو تو سیلینیم ×۶ ہر دو گھنٹہ بعد دیں۔

(۶) اگر مریض میں منی کافی ہو مگر قوت باہ کو بھڑکانے کی ضرورت ہو تو یوہم بنیم ×۱ کی دو تین خوراکوں سے باہ بھڑک اٹھتی ہے۔

(۷) بوڑھے لوگوں میں جن کو خواہش جماع زیادہ ہو مگر قوت مباشرت ندارد۔ فوطے لٹکے ہوئے ہوں۔ عضو مخصوص ڈھیلا ہو تو لائیکوپوڈیم دوا ہے۔ اگر مریض کو معدہ میں ریاحی تکلیف زائد معلوم ہوتی ہو تو یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے۔

(۸) اگر نوجوان آدمی قبل از وقت بوڑھے معلوم ہوتے ہوں، خواہش جماع میں کمی ہو گئی ہو، فوطے لٹک گئے ہوں۔ عضو ڈھیلا ہو گیا ہو، احتلام بھی ہو جاتا ہو تو اگنس بہت مفید ہے۔ بار بار سوزاک ہو جانے کے بعد باہیہ کمزوری کے لیے یہ خاص دوا ہے۔

(۹) قوت باہ کی کمزوری نیز اعصابی کمزوری کے لیے اکثر ڈاکٹروں نے آرکائینیم ×۳ سے بہترین نتائج حاصل کیے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے استعمال سے بوڑھے بھی جوان معلوم ہونے لگتے ہیں۔

(۱۰) بایوکیمک میں کالی فاس اور کلکیریا فاس یکے بعد دیگرے دینا بہت مفید ہے۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نکس وامیکا۔ چائنا۔ ڈائسکوریا۔ تھوجا۔ کیلیڈیم۔ اوری جنم۔ ڈمیانہ۔ سیپیا۔ سلفر۔ پکرک ایسڈ۔ جلسیمیم۔ وغیرہ نہایت اہم دوائیں ہیں۔

ورم مثانہ

CYSTITIS

اسباب:۔ مثانہ پر چوٹ لگنا، مثانہ میں پتھری، مرض سوزاک، پیشاب کا رک جانا، امراض گردہ، امراض مفاصل، ذیابیطس اور تیز گرم اشیاء کا استعمال وغیرہ۔

علامات:۔ مثانہ میں درد ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے مگر پیشاب مقدار میں کم ہوتا ہے۔ پیشاب بدبودار اور گندلا ہوتا ہے یعنی اس میں بلغم اور خون کی آمیزش ہوتی ہے۔ اگر پیشاب کو تھوڑی دیر تک رکھا رہنے دیں تو پیشاب میں مواد نمایاں طور پر نظر آتا ہے جو کہ ایک برتن سے دوسرے برتن میں ڈالنے سے تاگے کی طرح تار سا بندھ جاتا ہے۔ کبھی پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہے۔ پیشاب میں تلچھٹ تہ نشین ہو جاتا ہے۔ شدت مرض کی حالت میں درد گردوں اور پیشاب کی نالی تک پھیل جاتا ہے۔ بخار، غفلت، متلی اور قے کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ اگر علاج میں تساہلی کی جائے تو ہذیان اور تشنج وغیرہ شروع ہو جاتا ہے اور مریض مشکل سے بچتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مقام درد پر سینک کریں یا مثانہ پر گرم پانی دھاریں یا مریض کو بار بار آبِ گرم میں بٹھائیں۔ آش جو جس قدر بھی مریض پی سکے پلائیں تاکہ پیشاب صاف اور کھل کر ہونے لگے۔

دودھ، سابودانہ یا مونگ کی دال کا پانی بھی دیا جا سکتا ہے۔ شراب، چائے، ترش اور مسالہ دار اشیاء سے سخت پرہیز کرنا چاہیے۔ اگر سوزاک کے باعث مثانہ میں ورم ہو گیا ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔ جیسے دیکھو اپنے موقع پر لیکن اس حالت میں پچکاری کا استعمال بند کر دیں۔

علاج:- (۱) ابتدائی حالت میں اگر مثانہ کا مقام چھونے میں حد درجہ ذکی الحس ہو۔ پیشاب سرخ رنگ کا اور گرم ہوتا ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔

(۲) بیلاڈونا کے فیل ہو جانے پر کینتھرس دینا مفید ہے کینتھرس دوا اس وقت کام کرتی ہے جبکہ سوزاک یا ورم گردہ کے باعث مثانہ میں ورم ہو گیا ہو، پیشاب مشکل سے قطرہ قطرہ ہو۔ پیشاب کے وقت یہ احساس ہو کہ جلتا ہوا سیسہ اندر سے ہو کر نکل رہا ہے۔ سخت جلندار اور کاٹنے والا درد ہوتا ہو، پیشاب گندلا اور خون آمیز ہو۔

(۳) دوسری دوا یعنی کینتھرس کے بعد کن بس انڈکا دینا چاہیے اس میں سخت قسم کا درد ہوتا ہے۔ درد پیشاب کرنے سے قبل، پیشاب کے دوران نیز پیشاب کے بعد تک ہوتا ہے۔ پیشاب کے لیے مریض کو زور لگانا پڑتا ہے۔ اکثر گردہ کی تکالیف بھی ساتھ ہوتی ہیں۔

(۴) اگر بوڑھے لوگوں کو ورم مثانہ کی شکایت ہو جائے۔ پیشاب کی ہر وقت حاجت رہتی ہو تو ایکوسٹیم بہت مفید ہے۔

(۵) اگر پیشاب قطرہ قطرہ ہو جس میں مواد اور خون پایا جائے۔

مثانہ میں چھونے سے دکھن اور درد ہو، پیشاب کرنے میں پسینہ نکل آئے۔ پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہو۔ پیشاب سیاہی مائل، گندلا، رسوب ملا اور سوزش پیدا کرنے والا ہو، پیشاب قطرہ قطرہ ہوتا ہو اور اس میں تعفن ہو تو مرک کار مفید ہے۔

(۶) پیشاب کرنے کی حاجت برابر قائم رہے۔ پیشاب قطرہ قطرہ ہو گاڑھا سواد نکلے، رات کو نیند نہ آتی ہو۔ جلد پر دانے نمودار ہوں یا خارش ہوتی ہو، بواسیری مزاج ہو۔ پیشاب کے بعد بھی درد قائم رہے تو سلفر دینا چاہیے۔

(۷) مثانہ اور پیشاب کی نالی میں پیشاب کرتے وقت جلن ہو، پیشاب رک جائے یا قطرہ قطرہ ہو، پیشاب دھوئیں کا سا میلا ہو یا خون آمیز ہو، مثانہ ذکی الحس ہو تو ٹرنتھنا مفید ہے۔ چنگ اور جلن اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔

(۸) ورم مثانہ کے پہلے درجہ میں بائیوکیمک میں فیرم فاس بہت عمدہ دوا ہے مگر دیرینہ ورم مثانہ میں کالی میور اکسیر ہے۔ ان دونوں دواؤں کو باری باری دینے سے بھی عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سیپیا۔ سلفر۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ لائیکو۔ چمافیلا اور ایپس وغیرہ بہت ضروری اور مفید دوائیں ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اگر مندرجہ صدر تمام ادویہ میں تمام علامات نہ ملتی ہوں تو یوا ارسی، کوپے وا۔ ٹیرنٹولا۔ ایسڈ فاس اور آرسنک کی طرف توجہ کریں۔

باب دہم

امراض اعصاب

گٹھیا بائی

RHEUMATISM

اسباب:- سردی لگ جانا۔ بارش میں بھیگ جانا۔ قبض۔ کسی سمیت یا زہر کا خون میں سرایت کر جانا، کثرت شراب نوشی، ناقص غذا اور مرض سوزاک، یا آتشک وغیرہ۔ کبھی یہ مرض موروثی بھی ہوتا ہے۔

علامات:- یہ مرض عموماً ادھیڑ عمر کے بعد ہوا کرتا ہے اور عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس میں ایک یا کئی جوڑوں میں اکڑن درد، چمکن اور سوجن ہوتی ہے۔ جسم کے ریشہ جات میں ایسا درد ہوتا ہے کہ مریض کو چلنا پھرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ بعض وقت ہاتھ پیر ہلانا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک زائل ہو جاتی ہے۔

شدید حالات میں جوڑوں میں بدوضعی پیدا ہوجاتی ہے۔ بعض وقت جوڑوں میں اس درجہ ذکی الحس ہوتی ہے کہ کپڑے کا چھونا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ کبھی لرزہ کے ساتھ بخار بھی آجاتا ہے جو بعض وقت ۱۰۴ ڈگری تک پہونچ جاتا ہے۔ بدبودار پسینہ نکلتا ہے اور پیشاب نہایت تیز رنگ کا آتا ہے۔ بعض وقت اس مرض کے ساتھ دیگر امراض بھی مثلاً کھانسی، درد پہلو اور ہذیان وغیرہ ہوجایا کرتے ہیں۔ گٹھیا کی بیماری میں اگر دل بھی مبتلائے مرض ہوجائے تو سخت تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ گٹھیا کا درد بعض وقت ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں بھی منتقل ہوجاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ حتی الوسع مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں، ماؤفہ حصص پر بار بار سینک کریں۔ گرم کپڑے مریض کو پہناویں۔ باہر یعنی شبنم میں مریض کو نہ لیٹنے دیں۔ اس مرض میں قبض ہرگز نہیں رہنا چاہیے۔ غذا نہایت لطیف اور مقوی کھائیں۔ دودھ، مکھن اور گھی کا استعمال خوب کریں۔ دودھ میں تھوڑا سا سوڈا واٹر ملا کر پیا کریں۔ اگر سوڈا واٹر نہ مل سکے تو لائم واٹر یعنی چونے کا پانی ملا کر پئیں یا نصف آتش جو ملا کر بھی پینا بہت مفید ہے۔ میٹھی اشیاء اور شراب سے پرہیز رکھیں گوشت، ترشی اور بادی اشیاء کا استعمال مضر ہے۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں اکونائٹ دینے سے عموماً تکلیف دفع ہوجایا کرتی ہے یا شدت میں نمایاں کمی ہوجاتی ہے۔ ہر دو گھنٹہ بعد دینا چاہیے۔

(۲) اگر اکونائٹ کسی وجہ سے فیل ہوجائے یا مکمل طور پر شفا دینے سے قاصر رہے۔ اور مریض کو حرکت سے تکلیف ہوتی ہو، منہ اور زبان خشک ہو، پیاس زائد ہو نیز قبض ہو تو برائی اونیا بہت مفید ہے۔

(۳) اگر بھیگ جانے سے گٹھیا کا مرض ہوگیا ہو، بیٹھ میں بھی اکڑن پائی جائے، حرکت کرنے سے سکون رہتا ہو۔ آرام کرنے یا لیٹنے کی حالت میں درد میں شدت ہوجاتی ہو۔ مقام ماؤفہ سرخ ہوگیا ہو تو رسٹاکس دینا چاہیے۔

(۴) اگر بالشل دوا کے انتخاب میں دشواری ہو اور گٹھیا کے دورے سے مریض بے چین ہو رہا ہو تو ارٹیکا یورنس مدر ٹنکچر کے پانچ چھ بوند گرم پانی میں ملا کر ہر دو گھنٹہ بعد دینے سے پیشاب زیادہ مقدار میں آنے لگتا ہے جس میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہوتی ہے جس سے درد کو فوراً سکون ہوجاتا ہے۔

(۵) اگر تمام جوڑ ماؤف ہوگئے ہوں۔ گرم چیز لگانے سے یا گرم کمرہ میں رہنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ مریض ٹھنڈی اور کھلی ہوا کو پسند کرتا ہو تو پلساٹیلا جادو کا سا کام کرتا ہے۔ اس کے درد بعض وقت منتقل بھی ہوا کرتے ہیں۔

(۶) اگر متعفن پسینہ آتا ہو، رات کے وقت، جوڑوں میں، سر میں اور بازو و ٹانگوں میں شدید درد ہوتا ہو، قبض ہو یا مریض کو بار بار

پاخانہ کا وسواس ہو تو مرک سال بہت مفید ہے۔

(۷) اگر یہ مرض مزمن ہو گیا ہو یا بہترین منتخب شدہ ادویہ اپنا فعل انجام دینے سے قاصر رہی ہوں تو سلفر کی اونچی خوراکیں بہت عمدہ کام کرتی ہیں۔ اس دوا کو دوسری دواؤں کے ساتھ میں بھی دورانِ علاج دے سکتے ہیں۔

(۸) بایوکیمک میں نیٹرم سلف اس مرض کی عمدہ دوا ہے اس کو فیرم فاس کے ساتھ باری باری دینا اور بھی مفید ہے۔ شدّتِ درد کی حالت میں میگنیشیا فاس × ۶ بھی دیں۔

(۹) دیگر ادویہ جو نہایت اہم اور ضروری ہیں وہ سمی سی فوگا، کاسٹکم، ایپس، لیڈم، آئیوڈیم، کالمیا، نکس وامیکا، بیلاڈونا، چائنا، آرنیکا، لائیکو، کالچیکم، سلیسلک ایسڈ اور کالی آئیوڈائڈ وغیرہ ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اشارات:- (۱) ٹھنڈک سے آرام ہو۔ پلساٹیلا، تھوجا۔

(۲) گرمی سے آرام ہو۔ آرسنک، کاسٹکم، لائیکو، مرک، سلفر، رسٹاکس۔

(۳) درد پاؤں سے اوپر کو جائیں۔ لیڈم۔

(۴) درد اوپر سے نیچے کو جائیں۔ کالمیا۔

(۵) درد منتقل ہونے والے۔ ایکی نیشیا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ کالچیکم۔ برائی اونیا۔ چائنا۔

(۶) درد جن کو دبانے سے آرام ہو۔ بیلاڈونا۔ رسٹاکس۔ پلساٹیلا۔

(۷) جوڑوں میں ورم اور بدنمائی۔ آئیوڈیم۔ رسٹاکس۔ سلفر۔

نوٹ:۔ بعض ڈاکٹروں نے سٹلیریا میڈیا × ۲ اندرونی طور پر دے کر گٹھیا بائی کے مرض میں بہت کامیابی حاصل کی ہے۔ خارجی طور پر مدر ٹنکچر کو ہموزن روغن زیتون میں ملا کر لگانا مفید ہے۔

نقرس

GOUT

(چھوٹے جوڑوں کا درد)

(نیز دیکھو گٹھیا بائی)

اسباب:۔ یہ مرض عموماً موروثی ہوتا ہے جو اکثر چالیس برس کی عمر کے بعد ہی حملہ آور ہوتا ہے۔ موروثی حالت میں کسی عمر میں ہو سکتا ہے۔ گوشت، کباب اور مرغن اشیاء کا کثرت استعمال، کثرت شراب نوشی، مزمن بدہضمی، اسیسہ کا زہر، امراض گردہ و جگر، سردی سرایت کر جانا، مرطوب ہوا کا لگنا، رنج و غم، تکان اور غلبہ خون وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔

علامات:۔ نقرس چھوٹے جوڑوں کا درد ہے جو اکثر داہنے پیر کے انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے لیکن داہنے پیر پر موقوف نہیں

دونوں پیروں کے انگوٹھے بھی بعض وقت ماؤف ہو جاتے ہیں۔ کبھی درد ایڑی میں ہوتا ہے یا ٹخنہ کے جوڑ میں۔ دن کو تو درد میں کمی رہتی ہے مگر رات میں درد کا دورہ نہایت شدید ہوتا ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ ماؤفہ جوڑ سرخ اور متورم ہو جاتا ہے بعض وقت ذکی الحسی حد درجہ ہوتی ہے۔ ماؤفہ حصہ پر کپڑا چھوا جانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیاں کھنچتی ہیں یا ان میں سرسراہٹ معلوم ہوتی ہے اور سر میں درد اور چکر معلوم ہوتا ہے۔ رات کو نیند نہیں آتی۔ جب یہ مرض ایک بار ہو جاتا ہے تو عموماً زندگی میں بار بار ستاتا ہے۔

نوٹ:۔ اس مرض میں جسم میں یورک ایسڈ بکثرت خون میں دورہ کرتا ہے۔ جو قلموں کی شکل میں جوڑوں میں تہ نشین ہو کر اس مرض کا باعث ہوتا ہے۔ یورک ایسڈ کی زیادتی سے خون کسی قدر گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے دوران خون میں ابتری پڑ جاتی ہے۔ جب نقرس کا مادہ دل و دماغ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے تو نتیجہ عموماً خراب ہی ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ ماؤفہ جوڑ کو قدرے اونچا رکھیں یا ماؤفہ ٹانگ کو ایک تکیہ پر رکھ لیں اور گرم روئی سے سینک کریں۔ شراب کا نام نہ لیں۔ ہلکی اور زود ہضم اشیاء کا استعمال کریں۔ سرکہ، اچار، گوشت، کباب، کوفتہ، پوری، پراٹھا، چاء اور قہوہ وغیرہ اشیاء سے پرہیز رکھیں۔ دودھ، دہی اور مکھن کثرت سے استعمال کریں۔ پالک کا ساگ کھائیں یا سبز ترکاریاں

اور دیگر ساگ پات کھائیں۔ اگر مریض کو گوشت کی بہت خواہش ہو تو پرندوں کا گوشت دیا جاسکتا ہے۔ زیادہ میٹھا اور زیادہ نمک کا استعمال مضر ہے۔ چنانچہ زیادہ شیریں پھل مثلاً میٹھا آم۔ خربوزہ۔ کھجور اور سیب و انگور کا کھانا بھی مناسب نہیں۔

علاج:۔ چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں درد۔ جوڑوں پہ ورم۔ اختلاجی کیفیت۔ پیشاب میں تیز بو مثل گھوڑے کے پیشاب کے ہو تو نائٹرک ایسڈ نہایت مفید دوا ہے۔ مزمن حالت میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

(۲) حاد یا مزمن حالتوں میں، جوڑوں میں درد اور سوجن اور سرخی ہو۔ حرکت سے یا دبانے سے تکلیف ہو، چھونے سے درد بڑھ جائے۔ شام کو اور رات کو زیادتی ہو جائے تو چائنا بہت مفید ہے۔

(۳) اگر جسم کے اکثر جوڑ متورم اور سرخ ہو گئے ہوں جن میں جلندار قسم کا سخت اور کاٹنے والا درد ہوتا ہو۔ مریض کو بخار بھی ہو۔ چھونے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو تو کالچیکم جادو کا سا کام کرتا ہے۔

(۴) اگر جوڑوں پر ورم، سرخی اور درد ہو چھونے سے تکلیف نہ بڑھتی ہو ماؤفہ حصہ میں ٹھنڈک کا احساس ہو۔ بستر کی گرمی سے درد بڑھ جاتا ہے، درد نیچے سے اوپر کو جاتا ہو تو لیڈم دینا چاہیے۔

(۵) اگر ورم سرخ اور چمکدار ہو یا گٹھیاری گانٹھیں پڑ گئی ہوں۔ ذرا سا چھونے سے یا حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ ماؤفہ حصص میں بھاری پن کا احساس ہو۔ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہے تو

سبائنا بہت مفید ہے۔ بعض وقت اس میں داہنی ٹانگ میں ٹھنڈک کا احساس بھی دیکھا جاتا ہے۔

(۶) اگر گٹھیا دی گانٹھیں پڑگئی ہوں، جوڑ متورم ہو۔ مریض کا مزاج گٹھیا دی ہو یا نقرس کا مرض پرانا ہو گیا ہو (حاد مرض میں یہ دوا بہت کم استعمال ہوتی ہے) تو امونیا فاس سے عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۷) مزمن نقرس میں جبکہ درد کے دوروں کی نوعیت بدلتی رہے۔ کمزوری زیادہ ہو جائے ایسا معلوم ہو کہ غش آجائیگا تو ڈیجی ٹیلس کی اونچی طاقتیں مفید ہوا کرتی ہیں۔

(۸) بایوکیمک میں نیٹرم سلف اور نیٹرم فاس باری باری سے دینا چاہیئے۔

(۹) مندرجۂ بالا دواؤں کے علاوہ سلفر، سٹافی سیگریا، گوائکم اور پلساٹیلا نہایت اہم دوائیں ہیں۔ ان ادویہ کے بعد آرنیکا۔ اسٹی لیگو، تحیم کارب، بربرس اور لائیکو کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

عرق النساء

(لنگڑی کا درد)

SCIATICA

اسباب:۔ گٹھیا بائی یا نقرس کے مادہ کا جسم میں موجود ہونا۔

آتشکی مادہ ۔ سردی سرایت کر جانا ۔ مزمن قبض ۔ مادہ سوزاک ۔ امراض مقعد وغیرہ ۔

علامات :۔ اس کا درد سرین (چوتڑ) سے شروع ہوتا ہے اور گھٹنے کے پچھلی طرف ٹانگ میں ہوتا ہوا پاؤں کی انگلیوں تک پہونچتا ہے ۔ چلنے پھرنے میں یا اُٹھنے بیٹھنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ عموماً حرکت سے یا دبانے سے درد میں زیادتی ہو جاتی ہے ۔ اس کا درد رفتہ رفتہ شروع ہوتا ہے اور پھر نہایت شدید ہو جاتا ہے ۔ لیکن کبھی درد یکایک بھی ہو جایا کرتا ہے ۔ اگر اس کے علاج میں تساہلی برتی جائے اور مرض مزمن شکل اختیار کرلے تو ٹانگ لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے ۔

نوٹ :۔ دراصل نسا نام ہے ایک رگ کا جو سرین (چوتڑ) سے لے کر ٹخنے تک جاتی ہے چونکہ درد کا مادہ اسی رگ میں ہوتا ہے اس لیے اس درد کا نام عرق النساء پڑ گیا ۔ حالانکہ دراصل یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا بلکہ عصب میں ہوتا ہے ۔

پرہیز و ہدایات :۔ مریض کو سردی سے بچائے رکھیں ۔ ماؤفہ ٹانگ کو بار بار سینکیں ۔ سرد یا مرطوب جگہ پر مریض کو نہ بیٹھنے دیں ۔ قبض کسی حالت میں رہنا مناسب نہیں ۔ چنانچہ اس کے لیے نہایت ہلکی اور زود ہضم غذا کھائیں ۔ شراب ، گوشت اور کوفتہ و کباب سے پرہیز رکھیں ۔ مقام درد پر گرم استری یعنی لوہا (قابل برداشت) آہستگی سے پھرائیں ۔ اگر لوہا کپڑے والی استری میسر نہ آئے تو اینٹ کو گرم کر کے صاف کپڑے

میں لپیٹ کر ماؤفہ ٹانگ پر پھرائیں۔

علاج:۔ (۱) اگر جلندار اور پھٹن کا سا درد ہو آرام کرنے سے زیادتی ہوتی ہو۔ البتہ حرکت سے وقتی سکون ہو جاتا ہو اور گرم سینک سے بھی کمی ہو جاتی ہو، سرد اور مرطوب موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہو یا بارش میں بھیگنے کے باعث عرق النساء کی شکایت ہو گئی ہو تو رسٹاکس عمدہ دوا ہے۔ رسٹاکس میں درد کمر بھی ساتھ زیادہ تر کیسوں میں دیکھنے میں آتا ہے۔

(۲) اگر درد کولھے سے ران تک جاتا ہو۔ درد دورہ کی قسم کا ہو جو یکایک آتا ہو اور یکایک کم ہو جاتا ہو۔ ٹھنڈک سے اور چلنے پھرنے سے درد بڑھ جاتا ہو۔ اعضاء میں جکڑن کا احساس ہو۔ گویا شکنجہ میں کسے ہوئے ہیں۔ دوہرا ہونے سے آرام ملتا ہو تو کالوسنتھ دوا ہے۔ دبانے سے اور سینکنے سے درد کا کم ہو جانا بھی اس دوا کی ایک خاص علامت ہے۔

(۳) درد جلندار اور پھاڑنے والا ہوتا ہو۔ شدید بے چینی اور پیاس پائی جائے۔ مریض یکایک کمزور ہو جاتا ہو۔ درد کو سینکنے سے آرام ہو ٹھنڈک سے درد بڑھ جاتا ہو۔ درد نوبت بہ نوبت ہوتا ہو یعنی تکلیف ہر روز، ہر تیسرے یا چوتھے روز، ہر پندرھویں دن، ہر چھ ماہ بعد یا ہر سال ظاہر ہوتی ہو تو آرسنک بہت مفید ہے۔

(۴) عرق النساء جس میں درد اور سُن ہونا یکے بعد دیگرے پایا جائے، ساری ٹانگ کا ماؤف ہونا معلوم ہوتا ہو۔ حرکت سے اور لیٹنے سے درد

بڑھتا ہو۔ البتہ کرسی پر بیٹھنے کی حالت میں کم ہو جاتا ہو ٹانگیں اوپر کو کھینچنے سے یا ان کو پیٹ کے ساتھ لگانے سے درد میں کمی ہوتی ہو تو نفائلم دینا چاہیے۔ اس کی اکثر علامات کالوسنتھ سے ملتی جلتی ہیں۔

(۵) مزمن کیفیت میں جبکہ جلن دار اور سوئیاں چبھنے کے سے درد ہوتے ہوں، داہنی ٹانگ میں تکلیف زیادہ ہو۔ رات کے وقت آرام کرنے کی حالت میں تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ حرکت سے کسی قدر سکون مل جاتا ہو۔ مریض ماؤفہ حصہ کے بل لیٹ نہ سکتا ہو، تو لائیکوپوڈیم دوا ہے۔ داہنی جانب کے عرق النساء کے لیے یہ خاص دوا ہے۔

(۶) عرق النساء جس کی زیادتی بیٹھی ہوئی حالت میں اور کمی لیٹ جانے سے ہو، جوڑوں میں کھچاؤ ہو جس سے بعض وقت مریض کو جھک کر چلنا پڑے، مریض کو یہ احساس کہ جیسے جوڑ بند چھوٹے ہو گئے ہیں، تو امونیا میور خاص دوا ہے۔ شدید اور لمبے کیسوں میں یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے۔

(۷) اگر عرق النساء کا سبب آتشکی مادہ ہو۔ سینکنے سے درد میں کمی ہوتی ہو۔ غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک درد میں زیادتی رہتی ہو۔ پنڈلیوں میں حد درجہ ذکی الحسی ہو تو سفلینم کی اونچی طاقتیں مفید ہوا کرتی ہیں۔

(۸) بائیوکیمک میں کالی فاس اور میگنیشیا فاس یکے بعد دیگرے دینا بہت مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ذیل کی ادویہ نہایت ضروری اور

اہم ہیں۔ اکونائٹ۔ نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ کالی آئیوڈائڈ۔ سلفر۔ کلکیریا۔ کاسٹکم۔ آرنیکا۔ بیلاڈونا۔ سمی سی فوگا اور کیموملا۔

اعصابی درد

NEURALGIA

اسباب :۔ اعصابی کمزوری، عصبی خراش، مرض آتشک، امراض مفاصل، نقرس، مزمن قبض، کثرت شراب نوشی، کثرت جماع، کثرت محنت، عام کمزوری، کمی خون، پارہ یا سیسہ وغیرہ کا زہر، سردی لگنا، ملیریا اور بدہضمی وغیرہ۔

علامات :۔ یہ درد عموماً چہرہ، ابرو، آنکھ کے ڈھیلے، رخسار، ٹھوڑی یا جبڑہ میں ہوتا ہے۔ سر میں بھی اعصابی درد ہوتا ہے اور یوں جسم کا کوئی حصہ بھی ماؤف ہو سکتا ہے۔ یہ درد دراصل عضلات یعنی گوشت یا ہڈی میں نہیں ہوتا بلکہ اعصاب میں ہوتا ہے۔ یہ درد عموماً دورہ کی شکل میں اٹھتا ہے اور اس قدر شدید اور نشتر لگنے کا سا ہوتا ہے کہ مریض کی جان پر بن آتی ہے۔ اگر مرض پرانا ہو جاتا ہے تو درد کا دورہ ہفتوں یا مہینوں کے بعد ہوا کرتا ہے۔ بعض حالات میں درد کے ساتھ ماؤفہ عضلات اینٹھ جاتے ہیں۔

نوٹ :۔ اعصابی درد سے مراد اس قسم کا درد ہے جس کا کوئی ظاہرا سبب

نہ معلوم ہو یعنی ماؤفہ حصہ پر کسی قسم کی سوزش اور ورم نہ ہو۔ درد بجائے گوشت کے عصب ماؤف میں ہوتا ہو۔ درد دفعۃً اٹھتا ہو اور اسی طرح غائب بھی ہو جاتا ہو۔

پرہیز و ہدایات :۔ اصل سبب مرض کو دریافت کریں۔ اگر بدہضمی اس کا باعث ہو تو اس کا تدارک کریں۔ آتشک، ملیریا یا گٹھیا بائی وغیرہ کے سبب سے ہو تو مناسب پرہیز اور علاج کریں۔ (جیسے دیکھو اپنے موقع پر) ترشی۔ بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ سر میں درد کی حالت میں پاؤں کی مالش کروانے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ (۱) دورہ کے ساتھ درد، آنکھوں میں، گال کی ہڈی میں یا ابرو میں درد ہو یا درد گدی سے شروع ہوتا ہو، درد ہر روز وقت مقررہ پر ہوتا ہو یا آفتاب نکلنے کے وقت سے شروع ہو کر دوپہر تک بڑھے اور اس کے بعد گھٹے۔ درد میں مرطوبیت سے یا دبانے سے زیادتی ہو جاتی ہو، بائیں جانب خاص طور سے ماؤف ہو تو سپائی جیلیا دینا چاہیئے یہ اس مرض کی ایک اہم دواؤں میں سے ہے۔

(۲) اگر سردی سے اعصابی درد (خصوصاً چہرہ کا) ہو گیا ہو۔ چہرہ سرخ اور گرم ہو، خوف اور گھبراہٹ زیادہ ہو۔ درد کی شدت سے مریض بے چین ہو جائے تو اکونائٹ دینا چاہیئے۔ یہ دوا عموماً ابتدائی کیفیتوں میں دی جاتی ہے۔

(۳) شدید کاٹنے والا درد: درد کنپٹی، کان، گردن تک پھیلے ناک، آنکھ کے ڈھیلے میں یا گال میں درد۔ روشنی اور شور و غل یا ٹھنڈی

ہوا سے تکلیف بڑھ جائے۔ آرام کی حالت میں اور گرمی سے سکون ملتا ہو۔
درد دفعتہً اُٹھتا ہو اور دفعتہً کم ہو جاتا ہو تو بیلاڈونا نہایت مفید ہے اگر کسی
وجہ سے بیلاڈونا فیل ہو جائے تو اٹھوویں سلفٹ نمبر ۳ دیں۔

(۴) درد جس میں گرم سوئیوں کے چبھنے کا احساس ہو، ڈنک
لگنے کا سا، جلن دار اور نوبتی قسم کا دورہ ہو درد کے مارے مریض ایک
جگہ قائم نہ رہتا ہو۔ درد خصوصاً آنکھ کے گرد ہو، کنپٹی میں جلن ہو تو آرسنک
کی اونچی طاقتیں دینا چاہیے۔ (بعض وقت نیچی طاقتوں میں دوا کے
اثر معکوس سے تکلیف بڑھ جاتی ہے)۔

(۵) چہرہ کی ہڈی میں (خصوصاً بائیں جانب) کھنچاؤ کا درد ہو یا
رحمی تکلیفیں بھی ساتھ ساتھ پائی جائیں تو سیپیا مفید ہے۔ حمل کے ایام
میں اگر عورتوں کو عصبی درد ہو جاتا ہو تو ان کے لیے اکثر و بیشتر حالات میں
یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۶) شدید اعصابی درد، مریض مانند ماہی بے آب کے تڑپے۔
درد سر کی وجہ سے سر میں پسینہ نکل آئے۔ چہرہ سرخ تمتمایا ہوا ہو۔ پیاس
معلوم ہوتی ہو۔ مریض چڑچڑا اور غصہ ور ہو جائے، رات کو تکلیف زائد ہو
تو کیموملا بہت مفید ہے۔ اونچی طاقت میں دینا چاہیے۔

(۷) سر اور چہرہ میں (خصوصاً داہنی جانب) پھاڑنے والا درد ہو۔
درد جبڑے سے کنپٹی تک ہو۔ آنکھوں سے پانی بہے، مریض ٹھنڈی
اور کھلی ہوا کی خواہش کرے۔ گرم چیز کے لگانے سے تکلیف بڑھ جائے

تو پلساٹیلا دینا چاہیے ۔

(۸) جب بہترین منتخب شدہ ادویہ ناکام رہی ہوں ۔ چاند پر جلن کا احساس ہو یا دانتوں کے دب جانے سے تکلیف ہو گئی ہو ، جبڑے میں خاص طور پر درد ہوتا ہو اور آنکھوں میں تکلیف ہو تو سلفر دینا چاہیے ۔

(۹) بایوکیمک میں اگر گرمی سے (سینک سے) آرام ہوتا ہو تو مگنیشیا فاس عمدہ دوا ہے ۔ (اگر آنکھ یا منہ سے پانی بھی آتا ہو تو نیٹرم میور دوا ہے) ٹھنڈ لگ جانے سے یا تمتماہٹ اور بخار کی حالت میں فیرم فاس اور مگنیشیا فاس باری باری دینا چاہیے ۔ کمزور اعصابی اور کمی خون والے مریضوں کے لیے کالی فاس عمدہ دوا ہے ۔

(۱۰) دیگر ادویہ جو نہایت ضروری ہیں وہ کالوسنتھ ، نکس وامیکا ، سمی سی فوگا ، رسٹاکس ، بیسمم ، جلسیمم ، کالمیا ، پلانٹیگو ، وربیسکم ، پلاٹینا ، سٹافی سیگریا ، آئرس ، کاسٹکم ، چائنا اور ہائپریکم ہیں حسب علامت باقاعدہ تشخیص کر کے دیں ۔

فالج

PARALYSIS

اسباب :۔ مرض سکتہ ، دماغ کی رسولی ، مرگی ، بادگولہ ، آتشک ، عصبی کمزوری ، ریڑھ پر چوٹ لگنا ۔ حرام مغز کا ماؤف ہو جانا ، کثرت جماع ،

شدت کی سردی، سوزاک کے باعث مثانہ میں ورم اور خراش کا ہونا، کثرت مے نوشی، رنج وغم وتفکرات، دماغی امراض، شدید بدہضمی، مرض گٹھیا بائی، سمیت سیسہ یا تانبا اور غلبہ بلغم وغیرہ۔

علامات:۔ مختلف مقامات وعلامات کے لحاظ سے فالج کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً نچلے دھڑ کا فالج یعنی PARAPLEGIA لقوہ (چہرہ کا فالج) FACIAL PARALYSIS بچوں کا فالج یعنی INFANTILE PARALYSIS سر سے پاؤں تک نصف جسم کا فالج یعنی HEMIPLEGIA وغیرہ وغیرہ۔

عضو ماؤفہ معطل اور بیکار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اگر نصف جسم سر سے پاؤں تک ماؤف ہو جاتا ہے تو مریض چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتا ہے۔ کبھی مرض سکتہ کے ساتھ یکایک فالج ہو جاتا ہے کبھی ابتدا میں محض دردسر ہوتا ہے یا متلی وغیرہ ہوتی ہے اور اس کے بعد اچانک فالج کا حملہ ہو جاتا ہے۔ ماؤفہ جانب کے ہاتھ پاؤں بالکل بیکار ہو جاتے ہیں۔ ہوش وحواس میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر مثانہ یا رودہ مستقیم پر بھی فالج کا اثر ہوتا ہے تو پیشاب پاخانہ ازخود نکل جاتا ہے یا پیشاب قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے۔ چہرہ کے فالج یعنی لقوہ میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ منہ سے رال ٹپکتی ہے۔ پانی پیتے وقت منہ سے پانی باہر بہہ جاتا ہے۔ ماؤفہ جانب کی آنکھ کھلی رہتی ہے۔ مریض نہ تھوک سکتا ہے اور نہ سیٹی وغیرہ بجا سکتا ہے جس طرف کو چہرہ کھنچا ہوا ہو وہ طرف تندرست ہوتی ہے۔

نوٹ :۔ اس مرض میں جس قدر جلد ہو سکے علاج کیا جائے ورنہ جس قدر دیر ہو گی اُسی قدر مرض لاعلاج ہوتا جائے گا۔ علاوہ ازیں اگر گردن کے پہلے مہرے سے تیسرے مہرے تک والا حصہ ماؤف ہو جائے تو فوراً ہلاکت واقع ہوا کرتی ہے۔ اسی طرح جسم کے بائیں جانب کا فالج زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ قلب کے ماؤف ہو جانے سے مریض آن واحد میں کوچ کر جاتا ہے۔ سن ضعیفی میں بھی فالج کا حملہ عموماً مہلک ثابت ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :۔ ابتدائے مرض میں مریض کو بالکل آرام سے لٹائے رکھیں۔ کئی روز تک غذا میں سخت پرہیز کرائیں چنانچہ تین چار روز تک سوائے شہد کے پانی کے دوسری غذا مریض کو نہ دیں۔ قبض کا ہونا اس مرض میں ٹھیک نہیں۔ رفع قبض کے لیے انیما دیں۔ مریض کو سرد ہوا سے بچائے رکھیں۔ شراب سے پرہیز کرائیں۔ مرض کی شدت کم ہو جانے پر نہایت ہلکی غذا دینا شروع کریں۔ گوشت صرف گوریا یا کبوتر کا دیا جا سکتا ہے۔ بلکہ کبوتر کا شوربہ اس کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ صرف نباتاتی غذا اور دودھ کا استعمال بہتر ہے۔ آب نخود (چنے کا پانی) دینا بھی بہت مفید ہے۔

ترکیب ماءالعسل (شہد کا پانی) :۔ شہد ایک حصہ لے کر دو حصہ پانی میں جوش دیں۔ جب تہائی حصہ پانی باقی رہ جائے چھان کے کام میں لائیں۔ اگر خالص شہد میسر نہ آئے تو اسی مقدار میں گڑ ملائیں۔

علاج:- (۱) اس مرض کی سب سے اہم دوا کاسٹکم ہے۔ اکثر و بیشتر حالات میں یہ دوا عمدہ کام کرتی ہے۔ اس دوا میں واحد عضو کا فالج خصوصیت سے دیکھنے میں آتا ہے مثلاً ادھرنگ، لقوہ، زبان کا فالج، ٹانگوں کا فالج، مثانہ کا فالج، آلات نطق کا فالج وغیرہ جس میں تشنج، رعشہ اور بےچینی وغیرہ بھی دکھائی دیتی ہے۔ زبان اور چہرہ کے فالج کے لیے یہ دوا نہایت شہرت حاصل کرچکی ہے۔

(۲) بوڑھے لوگوں پر فالج کا حملہ ہو یا سکتہ کے بعد فالج ہو جائے یا اگر جوانوں میں چہرہ کا فالج (لقوہ) ہو جائے یا زبان مفلوج ہو جائے، یا ذہنی فالج ہو جائے جس سے قوائے عقلیہ ناکارہ ہو جائیں تو بریاکارب عمدہ دوا ہے۔

(۳) اعصاب مفلوج ہوں۔ ہاتھ پیر یا تمام جسم کانپے یعنی رعشہ کی کیفیت ہو، کمزوری اور غفلت پائی جائے تو جلسیمم دوا ہے۔ بچوں کا فالج اور آنکھ عضلات کا فالج بھی اس میں پایا جاتا ہے۔ اگر جذبات یا بری خبر سے مفلوجیت پیدا ہو جائے تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔ لرزہ یا کانپنا اس دوا کا مخصوص نشان ہے۔

(۴) اوپر یا نیچے دھڑ کا فالج جس میں حرکت یا احساس ختم ہو جائے ماؤف حصص جلد از جلد سوکھ جائیں اور لاغر ہوتے جائیں مریض کے جسم میں چستی چالاکی بالکل نابود ہو جائے یہاں تک کہ آنتوں یا مبرز میں بےحسی کے باعث مریض کو پاخانہ نہ ہوتا ہو، زبان بھاری ہو گئی ہو، پاخانہ مشکل

سٹی کے ہوتا ہو تو بیلم بہت مفید ہے۔ اعشہ مع فالج بھی اس دوا کے زیر اثر آتا ہے۔

(۵) سکتہ کے بعد فالج یا شرابیوں یا بوڑھے لوگوں کا فالج یا پیشاب و پاخانہ رک جانے سے فالج کا حملہ ہو مریض کی آنکھیں نیم کھلی ہوں۔ نیند میں خراٹے لے۔ پیشاب بند ہو جائے تو اوپیم مفید ہے۔

(۶) رات کو برابر جاگنے پر یا رنج و غم یا دماغی جذبات سے فالج ہو، ہسٹریکل مزاج ہو تو اگنیشیا دینا چاہیے۔

(۷) اگر مرطوب جگہ پر لیٹنے سے یا بھیگ جانے سے فالج ہو گیا ہو، یا مریض گٹھیا دی مزاج ہو تو رسٹاکس عمدہ دوا ہے۔ بخاروں سے پیدا شدہ جسم کے نچلے حصے کا فالج یا بائیں کا فالج، پپوٹوں کا فالج، اور مفلوج حصص کا سُن ہو جانا اس دوا میں پایا جاتا ہے۔

(۸) بائیو کیمک میں کالی فاس اور مگنیشیا فاس باری باری سے دینا بہت مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سلفر۔ فاسفورس۔ کونیم۔ آرسنک۔ چائنا۔ لیکیسس۔ سٹانم۔ نکس وامیکا۔ اکونائٹ۔ کیوپرم۔ سیپیا۔ اور کالی کلور بہت ضروری اور اہم ہیں۔

تشنج

CONVULSION

(بچوں میں تشنجی دورہ کے لیے دیکھو ام الصبیان کے دورے حصہ دوم کے باب سوم میں)

اسباب:۔ مرگی، مرض کزاز، بعض دماغی امراض مثلاً صدمہ، خوف، تشدد، غصہ، یوریمیا یعنی سمیت بول، قبض، بچوں میں پیٹ کے کیڑے، دانت نکلنا، کمی خون دماغ، ایام حمل، فتور حیض، سردی لگنا، آتشک یا سوزاک کے اثرات مابعد، کثرت جماع اور مشت زنی وغیرہ۔

علامات:۔ اچانک نیم بے ہوشی واقع ہو کر مریض کے ہاتھ، پاؤں اور جسم کے دیگر عضلات اینٹھنے لگتے ہیں۔ جسم اکڑ جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں، چہرہ تمتمانے لگتا ہے۔ سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ دورہ کے وقت مریض کو چت لٹا دیں، سر پر برف رکھیں یا سرد پانی دھاریں یا سر پہ کپڑا رکھ کر اس کو برابر تر کرتے رہیں۔ اگر اس کے باوجود تشنج میں کمی نہ ہو تو پاؤں گرم پانی میں ڈال دیں یا گرم پانی کا ترڑا کریں یعنی دھاریں۔ غذا میں صرف دودھ، آش جو، سابودانہ، شوربا، مونگ کی دال کا پانی دیں۔ اگر قبض ہو تو شیاف سے پاخانہ کرا دیں۔

علاج :- (۱) بچوں کے تشنج میں اگر دانت نکلنے کا زمانہ ہو تو معمولی حالت میں اگنیشیا دینا کافی ہوا کرتا ہے لیکن اگر شدید قسم کے دورے پڑتے ہوں اور بچہ چیخ اُٹھتا ہو تو کیموملا دوا ہے۔ ان دونوں ادویہ کے فیل ہو جانے پر بیلاڈونا دینا کافی ہوا کرتا ہے۔

(۲) دانت نکلنے کے زمانہ میں بچوں کا تشنج یا خنازیری مزاج بچوں کا تشنج جبکہ کیموملا یا بیلاڈونا پورے طور پر شفا دینے سے قاصر رہے ہوں تو سلفر اور کلکیریا کارب بہت مفید ہیں صبح کو ایک خوراک سلفر اور بعد میں روزانہ تین خوراک کلکیریا کارب دینا زیادہ مناسب ہوا کرتا ہے۔

(۳) اگر پیٹ میں کیڑوں کے باعث تشنج ہوتا ہو تو سنا دینا چاہیے۔ اگر سنا فیل ہو جائے تو مرک دینے سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔

(۴) اگر اچانک خوف سے تشنج ہو، چہرہ کے عضلات میں پھڑکن ہو منہ سے پھین آئے تو ہیوسمس دینا چاہیے۔

(۵) اعضاء میں پھڑکن اور کانپنا، مریض زور زور سے چیخے۔ سانس خراٹے کے ساتھ لے۔ بے ہوشی طاری ہو جائے۔ خوف سے تشنج ہو تو اوپیم مفید ہے۔

(۶) اچانک تشنج، بخاروں میں یا ابھاروں کی حالت میں تشنج۔ اعضاء ہلنے لگیں، پیشاب اور پاخانہ از خود ہو جائے تو سٹرامونیم مفید ہے۔

(۷) مستورات میں حمل کے ایام میں یا زچہ خانہ میں تشنج ہو تو بیلاڈونا، پلاٹینا، ہیوسمس، اگنیشیا اور سٹرامونیم میں سے کوئی ایک دوا حسب علامت

دینا چاہیے۔

(۸) مستورات کو ولادت کے وقت تشنج ہو تو کیموملا، اگنیشیا، اپیکاک اور سیکیل میں سے کوئی دوا دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نکس وامیکا، پلمبم، زنکم، ویریٹرم، اپیکاک، کافیا، کیمفر، سائیکوٹا اور بیلیڈونا ہسیم نہایت اہم اور ضروری ادویہ میں سے ہیں۔ حسب علامت دیں۔

لڑکھڑاتی چال

LOCOMOTOR ATAXIA

اسباب:۔ عام کمزوری۔ کثرت سے نوشی و کثرت جماع۔ جلق۔ ریڑھ میں چوٹ لگنا۔ مرض آتشک کے اثرات مابعد۔ سردی لگنا۔ مرطوب جگہ پر لیٹنا اور اعصابی کمزوری وغیرہ۔

علامات:۔ شروع مرض میں جسم میں جابجا درد ہوتا ہے جو عموماً دورہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ یہ درد ٹانگوں میں زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ سماعت اور بصارت میں کم و بیش فرق آجاتا ہے۔ پیشاب کی بھی تکالیف رونما ہو جاتی ہیں۔ پیشاب عموماً قطرہ قطرہ آتا ہے۔ اس کے بعد مریض کی دونوں ٹانگوں کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ مریض لڑکھڑا کر چلتا ہے۔ اگر مریض اپنی آنکھیں بند کر لے تو وہ سیدھا کھڑا تک نہیں رہ سکتا بلکہ

ڈگمگا کر گر جاتا ہے ۔ جسم کے مختلف مقامات پر سنسناہٹ سی معلوم ہوتی ہے اور جلد کی حس کم ہو جاتی ہے اور جسم کے حصے جا بجا بالکل سُن ہو جاتے ہیں ۔ شدید ترین حالات میں مریض فالج کا شکار ہو جاتا ہے یا گھٹنے اور کہنی وغیرہ کے جوڑ میں بدنمائی پیدا ہو جاتی ہے یا ان میں مواد پڑ جاتا ہے ۔ آخری درجہ میں ہاتھ بھی مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ تمام عضلات بیکار ہو جاتے ہیں اور مریض اپاہج کی طرح پڑا رہتا ہے ۔ اس مرض کا انجام عموماً خراب ہی ہوتا ہے ۔ چونکہ اس مرض کا باعث اکثر آتشک ہوتا ہے اس لیے اگر ابتدا میں نہایت صحیح ادویہ استعمال کرائی جائیں اور مناسب پرہیز سے کام لیا جائے تو شفا کی اُمید ہو سکتی ہے ۔

پرہیز و ہدایات :۔ مریض کو سردی سے بچائیں ، دماغی کام کرنے سے روکیں بلکہ فکر و تردد اور غم سے آزاد رہنے کی ہدایت کریں ۔ جماع اور شراب نوشی بالکل ترک کرا دیں ۔ اگر اس کا سبب آتشک ہو جیسا کہ زیادہ کیسوں میں دیکھنے میں آتا ہے تو اس کا مناسب علاج کریں (جسے دیکھو اپنے موقع پر) پیشاب بند ہو جانے پر شانہ پر ٹکور کریں ۔ اگر مریض میں لڑکھڑاہٹ زیادہ پائی جائے تو بیساکھی کے سہارے چلنے کی ہدایت کریں ۔ غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم دیں ۔

علاج :۔ لڑکھڑائی چال کے لیے ارجنٹم نائٹ ، آرسنک ، نکس وامیکا ۔ فاسفورس اور پلمبم چوٹی پر کی دوائیں ہیں ۔ عموماً یہ پانچوں دوائیں مرض کو قابو میں کر لیتی ہیں ۔ ان ادویہ کے بعد جلسیمیم ، پکرک ایسڈ ۔ ایلومنا ۔ زنکم ۔

کاسٹکم، بیلاڈونا، ٹیرنٹولا اور سائنگرو پین سلفٹ کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔

رعشہ

CHOREA

اسباب:۔ امراض مفاصل، عصبی کمزوری، کمی خون، صدمہ، مادۂ بلغم اور امراض رحم و فتور حیض وغیرہ۔ یہ مرض کبھی موروثی ہوتا ہے اور کبھی اس کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔

علامات:۔ اس مرض میں کوئی چیز اٹھانے سے ہاتھ کانپنے لگتے ہیں۔ ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کے عضلات خود بخود ہلتے رہتے ہیں۔ کھڑے ہونے میں پاؤں لرزتے ہیں۔ لقمہ منہ میں لے جاتے وقت ہاتھ جھٹکا کھاتا ہے جس سے لقمہ بجائے منہ میں جانے کے ادھر ادھر ہو جاتا ہے اور مریض بڑی مشکل سے کھانا کھا پاتا ہے۔ بعض حالات میں جب شدید حرکت ہوتی ہے تو مریض پلنگ پر ہلتا ہوا پڑا رہتا ہے ایسی حالت میں مریض کو دوسرا شخص کھانا پانی دیتا ہے۔ بولنا، کھانا، پینا یہاں تک کہ سونا دشوار ہو جاتا ہے۔ مریض کو قبض رہتا ہے اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اگر ایام حمل میں یا امراض مفاصل کے باعث یہ مرض ہو جائے تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے ضعیفی میں بھی یہ مرض لاعلاج ہی ہوا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو آرام پہونچائیں۔ کسی قسم کی حرکت

نہ کرنے دیں۔ قبض کی حالت میں انیما دے کر قبض رفع کریں۔ دماغی کام کرنے سے مریض کو روکیں، اخبار بینی اور تاش و شطرنج وغیرہ کے کھیلنے سے مریض کو منع کریں۔ انڈے کی زردی نیم برشت کا کھانا اس مرض میں بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ ہلکی غذا از قسم دودھ، شوربا، مونگ کی دال کا پانی، سابودانہ اور کھچڑی وغیرہ دیں۔ اگر گٹھیا بلائی کے سبب سے یہ شکایت ہو جائے تو مریض کو گوشت قطعی نہ دیں بلکہ صرف دودھ پر رکھیں۔

علاج:۔ (۱) اگر یکایک خوف کھا جانے سے رعشہ ہو گیا ہو یا نوجوان لڑکیوں کو سن بلوغت کے وقت یہ شکایت ہو جائے عصبی کمزوری ہو۔ مریض مغموم رہتا ہو تو اگنیشیا بہت عمدہ دوا ہے ابتدائی حالت میں یہ دوا خوب کام کرتی ہے یا کم از کم مرض کی شدت کو روک دیتی ہے۔

(۲) اگر کسی وجہ سے اگنیشیا فعل ہو جائے تو کاسٹکم دینا مفید ہوا کرتا ہے جبکہ درد مفاصل کے باعث یا سردی کھا جانے کے بعد یہ شکایت ہو گئی ہو۔ مریض کو بولنے میں دقت ہوتی ہو۔ ٹانگ، چہرہ، زبان اور بازو وغیرہ تمام اعضا کانپتے ہوں جس سے مریض ایک حالت میں نہ رہ سکے۔

(۳) رعشہ جس میں اعضا ہر وقت ہلا کریں۔ ریڑھ کی ہڈی میں ذکی الحسی ہو۔ خارج لگانے سے مرض میں کمی ہو جاتی ہو تو ٹیرنٹولا مفید ہے۔

(۴) رعشہ جس میں ہاتھ اور پاؤں کے عضلات کانپیں۔ مریض کو

نیند کے دوران آرام ملتا ہو نیز جسم کے مختلف حصص میں تشنج اور اینٹھن ہو تو کیوپرم بہت مفید ہے۔ رعشہ کی اہم ترین دواؤں میں اس کا شمار ہے۔ حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں دینا چاہیے۔

(۵) رعشہ جس میں دماغ بھی ماؤف ہو جائے۔ تمام جسم میں رعشہ ہوتا ہو۔ مریض سے مضحکہ خیز حرکات صادر ہوں تو سٹرامونیم مفید ہے۔

(۶) اگر بہترین منتخب شدہ ادویہ ناکام رہیں تو کلکیریا کارب یا سلفر دینا بہت مفید ہے۔ کلکیریا کارب کے مریض کو بولنے میں دقّت ہوتی ہے۔ بات کرنے میں مریض اپنی زبان کو کاٹ لیتا ہے۔

(۷) بایو کیمک میں کلکیریا فاس اور مگنیشیا فاس باری باری سے دینا چاہیے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ زنکم، آرسنک، بیلاڈونا، سائیکوٹا، سمی سی فوگا، نکس وامیکا اور ویرٹرم وِرائڈ نہایت اہم اور ضروری ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

باب یازدہم

امراض ظاہر بدن

(مفصل خارجی علاج کے لیے دیکھو کتاب مخزن خارجی علاج)

آتشک

SYPHILLIS

اسباب :- یہ ایک نہایت متعدی اور موذی مرض ہے جو چھوت سے دوسرے کو لگ جاتا ہے یعنی آتشکی عورت سے مجامعت کرنے اور اس کے ساتھ بستر میں سونے سے اور ایک ہی برتن میں کھانے پینے سے یہ مرض ہوجایا کرتا ہے۔ آتشک کا زہریلا مادہ عموماً ناجائز مجامعت ہی کے وقت جسم انسانی میں سرایت کرتا ہے یا یوں سمجھنا چاہیے کہ قدرت کی طرف سے زناکاری کی سزا آتشک کا مرض ہے۔ یہ مرض موروثی بھی ہوا کرتا ہے یعنی آتشکی والدین سے مولود کو بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔

علامات :- اس مرض میں عضو تناسل پر زہریلے دانے پیدا

ہوتے ہیں ۔جن کا زہر رفتہ رفتہ تمام جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور طرح طرح کے امراض کا موجب ہوتا ہے ۔ابتدا میں اس میں مقام سرایت پر خصوصاً عضو تناسل پر ایک سخت سا ابھار شروع ہوتا ہے جس میں کسی قسم کا درد وغیرہ نہیں ہوتا البتہ کسی قدر سرخی ہوتی ہے ۔اس قسم کی پھنسی پیدا ہونے کے ہفتہ عشرہ کے بعد رفتہ رفتہ جسم کے تمام غدود جاذبہ متورم ہوجاتے ہیں اور یہ کیفیت دو تین ماہ تک رہتی ہے اس کے بعد آتشک کا زہر جسم کی گہرائی میں سرایت کرنے لگتا ہے ۔سر میں درد رہتا ہے حلق اور تالو متورم ہو جاتے ہیں ۔اعضائے تناسل، بازو، ران، اور شکم وغیرہ پر پھنسیاں نکل آتی ہیں جن میں مواد پڑ جاتا ہے لیکن درد جلن یا خارش وغیرہ بالکل نہیں ہوتی اور یہی آتشکی پھنسیوں کی خاص پہچان ہے ۔ ایک سال کے بعد یہ مرض انتہا کو پہونچنے لگتا ہے یعنی سر کے بال گر جاتے ہیں ۔ ہونٹ، منہ، زبان اور حلق وغیرہ میں زخم پڑ جاتے ہیں ۔ یہاں تک کہ تمام جسم سڑنے لگتا ہے ۔جا بجا ناسور بن جاتے ہیں ۔ مریض بہت کمزور اور لاغر ہو جاتا ہے ۔ہڈیوں میں بدوضعی پیدا ہو جاتی ہے اور رات میں ان میں سخت درد ہوتا ہے ۔غرض مریض کی حالت ناگفتہ بہ اور قابل رحم ہوتی ہے ۔

نوٹ:۔ تمام لوگ اس کو معمولی بیماری سمجھتے ہیں مگر نعوذ باللہ یہ نہایت خبیث مرض ہے جو انسان کو زندہ درگور کر دیتا ہے ۔اور جس کے باعث سیکڑوں قسم کے مہلک امراض مثلاً فالج، مرگی، امراض مفاصل، امراض

قلب وجگر اور دیوانگی وغیرہ ظہور پذیر ہو جاتے ہیں۔

پرہیز وہدایات:۔ مریض کو تبدیل آب وہوا کریں۔ غذا مقوی دیں۔ بھونے ہوئے چنے یا بیسن کی روٹی کا کھانا بہت مفید ہے۔ بادی، ترشی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ تیل اور مرچ ترک کردیں۔ قبض نہ رہنے دیں۔ اور پھنسی کے ظاہر ہوتے ہی اس پر ٹنکچر ہائڈراسٹس دن میں کئی بار لگائیں۔

علاج:۔ (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا مرک سال ہے۔ حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں اکسیر ہے۔ اگر زخم کے کنارے سرخ اور سخت ہوں، بدبودار مواد کا اخراج ہوتا ہو۔ منہ سے بدبو آتی ہو، زخم میں جلن ہوتی ہو۔ غرض آتشکی دانے قریب قریب ہر قسم کے اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ لیکن اگر مواد زیادہ پتلا آتا ہو جس سے ہڈی کے گودے کے مانند کپڑے پر داغ آجاتا ہو تو مرک کار زیادہ مفید ہے۔

(۲) اگر زخم سے خون آسانی سے اور زیادہ مقدار میں بہتا ہو مواد پتلا بدبودار نکلے۔ ذرا سا چھونے سے زخموں میں احساس ہو جیسے کوئی لکڑیاں چبھو رہا ہے۔ زخم کے کنارے اُبھرے ہوئے ہوں یا ہڈیاں سڑنے لگی ہوں۔ پارہ کا بیجا اور بے تحاشا استعمال کرایا گیا ہو تو نائٹرک ایسڈ دینا چاہیے۔ سفلس کے دوسرے درجہ میں بھی یہ دوا خوب کام کرتی ہے۔ یا جب مرک سال فیل ہو جائے۔

(۳) جب زخموں میں جلن ہوتی ہو، بدبودار مواد کا اخراج ہوتا ہو،

زخم میں باجرے کی طرح کے دانے ہوں۔ یا زخم کے کنارے سخت ہوں اور ذرا سا چھونے سے خون بہنے لگے، رطوبت سوزشی، پتلی اور متعفن ہو تو آرسنک بہت مفید ہے۔

(۴) اگر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوں جو آہستہ آہستہ پھیلیں اور لسدار رطوبت خارج ہو تو ارجنٹم نائٹ دینا چاہیے۔

(۵) اُبھرے ہوئے زخم جن میں باجرے کے سے ذرّے بہ کثرت پائے جائیں زخم کے کنارے سرخ ہوں تو تھوجا مفید ہے۔ آتشک کے ساتھ اگر سوزاک بھی ہو تو یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے۔

(۶) اگر بہترین منتخب شدہ ادویہ فیل ہو جائیں یا سخت قسم کے ابھار جو نہ پھوٹیں اور نہ مندمل ہوں یا جن سے متعفن قسم کا مواد نکلے، ہڈیاں ماؤف ہو جائیں اور ان میں گانٹھیں پڑ جائیں تو کالی آیوڈائڈ ایک یقینی دوا بن جاتی ہے۔ یہ دوا مرک سال کے بعد بہتر کام کرتی ہے۔

(۷) آتشک کا تیسرا درجہ۔ جب بال گرنے لگیں، حلق اور تالو میں بھی زخم پائے جائیں۔ ہڈیاں سڑنے لگیں۔ زخموں میں ناسوری کیفیت پیدا ہو جائے۔ پارے کے بیجا استعمال سے دانت سڑ گئے ہوں، ہڈیوں کے سرے بڑھ گئے ہوں تو فلورک ایسڈ کا دینا بارانِ رحمت ہے۔

(۸) اگر گوشت مُردار ہو گیا ہو، زخم کے کنارے نیلگوں ہوں، جن سے سیاہ رنگ کا مواد نکلتا ہو۔ آتشک سے ناک کی بلغمی جھلیاں ماؤف ہو جائیں حلق کا رنگ بینگنی ہو یا حلق میں زخم ہو تو لیکیسس دینا چاہیے۔

(۹) ڈاکٹر ہیل آتشک کا علاج بربرس اکوئی فولیم مدر ٹنکچر سے کیا کرتے تھے۔ اور مریض کو مدر ٹنکچر کے پانچ سے دس قطرہ فی خوراک دن میں تین بار دیتے تھے۔

(۱۰) بائیوکیمک میں کالی میور اس مرض کی مجرب دوا ہے۔ مگر سفلس کے تیسرے درجہ میں سلیشیا مفید ہے۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سفلینم، مرک آئیوڈائڈ ریوبرم، ہیپر، سلیشیا، اورم میٹ، بڈیاگا، سنا بیرس اور سٹانی سیگریا بہت ضروری اور خاص دوائیں ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اکوتہ

ECZEMA

اسباب:۔ سردی اور گرمی کا سرایت کرجانا۔ خرابی ہاضمہ۔ امراض مفاصل۔ مقامی خراش۔ خرابی خون اور ضعف اعصاب وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں چھوٹی چھوٹی نہایت باریک پھنسیاں بہت گنجان پیدا ہوتی ہیں۔ ماؤفہ جلد سرخ ہوجاتی ہے جس میں درد، جلن اور خارش نہایت شدید ہوتی ہے۔ جب وہ ننھی ننھی پھنسیاں پک جاتی ہیں، تو اُن میں سے رطوبت رستی ہے جس سے کھرنڈ جم جاتی ہے، جس کے نتیجے سے پتلی پانی کی سی رطوبت بہا کرتی ہے۔ یہ مرض

جسم کے کسی حصّہ میں ہو سکتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مقام ماؤفہ پر حتی الوسع پانی نہ پڑنے دیں۔ کھرنڈ اتارنے کے لیے کپڑے کو تیل میں تر کر کے اس کے اوپر بچھائیں۔ پھر مناسب مرہم لگائیں، بینگن، لہسن، شراب، انڈا، گرم مسالہ، ترشی، بادی اور میٹھی اشیاء سے پرہیز کریں۔ دودھ، ساگودانہ، مونگ کی دال اور سبز ترکاریوں کا استعمال مفید ہے۔

علاج:۔ اس مرض کے لیے سورنیم، گریفائٹس، ہائڈروکوٹائل، رسٹاکس۔ سلفر۔ مرک۔ مزیریم۔ بورکس۔ کلکیریا کارب۔ لیکیسس۔ کالی کارب۔ ڈلکمارا۔ پٹرولیم۔ آرسنک۔ سائیکوٹا اور کاربوویج وغیرہ نہایت اہم دوائیں ہیں۔

کان کے اکوتہ کے لیے عموماً گریفائٹس۔ لیکیسس یا مرک سال دینے سے فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔

ہاتھوں اور انگلیوں کے اکوتہ کے لیے کاربوویج، مرک، سیپیا، اور سلفر مفید ہے۔

ناک اور ہونٹ کے اکوتہ کے لیے گریفائٹس۔ کالی کارب۔ سیپیا اور فاسفورس دینا چاہیے۔

کھرنڈ دار اکوتہ کے لیے آرسنک۔ کلکیریا۔ گریفائٹس۔ نیٹرم میور۔ مرک۔ رسٹاکس۔ مزیریم اور سلفر دیں۔

نوٹ:۔ اکثر و بیشتر حالات میں صرف ذیل کی سات دواؤں سے

کام چل جاتا ہے وہ پٹرولیم - آرسنک، رسٹاکس، مزیریم، گریفائٹس، ہکلیریا، اور سلفر ہیں -

چمبل - اپرس

PSORIASIS

اسباب :- جسم کی گندگی، مرض گٹھیا بائی، آتشک، خرابی ہاضمہ، کثرت مے نوشی اور فساد خون وغیرہ -

علامات :- یہ ایک جلدی بیماری ہے جس میں جسم میں جا بجا گلابی رنگ کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں جو بتدریج بڑھتے رہتے ہیں - ان میں خارش ہوتی ہے - ابھاروں پر تہ بہ تہ چھلکے پائے جاتے ہیں جو کھرچ کر اتارے جا سکتے ہیں - چھلکوں کا رنگ بعض وقت بالکل سفید یا چمکدار قسم کا ہوتا ہے - اس مرض کو غیر متعدی مانا گیا ہے -

پرہیز و ہدایات :- جسم کی صفائی سب سے مقدم چیز ہے - علاوہ ازیں مریض کو صاف ہوا میں رکھیں - غذا ہلکی اور زود ہضم دیں - معدہ کی اصلاح کریں تاکہ روزانہ معمول سے پاخانہ ہو - لباس صاف ستھرا پہنیں اور چٹوں کے چھلکے اتارنے کے لیے تیل اور اسپرٹ لگائیں - بعد ازاں مناسب مرہم لگائیں -

علاج :- (۱) اگر ہتھیلی اور پچھلی سطح پر چمبل ہو گیا ہو تو گریفائٹس

یالائیکو دیں ۔ آتشکی مادہ ہونے کی حالت میں گریفائٹس اور معدہ کی علامات (ریاحی تکلیف وغیرہ) موجود ہونے میں لائیکو مفید ہے ۔

(۲) چمبل جس میں سوزش ہو۔ کپڑے اتارتے وقت غضب کی خارش ہو۔ جلد کا چمڑا خشک ہو جس پر سے کھرنڈ اتریں تو کالی آرس بہت مفید ہے ۔

(۳) چمبل جس میں سیاہی مائل باجرہ کے سے دانے پائے جائیں۔ ماؤفہ جگہ پر غضب کا درد اور جلن ہو تو آرسنک دینا چاہیے ۔ مزمن صورت میں بھی یہ دوا خوب کام کرتی ہے ۔

(۴) چمبل جس میں چھونے سے بھی درد ہو یا گٹھیا بائی کے ساتھ چمبل کی علامات رونما ہوں ، ماؤفہ حصہ کے علاوہ تمام جسم میں پھوڑے کا سا درد ہوتا ہو۔ مرطوب موسم میں تکلیف بڑھ جاتی ہو تو میگنم دوا ہے اکثر حالات میں میگنم کی چند خوراکوں سے چمبل نابود ہو جاتا ہے ۔

(۵) ڈاکٹر سہیل نے بربرس اکوئی فولیم سے بے شمار کیس چمبل کے درست کیے ہیں ایسی حالت میں وہ پانچ سے دس قطرے فی خوراک دن میں ۲ بار دیا کرتے تھے لیکن بعض حالات میں × ۳ طاقت سے بھی عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں ۔

(۶) جب بہترین منتخب شدہ ادویہ ناکام رہیں تو کریازوٹ نمبر ۳ کی چند خوراکیں روزانہ کھانا چاہیے ۔

(۷) بایوکیمک میں کالی سلف اس مرض کی عمدہ دوا ہے ۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ رسٹاکس ، کلکیریا کارب ، پٹرولیم ،

سیپیا، سورینم، فاسفورس، لائیکو اور نائٹرک ایسڈ اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

داد

RING WORM

اسباب:۔ عموماً مرطوب جگہ پر لیٹنے سے، گیلے کپڑے پہنے رہنے سے اور کثافت و فساد خون سے یہ مرض ہوجاتا ہے۔ یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں خاص قسم کا کرم پایا جاتا ہے۔ یہ جراثیم جسم کے کسی حصہ میں پیدا ہوسکتے ہیں جن کو نم اور مرطوب جگہ میں تقویت ملتی ہے۔ عموماً گردن، پشت، کمر، سرین اور جنگاسہ میں یہ مرض ہوا کرتا ہے۔

علامات:۔ جہاں پر یہ مرض ہونے والا ہوتا ہے وہاں پر چھوٹے چھوٹے سرخ چٹے پڑجاتے ہیں جن میں ایک قسم کی سرسراہٹ ہوتی ہے جس سے خارش پیدا ہوجاتی ہے۔ مریض بار بار کھجلاتا ہے جس میں بعض وقت پانی سا چھوٹتا ہے۔ کھجلانے کے بعد سخت قسم کی جلن ہوتی ہے بعض وقت اس غضب کی خارش ہوتی ہے کہ کھجلاتے کھجلاتے زخم سا ہوجاتا ہے۔ کبھی مقام ماؤفہ پر موٹی تہ سی جم جاتی ہے۔ بارش کے ایام میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مقام ماؤفہ کو پاک و صاف رکھیں۔

نہانے کے بعد جسم کو اچھی طرح صاف تولیا سے خشک کر لیا کریں۔ گیلے کپڑے نہ پہنیں۔ ترشی اور بادی چیزوں سے پرہیز رکھیں۔

علاج:۔ اس مرض میں رسٹاکس، سلفر، آرسنک، ایسڈ کرائی سو سیپیا، گریفائٹس، ٹیلوریم، بسی لینم، سفلینم اور سنکوکم چک نہایت اہم ادویہ ہیں۔

بایو کیمک میں کالی سلف عمدہ دوا ہے۔

پتّی اُچھلنا

URTICARIA

اسباب:۔ بد ہضمی، گرم اور تیز اشیاء کا استعمال، صفراوی خون میں تحریک کا ہونا، ناخن سے جلد کو کھجلانا جس سے ناخن کا زہر خون میں سرایت کر جائے، امراض رحم، حمل کے دوران رحمی تکلیف، بچوں میں دانتوں کا نکلنا وغیرہ۔ پسّو کے ڈنک سے بھی کبھی پتّی اچھل جاتی ہے۔ اور کبھی ناموافق غذا کے کھا لینے سے پتّی نمودار ہو جاتی ہے۔ مثلاً بعض اشخاص کو مولی کھانے سے اور بعض کو بینگن کھا لینے سے یہ شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں گول گول سرخی مائل چٹے تمام جسم میں پڑ جاتے ہیں۔ بعض اوقات ان چٹوں کا رنگ آس پاس کی جلد کے مقابلہ میں زیادہ سفیدی مائل ہوتا ہے۔ چٹوں میں غضب کی خارش اور

جلن ہوتی ہے۔ بستر میں گرم ہونے پر خارش کو اور بھی تحریک ہوتی ہے۔ بعض حالات میں اس میں بخار بھی ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر کسی خاص غذا کے کھانے سے پتّی نمودار ہوگئی ہو تو بذریعہ قے اُسے خارج کر دیں اگر مریض کو قبض ہو تو اُسے پہلے رفع کریں۔ اور نیم گرم پانی میں سوڈا بائی کارب ملا کر مریض کو غسل کرائیں۔ ترشی، بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز۔

علاج:۔ (۱) اگر سردی یا مرطوب ہوا یا بھیگ جانے سے پتّی نمودار ہوئی ہو۔ خارش کے ساتھ جلن ہو۔ جلد متورم اور سرخ ہو۔ بخار اور پیاس موجود ہو تو رسٹاکس دینا چاہیے۔

(۲) اگر ناموافق غذا سے پتی ہو، مریض کو کھلی ہوا اچھی معلوم ہوتی ہو، پیاس ندارد تو پلساٹیلا مفید ہے۔

(۳) اگر چٹے نیلگوں یا پیلے اور شفاف ہوں۔ خارش، جلن اور ڈنک لگنے کی سی تکلیف ہو آہستہ سے سہلانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو البتہ زور سے ملنے سے کچھ آرام ملتا ہو تو ایپس دوا ہے۔

(۴) ذرا سی موسم کی تبدیلی سے غضب کی خارش جو برداشت سے باہر ہو۔ جلن اور ڈنک مارنے کا سا درد ہو تو ارٹیکا یورنس مفید ہے۔

(۵) اگر سرکہ اچار یا ترش پھل کھانے سے پتی اُچھلی ہو یا جب ایپس دوا نا کام رہی ہو، ٹھنڈک اور نبض میں کمزوری نمایاں ہو تو کیمفر مدر ٹنکچر کے دو بوند ملک شوگر پہ ڈال کر دیں۔

(۶) کچے پھل کے بعد یا زیادہ شدید حالات میں جب خارش کے باعث مریض بہت بے چین ہو۔ رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو، نیز کھانسی کا حملہ ہو جاتا ہو تو آرسنک مفید ہے۔ مزمن کیفیتوں میں بھی اس دوا سے اچھے نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۷) اگر پتی گرم جگہ میں غائب ہو جاتی ہو یا کمبل وغیرہ اوڑھنے سے کم ہو جاتی ہو اور باہر آنے پر پھر زیادتی ہو جاتی ہو تو سیپیا دوا ہے۔ مستورات میں رحمی تکالیف کے باعث اگر پتی اُچھلے تب بھی یہ دوا مفید ہے۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ چائنم سلف، ڈلکمارا، سلفر، لائیکو، ہیپر، کاربوویج اور کلکیریا کارب بہت مفید دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

خارش

ITCH

اسباب:۔ فساد خون، میلا کچیلا رہنا۔ عمدہ غذا کا نہ ملنا، جگر کے فعل کا خراب ہو جانا۔ کثرت مے نوشی، تمباکو، گانجہ، چرس اور افیون کا کثرتِ استعمال، خشکی، مادہ سودا، خرابی معدہ، مستورات میں فساد حیض وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں جلد کے اوپر چھوٹے چھوٹے دانے

نمودار ہوتے ہیں۔ جن میں غضب کی کھجلی ہوتی ہے۔ بعض وقت پھنسیوں کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے جو کھجلانے سے چھل جاتی ہیں۔ جن کے بعد جلن ہونے لگتی ہے۔ مریض کا ہاتھ کھجلانے میں ہر وقت چلا ہی کرتا ہے۔ اکثر حالات میں رات میں کھجلی زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی بستر میں گرم ہوتے ہی خارش شروع ہو جاتی ہے۔ کھجلاتے کھجلاتے بعض اوقات جلد پر جا بجا زخم سے بن جاتے ہیں جن پر کھرنڈ سی جم جایا کرتی ہے جو دوبارہ کھجلانے سے پھر چھل جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ ترشی اور بادی چیزوں سے سخت پرہیز کرنا چاہیے۔ جسم کو صاف رکھنا چاہیے۔ بجائے صابن کے آٹا وغیرہ مل کر نہانا مفید ہے۔ یا پانی میں سوڈا بائی کارب ملا کر غسل کریں۔ مریض کو اچھی آب و ہوا میں رکھیں تیز مسالہ دار چیزوں کا استعمال مضر ہے، میٹھا بھی کم کھائیں۔ دودھ، کھچڑی، سبز ترکاریاں اور تر میوہ جات کھانا مفید ہے۔

نوٹ:۔ کھجلی کو عوام معمولی مرض سمجھتے ہیں جو کہ سخت غلطی ہے اس کے دب جانے سے مختلف قسم کے خطرناک امراض از قسم مرگی، تپ دق، سل اور امراض گوش و چشم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لیے خارجی ادویہ سے کھجلی کو دبانا ٹھیک نہیں (جیسا کہ عموماً ایلوپیتھک ڈاکٹر کیا کرتے ہیں) اندرونی ادویہ کو اس مرض میں زیادہ اہمیت دینی چاہیے۔

علاج:۔ (۱) اگر خارش بستر کی گرمی سے خاص طور پر ہوتی ہو،

ہتھیلی، تلووں اور چاند پر جلن ہو، خشک بھوسی جلد سے اُترے، جابجا پھنسیاں نمودار ہوں تو سلفر مفید ہے اگر سلفر فیل ہو جائے، تو سورنیم دیں۔

(۲) تمام جسم پر خارش ہو یا بھیگ جانے سے کھجلی، جسم پر سرخ دانے مثل خسرہ کے نمودار ہوں جن میں جلن ہو اور خارش کے بعد رطوبت رسے تو رسٹاکس دینا چاہیے۔ اگر صبح کو ایک خوراک سلفر اور دن میں تین خوراک رسٹاکس دی جائیں تو دوا اور بھی زود اثر ثابت ہوتی ہے۔

(۳) جسم کے مختلف حصص میں خارش۔ جلد کھر کھری، سخت اور خشک ہو۔ خارش کے چھوٹے چھوٹے دانے یا پھنسیاں جن میں شہد کی سی رطوبت نکلے اور ان پر کھرنڈ جم جائے تو گریفائٹس دوا ہے۔

(۴) اگر جلد خشک ہو، پھنسیوں میں جلن زیادہ ہوتی ہو جسے گرم چیز سے یا سینکنے سے آرام ملتا ہو تو آرسنک مفید ہے۔ اگر تکلیف دن میں یا رات میں ایک بجے کے بعد زیادہ ہوتی ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۵) خارش جس میں ٹھنڈے پانی سے نہانے سے آرام ہوتا ہو۔ گھٹنوں، کہنیوں اور بال والی جگہوں مثلاً عشر مگاہ، پیڑو اور مونچھوں اور داڑھی وغیرہ میں خارش ہو یا انگلیوں میں کھجلی ہوتی ہو جس کی زیادتی دوپہر کے بعد ہوتی ہو اور کھجلانے سے تکلیفات بڑھ جاتی ہوں تو نیگو پائرم دینا چاہیے

(۶) بایوکیمک میں کالی سلف کھجلی کی عمدہ دوا ہے۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کاربولک ایسڈ ہیپیا، کاربو ج، گلیسریا کارب، مرک، کاسٹکم، پٹرولیم، پلساٹیلا، ہیپر اور زنیٹرم میور بہت مفید دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

اشارات

ا۔ حیض کے بعد خارش۔ ٹیرنٹولا، کالی کارب، گریفائٹس۔
ب۔ پسینہ سے خارش میں زیادتی ہو۔ مینگنم۔
ج۔ شرمگاہ اور آلات تناسل کی خارش۔ کیلیڈیم۔
د۔ خارش مقعد کے مقام پر۔ لائیکو۔ چائنم سلف۔ بواسیر سے لائیکو۔
س۔ جماع کے بعد شرمگاہ میں خارش۔ کریازوٹ۔ تمام جسم میں۔ اگیریکس۔
ش۔ صرف کانوں کے پیچھے خارش ہو۔ کاربونیم سلف، ڈگلنس ریجیا۔

پھوڑا۔ پھنسی

ABSCESS & BOILS

اسباب:۔ مادہ سوزا۔ فساد خون۔ پارہ وسیلہ وغیرہ کی سمیت۔ موسم برسات۔ خرابی غذا۔ مرض ذیابیطس، کثرت مے نوشی۔ عام کمزوری اور کثافت وگندگی وغیرہ۔

علامات:۔ پھنسیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض سرخ رنگ کی

ہوتی ہیں بعض مواد بھری اور بعض سیاہ یا نیلگوں۔ جسم کے مختلف حصص پر پھنسیاں نکلتی ہیں۔ پہلے جائے ماؤفہ پر سرخی اور سختی نمودار ہوتی ہے جس میں جلن اور خارش ہوتی ہے پھر نمایاں ابھار ہو جاتا ہے۔ جس میں مواد پڑ جاتا ہے۔ چوٹ کے مقام سے وہ پھنسی پھوٹتی ہے اور کیل نکل جانے سے آرام ہو جاتا ہے بعض وقت یکے بعد دیگرے بیشمار پھنسیاں نکلتی ہیں اور مریض کو بخار بھی آ جاتا ہے۔ کبھی پھنسیوں کا مواد بہت زہریلے قسم کا ہوتا ہے۔ مواد کے لگ جانے سے دوسری جگہ بھی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض اوقات چھوٹی سی پھنسی پھوڑے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ جس میں سخت درد، جلن اور تپکن ہوتی ہے۔ سینہ پر قلب کے قریب یا پیٹھ میں پھوڑے کا ہونا تشویشناک ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات: پھنسی کے ظاہر ہوتے ہی اس پر ٹنکچر آئیوڈین لگا دیں۔ اگر پھوڑے کی شکل پیدا ہو گئی ہو تو اسے سینکیں اور پلٹس وغیرہ باندھ دیں اور اندرونی ادویہ حسب علامت کھائے دیں تاکہ جلد از جلد تکلیف رفع ہو جائے اور پھوڑے سے مواد خارج ہو کر وہ مندمل ہو جائے۔ غذا ہلکی اور زود ہضم دیں میٹھی اشیاء اور تیز گرم و ثقیل چیزوں، کھٹائی، مرچ اور تیل وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔

علاج۔۔ عام علامات:۔

(۱) اگر پھوڑے پھنسیوں کا سبب آتشکی مادہ ہو جن میں مواد پڑ چکا ہو۔ یا ان میں سے خون ملا ہوا مواد نکلتا ہو یا دانوں پر زرد کھرنڈ جم جاتے ہوں

تو مرک دینا چاہیے۔ مواد یا مریض کے پسینہ سے تعفن کا پایا جانا بھی اس کی ایک علامت ہے۔

(۲) اگر پھوڑا حد درجہ ذکی الحس ہو اور اس میں مواد پڑ چکا ہو تو ہیپر سلفر ×۳ یا ×۶ دینے سے پھوڑا پھوٹ جاتا ہے اور اسی سے مندمل بھی ہو جاتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے دانے جو چھونے سے بہت ذکی الحس ہوں اور ان میں سے جلد خون یا خون ملا مواد باسی پنیر کی بو والا نکلے اس دوا کے حلقہ اثر میں آتے ہیں۔ پھوڑا جس میں مواد نہ پڑا ہو یعنی شروع میں جیسے ہی ابھار نمودار ہو ہیپر سلفر کی اونچی طاقت سے وہ ورم یا پھوڑا تحلیل ہو جاتا ہے۔

(۳) پھوڑے یا پھنسیاں جو سرخ ہوں۔ جن میں درد اور ٹیکن ہو یا جن میں سے آگ نکلتی معلوم ہو خفیف حرارت ہو گئی ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۴) جبکہ سخت جلن اور سوزش ہو۔ پھوڑے کے چاروں طرف ورم ہو اور بے چینی اور پیاس زیادہ ہو، رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو تو آرسنک دینا چاہیے۔ زخم ہو کر اگر سڑن پیدا ہو جائے تب بھی یہ دوا مفید ہے۔

(۵) پھوڑے جو یکے بعد دیگرے نکلتے رہیں، اور ایک مقام پر آ کر رک جائیں اور جو نہ پھوٹیں اور نہ بیٹھیں تو ایکی نیشیا مفید ہے۔

(۶) اگر تمام جسم میں خارش ہو کر چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہوں، بستر میں گرم ہو جانے پر ان میں کھجلی اور جلن بہت ہوتی ہو اور جلد کھردری ہو گئی ہو تو سلفر مفید ہے اگر سلفر ناکام رہے تو سورنیم دیں۔

(۷) بایوکیمک میں سلیشیا اور کالی میور پھوڑے پھنسیوں کے لیے اکسیر ہیں۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سفلینم، آرنیکا، کلکیریا، کیلنڈولا رسٹاکس، گریفائٹس، ٹھوجا، سارساپریلا، لیکیسس، فلورک ایسڈ، اور کاربونیم سلف بہت اہم دواؤں میں سے ہیں۔

دنبل۔ پھوڑا:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ درد، جلن اور تپکن ہو، مقام ماؤفہ متورم اور سرخ ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے۔ ایسی حالت میں اس دوا کے دینے سے عموماً ورم تحلیل ہو جایا کرتا ہے یا کم از کم پیچیدگیاں نہیں پیدا ہونے پاتیں۔ بیلاڈونا کے بعد پھوڑے کا سد کرنے کے لیے مرک عمدہ دوا ہے۔

(۲) ابتدائی حالت میں یعنی جبکہ مواد نہ پڑا ہو اور مقام ماؤفہ حد درجہ ذکی الحس ہو کپڑا چھوا جانا بھی برداشت نہ ہوتا ہو تو ہیپر سلفر کی اونچی طاقتیں اسے تحلیل کر دیتی ہیں۔

اگر مواد پڑ چکا ہو اور اُسے خارج کرنا مقصود ہو تو ہیپر سلفر کی نیچی پوٹنسیاں کارآمد ہوتی ہیں۔ ذکی الحس کا ہونا اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۳) مرک سال کی نیچی طاقتیں بھی مواد بننے کے فعل میں مدد دیتی ہیں اور مواد پڑ جانے کی حالت میں مواد کو جلد از جلد خارج کر کے زخم کو جلد مندمل کرتی ہیں۔ اگر مرک ناکام رہے تو سلیشیا دیں لیکن ایسا کرنے سے قبل ایک خوراک سلفر کی دینی ضروری ہے کیونکہ سلیشیا اور

مرک متضاد ہیں اور سلفر کے بعد سلیشیا عمدہ کام کرتی ہے۔

(۴) ٹیرنٹولا، کلکیریا، لیکیسس، آرنیکا، فلورک ایسڈ، سلفر اور برائی اونیا وغیرہ ادویہ بھی عجیب و غریب اور نہایت ضروری ہیں۔

ہنوپیوٹے:۔ دنبلوں کے پکانے کے لیے مارسٹنگا ۳x بعض اوقات بہترین کام کرتا ہے اور اُسی سے مندمل ہو جاتا ہے۔

چھوٹی چھوٹی پھنسیاں:۔ (۱) یکے بعد دیگرے پھنسیوں کی مسلسل پیدائش کو روکنے کے لیے ایکی نیشیا دیں۔

(۲) صبح نہار منہ ایک خوراک سلفر نمبر ۳۰ اور دن میں ۳ خوراک آرنیکا نمبر ۶ مسلسل دینے سے پھنسیاں نکلنا موقوف ہو جاتی ہیں نیز پرسائی قسم کے دانے اچھے ہو جاتے ہیں۔ یہ نسخہ بہت مجرب ہے۔

(۳) آرنیکا، ہیپر، کلکیریا، سلفر، اور ٹیٹولا کا شمار اہم ترین ادویہ میں سے ہے۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

زخم

ULCER

اسباب:۔ زخم مختلف وجوہ سے ہو جایا کرتے ہیں مثلاً جلد پر سوئی وغیرہ کا چبھ جانا، چوٹ، پھوڑا پھنسی، جل جانا، عرصہ تک

بحالت بیماری بستر پر پڑا رہنا، مرض آتشک، تیز اوزار سے کٹ جانا، پھل جانا، کانٹا لگنا۔ گولی وغیرہ کا لگنا اور کسی جانور کا کاٹ لینا وغیرہ وغیرہ۔

علامات :۔ زخم کئی قسم کے ہوتے ہیں بعض زخم جلن دار ہوتے ہیں۔ جن میں شدت کی سوزش، درد اور جلن ہوتی ہے۔ بعض زخموں سے سخت قسم کی تعفن آتی ہے۔ کبھی زخم فاسدانہ شکل اختیار کر لیتے ہیں جو مندمل ہونے کا نام نہیں لیتے یا برابر پھیلتے رہتے ہیں۔ کبھی زخموں سے خون رسا کرتا ہے بعض اوقات زخم میں بدگوشت پیدا ہو جاتا ہے۔ سینہ میں قلب کے قریب یا پشت میں زخموں کا ہونا تشویشناک ہو جایا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات :۔ زخم کو ہر حال میں صاف رکھنا ضروری ہے۔ غذا نہایت مقوی دینا چاہیے۔ کھٹائی، مرچ اور تیل سے پرہیز کریں۔ تازہ پھل اور میوہ جات کا استعمال خاص طور سے مفید ہے۔

علاج :۔ (۱) اگر زخم میں سڑن پیدا ہو گئی ہو۔ سوزش اور جلن حد درجہ ہو جس سے مریض بے چین ہو جاتا ہو، رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ تو آرسنک مفید ہے۔

(۲) خنازیری زخموں کے لیے کلکیریا کارب دینا چاہیے اس کے ہمراہ درمیان میں کبھی کبھی سلفر کی بھی ایک آدھ خوراک دینے سے اور بھی عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۳) اگر مندمل ہونے کے بعد زخم میں سختی رہ جائے یا جب زخم ناسوری شکل اختیار کر لیں تو سلیشیا نمبر ۲۰۰ ہر آٹھویں روز دینا چاہیے۔

(۴) زخم جو متعفن قسم کے ہوں یا جن میں زرد مواد یا خون ملا مواد نکلے یا ایسے زخم جو آتشکی مادہ کی وجہ سے ہوں تو مرک سال دینا مفید ہے۔

(۵) زخم جن کے گرد بینگنی یا سیاہی مائل رنگ پایا جائے جن میں ذکی الحس زیادہ ہو اور جلن پائی جائے تو لیکیسس دوا ہے۔ تپ دق کے آخری درجوں میں حلق کے زخم کے لیے بھی یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۶) تیز اوزار سے کٹے ہوئے زخم یا عمل جراحی کے بعد زخموں کے لیے آرنیکا دوا ہے۔

(۷) کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے سے اگر زخم پیدا ہو جائے تو لیڈم مفید ہے۔

(۸) بایوکیمک میں کالی میور اور سلیشیا مفید ہے۔ ہڈی کے زخموں میں کلکیریا فاس اور کلکیریا فلور یا دی باری دینا چاہیے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سلفیورنم۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سٹانی سیگریا۔ لائیکو۔ نائٹرک ایسڈ۔ ہیپر۔ کالی بائی۔ ایکی نیشیا۔ گریفائٹس۔ بورکس۔ کیلنڈولا اور ٹینگنم وغیرہ کا شمار خاص دواؤں میں سے ہے۔

زہرباد

ERYSEPELAS

اسباب:۔ کسی زہریلے جانور کا کاٹنا، غلاظت جسمانی۔ عام کمزوری۔ ضعیفی۔ مرض ذیابیطس۔ نقرس۔ وجع مفاصل۔ موسم برسات کثرت مے نوشی۔ فاسد مادہ۔ مادہ سودا۔ ضرب اور امراض گردہ وغیرہ جدید تحقیق کے مطابق ایک خاص قسم کا جرثومہ اس مرض کا خاص سبب ہے۔

علامات:۔ ابتدا میں بخار، متلی اور درد سر وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے بعد ازاں جس جگہ مرض ظاہر ہونے والا ہوتا ہے وہاں ورم، جلن اور سرخی نمودار ہوتی ہے۔ سرخی بعض اوقات ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل بھی ہو جایا کرتی ہے اور چند روز بعد بھوسی جھڑ کر سُرخی دفع ہو جاتی ہے۔ اکثر اوقات سرخی کے مقام پر آبلے پیدا ہو جاتے ہیں جن میں زردی مائل شفاف رطوبت بھری رہتی ہے۔ پھر یہ آبلے ٹوٹتے ہیں جس سے زخم پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ جگہ ہموار ہو جاتی ہے۔ آبلوں میں کھجلی، جلن، پھٹن اور کھنچاوٹ ہوتی ہے۔ مناسب علاج سے ایک ہفتہ میں بخار دُور ہو کر صحت ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جب سر یا چہرہ پر زہرباد ہوتا ہے تو بخار اور بے چینی کے ساتھ ساتھ ہذیان بھی ہوا کرتا ہے۔ اگر مرض شدید ہو اور دوران مرض میں دست آنا شروع ہو جائیں تو انجام عموماً خراب ہوتا ہے۔ بعض حالات میں علامات اس قدر شدید ہوتی ہیں کہ مریض تین چار روز

کے اندر جان بحق ہو جاتا ہے۔ ضعیفی کے دنوں میں جب کمزوری زیادہ ہو تو عموماً یہ مرض ایک تشویش ناک صورت پیدا کر دیتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اس مرض میں چونکہ کمزوری بہت لاحق ہو جاتی ہے اس لیے تازہ پھل، میوہ جات اور مقوی اشیاء کا استعمال بہت مفید ہوا کرتا ہے دودھ، یخنی، شوربا، نیم برشت انڈا کھانے کو دیں اور قبض نہ رہنے دیں۔ مقام ماؤفہ کو ہوا اور سردی سے محفوظ رکھیں اور حفظان صحت کے اصولوں پر کاربند رہیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ بخار زیادہ ہو، سر میں تپکن والا درد ہو، آبلوں میں ٹھہر ٹھہر کر ٹیس ہوتی ہو، آبلوں میں سرخی، تپکن اور جلن نمایاں طور پر ہو یا خسرہ کے سے سرخ دانے تمام جسم پر نمودار ہوں جن میں تپکن غضب کی ہوتی ہو تو بیلاڈونا بہت مفید ہے۔

(۲) اگر آبلے بکثرت پیدا ہو جائیں اور مرض خطرناک صورت اختیار کرتا معلوم ہو، جس سے ٹائیفائڈ کی علامات پیدا ہونے کا خدشہ ہو، غنودگی اور بے چینی زیادہ ہو گئی ہو تو رسٹاکس دوا ہے۔ بال والے حصص میں بھی زہرباد کے لیے رسٹاکس چوٹی پر کی دوا ہے۔ بہرحال آبلے دار زہرباد کے لیے رسٹاکس نہایت عمدہ دوا ہے۔

(۳) اگر رسٹاکس اور بیلاڈونا دونوں دوائیں فیل ہو جائیں تو ایپس عموماً دوا ہوتی ہے بشرطیکہ زہرباد میں ڈنک لگنے کا سا درد اور جلن موجود ہو۔ علاوہ ازیں جب بخار تیز ہو اور بیلاڈونا بخار اُتارنے سے قاصر رہا ہو

تو ایپس دینا چاہیے۔

(۴) اگر مقام ماؤفہ نیلگوں ہو یا جب گنگرین ہو جانے کا خطرہ ہو رہا ہو تو لیکیسس دینا چاہیے۔ مندرجہ صدر تینوں ادویہ کے فیل ہو جانے کے بعد لیکیسس کی علامات پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

(۵) چہرہ پر زہر باد، جلن، خارش، ٹھنڈک سے آرام کینتھرس دیں۔

(۶) بایوکیمک میں ابتدائی حالت میں جبکہ بخار وغیرہ ہو تو فیرم فاس دیں۔ اگر صفراوی علامات معلوم ہوں تو نیٹرم سلف کے ساتھ باری باری دیں۔ نیٹرم سلف زہر باد کی خاص دوا ہے۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ گریفائٹس، ایکی نیشیا، کاربوویج، سورینم، سلفر، آرسنک، ارٹیکا، بورکس، یوفربیم اور مرک نہایت اہم دوائیں ہیں۔ علامات کے بموجب دینا چاہیے۔

بسہری

WHITLOW

اسباب:۔ فساد خون، وجع مفاصل، نقرس، پھانس کا لگنا، سوئی چُبھ جانا، خنازیری مزاج، اندرونی ضرب اور عروق جاذبہ میں ورم وغیرہ۔ بعض وقت اس کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا۔ جدید تحقیق کے مطابق اس کا موجب ایک باریک بین جرثومہ ہے۔

علامات:۔ یہ بیماری انگلی میں ہوتی ہے جس کا زہر ہڈی میں ہوتا ہے۔ اس میں درد اس قدر شدید ہوتا ہے کہ مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ درد کبھی ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے اور کبھی مسلسل ہوا کرتا ہے۔ تپکن، جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہے۔

علاج:۔ (۱) میں عموماً بسہری پر معمولی صابن بندھوا دیا کرتا ہوں اور کھانے کے لیے مائرسٹیکا ۳× دن میں چار بار دیتا ہوں۔ مجھے برابر کامیابی ہوئی۔ بعض وقت انتھر کسینم بھی دینا پڑا ہے۔ بالکل ابتدا میں جب انگلی میں کانٹوں کی سی چبھن ہوتی ہے یعنی بسہری کی علامات شروع ہونے لگتی ہیں تو میں ڈائسکوریا کی چند خوراکیں دیدیا کرتا ہوں جس سے عموماً تکلیف وہیں کی وہیں ختم ہو جاتی ہے۔

(۲) جلن اور ڈنک لگنے کا سا درد ہو سرد پانی میں انگلی ڈبوئے رہنے سے آرام ملتا ہو تو ایپس دینا چاہیے۔

(۳) بسہری نہایت برے قسم کی جس میں سمیت زیادہ ہو اور جلن و شدت حد درجہ پائی جائے تو انتھر کسینم اکسیر ہے۔

(۴) بسہری کا درد جس میں تپکن ہو اور ناقابل برداشت درد ہو۔ ٹھنڈے پانی سے درد میں کمی ہو جاتی ہو تو لیپا ٹیلا مفید ہے۔ اگر لیپا ٹیلا ناکام رہے تو سلیشیا دینا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ سلیشیا بھی خاطر خواہ نفع نہ پہنچائے تو فلورک ایسڈ کا نمبر ہے۔

(۵) بسہری ذکی الحس ہو اور پکتی ہوئی معلوم ہو تو ہیپر دیں۔

(۶) نہایت شدید جلن، انگلی مثل آگ کے جلے، بے چینی زیادہ پائی جائے یا زخم سیاہ ہو کر مردار شکل کا ہو جائے تو آرسنک مفید ہے۔

(۷) ان کے علاوہ سلفر، مرک، ایلومنا، نائٹرک ایسڈ، گریفائٹس، کیموملا، کلکیریا کارب، بیلاڈونا اور فائیٹولا کا بہت مفید ادویہ ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

سرطان۔ کاربنکل

CARBUNCLE

اسباب:- مادہ سل، فساد خون، عام کمزوری، ضعیفی، امراض گردہ و مثانہ، اور ذیابیطس وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

علامات:- یہ دراصل ایک زہریلا پھوڑا ہوتا ہے جو عموماً پیٹھ پر نکلتا ہے لیکن پیٹھ کے علاوہ یہ اور جگہ بھی ہو سکتا ہے۔ ابتدا میں مقام ماؤفہ پر سرخی اور ورم نمودار ہوتا ہے جس میں غضب کی جلن ہوتی ہے اور اندر ہی اندر وہ جگہ پکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ پھر وہاں پر نمایاں ابھار ہو جاتا ہے جو بمشکل پھٹتا ہے اور اس میں بے شمار سوراخ دکھائی دیتے ہیں جن میں سے مواد رِسا کرتا ہے اور زخم برابر بڑھتا جاتا ہے اس میں سے بعض وقت چھیچھڑے بھی خارج ہوتے رہتے ہیں۔ سمیت کی وجہ سے یہ پھوڑا بہت خطرناک قسم کا ہوتا ہے اور دیر میں اچھا ہوتا ہے۔ شدید مرض کی

حالت میں ماؤفہ جگہ چھلنی کی مانند سوراخ دار ہو جاتی ہے۔ مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ مرض ذیابیطس کی حالت میں یہ مرض اور بھی خطرناک ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر ذیابیطس کے باعث یہ مرض ہو گیا ہو تو اس کے مطابق باقاعدہ علاج اور پرہیز کریں۔ جیسے دیکھو اپنے موقع پر۔ غذا ہر حال میں نہایت مقوی، زود ہضم اور ہلکی دیں۔ خارجی طور پر مقام ماؤفہ پر ٹنکچر ایکی نیشیا، لگائیں۔

علاج:۔ (۱) ابتدائی حالت میں جبکہ درد شدید ہو اور مقام ماؤفہ نہایت سرخ ہو تو رسٹاکس دینے سے نہایت عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

(۲) اگر رسٹاکس ناکام رہے اور سرطان میں جلن بے حد ہوتی ہے۔ جس کے باعث مریض سخت بے چین ہو، کمزوری زائد معلوم ہوتی ہو تو آرسنک ایک مفید ترین دوا بن جاتی ہے۔

(۳) اگر خدانخواستہ آرسنک اس جلن اور شدت میں تخفیف نہ پیدا کر سکے اور سمیت کا مادہ گہرائی میں اثر کرتا ہوا معلوم ہو، مواد بکثرت بدبودار نکلتا ہو تو انتھر کسنیم لاجواب دوا ہے۔ اس دوا کی اس مرض میں بہت اہمیت ہے۔ لیکن تیس نمبر سے کم طاقت میں اس دوا کو نہ استعمال کرنا چاہیے۔

(۴) اگر سرطان میں تمام ادویہ فیل ہو چکی ہوں اور انتھر کسنیم سے بھی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا ہو، مریض کی حالت دگرگوں ہوتے معلوم ہو تو ٹرنٹولا دینا بہت مفید ہے۔

(۵) اگر علامات صحیح نہ ملتی ہوں اور دوا کے انتخاب میں دشواری ہو تو

ایکی نیشیا مدر ٹنکچر کے پانچ پانچ قطرے فی خوراک ہر دو گھنٹہ بعد دیں تو تمام پیچیدگیوں سے نجات مل جاتی ہے۔ اس دوا سے یا تو سرطان تحلیل ہو جاتا ہے یا جلد از جلد پک کر پھوٹ جاتا ہے علاوہ ازیں جب گنگرین ہو جانے کا اندیشہ ہو تو یہ دوا مفید ترین ہوا کرتی ہے۔

(۶) اگر ناسوری کیفیت پیدا ہو جائے اور زخم فاسدانہ شکل اختیار کرلے تو سلیشیا مفید ہے۔ یہ دوا پکنے کے زمانے میں زخم سے مردار مادہ کو نکال پھینکتی ہے۔

(۷) اگر مقام ماؤفہ سیاہی مائل یا نیلگوں ہو۔ خون میں سمیت سرایت کر جانے کا خوف ہو تو لیکیسس کو فراموش نہ کرنا چاہیے۔

(۸) بایو کیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری دیں لیکن اگر پیپ بننی شروع ہو گئی ہو تو سلیشیا مفید ہے۔

(۹) ذیل کی ادویہ بھی اس مرض میں نہایت اہم ہیں۔ برائی اونیا۔ آرنیکا ہیپر سلفر، مرک، نکس وامیکا، نائٹرک ایسڈ، بیلاڈونا اور ایپس۔

بوائی پھٹنا

CHILLBLAIN

اسباب: ۔ جاڑوں میں ہاتھ پاؤں دھو کر خشک نہ کرنا، سردی لگنا، گرد و غبار کا پڑنا، ہاتھ اور پاؤں کی کثافت وغیرہ اس کے اہم اسباب ہیں۔

علامات :۔ اس مرض میں ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں پاؤں عموماً اس مرض کا شکار ہوتے ہیں ۔ ایڑی ، تلوا یا انگلیوں میں شگاف سا ہو جاتا ہے جس میں سخت درد ہوتا ہے ۔ بعض وقت کانوں میں بھی بوائی ہو جاتی ہے ۔

پرہیز و ہدایات :۔ ماؤفہ حصص کو صابن سے دھو کر تولیہ سے خوب خشک کر لیں ، ماؤفہ جگہ کو گرد و غبار سے محفوظ رکھیں اور گلیسرین خارجی طور پر لگا لیں ۔

علاج :۔ پلساٹیلا اس مرض کی بہت بڑی دوا ہے ۔ اس میں درد خارش اور جلن حد سے زیادہ ہوتی ہے ۔ جلد کا رنگ گہرا سرخ ، نیلگوں ، یا سیاہی مائل ہوتا ہے ۔

(۲) بوائی جس میں جلن غضب کی ہو اور فاسد قسم کا زخم پیدا ہو رہا ہو تو آرسنک دیں ۔

(۳) ایگریکس ، پٹرولیم ، نائٹرک ایسڈ اور فاسفورس بھی بوائی میں دینا بہت مفید ہے ۔

(۴) بوائی جب فاسدانہ شکل اختیار کر لے تو کالیوڈ جی ، لیکیسس اور سلیشیا میں سے کوئی دوا حسب علامت دیں ۔

(۵) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سیکیل ۔ کلکیریا کارب ۔ آرنیکا ۔ اور ایگریکس وغیرہ نہایت عمدہ دوائیں ہیں بعض وقت ابتدائی حالت میں آرنیکا حیرت انگیز کام کرتا ہے ۔ اسی کا ٹنکچر خارجی طور پر لگایا جاتا ہے ۔

جذام - کوڑھ

LEPROSY

اسباب:- مادّہ سودا، مرض آتشک، خراب غذا، کثافت وغلاظت اور خرابی خون وغیرہ - کبھی یہ مرض موروثی ہوتا ہے اور کبھی اس کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔ جدید تحقیق کے مطابق اس بیماری کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ ہے۔

علامات:- یہ ایک متعدی مرض ہے جو ایک سے دوسرے کو بھی لگ جاتا ہے، یہ بیماری مادہ سودا کی انتہائی خرابی کی تصویر ہے - اس میں ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے جوڑوں میں ورم ہو کر مواد پڑ جاتا ہے - انگلیاں رفتہ رفتہ سڑ کر جھڑ جاتی ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں بالکل غائب ہو جاتی ہیں شکل نہایت گھناؤنی ہو جاتی ہے ۔ ناک بیٹھ جاتی ہے اور تمام جسم سے بدبو آیا کرتی ہے - خدا اس مرض سے محفوظ رکھے ۔

کوڑھ کی دو بڑی قسمیں ہیں ایک بے حسی والا اور دوسرا اُبھار دار۔

بے حسی والے کوڑھ میں ابتدا میں مقام ماؤفہ پر چند دھبّے پیدا ہوتے ہیں جو بالکل بے حس یعنی سُن ہو جاتے ہیں - یہاں تک کہ اگر اس مقام پر سوئی بھی چبھو دیں تو معلوم نہیں ہوتا - پھر ان دھبّوں کے مقام پر زخم بننے لگتے ہیں مگر ان میں درد نہیں ہوتا - جب یہ مرض ترقی پکڑ جاتا ہے تو اعضاء گلنے سڑنے لگتے ہیں - جس کا انجام عموماً خراب ہی ہوتا ہے ۔

ابھار والے کوڑھ میں جسم کے مختلف حصّوں پر خصوصاً چہرہ پر اُبھار

پیدا ہو جاتے ہیں۔ جلد سخت، بھوری اور کھردری ہو جاتی ہے۔ بخار آنے لگتا ہے اور مونچھوں اور داڑھی کے بال گر جاتے ہیں۔ آلات نطق بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کی تکالیف سے مریض کو دوچار ہونا پڑتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو اچھی آب و ہوا میں رکھیں۔ صاف کپڑے پہنائیں اور روزانہ غسل کرائیں اور ہوا خوری یا مناسب ورزش کی ہدایت کریں۔ کھٹائی، مرچ، تیل اور ثقیل و بادی اشیاء سے پرہیز کرائیں۔ زود ہضم اور ہلکی غذا کھانے کو دیں۔

علاج:۔ جذام کے لیے اناکارڈیم × ۶ مفید ہے۔ اس کے علاوہ سفلینم۔ سورینم۔ ٹیبی کلینم۔ ویکسینم۔ ہائڈروکوٹائل۔ گریفائٹس۔ آرم مٹ۔ آرسنک آئیوڈائڈ اور سلفر وغیرہ بہت اہم ادویہ میں سے ہیں۔

چھائیں

FRECLES

اسباب:۔ خرابی ہاضمہ، دھوپ میں کام کرنا، خرابی سودا۔ فساد خون۔ حدت۔ مستورات میں سن یاس کا زمانہ (حیض بند ہو جانا) اور ایام حمل وغیرہ۔

علامات:۔ اس بیماری میں چہرہ پر بھورے رنگ کی یا سیاہی مائل داغ پڑ جاتے ہیں جس سے چہرہ بہت بدنما ہو جاتا ہے۔ اس قسم کے

داغ بعض وقت ہاتھ کی پشت پر بھی ہو جاتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ اصل سبب مرض کو پہلے رفع کرنا چاہیے اور اسی کے مطابق پرہیز ضروری ہے۔ مریض کو دھوپ سے بچنا چاہیے۔ ہاضمہ کو درست رکھنا چاہیے۔ غذا میں سبز ترکاریاں۔ تری، لوکی، پرول، شلجم اور بھنڈی وغیرہ کھائیں۔ اور تازہ پھل، انگور۔ سیب اور انار وغیرہ کا استعمال کریں۔

علاج:۔ اس مرض کے لیے لائیکو، پلساٹیلا، کلکیریا، سلفر، گریفائٹس۔ میوریٹک ایسڈ۔ لیکیسس اور نائٹرک ایسڈ خاص دوائیں ہیں۔

کیل، مہاسے

ACNE

اسباب:۔ غلبہ خون، گرم غذا، خرابی خون، قبض اور کثرت مے نوشی وغیرہ۔ مستورات میں حیض کی خرابی سے بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ بعض وقت بواسیری خون کے رک جانے سے چہرہ پر کیلیں اور مہاسے نمودار ہو جاتے ہیں۔

علامات:۔ یہ مرض عموماً جوانی میں ہوتا ہے۔ چہرہ پر (بعض وقت گردن اور سینہ پر) چھوٹی چھوٹی نوکیلی پھنسیاں سی نکلتی ہیں جو ابتدا میں دیکھنے میں سرخ رنگ کی ہوتی ہیں اور ان میں سختی پائی جاتی ہے۔ پھر

ان میں مواد پڑ کر ان میں سے کبھی خارج ہو جاتی ہے۔ جب یکے بعد دیگرے مسلسل مہاسے نکلتے ہیں تو سخت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔ چہرہ بدنما ہو جاتا ہے۔ بعض حالات میں مہاسے آبلے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر عورتوں میں حیض کی خرابی اس کا باعث ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔ جیسے دیکھو اپنے موقع پر۔ غذا ہر حال میں ہلکی اور زود ہضم دیں۔ زیادہ گرم غذائیں، چٹپٹی اور مسالہ دار اشیاء اور شراب کباب سے پرہیز کریں۔ سرخ مرچ، مٹھائی اور گوشت کا کھانا بھی ترک کر دیں۔

علاج:۔ بربرس۔ ایکونی فولیم۔ اورم۔ سیپیا۔ سلیشیا۔ کاربو ج۔ کالشکم۔ کالی بروم۔ کونیم۔ لیکیسس۔ تھوجا۔ کالی کارب۔ نائٹرک ایسڈ۔ ڈلکمارا۔ کلکیریا۔ سلفر۔ سورنیم۔ اور رسٹاکس وغیرہ مشہور ادویہ میں سے ہیں۔

مسّے

WARTS

اسباب:۔ مادۂ سودا، مرض آتشک اور فساد خون وغیرہ۔

علامات:۔ مسے مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض مسے گوبھی کے پھول کی مانند ہوتے ہیں جو جسم کے کسی حصّے پر ہو سکتے ہیں لیکن عموماً چہرہ یا ہاتھ پر پائے جاتے ہیں۔ بعض مسے پلپلے ہوتے ہیں اور بعض سخت، بعض مسوں کی شکل خاردار دھنوں کی مانند ہوتی ہے۔ جب یہ چہرے پر

ہوتے ہیں تو اُسے بہت بدنما بنا دیتے ہیں۔

علاج:۔(۱) اس مرض کے لیے تھوجا۔ کلکیریا۔ اور کاسٹکم بہت عمدہ دوائیں ہیں۔

(۲) گوشت والے مسوں میں کاسٹکم یا رسٹاکس دیں۔

(۳) نوکیلے مسوں میں کلکیریا۔ تھوجا۔ یا سیپیا دینا چاہیے۔

(۴) اگر مسے صرف چہرہ پر ہوں تو کلکیریا کارب یا کاسٹکم مفید ہے۔

(۵) انگلیوں میں مسے کلکیریا۔ کاسٹکم یا سیپیا سے درست ہوتے ہیں۔

(۶) جابجا مسوں کے لیے کلکیریا۔ کاسٹکم، یا نیٹرم میور دینا چاہیے۔

(۷) ابتدا میں عموماً رسٹاکس دینے سے فائدہ ہو جایا کرتا ہے۔ اگر رسٹاکس ناکام رہے تو تھوجا دینا چاہیے۔ اگر تھوجا اپنا کام انجام دینے میں تساہلی کرتا ہو تو درمیان میں ایک آدھ خوراک سلفر کی دیدینا چاہیے۔ یہ تینوں دوائیں اکثر حالات میں بہت عمدہ کام کرتی ہیں۔

حصہ اوّل ختم شد

حصّۂ دوم

باب اوّل

بخار۔ تپ

ٹائیفائڈ فیور۔ تپ محرقہ

TYPHOID FEVER

اسباب:۔ آنتوں میں سمیت، آنتوں میں ورم، خراب غذا، گندی آب وہوا، عام کمزوری، گندہ پانی یا دودھ کا استعمال وغیرہ۔

علامات:۔ یہ ایک قسم کا میعادی بخار ہے جو برابر تین ہفتہ تک قائم رہتا ہے۔ پانچ سال سے لے کر بیس سال کی عمر تک اس بیماری کے ہونے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ یوں تو یہ مرض کسی عمر میں بھی ہو سکتا ہے۔

اس بیماری میں بخار پہلے ہی ہفتہ میں بڑھنا شروع ہوتا ہے۔ صبح کو

عموماً ۱۰۲ اور شام کو ۱۰۵ درجے تک پہونچتا ہے نبض فی منٹ ۱۲۰ بار یا اس سے بھی زیادہ تیز چلنے لگتی ہے۔ بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ زبان پر موٹا میل پایا جاتا ہے۔ بعض حالات میں زبان سیاہی مائل ہوجاتی ہے یا پھٹی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اس کی نوک پر کچھ سرخی ہوتی ہے۔ پیٹ میں گرانی یا درد ہوتا ہے۔ کبھی سخت قبض ہوتا ہے اور کبھی اسہال آنے لگتے ہیں۔ جن میں سخت بدبو ہوتی ہے۔

دوسرے ہفتہ میں سینہ اور پیٹ میں سرخ دھبے یا دانے سے نمودار ہوتے ہیں مگر بعض مریضوں میں ایسا نہیں بھی ہوتا ہے۔ مریض حد درجہ کمزور ہوجاتا ہے اور ہذیانی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ گھبراہٹ، الجھن، پریشانی اور بکواس شروع ہوجاتی ہے۔ غفلت بڑھ جاتی ہے۔ مریض پکارنے سے بولتا ہے مگر جواب دے کر پھر غافل ہوجاتا ہے۔ گویا دوسرا ہفتہ مریض کے لیے بہت سخت ہوتا ہے۔ اگر کسی قسم کی پیچیدگی نہ ہو اور مناسب پرہیز و علاج جاری رہے تو تیسرے ہفتہ میں علامات میں تخفیف ہونا شروع ہوجاتی ہے اور مریض بتدریج صحت یاب ہوجاتا ہے۔ لیکن جب پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں تو ضعف و نقاہت بڑھ جاتی ہے، غشی طاری ہوجاتی ہے، نبض نہایت باریک اور کمزور چلنے لگتی ہے۔ اگر بخار ۱۰۵ درجہ سے تجاوز کرجائے اور دست کثرت سے آنا شروع ہوجائیں یا نمونیہ ہوجائے تو مریض مشکل سے بچتا ہے۔

نوٹ:- (۱) ٹیفائڈ میں قبض کا مریض دست والے مریض سے بہتر سمجھا

جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو پاک و صاف جگہ پر رکھیں اور نقل و حرکت سے باز رکھیں۔ مریض کا تھوک، بلغم و پاخانہ وغیرہ کسی دوا سے جلا دیں یا بستی سے دُور زمین میں دفن کروا دیں تاکہ اُس کی چھوت دوسرے تندرست انسانوں کو لگ کر مبتلائے مرض نہ کر دے۔ چونکہ اس مرض میں آنتوں میں زخم ہو جاتے ہیں یا شدید قسم کی سمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے غذا کا رکھ رکھاؤ اس مرض میں بہت ضروری ہے۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ ثقیل غذا اس مرض میں زہر کا حکم رکھتی ہے۔ جوش دیا ہوا دودھ، صابودانہ، مونگ کی دال کا پانی یا آش جو دینا مناسب ہوا کرتا ہے۔ پینے کا پانی کھولا کر سرد کر لینا چاہیے یا لوہے کا بُجھا ہوا پانی دینا چاہیے۔ ہذیانی کیفیت ہو جانے پر پانی میں کپڑا تر کر کے نچوڑ کر سر پر رکھیں یا پاشویہ کر دیں اگر مریض پھل کی خواہش کرے تو میٹھا لیمو، انار، انگور اور سنترہ دیا جا سکتا ہے لیکن کھانسی کی حالت میں یا نمونیہ کی سی کیفیت میں انار نہ دیں البتہ سنترہ یا میٹھا لیمو کا رس گرم کر کے دے سکتے ہیں۔

انتباہ:۔ صحت ہو جانے کے دو چار روز کے بعد تک پرہیز قائم رکھنا چاہیے ورنہ بعض وقت مرض دوبارہ عود کر آتا ہے اور بخار پھر دو تین ہفتہ لے لیتا ہے۔

علاج:۔ (۱) میعادی بخار جس میں قبض ہو، پاخانہ خشک ہوتا ہو، بھوک ندارد، سر میں درد ہو، ہونٹ و زبان خشک ہو تو برائے اوتیا

دینا چاہیے۔ ابتدائی حالت میں یہ دوا خوب کام کرتی ہے بشرطیکہ کسی قسم کی اور پیچیدگی نہ ہو۔ اس دوا کے بعد اگر ایک خوراک سلفر کی دے دی جائے تو دوا کے اثر میں اور بھی تیزی ہو جاتی ہے۔

(۲) تپ محرقہ جس میں دست آتے ہوں، مریض کی زبان کی نوک پر مثلثی یعنی تکونا نشان ہو باقی زبان مٹیالی ہو، پیاس اور بے چینی زائد ہو تو رسٹاکس دیں۔

(۳) اگر رسٹاکس سے دست نہ رکیں تو آرسنک دیں بشرطیکہ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس ہو، کمزوری صد درجہ ہو اور دانتوں پر میل ہو۔

(۴) سر میں درد، تپکن اور سرسامی کیفیت ہو، بخار بہت زیادہ ہو، مریض روشنی و شور و غل برداشت نہ کر سکتا ہو، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں تو بیلاڈونا دینا چاہیے لیکن اگر سرسامی کیفیت میں مریض اپنا سر تکیہ سے رگڑتا ہو یا شدید سرسام ہو اور مریض وحشیانہ حرکات پر اُتر آیا ہو جس کو بیلاڈونا شفا دینے سے قاصر رہا ہو تو سٹرامونیم دینا چاہیے۔

سرسامی کیفیت میں ہیوسمس اور اوپیم بھی حسب ضرورت دیتے ہیں۔ یہ بھی ہذیان کے لیے عمدہ دوائیں ہیں۔

(۵) شروع درجہ میعادی بخار میں جبکہ آنتوں کی خرابی نہ ظاہر ہوئی ہو یا یوں کہنا چاہیے کہ میعادی بخار کا خدشہ ہو رہا ہو اور ابتدائی علامات (بخار، درد سر، گھبراہٹ وغیرہ) ظاہر ہو رہی ہوں تو بپٹشیا بڑی نفیس دوا ہے اس دوا کے دینے سے عموماً مرض کا زور بہت گھٹ جاتا ہے اور تمام

قسم کی پیچیدگیوں سے نجات مل جاتی ہے۔

(۶) جب بخار ۱۰۵ سے بھی تجاوز کر جائے اور سمی کیفیت پیدا ہونے لگے تو پائرو جنم دینے سے مریض کا درجۂ حرارت کم ہو جاتا ہے بعض حالات میں جب ٹائیفائڈ میں بخار ۱۰۶ درجہ سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت کے لیے پائرو جنم دوا ہے۔

(۷) ٹائیفائڈ بخار مریض غنودگی میں پڑا رہے صرف جگانے پر ہوش میں آئے۔ بخار تیز ہو، کمزوری زائد ہو تو فاسفورک ایسڈ دوا ہے۔

(۸) میعادی بخار جب روحانی قوت زائد ہو گئی ہو، نبض تیز اور غیر منتظم ہو جائے، مریض ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرے تو کاربو وج دیں۔

(۹) بایوکیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری سے دیں۔ ان دواؤں کو ہومیوپیتھک ادویہ کے ساتھ ساتھ بھی چلا سکتے ہیں۔

(۱۰) ان کے علاوہ آرنیکا، چائنا، کلکیریا کارب، میوریٹک ایسڈ، ویریٹرم البم، لیکیسس، پلساٹیلا، زنکم، فاسفورس اور لائیکو بہت عمدہ دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

ملیریا۔ جاڑا بخار

MALARIA

اسباب:۔ موسم برسات میں زمین سے تبخیر کا اٹھنا، دلدلوں، گڑھوں

یا جھیلوں کے پانی کا تعفن، خراب ہوا، نباتی یا حیواناتی مادّوں کی سڑاند کا ہوا میں مل کر بذریعہ مسامات یا سانس جسم میں جذب ہونا۔ نامناسب غذا، شدید قبض وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔

جدید تحقیق کے مطابق ایک خوردبینی کیڑا اس کا موجب ہوتا ہے جو مرطوب زمین اور دلدل وغیرہ میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایک خاص قسم کا مچھر اس کا باعث ہوتا ہے جو ملیریا کے زہر کو انسان کے جسم میں داخل کرتا ہے۔ (ایلوپیتھک تھیوری یہی ہے) اس طرح سے تندرست انسان کے جسم میں ملیریائی زہر سرایت کر جاتا ہے اور بذریعہ مچھر وہ زہر دوسرے تندرست انسانوں میں پہونچ جاتا ہے۔

علامات:۔ اس بخار کو تپ لرزہ، نوبتی بخار یا جوڑی بخار بھی کہتے ہیں۔ یہ بخار عموماً لرزہ سے آتا ہے۔ بخار آنے سے قبل اعضاء شکنی ہوتی ہے۔ جمائیاں آتی ہیں اور سردی لگ کر بخار آجاتا ہے۔ بعض حالات میں صرف ہاتھ اور پاؤں کے ناخن ٹھنڈے ہوجاتے ہیں اور پھر بخار آدباتا ہے۔ کبھی سردی نہیں بھی لگتی ہے۔ بخار عموماً وقت مقررہ پر آتا ہے۔ کبھی ہر روز، کبھی ایک دن ناغہ کر کے اور کبھی ہر چوتھے روز بخار آتا ہے۔ بعض وقت ملیریا کا زہر انسان کے جسم میں بیکار ٹھہرا رہتا ہے اور ہر ماہ دو چار روز کے لیے مقررہ تاریخوں میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔

اس بخار میں عموماً طحال بڑھ جاتا ہے اور بعض وقت جگر بھی ماؤف ہو جاتا ہے۔ درد سر، شدید پیاس، اُلجھن اور متلی وقے کی شکایت ہوجاتی ہے۔

بخار نہایت تیز ہوتا ہے بعض وقت ۱۰۵ درجہ تک پہونچ جاتا ہے۔ کبھی مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ پھر پسینہ نکل کر بخار اُتر جاتا ہے۔

نوٹ:۔ ملیریا بخار کے علاج میں تساہلی ہرگز نہ کرنا چاہیے کیونکہ اس کے اثرات مابعد اکثر بہت خراب ہوا کرتے ہیں۔ جگر میں ورم آجانے کے باعث یرقان یا اسہال نہ پیچش کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض وقت گردے بھی ماؤف ہو جاتے ہیں اور خونی پیشاب اور البیومن وغیرہ خارج ہونے لگتی ہے۔ کبھی کھانسی، دمہ اور نمونیہ کا خدشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو نہایت ہلکی غذا دیں بہتر یہ ہے کہ سوائے دودھ یا مونگ کی کھچڑی کے دوسری غذا نہ دیں۔ پانی نہایت صاف یا کھولا کر سرد کیا ہوا پینے کو دیں۔ مکان کے آس پاس خوب صفائی رکھیں، قریب کے دلدلوں میں مٹی کا تیل چھڑک دیں اور رات کو مچھر دانی لگا کر سوئیں یا کڑوا تیل جسم پر مل لیا کریں تاکہ مچھروں کے حملے سے حفاظت رہے۔ اس مرض میں قبض کا دفع کرنا اشد ضروری ہوتا ہے۔ شدت پیاس کی حالت میں آلو بخارا یا سوڈا واٹر یا لیمو چوسنے کو دیں۔ رفع تشنگی کے لیے برف بھی چوسنے کو دے سکتے ہیں۔

علاج:۔ (۱) اگر صرف ناخن ٹھنڈے یا نیلے ہو کر بخار آجائے، دردِ سر اور قبض ہو نیز متلی معلوم ہوتی ہو تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔ اس کا مریض لرزہ نیز تیز بخار کی حالت میں جسم پر سے لحاف نہیں اتار سکتا اور بخار عموماً رات کو یا علی الصباح آیا کرتا ہے۔

(۲) اگر مریض کو کونین کا بے تحاشہ استعمال کرایا گیا ہو یا معدہ خراب ہو اور شدید درد سر اور متلی ہو، جاڑا جس کی زیادتی گرم مکان میں اور بیرونی گرمی سے ہو یعنی اوڑھنے سے بھی لرزہ میں کمی نہ ہو یا اگر ملیریا کی علامات آپس میں ملی جلی ہوں اور ظاہرا کوئی دوا علامات سے مطابقت نہ کرتی ہو تو اپیکاک دینا چاہیے۔ ڈاکٹر جہار اپنی چالیس سالہ پریکٹس میں تمام قسم کے نوبتی بخاروں میں پہلے اپیکاک ہی دیا کرتے تھے۔ اس کے دینے سے یا تو بالکل شفا ہو جاتی ہے یا کم از کم دوسری دوا کے لیے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ مصنف کا تجربہ بھی اس کی تصدیق کرتا ہے۔

(۳) اگر بخار باری سے ٹھیک وقت پر ہر تیسرے، ساتویں یا پندرھویں دن آئے۔ سر میں شدید درد ہو اور مریض کا چہرہ زرد ہو گیا ہو، کمزوری و نقاہت زیادہ ہو تو چائنا مفید ہے۔ جگر اور طحال کی علامات میں چائنا اور بھی مفید دوا بن جاتی ہے۔ تلی بڑھ جانے کی حالت میں اس دوا کا خاص درجہ ہے۔ بخار صرف دن کے وقت آنا اس دوا کی مخصوص علامتوں میں سے ہے۔ اگر اس دوا کی طاقت نمبر ۲۰۰ کو دورہ آنے کے ایک گھنٹے کے بعد مریض کو دیں تو عموماً ایک ہی خوراک کافی ہوا کرتی ہے اور دوبارہ دورہ کی نوبت نہیں آتی۔

(۴) اگر پیاس قطعی نہ ہو اور مرغن غذا کھانے کے بعد ملیریا بخار حملہ آور ہوا ہو، منہ کا ذائقہ کڑوا ہو، معدہ کی خرابی موجود ہو، بلغم یا صفرہ کی قے ہو تو پلساٹیلا دینا چاہیے۔ اگر علامات بدلتی رہیں یا کونین کا بیجا استعمال

کرایا گیا ہو تب بھی پلساٹیلا مفید ہوتا ہے۔ اس کے فیل ہوجانے کے بعد انٹم کروڈ دینا چاہیے۔

(۵) بخار جبکہ کمزوری حد سے زیادہ بڑھی ہوئی معلوم ہوتی ہو، پیٹ میں درد یا متلی کی شکایت ہو، بے چینی زیادہ پائی جائے اور تھوڑے پانی کی بار بار پیاس ہو تو آرسنک مفید ہے۔

(۶) اگر ٹھنڈے پانی کی شدید پیاس ہو، مریض ایک وقت میں زیادہ مقدار میں پانی پیتا ہو، سر میں شدید درد ہو، زبان بالکل خشک ہو، جاڑے کے دوران اعضاء میں سخت درد ہوتا ہو تو برائی اونیا دوا ہے۔

(۷) اگر جلدی امراض کے دب جانے سے بخار آنے لگے یا جب کسی دوسری دوا کی علامت صاف نہ ظاہر ہوتی ہو، جاڑے کے بعد بخار اور پسینہ کی زیادتی ہو، جاڑا پیٹھ پر خاص طور سے محسوس ہوتا ہو، جلد خشک ہو۔ ہتھیلی اور تلووں میں جلن معلوم ہوتی ہو تو سلفر دینا چاہیے۔ مزمن حالتوں میں یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے اور بعض اوقات دوسری دواؤں کے لیے راستہ صاف کر دیتی ہے۔

(۸) اگر بخار آنے سے قبل انگڑائیاں اور جمائیاں کثرت سے آتی ہوں، مریض کو نیند زیادہ معلوم ہوتی ہو، قبض، متلی، پسینہ اور تمام جوڑوں میں درد پایا جائے تو سی ڈی مکس نمبر ۶ اکسیر ہے۔

(۹) بعض ڈاکٹروں کا تجربہ ہے کہ ملیریا میں کیمفر مدر ٹنکچر حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ باری آنے سے چھ گھنٹے قبل دس قطرے دوا کو ملک شوگر میں

ڈال کر دینا چاہیے اور دوسری خوراک اس کے تین گھنٹے کے بعد۔ بخار کی حالت میں کوئی دوا نہ دینا چاہیے۔

(۱۰) جاڑا بخار جس کے ساتھ دست یا پیچش کی بھی شکایت ہو تو اسٹونیا مدر ٹنکچر ۲ سے ۵ قطرے فی خوراک دن میں چار بار دیں۔

(۱۱) بایوکیمک میں نیٹرم سلف اور فیرم فاس باری باری دیں۔

(۱۲) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ آرنیکا۔ اگنیشیا۔ چائنم سلف۔ ڈلکمارا۔ رسٹاکس۔ نیٹرم میور۔ وریٹرم البم۔ جلسیمیم۔ بیلاڈونا اور لائیکو بہت عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

وقت کے اعتبار سے ادویہ کا انتخاب

رات کو ۱ بجے یا ۲ بجے جاڑا بخار آتا ہو تو آرسنک۔

" ۲ بجے سے ۴ بجے تک ۔ آرنیکا۔ سڈرن۔

پچھلی رات کو ۴ بجے سے ۵ بجے تک۔ سلفر۔ نکس وامیکا۔ چائنا۔

صبح کو ۶ بجے ۔ وریٹرم البم۔ نکس وامیکا۔ فیرم۔

" ۷ بجے سے ۹ بجے تک ۔ یوپٹیوریم پرف (بعض حالات میں پاڈوفائلم)

صبح کو ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک۔ نیٹرم میور (بعض حالات میں سٹانم، کیکٹس اور نکس وامیکا)

دن کو ۱۲ بجے ۔ سلفر (بعض حالات میں آرسنک)

دن کو ۱ بجے - آرسنک (بعض حالات میں پلساٹیلا)

" ۲ سے ۳ بجے تک آرسنک - انٹم ٹارٹ - ایپس - سڈرن - چائنم سلف - سٹافی سیگریا - تھوجا -

۴ بجے شام -- ایپس - پلساٹیلا - سڈرن - لائیکو -

شام کو ۴ بجے سے رات کے ۸ بجے تک - لائیکو (بعض حالات میں کالی کارب - تھوجا - نیٹرم میور -)

۷ بجے شام - پائروجنم - رسٹاکس - ہیپر نیٹرم سلف (بعض حالات میں پلساٹیلا - چائنم سلف - سلفر - سڈرن اور لائیکو)

۹ بجے رات - آرسنک - برائی اونیا (بعض حالات میں بووسٹا اور نکس وامیکا)

رات کو ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک - آرسنک - چائنا - چائنم سلف - کاسٹیکم - سلفر - کیکٹس -

---

نزلاوی بخار

INFLUENZA

(دیکھو انفلوئنزہ حصہ دوم باب پنجم میں)

لال بخار - تپ سرخ

SCARLET FEVER

اسباب:- یہ ایک متعدی مرض ہے جو مریض کے پاخانہ پیشاب لعاب دہن یا سانس کے ذریعہ دوسروں کو لگ جاتا ہے۔ مریض کے بستر، برتن اور کتاب وغیرہ سے بھی اس مرض کی چھوت لگ جایا کرتی ہے۔ خراب غذا، گندگی وکثافت اور خرابی معدہ وغیرہ بھی اس کے اسباب ہیں۔ بچوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علامات:- اس مرض میں سر میں سخت درد ہوتا ہے، بخار یکایک بہت تیز آجاتا ہے بعض حالات میں ۱۰۶ سے تجاوز کر جاتا ہے۔ دوسرے ہی دن گردن اور سینہ پر اور پھر تمام جسم پر سرخ رنگ کے چٹے نمودار ہوتے ہیں۔ حلق سرخ اور متورم ہو جاتی ہے۔ سانس لینے میں اور کوئی چیز نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ ایک ہفتہ کے بعض دانے مرجھا جاتے ہیں اور بھوسی جھڑ جاتی ہے۔ اگر دانے یا چٹے دب جائیں یعنی باقاعدہ سطح جسم پر نہ آئیں تو سخت ہذیانی کیفیت ہو جاتی ہے اور مریض مشکل سے بچتا ہے۔ اس مرض کو خسرہ اور ڈفتھیریا سے تفریق کرنا چاہیے۔ سرخ بخار میں چٹے بڑے بڑے اور چکنے ہوتے ہیں۔ انگلی سے دبانے سے چٹوں کی سرخی غائب ہو جاتی ہے اور انگلی ہٹانے سے پھر آجاتی ہے۔

نوٹ:- یہ نہایت خطرناک مرض ہے اس کے اثرات مابعد بھی بعض اوقات

بہت خراب ہوتے ہیں مثلاً آنکھ کا جاتے رہنا، کان کی تکالیف، گٹھیا، استسقاء، ورم گردہ، ٹائیفائڈ اور دُنبل وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں - یہ مرض ہندوستان میں بہت کم ہوتا ہے - انگلستان اور امریکہ میں عام طور سے پایا جاتا ہے -

پرہیز و ہدایات:- مریض کا کمرہ نہایت صاف ستھرا رکھیں - اس کا تھوک و پاخانہ پیشاب کو کسی دوا سے جلا دیں یا بستی سے باہر گڈھے میں دفن کر دیں، گردن سے ورم ہو جانے کی حالت میں اس کی سینک کریں - حلق کو کسی مناسب غرارہ سے پاک و صاف رکھیں - غذا میں صرف دودھ، آشِ جو، مونگ کی کھچڑی اور اسی قسم کی نہایت ہلکی چیزیں دیں -

علاج:- اس مرض کے لیے ایپس، سلفر، کلکیریا، بیلاڈونا، لائیکو - رسٹاکس، اپیکاک، مرک، ہیپر، زنکم، برائی اونیا، کاربوویج، سورنیم، آرسنک، کینتھرس، کیوپرم اور فاسفورس وغیرہ عمدہ دوائیں ہیں حسب علامت دینا چاہیے - حفظ ما تقدم کے طور پر تین روز تک ہر صبح کو بیلاڈونا کی ایک خوراک دیں یا کالی میور × ۶ استعمال کریں -

---

تپ لازمی - تپ دائمی

REMITTENT FEVER

اسباب:- گندی آب و ہوا، خراب غذا، ثقیل اور باسی چیزوں کا کثرتِ استعمال، عام کمزوری، آنتوں میں سمّی کیفیت یا ورم کا ہونا، خرابیٔ معدہ

اور امراض جگر و امعاء اور ملیریا کا زہر وغیرہ۔

علامات:۔ یہ وہ بخار ہے جو کم و بیش ہوتا رہتا ہے مگر اُترتا نہیں گویا ہر وقت بخار کا رہنا اس میں پایا جاتا ہے۔ صرف صبح کے وقت بخار میں ذرا سی تخفیف ہو جایا کرتی ہے۔ بخار صبح کو عموماً ۱۰۰ یا ۱۰۱ اور شام کو ۱۰۲ یا ۱۰۳ درجہ تک رہتا ہے۔ بخار باوجود کم ہونے کے مریض میں کمزوری بڑھتی جاتی ہے۔ متلی، پیاس اور اعضاء شکنی ہوتی ہے۔ طبیعت کسلمند رہتی ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ ہر وقت ہلکا سا درد سر میں یا بعض وقت تمام جسم میں پایا جاتا ہے۔ پیشاب کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ عموماً یہ کیفیت ایک ہفتہ سے لے کر گیارہ یا چودہ روز رہتی ہے جس کے بعد مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

اگر اس کے علاج میں تساہلی کی جائے یا غلط علاج کیا جائے تو ٹائیفائڈ کی تمام علامات رونما ہو جاتی ہیں۔ سرسامی کیفیت شروع ہو جاتی ہے۔ جس کے علاج میں تمام دشواریاں حائل ہوتی رہتی ہیں اگر کسی قسم کی پیچیدگی نہ ہو تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہوتی اور زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں مریض شفائے کلی حاصل کر لیتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اس مرض میں تمام رکھ رکھاؤ مثل ملیریا بخار اور ٹائیفائڈ بخار کے کریں (جیسے دیکھو اپنے موقع پر) اناج کی غذا بند کریں اور آش جو، دودھ، سایو دانہ، آلو بخارا، منقی، میٹھا لیموں اور مونگ کی دال کا پانی دیں۔

علاج :- (۱) ابتدا میں جب فوراً بخار کا دورہ ہو، صفراوی قے ہو، بے چینی اور پیاس موجود ہو تو اکونائٹ دینا چاہیے۔

(۲) بچوں میں کیمو ملا بہتر کام کرتا ہے بشرطیکہ ایک گال سرخ اور ایک گال زرد ہو، بے چینی زیادہ ہو۔ بچہ چڑچڑا ہو اور ہر وقت رویا کرے۔

(۳) اگر بار بار متلی و قے ہوتی ہو، ذائقہ کڑوا ہو، شدید درد سر ہو، قے میں بلغم یا پت گریں، زبان کا رنگ سفید اور زردی مائل ہو تو اپیکاک دوا ہے۔

(۴) اگر مریض جلن اور پیاس کی شکایت کرے تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس ہو، بے چینی زیادہ ہو، سرد ہوا سے تکلیف بڑھ جاتی ہو، مریض کو ہر وقت اوڑھنے کی خواہش رہتی ہو، تکلیف بارہ بجے یا ایک بجے رونما ہوتی ہو یا زیادہ ہو جاتی ہو تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۵) اگر یہ نہ سمجھ میں آتا ہو کہ کس قسم کا بخار ہے۔ بخار میں غفلت اور غشی ہو یا ٹائیفائڈ کا خطرہ نظر آ رہا ہو تو بپٹیشیا دینا چاہیے۔ یہ دوا ہر بخار میں مفید ہے اکثر بخار کو قبل از میعاد توڑنے میں یہ دوا تنہا کامیاب ہو جاتی ہے۔

(۶) اگر قبض ہو اور پاخانہ خشک ہوتا ہو، منہ خشک ہو، پیاس زائد ہو، کھانسی بھی خشک آتی ہو، نقل و حرکت سے چکر یا متلی معلوم ہونے لگتی ہو۔ سر میں شدت کا درد ہوتا ہو۔ زبان پر زرد میل پایا جائے تو برائی اونیا مفید ہے۔

(۷) اگر ہونٹوں و مسوڑھوں پر زخم یا دانے نمودار ہو جائیں، پاخانہ آؤں ملا ہوا ہونے لگے، سانس بدبودار ہو، پیٹ میں یا جگر کے مقام میں

خفیف سا درد ہوتا ہو تو مرک دینا چاہیے۔

(۸) اگر بخار بہت تیز ہو جس سے مریض کا چہرہ تمتایا ہوا معلوم ہوتا ہو، آنکھیں سرخ ہوں، پیر ٹھنڈے ہوں، بخار میں پیاس نہ ہو تو بیلاڈونا دیں۔ سرسامی کیفیت میں یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے۔

(۹) اعصابی مزاج والے مریض، آنکھوں میں بھاری پن جس کی وجہ سے پپوٹے نہ کھل سکیں، پیاس نہ دارد۔ ٹانگوں میں درد اور گھٹن، چاند پر گرمی، کھٹی ڈکاریں۔ ذائقہ کڑوا ہو تو جلسیمیم دیں۔

(۱۰) بایو کیمک میں فیرم فاس دیں۔ بعض حالات میں کالی میور کے ساتھ باری باری دینا مفید ہوا کرتا ہے۔ ہذیانی کیفیت میں کالی فاس کے ساتھ یکے بعد دیگرے دیں۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ رسٹاکس۔ چائنا۔ لائیکو۔ ایپس نکس وامیکا۔ نیٹرم میور۔ سلفر۔ نیٹرم سلف اور پاڈو۔ فائلم کا شمار اہم ترین ادویہ میں سے ہے۔

(۱۲) بعض حالات میں بخار ٹھیک وقت پر آتا ہے اس کے لیے دیکھو ملیریا کے تحت میں " وقت کے لحاظ سے ادویہ "۔

گردن توڑ بخار ۔ ڈنگو فیور

BREAK BONE FEVER

یہ بھی ایک قسم کا متعدی وبائی بخار ہے ۔ جو غذا کی خرابی، آنتوں میں سمیت، اور ہوا کی کثافت و غلاظت سے پھیلا کرتا ہے ۔ بخار کے ساتھ بے چینی اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے ۔ بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵ درجہ تک ہوا کرتا ہے ۔ عضلات جوڑ اور ہڈیوں میں شدید درد ہوتا ہے ۔ جسم پر سرخ سرخ دھبے نمودار ہوتے ہیں ۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور ان میں سے پانی بہا کرتا ہے ۔ اس بیماری میں دو تین روز کے بعد علامات میں تخفیف ہو کر پھر مرض زور پکڑتا ہے اور اسی طرح دو تین دورے ہوا کرتے ہیں ۔ اور اس کے بعد بتدریج مریض بالکل اچھا ہو جاتا ہے ۔

علاج :- اس کا علاج مثل دوسرے بخاروں کے کرنا چاہیے ۔ آرنیکا ، یوپٹیوریم پرف ۔ رسٹاکس ، بپٹیشیا اور نیٹرم میور وغیرہ ادویہ اس بخار کے لیے قابل الذکر ہیں ۔

پرسوت کا بخار

PUERPERAL FEVER

(دیکھو زچہ خانہ کا بخار حصہ دوم باب چہارم میں)

تپ دق

HECTIC FEVER

اسباب:- عام کمزوری، مزمن بخار، جسم میں فاسد مادہ کا جمع ہونا، کثرت کار و تفکرات، مرض ذیابیطس، کثرت مباشرت، کسی اندرونی عضو میں ورم کا ہونا یا اُس میں مواد کا پڑ جانا مثلاً پھیپھڑوں میں پیپ پڑ جانا۔ یا جگر میں ورم ہو کر مواد پڑ جانا، گردہ کا ماؤف ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔

علامات:- بعض وقت ابتدائی حالت میں مریض اور معالج دونوں کو اس مرض کا مشکل سے پتہ لگتا ہے۔ مریض سُست اور کسلمند رہتا ہے بلا کسی ظاہری سبب کے لاغری شروع ہو جاتی ہے اور کچھ دنوں کے بعد تیسرے پہر کو طبیعت گرنے لگتی ہے یا کھانا کھانے کے بعد حرارت آ جاتی ہے صبح کے وقت طبیعت بحال رہتی ہے۔

جب پھیپھڑے، جگر، آنت، معدہ یا گردہ وغیرہ میں ورمی کیفیت ہوتی ہے یا اُن میں سے کسی میں مواد پڑ جاتا ہے تو سردی لگ کر بخار آتا ہے اور کچھ دیر کے بعد پسینہ نکل کر طبیعت ہلکی ہو جاتی ہے۔ بخار عموماً تیسرے پہر کو آتا ہے بعض حالات میں رات کو بھی لرزہ سے بخار آتا ہے۔ اور حسب معمول پسینہ نکل کر بخار اُتر جاتا ہے۔ ہاتھ اور تلوؤں میں جلن سی ہوتی رہتی ہے۔ کھانسی آنے لگتی ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہوتا ہے جس میں بھوک جاتی رہتی ہے۔ رخساروں پر میلے رنگ کا حلقہ سا بن جاتا ہے۔

لاغری کے باعث ہڈیوں کے سرے نکل آتے ہیں کنپٹیاں بیٹھ جاتی ہیں، پلکیں بھاری ہو جاتی ہیں اور گردن باریک ہو جاتی ہے۔ پیشاب میں چکناہٹ نمودار ہوتی ہے۔ کبھی پسینہ کثرت سے آتا ہے۔ کبھی اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد تیسرا درجہ شروع ہوتا ہے، بال گر جاتے ہیں، ناخن ٹیڑھے ہو جاتے ہیں صرف ہڈی چمڑا رہ جاتا ہے۔ پاؤں پر ورم آجاتا ہے اور مریض نہایت نحیف و ناتواں ہو کر راہی ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ تیسرے پہر کو بخار کا ہو جانا، یا کھانے کے بعد تپ کا ظاہر ہونا اس مرض کے ابتدائی درجہ کی رہنما کن علامت ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو رنج و غم و تفکرات سے دُور رکھیں اور صفائی کا خاص اہتمام کریں۔ تبدیل آب و ہوا کے لیے کسی کھلی اور بارونق جگہ پر مریض کو رکھیں۔ کھٹائی، مرچ اور تیل سے پرہیز کرائیں ثقیل، نفاخ اور باسی چیزیں مضر ہیں۔ مدقوق کے لیے گدھی کا دودھ بہت مفید ہے۔ گدھی کے بعد بکری کا دودھ غنیمت ہے۔ گدھی کے دودھ کا جسم پر مالش کرنا بھی بہت مفید ہوا کرتا ہے۔ علاوہ ازیں نیم برشت انڈا، یخنی اور کھیر وغیرہ مقوی اور ہلکی غذائیں کھانے کو دیں۔ پھلوں میں سیب، انار، انگور اور سنترہ وغیرہ دیں۔

علاج:۔ اگر تیسرے پہر سے بخار ہو جاتا ہو، تمام جسم میں پسینہ بکثرت نکلتا ہو۔ کمزوری زیادہ ہو گئی ہو پھیپھڑوں کی دق ہو تو آرسنک آئیوڈائڈ ۳x اکسیر کا کام کرتا ہے یہ دوا اُس وقت بھی مفید ہے جب پھیپھڑوں میں زخم

پڑ چکا ہو یا پیدا ہو رہا ہو۔ نمونیا کے بعد بھی دق ہو جانے میں یہ دوا چوٹی پر کی ہے۔ پھیپھڑے کی حاد اور مزمن دونوں تکلیفوں کے لیے اس کا استعمال مفید ہے۔

(۲) جب سِل ودق کا مرض شروع ہو تو ٹوبر کولینم نمبر ۲۰۰ یا نمبر ۱۰۰۰ دینا چاہیے۔ اس دوا کو حفظ ما تقدم کے طور پر بھی دے سکتے ہیں تیسرے پہر بخار کا رہنا، پسینہ کی زیادتی اور کھانسی کا ہونا اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں۔ اگر ٹوبر کولینم فیل ہو جائے تو سلفیلنم دبس یا ہیومو کسین نمبر ۱۰۰۰ کی ایک خوراک دے کر انتظار کریں۔

(۳) تپ دق کی ابتدا میں جب خشک کھانسی آتی ہو یا بلغم کے ہمراہ خون بھی نکلتا ہو تو اکلیفا انڈکا ×۳ یا مدر ٹنکچر چار قطرہ فی خوراک ہر ۴ گھنٹہ کے بعد دیں۔

(۴) جب لسدار بلغم خارج ہوتا ہو یا بلغم میں پیپ کی گولیاں پائی جائیں پسینہ بکثرت نکلتا ہو، کمزوری بہت بڑھ گئی ہو، پھیپھڑے ماؤف ہو گئے ہوں، سینہ میں سوئیوں کی سی چبھن ہوتی ہو تو کالی کارب نہایت مفید اور اہم دوا بن جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کالی کارب فیل ہو جائے تو نائٹرک ایسڈ دینا ازحد مفید ہوا کرتا ہے۔

(۵) لمبے پتلے اور نازک مزاج والے انسان جو قدرتی طور پر ذہین ہوں، جن کا رنگ گورا یا زرد ہو، دق کا مرض ترقی کر چکا ہو، کھانسی، بخار اور گلا بیٹھا ہوا ہو، دست بغیر درد کے آتے ہوں تو فاسفورس دوا ہے۔

(۶) دق کا بخار جو ہر وقت رہے۔ جس میں کمزور کرنے والے پسینے زیادہ مقدار میں پائے جائیں، دق والی کھانسی ہو جس میں انڈے کی سفیدی کی مانند

بلغم خارج ہوتا ہو۔ بدہضمی پائی جائے جس میں کھانا پکنے کی خوشبو بھی ناگوارِ خاطر ہو اور متلی معلوم ہو۔ کمزوری ہو اور سینہ میں خالی پن کا احساس ہو۔ نیز سوئیوں کی سی چبھن معلوم ہوتی ہو تو سٹانم دوا ہے۔ اگر مریض اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا ہو تو سٹانم ایک یقینی دوا بن جاتی ہے۔

(۷) دق کا بخار جو ۴ سے ۸ بجے شام تک خصوصیت سے پایا جائے۔ مریض جب کھانے پر بیٹھے تو ایک ہی لقمہ سے ایسا احساس ہو کہ حلق تک بھرا ہوا ہے نیز تھوڑی غذا جو معدہ میں پہونچے وہ ریاح کی صورت اختیار کرے۔ نتھنے پنکھے کی مانند چلتے ہوں تو لائیکوپوڈیم مفید ہے اگر نمونیا میں بے احتیاطی سے علاج کے باعث دق کا مرض شروع ہو گیا ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۸) اگر جسم زرد ہو گیا ہو اور اُس پر جھرّیاں پڑ گئی ہوں، مریض میں خنازیری مادّہ موجود ہو۔ باوجود غذا کھانے کے مریض سوکھتا چلا جاتا ہو، کمزوری زیادہ ہو گئی ہو، گرمی سے تکلیف بڑھ جاتی ہو تو آئیوڈیم مفید ہے۔

(۹) اگر جسم زرد ہو گیا ہو، مریض دُبلا ہوتا جاتا ہو، بخار رہتا ہو لیکن پھیپھڑا پورے طور پر ماؤف نہ ہوا ہو۔ حرکت کرنے سے سانس پھولنے لگتی ہو دق کا آغاز ہوا ہو۔ بلغم زرد یا سبز گاڑھا متعفن خارج ہوتا ہو۔ سر پر پسینہ کی زیادتی ہو، پھیپھڑوں میں درد معلوم ہوتا ہو تو سلیشیا دیں۔

(۱۰) بایوکیمک میں ابتدائی دق میں کلکیر یا فاس مفید ہے۔ اس کو دوسری دوا کے ساتھ بھی یکے بعد دیگرے دے سکتے ہیں۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ مرک سال ۔ مرک آئیوڈائڈ ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ ہیپر ۔ کاربوبج ۔ کالی بائی اور بپٹیشیا وغیرہ کی طرف بھی توجہ کرنا چاہیے ۔

باب دوم

امراض ناگہانی

(مفصل خارجی علاج کے لیے دیکھو کتاب مخزن خارجی علاج)

آگ وغیرہ سے جلنا

BURNS & SCALDS

نوٹ:۔ آگ وغیرہ سے جلنے میں مناسب خارجی علاج کا ہونا بھی بہت ضروری ہوا کرتا ہے۔ اکثر اوقات اندرونی و بیرونی ہر دو ادویہ کو ایک ساتھ استعمال کرنے سے شفا جلد تر ہو جاتی ہے۔

علامات:۔ جل جانے کی نوعیت مختلف ہوا کرتی ہے۔ کبھی جسم کا تھوڑا حصہ جل جاتا ہے کبھی تمام جسم بری طرح سے ماؤف ہو جاتا ہے۔ بعض حالات میں بڑے بڑے چھالے پڑ جاتے ہیں کبھی اندر سے سرخ

گوشت نکل آتا ہے۔ معمولی کیفیتوں میں سیاہ دھبے پڑ جاتے ہیں۔ بعض اوقات جسم کا کوئی حصہ صرف جھلس جاتا ہے۔ کبھی جلے ہوئے مقام میں فاسدانہ کیفیت شروع ہو جاتی ہے جس سے بخار تیز ہو کر ہذیانی کیفیت ہو جایا کرتی ہے۔ اور مریض کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اگر پھیپھڑا یا حرام مغز پوری طرح سے ماؤف ہو جائے تب بھی نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔ معمولی جل جانے میں بخار وغیرہ کچھ نہیں ہوتا۔ البتہ مقام ماؤفہ پر جلن غضب کی ہوا کرتی ہے۔ شدید حالات میں بخار ہو جاتا ہے، کبھی لرزہ آجاتا ہے، بے چینی حد سے زائد ہوتی ہے۔ مریض مانند ماہی بے آب کے بستر پر تڑپتا ہے۔ جلن ناقابل برداشت ہوتی ہے۔

ہدایات:۔ جلے ہوئے مقام کو فوراً سرد پانی میں ڈال دینا یا اُس پر پانی لگا لینا سخت غلطی ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ سطحی جل جانے کی حالت میں بہترین علاج اس کو سینک دینا ہے۔ اگر ہاتھ یا انگلی وغیرہ جل گئی ہو تو اُسے فوراً اسپرٹ میں (اگر اسپرٹ نہ مل سکے تو کسی ہومیوپیتھک ڈائیلوشن میں) ڈبوئیں۔ اور اُس وقت تک ڈبوئے رکھیں جب تک کہ درد کم نہ ہو جائے اگر جسم کا کوئی حصہ جل گیا ہو تو اُس پر اسپرٹ لگائیں اگر چھالے یا آبلے پڑ گئے ہوں تو کینتھرس مدر ٹنکچر ایک حصہ اور پانی ۸ حصہ ملا کر لگائیں یا اُس میں کپڑا تر کر کے مقام ماؤفہ پر رکھیں۔ چونے کا پانی بھی ہم وزن ناریل یا میٹھے تیل میں ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگانا ازحد مفید رہے۔ بارہا تجربہ میں آچکا ہے

علاج:۔ (۱) اگر جلن شدید ہوتی ہو تو کینتھرس یا کیپسکم دینے سے

جلن میں بہت تخفیف ہوتی ہے۔ چھالے پڑ جانے کی حالت میں کینتھرس کا استعمال بہت مفید ہے۔

(۲) اگر جل جانے میں بخار بھی ساتھ ساتھ ہو، پیاس، بے چینی اور الجھن زیادہ ہو تو اکونائٹ دوا ہے۔

(۳) اگر بُری طرح سے جسم کا کوئی حصّہ جل گیا ہو جس سے تشنجی کیفیت شروع ہو گئی ہو۔ شدّت، درد اور جلن سے مریض مانند ماہی بے آب تڑپتا ہو تو کیمو ملا دیں۔

(۴) اگر جلے ہوئے زخم میں فاسدانہ کیفیت شروع ہو گئی ہو۔ بے چینی اور پیاس بدرجہ اتم موجود ہو لیکن مریض بیک وقت تھوڑا پانی پیتا ہو جلن ناقابل برداشت ہو تو آرسنک مفید ہے۔

(۵) اگر پرانے جلے ہوئے زخم دوبارہ عود کر آئیں تو کاسٹکم دوا ہے۔

(۶) اگر ہاتھ پاؤں اور سارا جسم کافی متورم ہو گیا ہو تو کلکیریا کارب مفید ہے۔

(۷) بایوکیمک میں کالی میور × ۳ اندرونی اور بیرونی ہر دو طریقوں سے مجرب ہے۔

زہریلے جانوروں اور کیڑوں کا کاٹنا

BITES & STINGING OF INSECTS

(۱) بھڑ کاٹے میں وسپا بہت مفید ہے۔

(۲) زہریلے کیڑے کا کاٹنا جس میں ڈنک لگنے کا سا درد ہو، ماؤفہ جگہ متورم ہو گئی ہو تو ایپس دیں۔ ٹھنڈی چیزوں کے لگانے سے کمی ہونا اس کی مخصوص علامت ہے۔

(۳) مختلف کیڑوں کے کاٹے میں جب بے چینی اور پیاس حد سے زیادہ ہو۔ مریض ایک وقت میں تھوڑا پانی پیتا ہو اور گرم چیزوں کے لگانے سے کمی ہوتی ہو تو آرسنک دوا ہے۔

(۴) مچھر، پسّو اور دیگر، ہچو ننھے کیڑوں کے کاٹے میں لیڈم پال بہت مفید ہے۔ اسی کو خارجی طور پر لگائیں۔

(۵) بچھو کاٹے میں آرسنک دینا چاہیے۔ اور خارجی طور پر ارنیکا مدر ٹنکچر لگانا چاہیے۔

(۶) گلہری اور چوہے وغیرہ کے کاٹے میں ہائیپریکم اندرونی بیرونی مفید ہے۔ انگلی، ناخن اور پاؤں کی انگلیوں میں اگر کوئی چیز کاٹ لے جس سے شدید قسم کا درد ہو تو بھی ہائیپریکم دوا ہے۔

(۷) اگر کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کے بعد زہرباد ہو گیا تو انتھراسینم دیں۔

(۸) سانپ کاٹے میں گولنڈریانہ مدرٹنکچر پندرہ قطرہ فی خوراک دیں۔

(۹) باؤلے کتے کے کاٹے میں ہائڈروفوبینم نمبر ۶ اکسیر ہے اگر مریض پانی سے ڈرتا ہو تو بیلاڈونا یا سٹرامونیم دیں۔

(۱۰) بابو کیمک میں نیٹرم میور مفید ہے۔ اس دوا کے محلول کو خارجی طور پر بھی لگا سکتے ہیں یا کاٹے ہوئے مقام پر سفوف نیٹرم میور چھڑک دیں یا مل دیں۔

(۱۱) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ رسٹاکس۔ پلاٹنا۔ کیسکم اور کیموملا وغیرہ ادویہ کی طرف توجہ کریں۔

چوٹ اور زخم

BRUISE & WOUNDS

چوٹ لگنا، کچل جانا، موچ آنا

علاج:۔ (۱) اگر کوئی چوٹ لگ گئی ہو یا اونچے سے گرنے سے بدن دھونس گیا ہو تو آرنیکا مفید ہے۔ ہر قسم کی چوٹ میں آرنیکا دوا ایک امتیازی درجہ رکھتی ہے اسی کو خارجی طور پر بھی لگانا چاہیے۔

(۲) اگر ہڈی میں چوٹ آئی ہو لیکن ہڈی ٹوٹی نہ ہو تو روٹا دینا چاہیے۔ اس کے دینے سے ہڈی کا درد بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ اگر روٹا دینے کے بعد بھی ماؤفہ ہڈی میں درد باقی رہے تو سمفائٹم دینا چاہیے۔

(۳) اگر ماؤفہ حصص کا رنگ تبدیل ہونا شروع ہوجائے اور گنگرین ہونے کا خدشہ ہو تو آرسنک دیں۔ بشرطیکہ ماؤفہ حصہ کا رنگ سیاہی مائل ہوجائے ارغوانی یا بینگنی رنگ کے لیے لیکیسس دیں۔

(۴) اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو پہلے اس کی بندش باقاعدہ کرکے آرنیکا کی چند خوراکیں دیدینا چاہیے۔ اگر اس سے درد کم نہ ہو اور مریض درد سے تڑپ رہا ہو تو کیمو ملا دیں۔ اگر خدانخواستہ کیمو ملا بھی فیل ہوجائے تو ہائپریکم دیں۔ اعصاب کچل جانے یا پھٹ کر زخم ہوجانے کی حالت کے لیے ہائپریکم خاص دوا ہے۔

(۵) اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو سمفائٹم کے خارجی اور داخلی استعمال سے ہڈی جڑ جاتی ہے۔ اگر سمفائٹم دینے کے باوجود ہڈی کے جڑنے میں دقت ہو تو کلکیر یا فاس دینا چاہیے۔ اس سے ہڈی بہت جلد جڑ جایا کرتی ہے بعض حالات میں کلکیر یا فلور سے بھی ہڈی جوڑنے میں بہت مدد ملتی ہے۔ لیکن ہر حال میں پہلے باقاعدہ ہڈی کی بندش کر لینا ضروری ہے۔

(۶) ہڈی جڑ جانے کے بعد اگر درد قائم رہتا ہو تو مرک سال، روٹا یا کالچیکم میں سے کوئی بھی دوا حسب علامت دیدیں۔

(۷) اگر موچ آگئی ہو تو آرنیکا یا رسٹاکس دیں یا دونوں باری باری سے دیں اور آرنیکا کو خارجی طور پر لگائیں۔ شاید کسی وجہ سے یہ دونوں دوائیں کام نہ کریں تو برائی اونیا دیں۔

(۸) اگر ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہو تو روٹا دینا چاہیے لیکن پہلے

ہڈی کو اپنی جگہ پر کر کے باقاعدہ بندش کر دینا چاہیے۔

(۹) اگر ہڈی میں زخم آگیا ہو اور ہڈی بے ڈول ہو گئی ہو تو ایسڈ فاس، کلکیریا کارب، آرسنک اور سلیشیا میں سے کوئی دوا دیں۔

(۱۰) اگر چوٹ کے باعث کمزوری زیادہ ہو گئی ہو یا چوٹ میں زیادہ خون نکل جانے سے مریض پر غشی طاری ہو رہی ہو تو چائنا کی چند خوراکیں دینا چاہیے۔

(۱۱) چوٹ جبکہ گانٹھ نہ پڑے بلکہ جلد پر سیاہ نیلگوں نشان پڑ جائے تو لیڈم دیں۔

(۱۲) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سلفر، بیلاڈونا، کلکیریا کارب، فاسفورس، سائیکوٹا اور کیوپرم اس ضمن میں قابل الذکر اور نہایت اہم ہیں حسب علامت دیں۔

زخم

علاج:۔ (۱) کھلے ہوئے یا کٹے ہوئے زخموں کے لیے کیلنڈولا کا خارجی استعمال بہت مفید ہے۔ اسی دوا کو طاقت یعنی پوٹنسی میں بھی دینا چاہیے۔ اس دوا کے لگانے اور کھانے سے نہ تو زخم پکتا ہے اور نہ فاسدانہ کیفیت ہوتی ہے۔ زخم کے اندمال کے لیے کیلنڈولا بڑی نفیس چیز ہے۔

(۲) اگر اعصاب میں چوٹ اور زخم ہو یا انگلیاں ناخن اور اعضاء کچل جائیں اور پھٹ جائیں جن میں ناقابل برداشت درد ہو تو ہائپریکم دیں۔ اگر کچل جانے سے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکل پڑے ہوں تب بھی ہائپریکم دوا ہے۔ سوئی وغیرہ سے چھدے ہوئے زخم جو نلہ وغیرہ سے ہو گئے ہوں اور جن میں اعصاب خاص طور پر زخمی ہوئے ہوں اس دوا کے

حلقۂ اثر میں آتے ہیں۔

(۳) اگر نہایت تیز اوزار مثلاً تیز چاقو، ریزر، نشتر یا شیشہ وغیرہ سے زخم ہو تو سٹافی سیگریا مفید ہے۔ خارجی طور پر ٹنکچر آرگیریا لگائیں۔

(۴) اگر چھدے ہوئے زخموں میں ڈنک لگنے کا سا درد ہو، مقام ماؤفہ سرخ ہو جائے اور حد درجہ ذکی الحس ہو اور سرخی مثل زہر باد کے پھیلنے لگے تو ایپس دینا چاہیے۔

(۵) سوئی وغیرہ سے چھدے ہوئے زخم کے لیے لیڈم دوا ہے۔ لیکن اگر سوئی ٹوٹ کر اندر رہ گئی ہو تو سلیشیا دینا چاہیے۔ ایسا کرنے سے سوئی خواہ جسم میں کسی جگہ پہونچ گئی ہو سلیشیا پھر اسی جگہ نکال پھینکتی ہے۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ آرسنک، کاربوویج، چائنا، فاسفورس، ہیکیسس اور رسٹاکس وغیرہ ادویہ نہایت ضروری ہیں۔ علامات کے مطابق دیں۔

آنکھ میں کچھ پڑ جانا

FOREIGN BODY INTO THE EYES

اسباب:۔ بعض وقت آنکھ میں کوئی تنکا پڑ جاتا ہے یا کوئی کیڑا داخل ہو جاتا ہے، کبھی ریت، کنکر، کوئلہ بارود یا شیشہ کے ریزے آنکھ میں پڑ جاتے ہیں اور تکلیف کا باعث ہوتے ہیں۔

علامات:- آنکھ میں سخت خراش اور کڑکن ہوتی ہے۔ آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں، مریض کی آنکھ نہیں کھلتی کیونکہ کھولنے پر ناقابلِ برداشت کڑکن ہونے لگتی ہے۔ کسی زہریلے جانور کے پڑ جانے سے بعض وقت آنکھ میں زخم سا ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- آنکھ میں کچھ پڑ جانے کی حالت میں آنکھ کو ہرگز نہ ملنا چاہیے۔ ایسا کرنے سے آنکھ میں خراش اور زخم پیدا ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ ایسی حالت میں پہلے منھ بند کر کے ناک سے زور سے پھونکیں اکثر اوقات ایسا کرنے سے تنکا یا کیڑا وغیرہ خود بخود آنکھ کے کنارے آ لگتا ہے جسے باہر نکالنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر اس عمل سے فائدہ نہ ہو تو پانی سے آنکھ کو دھوئیں یا پانی میں آنکھ ڈبو کر چند بار کھولیں اور بند کریں۔ آنکھ دھونے کے بعد خالص گلیسرین یا کیسٹر آئل کے دو چار بوند آنکھ میں ڈالنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے بعض وقت پلک اٹھا کر غیر جنسی چیز کو صاف کپڑے کی بتی سے بھی نکالا جاتا ہے۔

علاج:- (۱) غیر جنسی چیز کو نکالنے کے لیے اکونائٹ کی چند خوراکیں جلد جلد دینا چاہیے۔

(۲) اگر آنکھ میں سرخی زیادہ ہو گئی ہو مریض کا چہرہ تمتما اٹھا ہو۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد شدید کڑکن ہونے لگتی ہو تو بیلا ڈونا دیں۔

(۳) اگر اکونائٹ دینے کے بعد آنکھ میں ذکی الحسی قائم رہے، آنکھ سرخ ہو جائے تو سلفر دوا ہے۔

(۴) میں آنکھ میں غیر جنسی شے پڑ جانے کی حالت میں سلیشیا دیا کرتا ہوں۔ بعض ڈاکٹروں نے کلکیریا کارب کی بڑی تعریف لکھی ہے۔

(۵) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کیمو ملا۔ لائیکو۔ پلسا ٹیلا اور ارجنٹم نائٹ وغیرہ کی بھی بعض اوقات ضرورت پڑتی ہے۔

لُو لگنا

SUN STROKE

اسباب:۔ آفتاب کی گرمی۔ تیز دھوپ یا لُو میں باہر نکلنا، شدت کی گرمی اور حبس کے وقت پانی کا نہ ملنا، موسم گرما میں جب لو چل رہی ہو، باریک کپڑے پہننا اور کثرت محنت جسمانی وغیرہ۔

علامات:۔ اس مرض میں شدت کی گرمی کے باعث خون میں جوش آجاتا ہے۔ سر چکراتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ شدت پیاس، بے چینی اور گھبراہٹ پائی جاتی ہے۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ سانس لینے میں دقت ہوتی ہے۔ نبض تیز چلنے لگتی ہے اور بخار بہت تیز ہو جاتا ہے۔ پیشاب بار بار ہونے لگتا ہے۔ بعض وقت پیشاب میں البیومن یا خون خارج ہوتا ہے۔ شدت مرض میں ہذیان اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے جو ایک خطرناک علامت ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ جب مریض پر لو کا اثر ہو جائے تو اُسے فوراً

سرد اور ہوادار کمرہ میں لے جائیں۔ گلے کے بند یا بٹن کھول دیں اور بار بار منہ پر سرد پانی کے چھینٹے ماریں اور مریض کے سر، گردن اور ریڑھ پر سرد پانی دھاریں۔ اس عمل سے مریض بہت جلد ہوش میں آجاتا ہے۔ ہوش آجانے پر تھوڑا سا ٹھنڈا پانی پلا دیں۔ اگر نبض بند ہوتی معلوم ہو یا مریض میں چونکمن اور خوف وہراس طاری ہونے لگے تو ایک ڈرام ریکٹیفائڈ اسپرٹ اور دو ڈرام پانی ملا کر مریض کو پلا دیں جب مریض صحتیاب ہو جائے، تو کئی دن تک غذا میں پرہیز کرائیں۔ غذا ہلکی دیں۔ دودھ، مونگ کی کھچڑی، آش جو اور سابودانہ وغیرہ کھانے کے لیے دیتے رہیں۔ ٹھنڈی ترکاریاں دینا بھی مفید ہے۔ گرم غذا اور گرمی ودھوپ سے بچنا چاہیے۔

حفظ ماتقدم:۔ لُو کے زمانے میں گرمی سے محفوظ رہنا چاہیے۔ سیاہ کپڑے پہننا مناسب نہیں۔ علاوہ ازیں گھر سے باہر جاتے وقت سر کو ڈھکا ہوا رکھیں نیز سینہ کو محفوظ رکھیں تاکہ گرم ہوا کا اثر نہ ہو۔ پیاس کی حالت میں ہرگز سفر نہ کرنا چاہیے۔ چلتے وقت پہلے اچھی طرح سے پانی پی لینا چاہیے۔ گرم غذا، گوشت، انڈا اور مچھلی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ شراب اور کباب بھی ممنوع ہے۔ ہر روز صبح وشام غسل کرنا اپنے آپ کو لُو سے محفوظ رکھنا ہے۔ مفرح اور ٹھنڈے شربت کا پینا بھی نافع ہوتا ہے۔

علاج:۔ اگر لو لگ گئی ہو، سر میں بے حد تپکن اور شدید درد ہو، چہرہ تمتمایا ہوا ہو، آنکھیں سرخ ہوں، سر کو پیچھے کی طرف کسی قدر جھکانے سے

درد میں کمی ہوتی ہو۔ ہذیانی کیفیت ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔ اگر مریض اپنے آپ کو گرم کپڑے میں لپیٹے رہتا ہو اور گرمی سے مریض کو آرام ہوتا ہو۔ ہوا کے جھونکے سے یا ٹھنڈی اشیاء لگانے سے تکلیف بڑھ جاتی ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل بن جاتی ہے۔

(۲) اگر لو لگ جانے سے سر میں غضب کا درد ہوتا ہو جس کو پیچھے کی طرف جھکانے سے زیادتی ہو جاتی ہو اور آگے کی طرف جھکانے سے درد سر کو آرام رہتا ہو اور سر اور جسم کو ننگا رکھنے سے سکون ملتا ہو، سر ننگا کرنے سے اور کھلی ہوا میں علامات میں کمی معلوم ہوتی ہو تو گلونائن دوا ہے۔

(۳) لو لگنا: شدید ہذیان، نبض تیز اور سخت، چہرہ، ہاتھ اور پاؤں پر ٹھنڈا پسینہ ہو تو ویریٹرم ورائڈ دوا ہے۔

(۴) اگر لو کا اثر اعصاب پر ہو اور عضلاتی کمزوری بھی ہو، درد سر گدی سے اٹھ کر سارے سر میں پھیلتا ہے اور آنکھوں کے اوپر رک جاتا ہو جس کی وجہ سے مریض آنکھیں نہ کھول سکتا ہو، کمزوری اور کپکپی پائی جاتی ہو تو جلسیمیم دینا چاہیے۔

(۵) بائیو کیمک میں نیٹرم میور لو لگ جانے میں اکسیر کا کام کرتا ہے۔ اگر ہذیانی کیفیت شروع ہو جائے تو کالی فاس کے ساتھ باری باری دیں۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ نیٹرم کارب، لیکیسس، کیمفر، اکونائٹ، برائی اونیا اور ادیم اس مرض کے لیے قابل الذکر اور نہایت اہم ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

باب سوم

امراض اطفال

دانت نکلنا

DENTITION

دانت نکلنے کا زمانہ بچّے کے لیے بڑا اہم ہوا کرتا ہے۔ اس زمانہ میں بچّے کو طرح طرح کی تکلیفوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ بچّے کے ہاتھ، پاؤں نیز سر جلا کرتا ہے۔ بچّہ چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ کبھی رنگ رنگ کے دست آتے ہیں۔ کبھی پیچش ہونے لگتی ہے۔ بخار کبھی معمولی اور کبھی بہت تیز ہوجاتا ہے۔ بچّہ ہر وقت رویا کرتا ہے۔ بعض وقت بچّے کو دورے آنے لگتے ہیں یا بچّہ بار بار دودھ ڈالتا ہے اور سوتے میں چونکنے لگتا ہے۔ کبھی آشوب چشم کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس قسم کے پے در پے حملوں کی وجہ سے بچّہ بہت کمزور ہوجاتا ہے اور بعض حالات میں بچّہ کا جگر بھی خراب ہوجاتا ہے یا سوکھے کی بیماری آدباتی ہے اور اسی طرح کی مختلف پیچیدگیاں شروع ہوجاتی ہیں۔

اس لیے دانت نکلنے کے زمانے میں مناسب علاج اور ہدایات پر عمل کرنا اشد ضروری ہوا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ سب سے پہلے مقدم بچہ کی صفائی اور اس کی مناسب نگہداشت ہے۔ چنانچہ پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر بچہ کو غسل کرایا کریں۔ اگر نہلانے سے قبل بچہ کے بدن میں کڑوا تیل مل دیا جائے تو اور بھی مفید ہوا کرتا ہے۔ بچّہ کے مسوڑھوں میں دن میں دو تین بار خالص شہد لگا دینا بہت مفید ہے۔

علاج:۔ خنازیری مزاج والا بچّہ جس کا سر بڑا اور تالو کھُلا ہوا ہو یا جس کا پیٹ دیگر اعضاء کے مقابلہ میں بڑھتا جاتا ہو، پتلے دست دودھ کے مانند سفید یا سبزی مائل ہوتے ہوں جن میں عموماً کھٹی بو آتی ہے، بچہ کو تشنجی دورے ہوتے ہوں یا آشوب چشم کی شکایت ہو گئی ہو (جسے آشوب چشم خنازیری بھی کہہ سکتے ہیں) اور دانت مشکل سے نکل رہے ہوں تو کلکیریا کارب دوا ہے۔ اگر بچّہ کے پاؤں پر پسینہ اس کثرت سے نکلتا ہو گویا تر موزے پہن رکھے ہیں، تو کلکیریا کارب اور بھی یقینی دوا بن جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر دانت نکلنے کے زمانے میں سوکھا کا مرض بھی شروع ہو جائے تو بھی یہی دوا بچّہ کی دستگیری کرتی ہے۔

(۲) اگر بچّہ حد سے زائد چڑچڑا ہو اور بات بات میں ضد کرتا ہو اور روتا چلاتا ہو، ہر وقت گود میں رہنا چاہتا ہو۔ بخار یا تشنجی دورے پائے جاتے ہوں، ہاضمہ خراب ہو، رات کو نیند نہ آتی ہو یا سوتے میں بچّہ چونکتا ہو

تو کیمو ملا دینا چاہیے۔ اگر پاخانہ میں سڑے ہوئے انڈے کی سی بو آتی ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔ کیمو ملا کے فیل ہو جانے پر بیلا ڈونا دیں۔

(۳) اگر بچہ معمولی شور سے چونک پڑتا ہو، منہ میں چھالے پائے جائیں، بچہ نیند میں چیخ کر ماں کو پکڑ لیتا ہو، پاخانہ لیٹی کا سا اور متعفن ہو تو بورکس دوا ہے۔

(۴) بچہ نہایت غصہ ور اور ضدی ہو، پاخانہ قبض کے ساتھ ہوتا ہو یا پاخانہ میں آؤں آتی ہو معدہ خراب ہو، بدبودار ریاح خارج ہوتے ہوں، رات کو نتھنے بند ہو جاتے ہوں تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔

(۵) اگر بچہ ہر وقت کراہا کرتا ہو اور جاگنے پر بھوچکا سا ہو جاتا ہو گویا کسی چیز سے ڈر گیا ہے، چہرہ تمتمایا ہوا اور آنکھیں سرخ ہوں، مسوڑھے متورم ہوں، بچہ کو تشنجی دورے آتے ہوں تو بیلاڈونا بہت مفید ہے، اس کے فیل ہو جانے پر کلکیریا دیں۔

(۶) اگر دانت مشکل سے نکلتے ہوں۔ بچہ کو دست آتے ہوں جن میں کھٹی بو پائی جائے، یہاں تک کہ بچہ کو نہلانے کے بعد بھی تمام جسم سے کھٹی بو آتی رہے۔ سر میں، بالوں میں متواتر پسینہ آتا ہو تو ریوم دوا ہے۔

(۷) بائیوکیمک میں کلکیریا فاس × ۶ دانت نکلنے کی تمام تکلیفات میں اکسیر ہے۔

(۸) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ، اکونائٹ۔ ڈلکمارا۔ برائی اونیا۔ پاڈوفائلم۔ سنا۔ زنکم۔ سلیشیا۔ کریازوٹ اور سلفر کا شمار

خاص دواؤں میں ہے۔

اشارات

ا۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں بخار ــ اکونائٹ، بیلاڈونا، کیموملا، جلسیمیم۔

ب۔ دست اور دیگر معدہ کی خرابیاں ــ کیموملا۔ نیز ایک آدھ خوراک سلفر۔ پھر بھی فائدہ نہ ہو تو کلکیریا کارب ــ دست، کمزوری وغشی، دودھ پینے کے تھوڑی ہی دیر بعد زرد دہی بن کر قے ہو جائے۔ ایتھوزا ــ (بچہ دودھ نہ پیے۔ سبز پتلے دست۔ کلکیریا فاس)۔ (سبز جھاگ دار دست جو لسدار ہوں۔ اپیکاک) ــ زیادہ مقدار میں دھار باندھ کر دست ہوں جو بغیر درد کے ہوتے ہوں۔ پاڈوفائلم۔

ج۔ تشنج اور اعصابی خرابی۔ کیموملا۔ (کیموملا فیل ہونے پر بیلاڈونا) ان دونوں ادویہ کے فیل ہو جانے پر اگنیشیا۔ کافیا۔ ایتھوزا۔ کیوپرم۔ اور کریازوٹ میں سے کوئی دوا۔ (تمام ادویہ ناکام رہیں تو کلکیریا کارب)۔

منہ آنا

SORE MOUTH (APHTHAE)

اسباب:۔ دانت کا نکلنا، بدہضمی، بخار، ماں کے دودھ کے بجائے

بازاری دودھ کا استعمال، گندگی و کثافت اور معدہ کی حدت وغیرہ بعض وقت ماں کے سرپستان کی گندگی کے باعث بچہ کا منہ آجایا کرتا ہے۔

علامات:۔ بچہ کی زبان اور منہ میں خاکستری یا سفید رنگ کے دانے یا چھالے نمودار ہوجاتے ہیں۔ کبھی یہ چھالے حلق کے اندر ہو کر سینہ تک پہونچ جاتے ہیں۔ دانوں میں سخت جلن اور دُکھن ہوتی ہے۔ رال زیادہ بہتی ہے۔ منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ خفیف بخار آجاتا ہے۔ بچہ کو دودھ پینے میں تکلیف ہوتی ہے جس سے وہ بے چین نظر آتا ہے۔ بعض حالات میں بچّہ کو دست آنے لگتے ہیں یا بچہ بار بار دودھ ڈالنے لگتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اس مرض میں صفائی کی بڑی ضرورت ہے اگر ناقص دودھ کے باعث یہ شکایت ہو تو اس کا تدارک کریں۔ منہ کو صاف رکھیں اور خالص شہد یا گلیسرین اور بورکس ملا کر منہ کے اندر لگا دیں اور یہ عمل دن میں تین بار کریں۔ نیز بھیڑ کا دودھ منہ کے اندر لگانا خصوصیت سے نافع ہے۔ اگر بدہضمی کے باعث منہ آیا ہو تو بچہ کو بار بار دودھ نہ پلائیں بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دیں۔ اکثر ماؤں کو دیکھا گیا ہے کہ بچّہ کے ذرا سے رو دینے پر وہ فوراً اُس کے منہ میں دودھ دے دیا کرتی ہیں اور بچہ کے رونے کا اصل سبب نہیں معلوم کرتی ہیں یہ سخت غلطی ہے۔ بچہ کے رونے کا ہمیشہ یہ مطلب نہیں ہوا کرتا کہ وہ بھوکا ہی ہے۔ ماں کو یہ بھی لازم ہے کہ سرپستان کو ہمیشہ صاف رکھے۔

علاج:۔ سب سے عمدہ دوا منہ آنے کی مرک سال ہے جو

اکثر و بیشتر حالات میں مناسب ہوتی ہے۔ خاکستری رنگ کے دانے زبان اور منہ میں۔ رال کا کثرت سے بہنا اور بخار وغیرہ کی علامات اس دوا کے حلقہ اثر میں آتی ہیں۔ اگر مرک سال ناکام رہے تو سلفر کی ایک خوراک سے عموماً بقیہ شکایات دُور ہو جایا کرتی ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ سلفر سے بھی کچھ مقصد حاصل نہ ہوا تو کلکیریا کارب نمبر ۲۰۰ دیں۔

(۲) جب تمام ادویہ ناکام رہیں اور مرض بری شکل اختیار کر لے، رال بکثرت بہتی ہو، بچہ کا دودھ پینا محال ہو جائے اور کیس بہت خراب ہو گیا ہو تو نائٹرک ایسڈ دینا چاہیے۔ جن بچوں کے والدین میں آتشک کا اثر پایا جائے یا جنھوں نے پارہ کا بے تحاشا استعمال کیا ہو ایسے بچوں کے منہ آجانے کے لیے نائٹرک ایسڈ بہت عمدہ دوا ہے۔

(۳) اگر منہ میں زخم پڑ گئے ہوں جن میں غضب کی جلن ہوتی ہو، بچہ میں کمزوری زائد ہو، بچہ بے چین رہتا ہو اور بار بار پانی پینے کی خواہش کرتا ہو تو آرسنک دیں۔ یہ دوا عموماً اُس وقت کام آتی ہے جب مرض بہت بڑھ چکا ہو اور اوپر لکھی ہوئی تمام دوائیں فیل ہو چکی ہوں۔

(۴) زبان اور منہ میں دانے جن میں سے آسانی سے خون بہے ماں کو بچہ کا منہ پستان پر گرم معلوم ہو اور دودھ پیتے وقت تکلیف کے باعث بچہ چیخے تو بورکس دوا ہے۔

(۵) بابو کیمک میں کالی میور منہ آنے کی مجرب دوا ہے۔

(۶) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ فائی ٹولاکا، نیٹرم میور،

بپٹیشیا، ہائڈراسٹس اور کالی کلور وغیرہ میں سے کوئی بھی دوا حسب علامت دیں۔

دودھ ڈالنا

VOMITING INFANTUM

اسباب: معدہ میں خراش، بدہضمی، دانت نکلنا، کثافت و گندگی، منہ آنا، خراب و ناقص دودھ یا نامناسب غذا، کثرت صفرا، حلق کے غدودوں کا متورم ہوجانا، کوّا لٹک جانا یا سینہ پر بلغم کا اجتماع وغیرہ۔

علامات: بچہ کو ابکائیاں آتی ہیں، بچہ بار بار دودھ ڈال دیتا ہے، دودھ میں کبھی بلغم ہوتا ہے، کبھی صفرہ اور کبھی منجمد دودھ کے ٹکڑے بعض حالات میں اس کثرت سے ابکائی اور قے آتی ہیں کہ بچہ کو ایک منٹ بھی چین نہیں ملتا۔ ایسی حالت میں زیادہ کمزوری لاحق ہوجایا کرتی ہے اور بچہ نقاہت کے باعث اپنی گردن ڈال دیتا ہے۔ کبھی اس شکایت کے ساتھ ساتھ پلغانہ کی بھی علامات رونما ہوجاتی ہیں۔ جب سینہ پر بلغم کے اجتماع کے باعث متلی اور قے ہوتی ہے تو عموماً دو چار قے ہونے کے بعد خود بخود آرام ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سے صفراوی قے میں بھی بعض حالات میں چند بار قے ہونے کے بعد خود بخود سکون ہوجاتا ہے لیکن جب خرابی معدہ یا کسی دوسرے سبب سے یہ شکایت ہوتی ہے تو برابر قے آیا کرتی ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ بچہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں ۔ اصل سبب مرض کو معلوم کریں ۔ اگر بچہ کا مُنھ آیا ہو تو اس کا تدارک ہے خراب یا ناقص غذا اس کا باعث ہو تو اس کی اصلاح کریں ۔ بدہضمی اور خرابی معدہ اس کا باعث ہو تو سب سے پہلے غذا بالکل بند کر دیں اور پھر علاج کی طرف متوجہ ہوں اگر معدہ میں خراش کے باعث بار بار قے آ رہی ہو اور ایک منٹ بھی بچہ کو چین نہ ملتا ہو تو بچے کو برف کے ٹکڑے چوسنے کو دیں اور گدی پر برف کے ٹکڑے ملیں ۔ چند بار ایسا کرنے سے حیرت انگیز فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے ۔

علاج:۔ (۱) بچہ کو مسلسل اُبکائیاں آئیں اور قے میں ہرے ہرے پت گریں اور سبز دست آویں تو اپیکاک ہر دو گھنٹہ کے بعد دینا بہت مفید ہے ۔ متلی اور قے کے لیے یہ بہت عمدہ دوا ہے ۔

(۲) اگر بچہ کا معدہ خراب ہو، پیٹ میں اپھارہ ہو، قے کے بعد پھر متلی معلوم ہو تو پلساٹیلا × ۳ دو دو گھنٹہ بعد دیں ۔ یہ دوا اُس وقت بھی کام آتی ہے جب اپیکاک فیل ہو چکا ہو ۔

(۳) دودھ پینے سے قے ہو جاتی ہو، پیٹ میں درد اور اپھارہ ہو ۔ قبض ہو یا تھوڑا پاخانہ ہوتا ہو ۔ بچہ چڑچڑا ہو تو نکس وامیکا دیں ۔

(۴) بچے جوں ہی دودھ پییں کھٹا دہی بنا کر قے کر دیں تو کلکیریا کارب دوا ہے ۔ اگر سفید رنگ کے دست بھی آتے ہوں تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے ۔

(۵) بچے دودھ پینے کے تھوڑی ہی دیر بعد زرد یا نیلا دہی بنا کرتے کر دیں۔ دودھ کسی حال میں ہضم نہ ہوتا ہو۔ قے ہونے کے بعد کمزوری، غنودگی چھا جائے، جاگنے پر بچہ پھر دودھ مانگے جس کے بعد پھر اس کی ویسی ہی حالت ہو جائے تو ایتھوزا دوا ہے۔

(۶) اگر مندرجہ صدر ایتھوزا کی علامات معلوم ہوں مگر بچہ دودھ نہ مانگتا ہو بلکہ اگر دودھ دکھایا بھی جائے یا چھاتی منہ سے لگائی جائے تو بچہ منہ پھیر لیتا ہو تو انٹم کروڈم دینا چاہیے۔

(۷) اگر دوا کے انتخاب میں دیر لگتی ہو یا صحیح علامات نہ ملتی ہوں اور بچہ کو جلد از جلد سکون کی ضرورت ہو تو ایسڈ ہائڈرو ۱×۱ کا ایک قطرہ ہر بیس منٹ کے بعد دیں اور تین یا چار خوراک کے بعد روک دیں۔ عموماً دو خوراکیں کافی ہوا کرتی ہیں۔

(۸) بایوکیمک میں اگر بچہ کھٹی رطوبت کی قے کرتا ہو یا غیر منہضم غذا خارج ہوتی ہو تو فیرم فاس ۶× دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ بسمتھ، فاسفورس، انٹم ٹارٹ، آرسنک، کیوپرم، ٹوبیکم اور اوپیم بھی مفید ہیں۔ علامات کے مطابق دیں۔

آنکھیں دُکھنا

OPHTHALMIA

(دیکھو آشوب چشم حصہ اوّل باب سوم میں)

اُمّ الصّبیان کے دورے

INFANTILE CONVULTIONS

اسباب:۔ بد ہضمی، نفخ شکم، پیٹ میں کیڑے، دانت نکلنا، ہڈیوں کی کمزوری، گندگی و نجاست، عام کمزوری، موروثی آتشک، دماغی فالج، پیدائشی جنون، مرگی، بعض شدید امراض (چیچک، خسرہ، بخار، نمونیا اور شدید کھانسی وغیرہ) خوف و ہراس یا غم وغصہ، امراض قلب اور مادہ سِل وغیرہ وغیرہ۔

علامات:۔ یہ بیماری عموماً بچہ پیدا ہونے کے ایک ہفتہ سے لے کر دو تین سال کی عمر تک زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس سے زائد عمر والے بچوں میں یہ بیماری کم ہوا کرتی ہے۔ چھ ماہ کی عمر تک دورے زیادہ تشویشناک ہوا کرتے ہیں خصوصاً اگر بچہ کمزور ہو۔ بچہ پیدا ہونے کے ایک ہفتہ تک دوروں کی حالت اور بھی خطرناک اور مہلک ہوا کرتی ہے۔ خصوصاً جن بچوں کے والدین میں آتشک کا اثر ہو۔ معمولی

حالات میں دورے، چھ سات ماہ یا اس سے اوپر کی عمر میں زیادہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ خفیف حالات میں بچے کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں، سانس مشکل سے آتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یہ کیفیت خود بخود رفع ہو جاتی ہے لیکن شدید حالات میں بچہ چیخ مارتا ہے اور یکایک بے ہوش ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو کھنچ جاتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں اینٹھ جاتی ہیں تمام جسم میں تشنج ہونے لگتا ہے۔ دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ نبض تیز اور باریک چلنے لگتی ہے۔ کبھی پاخانہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ یہ کیفیت چند منٹ رہ کر دورہ ختم ہو جاتا ہے اور بچہ خوف زدہ ہو کر روتا روتا سو جاتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ مرض جس قدر کم عمر میں ہو اُسی قدر خطرناک ہوا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اصل سبب مرض کو معلوم کریں کیونکہ اس مرض کے بے شمار اسباب ہیں۔ اسباب اور علامات کے مطابق مناسب پرہیز اور علاج سے کام لیں (جیسے دیکھو اپنے موقع پر)، بچہ کی صفائی کا خاص خیال رکھیں، بوقت دورہ گلے کے بند یا بٹن کھول دیں اور بچے کے سر کو اونچا رکھیں۔ اس کے ہاتھ اور انگلی وغیرہ کو سیدھا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نوبت ختم ہونے پر عضلات میں خود بخود نرمی آجاتی ہے اور وہ سیدھے ہو جاتے ہیں۔ ہوش میں لانے کے لیے بچے کے منہ پر آبِ سرد کے چھینٹے ماریں۔ قبض کسی حال میں نہ رہنے دیں۔ پاخانہ صابن کی بتی یا گلیسرین سپازیٹری سے کرا دیں۔

علاج:۔ (۱) بچہ سوتے میں اچانک چونک پڑے آنکھیں سرخ ہوجائیں۔ پتلیاں پھیل جائیں۔ اعضاء اکڑ جائیں۔ چہرہ تمتمانے لگے اور منہ سے جھاگ جاری ہوجائے تو بیلاڈونا مفید ہے۔ اکثر و بیشتر علامات میں بیلاڈونا کام آتا ہے۔

(۲) اگر بیلاڈونا فیل ہوجائے اور دورہ کے بعد ذکی الحسی بہت زیادہ پائی جائے، مریض شور و غل قطعی برداشت نہ کرسکتا ہو اور نہ ہی خود کو چھونے دیتا ہو تو مگنیشیا فاس دینا چاہیے۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں مگنیشیا فاس کا استعمال اور بھی مفید ہوا کرتا ہے۔

(۳) خنازیری مزاج کے بچے جن کے دانت مشکل سے یا قبل از وقت نہایت تیزی سے نکل رہے ہوں تو کلکیریا کارب دوا ہے۔

(۴) اگر بچہ چڑچڑا ہو، غصہ یا جوش سے دورہ آجاتا ہو یا بچے کے دانت نکل رہے ہوں۔ بچہ چاہے کہ ہر وقت گود میں لے کر گھمایا جائے، بوقت دورہ بچہ پیچھے کو اکڑ جائے، اعضاء میں جھٹکے ہوں۔ چہرہ، آنکھ، زبان اور ہونٹ میں پھڑکن پائی جائے۔ بچہ چہرہ کو اِدھر اُدھر گھمائے تو کیمو ملا دینا چاہیے۔

(۵) اگر پیٹ میں کیڑے ہوں، بچہ ناک میں اکثر انگلی ڈالا کرتا ہو۔ دورہ کے وقت کُل جسم اکڑ جائے تو سنا مفید ہے۔

(۶) اگر دورہ کے قبل بچہ یک دم چیخ مارے معلوم ہو کہ کسی چیز سے ڈر گیا ہے۔ یا بخار کی حالت میں یہ کیفیت ہوجائے، اعضاء ہلنے لگیں

اور بول و براز خطا ہو جائے تو سٹرامونیم دوا ہے ۔ اگر سوتے میں بچہ کی انگلیاں چلیں گویا وہ کچھ تلاش کر رہی ہیں تو یہ دوا اور بھی بالشل ہو جاتی ہے ۔

(۷) ایکایک ڈر کر بچہ میں تشنجی کیفیت پیدا ہو جائے ۔ تمام جسم میں یا چہرہ کے عضلات میں خصوصاً آنکھوں میں پھڑکن پائی جائے ، دانت بھنچ جائیں اور منہ سے بھین نکلنے لگے ۔ دورہ ختم ہونے کے بعد بچہ گہری نیند سو جائے تو ہیوسمس مفید ہے ۔

(۸) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس × ۶ دیں ۔ دانت نکلنے کے زمانہ میں کلکیریا فاس اور مگنیشیا فاس باری باری سے دیں ڈر یا اعصابیت کی وجہ سے دوروں کے لیے کالی فاس اور مگنیشیا فاس یکے بعد دیگرے دینا چاہیے ۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ اگنیشیا ، کیوپرم ، اوپیم ، ہیلی بورس سائیکوٹا اور کافیا وغیرہ بہت مفید ہیں ان ادویہ کے بعد زنکم ، اورم میور ، برائی اونیا ، آرنیکا ، اپیکاک اور نکس وامیکا کی طرف توجہ کریں ۔

اشارات

ا ۔ دورے چوٹ سے :۔ آرنیکا ۔ برائی اونیا ۔ ہائپیر

غذا کی بے اعتدالی سے :۔ اپیکاک ۔ پلساٹیلا ۔ نکس وامیکا ۔

خوف سے :۔ اکونائٹ ۔ ہیوسمس ۔ اگنیشیا ۔ اوپیم ۔ ویٹرم ۔

کیڑوں سے :۔ بیلاڈونا ۔ سنا ۔ ہیوسمس ۔ سٹرامونیم ۔

ابھاروں کے دب جانے سے :- انٹم ٹارٹ - آرنک - کیوپرم - اپیکاک - سٹرامونیم - سلفر - زنکم -

دانت نکلنے کے زمانہ میں :- ایتھوزا - کلکیریا - کیموملا - سائیکوٹا - کالنیا - کیوپرم - کالی بروم - کریازوٹ - مگنیشیا فاس - سٹانم اور زنکم -

پیٹ کے کیڑے

INTESTINAL WORMS

آنتوں میں کئی قسم کے کیڑے پائے جاتے ہیں جن میں تین قسم کے کیڑے خاص اہمیت رکھتے ہیں (۱) کدو دانہ (TAPE WORM) جو شکل میں تخم کدو کے مانند ہوتا ہے ، جو باہم مل کر کے ایک لڑی کی شکل اختیار کرلیتا ہے اس قسم کے پورے کرم کی لمبائی ایک گز سے لے کر تیس چالیس گز تک دیکھی گئی ہے لیکن عموماً اس کی لمبائی پانچ سے بیس گز تک ہوتی ہے. یہ کیڑا عموماً چھوٹی آنتوں میں رہتا ہے - اس کرم کا ہر ایک ٹکڑا جو پاخانہ کے ہمراہ خارج ہوتا ہے بذات خود ایک کامل کرم ہوتا ہے -

(۲) کیچوے (ROUND WORM) اس کی لمبائی ۵ انچ سے لے کر ایک فٹ تک ہوتی ہے کبھی اس سے بھی زیادہ لمبے کیڑے دیکھنے میں آتے ہیں - اس کے منہ کے اندر چھوٹے چھوٹے دانت ہوتے ہیں یہ کرم بھی

چھوٹی آنتوں میں رہتے ہیں لیکن بعض وقت آنتوں سے معدہ، حنجرہ، مقعد یا پیشاب کی نالی کی طرف بھی چلے جاتے ہیں۔ تعداد میں اکثر دو تین ہوا کرتے ہیں لیکن کبھی سیکڑوں کی تعداد میں بھی دیکھے گئے ہیں۔

(۳) چرنے، سوتی کیڑے (THREAD WORM) اس کیڑے کی لمبائی $\frac{1}{12}$ انچ سے لے کر $\frac{1}{2}$ انچ تک ہوتی ہے جس کے سر میں تین لبوں والا منھ ہوتا ہے۔ یہ کیڑے دونوں سروں پر نکو دُم ہوتے ہیں۔ یہ کیڑے اندھی آنت میں رہا کرتے ہیں لیکن کبھی دیگر آنتوں میں یا مقعد و معدہ میں بھی چلے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ہزاروں تک ہوتی ہے۔

نوٹ:- ہر قسم کے کیڑے براز کے ساتھ خارج ہو کر انڈے دیتے ہیں جو کسی نہ کسی طرح ساگ پات یا خراب پانی کے ساتھ پیٹ میں پہونچ جاتے ہیں۔

اسباب:- ناقص غذا کا کھانا، خراب پانی پینا، سوندھی یا میٹھی اشیاء کا کثرت استعمال، ناقص پھلوں کو بغیر دھوئے ہوئے کھانا، وغیرہ۔ دراصل گندے پانی یا سبز ترکاریوں یا میوہ جات پر کیڑوں کے انڈے کم و بیش موجود ہوتے ہیں، جو خوردبین سے ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں۔ جب اس قسم کی ناقص، گندی یا سڑی ہوئی اشیاء شکم میں جاتی ہیں تو ان کے ہمراہ کیڑے بھی پیٹ میں پہونچ جاتے ہیں۔ جہاں وہ بچے دیتے ہیں اور کیڑوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

علامات:- پیٹ میں اکثر درد ہوتا رہتا ہے، بچہ اپنی ناک کھجاتا رہتا ہے، منھ سے رال بہتی ہے اور بدبو آیا کرتی ہے۔ غذا جزو بدن

نہیں ہوتی، چہرہ زرد ہو جاتا ہے، بچہ خواب میں دانت پیستا ہے۔ یا بار بار چونکتا ہے۔ سونے میں تکیہ رال سے تر بتر ہو جاتا ہے۔ اجابت بے قاعدہ ہوتی ہے۔ مقعد کے مقام پر خارش ہوتی ہے۔ نازک مزاج بچوں میں بعض وقت تشنج، رعشہ یا مرگی کے دورے آنے لگتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ بچے کو صاف ستھرا رکھیں، پانی اور دودھ وغیرہ نہایت پاکیزہ اور صاف دیں۔ میٹھی اور سوندھی اشیاء سے بچے کو پرہیز کرائیں۔ پھل اور ترکاریاں بغیر دھوئی ہوئی ہرگز نہ استعمال کریں۔ البتہ نمک کا زیادہ کھانا مفید ہوا کرتا ہے۔

علاج:۔ (۱) کدو دانہ خارج کرنے کے لیے کیوکر بٹیا مدر ٹنکچر ۵ قطرہ فی خوراک دن میں تین بار دیں۔ کئی دن مسلسل استعمال کے بعد اگر خاص نفع نہ معلوم ہو تو کیپرم آکسائی ڈیٹم نائگرم ×۱ دیں۔

(۲) اگر کدو دانوں کے ساتھ ساتھ قبض کی شکایت ہو، پیٹ میں درد رہتا ہو، چہرہ پہ پیلا پن اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پائے جائیں تو فلکس فاس مدر ٹنکچر یا ×۳ استعمال کرائیں۔ مدر ٹنکچر کے علاوہ اس کا تیل بھی استعمال کرایا جاتا ہے جس کی مقدار خوراک ½ ڈرام سے ½ ڈرام تک، اور بڑوں کو ایک ڈرام تک ہے۔

(۳) کدو دانہ کے اخراج کے لیے گرینیٹم ×۳ بھی خاص دواؤں میں سے ہے۔ آنکھوں کے گرد پیلے یا نیلے حلقے، ناک اور مقعد پر خارش اور سر سراہٹ سی معلوم ہونا۔ ناف کے گرد درد کا ہونا اس دوا کے حلقۂ اثر

میں آتے ہیں۔ اس کا مریض کھٹی یا ترچیزوں کا بڑا شائق ہوتا ہے۔

(۴) اگر دستوں میں کیڑے خارج ہوتے ہوں، مقعد میں تکلیف دہ خارش ہوتی ہو، مریض کھانے کے باوجود دُبلا اور کمزور ہوتا جائے، سانس میں بدبو ہو۔ رال کی کثرت سے تکیہ تر بتر ہو جاتا ہو تو مرک سال دیں۔

(۵) ناک میں ہر وقت کھجلی یا سرسراہٹ ہو جس کی وجہ سے ناک کُریدنے کی خواہش ہو، بھوک زیادہ ہو، میٹھی اشیاء کا شائق ہو ناف کے گرد درد معلوم ہوتا رہتا ہو۔ پیشاب سفید ہو جو رکھنے پر دودھ کی مانند ہو جاتا ہو مقعد کے مقام پر خارش ہو، سونے کی حالت میں دانت پیستا ہو تو سنا چھوٹی طاقت میں بہت مفید ہے۔ اگر سنا فیل ہو جائے تو سنٹو نائن دیں۔

(۶) سوتی کیڑوں کے اخراج کے لیے سنٹو نائن 1× بہترین دوا ہے۔ دن میں دو بار صرف تین دن تک دیں۔ اس دوا کی علامات سنا سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ ناک میں خارش کا ہونا، سوتے میں دانتوں کا پیسنا۔ رات میں کھانسی کا پیدا ہونا، اور نیند میں بے چینی کی حالت وغیرہ اس دوا کی خاص علامتیں ہیں۔ سنٹو نائن فیل ہونے پر آیوڈیم مدر ٹنکچر ایک حصہ اور پانی تین حصہ ملا کر چار چار قطرے ہر ۲ گھنٹہ کے بعد دیں۔

(۷) کیچوے کے اخراج کے لیے چینو پوڈیم اکسیر ہے 3× دینا چاہیے۔ روغن چینو پوڈیم بھی بقدر ۵ سے ۱۵ بوند ہر تین گھنٹہ کے بعد استعمال کرنا بہت مفید ہے۔

(۸) بایو کیمک میں نیٹرم فاس ہر قسم کے کیڑوں کے لیے مجرب دوا ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ کلکیریا، سلفر، سپائی جیلیا، سٹانم، ہیوکریم، پلساٹیلا اور انڈیگو اس مرض کے لیے بہت مشہور ہیں حسب علامت دینا چاہیے۔

پسلی چلنا۔ ذات الجنب

PLEURISY

اسباب:- زکام کا ہونا۔ سردی لگنا۔ بھیگ جانا۔ سینہ پر چوٹ لگنا۔ یا مادہ سل کا پھیپھڑوں کے غلاف میں سرایت کر جانا وغیرہ اس کے خاص اسباب ہیں۔ کبھی انفلوئنزہ، عفونتی بخار اور بعض قسم کے بخاروں کے دوران میں بھی خون کے زہریلے ہو جانے سے پسلی میں درد ہونے لگتا ہے۔

علامات:- اس بیماری میں پھیپھڑوں کے غلاف (پلیورا) میں ورم آجاتا ہے۔ یہ مرض عموماً ایک ہی جانب ہوتا ہے لیکن بعض وقت دونوں جانب ہوتا ہے۔ مریض کو بخار اور گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے۔ سانس لینے میں پسلی کے نیچے گڑھا پڑ جاتا ہے۔ سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ سینہ بلغم سے جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی خشک کھانسی آتی ہے۔ نبض تیز اور سخت چلنے لگتی ہے۔ سانس لیتے وقت اس شدت کا درد ہوتا ہے گویا کوئی برچھی چبھو رہا ہے۔ بخار ۱۰۳ درجہ تک پہونچ جاتا ہے۔ (بعض حالات میں ۱۰۵ درجہ تک جاتا ہے) کمزور

بچوں میں جب دونوں طرف درد ہوتا ہو تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- مریض کو روئی کے کپڑے پہنا دیں۔ جسم گرم رہے ٹھنڈی ہوا سے مریض کو محفوظ رکھیں۔ پیٹھ و سینہ کو بخوبی سینک کرکے یا گرم تیل مل کر ایک روئی کا پہل رکھ کر باندھ دیں اور حرکت کرنے سے یا زیادہ بولنے سے مریض کو باز رکھیں۔ غذا نہایت لطیف دیں۔ دودھ، مونگ کی دال کا پانی، سابودانہ یا شوربا وغیرہ سیال اشیاء مریض کو دی جاسکتی ہیں، شدت پیاس کی حالت میں پانی تھوڑا تھوڑا چوس کر پینا چاہیے زیادہ پانی پینا مضر ہے۔ بخار رفع ہو جانے کے بعد خشک اور بے نمک غذا زیادہ مفید ہوا کرتی ہے۔

علاج:- (۱) ابتدائی حالت میں جب کہ بخار ہو، بے چینی زیادہ ہو۔ سانس تیز چلتی ہو تو اکونائٹ بہت عمدہ کام کرتا ہے ×۶ : ×۳ یا مدر ٹنکچر کی شکل میں دینا زیادہ مناسب ہے۔ مدر ٹنکچر کی حالت میں دو دو بوند فی خوراک ہر تین گھنٹہ بعد دیں۔

(۲) اگر اکونائٹ فیل ہو جائے اور بلغم خشک یا لسدار گاڑھا جو مقدار میں بہت کم نکلے۔ پیاس زیادہ ہو اور قبض پایا جائے تو برائی اونیا دینا چاہیے۔ اس کے ٹنکچر کو سرسوں کے تیل میں ملا کر خارجی طور پر بھی لگائیں۔

(۳) اگر برائی اونیا دینے کے بعد بھی سوئیوں کی سی چبھن قائم رہے۔ تو کالی کارب اور کالی نائٹ دیں۔

(۴) شدید قسم کے نزلے کی وجہ سے پسلی چلتی ہو، سانس سینہ میں

نہ سمائے۔ سینہ میں بلغم خرخر بولتا ہو لیکن باہر نہ نکلتا ہو یا سیٹی کی سی آواز نکلتی ہو تو انٹم ٹارٹ مفید ہے۔ اگر انٹم ٹارٹ فیل ہو جائے تو سلفر کی ایک خوراک دے کر انتظار کریں۔

(۵) دُبلے پتلے بچے جو کمزور زیادہ ہوں، سانس لینے میں تکلیف ہو، بچہ کو پسینہ زیادہ آتا ہو، سانس لینے میں خرخراہٹ ہو۔ درد کی وجہ سے بچہ بولنا نہ چاہے۔ بائیں کروٹ لیٹنے سے تکلیف بڑھ جائے۔ پھیپھڑے بھی ماؤف ہوتے ہوئے معلوم ہوتے ہوں تو فاسفورس دوا ہے۔

(۶) مادہ سل کا زہر سرایت کر جانے کے باعث اگر ذات الجنب کی شکایت ہو تو آرسنک آئیوڈائڈ یا ہیپر سلفر دیں۔

(۷) مزمن پلیوریسی میں ہیپر، آئیوڈیم، سلفر، یا کلکیریا کارب میں سے کوئی دوا حسب علامت دیں۔

(۸) ذات الجنب کے آخری درجہ میں جب نبض متغیر ہونے لگے، چہرہ کا رنگ نیلگوں ہو جائے اور مریض پنکھا کرنے کی خواہش کرے تو کاربو وج دیں ہے

(۹) بایو کیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری سے دیں نہایت مفید ہے۔

(۱۰) مذ رجہ صدر ادویہ کے علاوہ لیکیسس کینتھرس۔ ایپس۔ بیلاڈونا۔ آرنیکا۔ سمی سی فوگا۔ بیو پرم اور نکس وامیکا وغیرہ کا شمار اہم ترین ادویہ میں سے ہے۔ حسب موقع دیں۔

سوکھا ۔ (بچوں کی دق)

MARASMUS

اسباب:۔ موروثی دق، خنازیری مادہ، مرض آتشک، خراب اور ناقص غذا، کمی خون، عام کمزوری، آلات ہضم کی خرابی، کثافت وگندگی، خراب بودوباش، حفظان صحت کے اصولوں کی پیروی نہ کرنا، پیٹ میں کیڑوں کا ہونا وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ مرض چھوت سے بھی ہوجاتا ہے یعنی بیمار کی چھوت سے تندرست بچہ بھی اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

علامات:۔ اس مرض میں بچہ سوکھتا جاتا ہے۔ گردن پتلی پڑجاتی ہے۔ تمام جسم کے مقابلہ میں سر بڑا ہوتا ہے۔ پیٹ نکل آتا ہے۔ بچے کی ہتھیلی کو اگر مل کر سونگھیں تو ایک قسم کی بدبو آتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہوجاتا ہے۔ رنگ برنگ کے متعفن دست آنے لگتے ہیں۔ ٹانگیں بالکل سوکھ جاتی ہیں۔ سونے کی حالت میں سر اور چہرہ پر پسینہ آتا ہے۔ کمزوری بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض وقت ضعف ونقاہت کے باعث بچہ کے رونے کی آواز بھی بمشکل سنائی دیتی ہے۔ اگر ابتدا ہی سے اس کا باقاعدہ علاج اور پرہیز نہ کیا گیا تو بچہ ہلاک ہوجاتا ہے۔

پرہیز وہدایات:۔ سب سے مقدم چیز بچہ کی صفائی ہے۔ بچے کے جسم پر ہر روز مچھلی کا تیل یا روغنِ زیتون ملنا چاہیے۔ اور

روزانہ صبح و شام کپڑے بدلنا چاہیے۔ سرد ہوا سے بچے کو بچانا چاہیے۔ رہنے کا کمرہ نہایت صاف، کھلا ہوا اور روشن ہو۔ غذا کی احتیاط بھی نہایت ضروری ہے۔ بچے کے ہاضمہ کو درستی پر لائیں۔ چونکہ اوپر کا دودھ پینے والے بچے عموماً اس مرض کا شکار ہو جاتے ہیں کیونکہ وٹامن اے ان کو کافی مقدار میں نہیں ملتا ہے اور بچوں میں کیلشیم کی کمی ہوتی ہے۔ اس لیے بچہ کو اگر گدھی کا دودھ دیا جائے تو تمام دودھوں سے (ماسوائے ماں کے دودھ کے) بہتر ہے۔ اس دودھ میں کم و بیش وہ تمام خوبیاں موجود ہوتی ہیں جو ماں کے دودھ میں ہیں۔ اگر گدھی کا دودھ نہ مل سکے تو بکری کا دودھ بحالت مجبوری غنیمت ہے۔ دودھ میں ہم وزن پانی ملانا ضروری ہے۔ گائے کا دودھ بھینس کے دودھ سے اچھا ہوتا ہے جو بکری گا نہ ملنے کی صورت میں پانی ملا کر دیا جا سکتا ہے۔ تازہ دودھ ہر حال میں بہتر ہوا کرتا ہے۔ اگر دودھ باقاعدہ ہضم نہ ہوتا ہو تو دودھ میں ایک چمچ چونے کا پانی ملا لینا چاہیے۔ علاوہ ازیں بچہ کے منہ میں ہر وقت دودھ نہ لگائے رکھنا چاہیے۔ معدہ کو آرام کے لیے تھوڑا وقت ضرور دینا چاہیے۔ اگر بچے کو وٹامن اے کی اور زیادہ ضرورت ہو تو عمر کے لحاظ سے جس قدر کہ بچے برداشت کر سکیں زردی بیضہ، بالائی، مکھن کاڈلور آئیل، میووں کا رس وغیرہ دیں۔

علاج :- (۱) اگر بھوک بہت لگتی ہو اور باوجود زیادہ کھانے کے بچہ کا جسم سوکھتا جاتا ہو۔ پیٹ بڑا ہوا ہو۔ کبھی قبض ہوتا ہو اور کبھی دست

آنے لگتے ہوں ۔ ٹانگیں سوکھ جائیں ۔ گردن اس قدر پتلی ہو جائے کہ سر کا بوجھ نہ اٹھا سکے تو ابراٹنم مفید ہے ۔ یہ دوا بچے کے اعضاء کے سوکھنے کے لیے خصوصیت سے کام آتی ہے ۔

(۲) اگر بچہ کی نشوونما بے قاعدہ ہو رہی ہو ۔ پیٹ پھولا ہوا ہو ، سر بڑا ہو اور تالو کھلا ہوا ، دانت وقت سے نکلتے ہوں ، جلد ڈھیلی ہو اور اس پر جھریاں پڑ جائیں ، بچہ دودھ سے رغبت نہ رکھتا ہو بلکہ کھریا ، مٹی ، کوئلہ یا انڈا وغیرہ کھانے کا شائق ہو ، بچہ کے سر پر پسینہ آتا ہو ، نیز پاؤں پسینہ سے تربتر رہتے ہوں ، پاخانہ سبز اور کھاری بو والا ہو تو کلکیریا کارب دوا ہے ۔ یہ دوا اکثر و بیشتر حالات میں بچوں کے سوکھے میں دی جاتی ہے ۔ اگر صبح کو ایک خوراک سلفر اور دن میں تین خوراک کلکیریا کارب دیا جائے تو یہ دوا حیرت انگیز کام کرتی ہے ۔ یہ نسخہ بہت مستند ہے ۔

(۳) اگر بچہ کو بھوک زیادہ ہو اور ہر وقت کھانا ہی چاہتا ہو لیکن جس قدر زیادہ کھائے اُتنا ہی سوکھتا جائے ۔ جگر اور تلی بڑھ جائے ، چہرہ اور جسم کا اوپری حصہ مرجھا جائے ۔ جلد میں جھریاں پڑ گئی ہوں ۔ غدود جاذبہ پیٹ کے اندر انگلیوں سے محسوس ہوتے ہوں ۔ اس کے علاوہ گردن کے غدود بھی سخت معلوم ہوتے ہوں ۔ ہڈیوں میں بدوضعی ہو تو آیوڈیم بہت مفید ہے ۔ خنازیری مزاج بچوں کے لیے یہ مخصوص دوا ہے ۔

(۴) اگر پرانے ملیریا کی وجہ سے جگر اور تلی کی خرابی سے نشوونما خراب ہو گئی ہو اور بچہ کو سوکھا ہو گیا ہو تو کلکیریا آرس دوا ہے ۔

(۵) ایک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ نے بچوں کے سوکھا کے لیے سائی لکس ۳x مجرب بتلایا ہے جس کا مصنف نے اب تک تجربہ نہیں کیا۔ البتہ بعض ڈاکٹر اس کو استعمال کر کے حیرت انگیز کامیابی حاصل کر چکے ہیں۔

(۶) بچہ کے پسینہ نیز پاخانہ سے سخت قسم کی بدبو مثل سڑے ہوئے پنیر کے آتی ہو۔ سر پر بے حد پسینہ ہو (جس کو سلیشیا و کلکیریا بھی درست نہ کر سکا ہو) پاؤں ٹھنڈے اور پسینہ سے تر بتر ہوں۔ شکم بڑھا ہوا اور ہڈیاں غیر نشوونما یافتہ ہوں کمزوری اور لاغری زیادہ ہو۔ ہاضمہ خراب ہو گیا ہو۔ بچہ دودھ ڈالتا ہو، یا کھانے کے بعد ہی پاخانہ کی حاجت ہوتی ہو۔ پاخانہ خشک اور مٹیالے رنگ کی گولیوں میں ہوتا ہو جنھیں بعض وقت انگلیوں سے نکالنا پڑے تو سینی کولا دوا ہے۔ سوکھے کی بیماری میں اس کو اکسیر اعظم بتایا جاتا ہے بشرطیکہ بچہ کی جلد میلی، چکنی، مٹیالی اور مرجھائی ہوئی ہو اور مندرجہ صدر تمام علامات موجود ہوں۔

(۷) متعفن دست۔ بچہ بار بار پانی مانگے مگر ایک وقت میں صرف دو چار گھونٹ پیے۔ حد سے زیادہ کمزوری پائی جائے، بے چینی اور گھبراہٹ زائد ہو۔ دودھ یا کھانا ہضم نہ ہو، بلکہ قے سے خارج ہو جاتا ہو، غنودگی کی حالت میں بھی بچہ میں بے چینی اور کراہنا پایا جائے تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۸) بایو کیمک میں کلکیریا فاس سوکھے کی شرطیہ اور مجرب دوا ہے اگر اس کو سلیشیا کے ساتھ باری باری دیں تو اور بھی مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سارساپریلا۔ نیٹرم میور۔ فاسفورس برٹیا کارب اور چائنا وغیرہ کی طرف بھی توجہ کرنا چاہیے۔

ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا

RIC KETS

اسباب:۔ ناقص دودھ، خراب غذا، تنگ و تاریک مکان میں رہنا، ماں کی صحت کا خراب ہونا، (جس کی وجہ سے ماں کا دودھ ناقص ہو جاتا ہے) گندی آب و ہوا۔ ایسی گائے یا بھینس کا دودھ استعمال کرنا جو گھر پر صرف خشک چارہ پر رہتی ہوں۔ نشاستہ اور میدہ کا کثرت استعمال وغیرہ۔

علامات:۔ یہ بیماری تین مہینہ سے کم کے بچے کو شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ عموماً چھ سات مہینہ سے لے کر دو سال کی عمر تک اس کا خطرہ رہتا ہے۔ اس بیماری میں ہڈیوں میں اجزائے معدنی کے کم ہو جانے سے ان میں کمزوری اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ ٹیڑھی ہو جاتی ہیں دانت دیر میں نکلتے ہیں۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ سوتے میں سر اور چہرہ پر پسینہ آجاتا ہے۔ راتوں کو بے چینی رہتی ہے۔ پیٹ بڑا ہو جاتا ہے۔ جگر بڑھ جاتا ہے۔ ہڈیوں میں بد وضعی پیدا ہو جاتی ہے ران اور پنڈلی کی ہڈیوں کے سرے موٹے ہو جاتے ہیں اور مثل کمان کے

خم کھا جاتی ہیں۔ سر کی ہڈیوں کے جوڑ نمایاں نظر آتے ہیں۔ سر بڑا معلوم ہوتا ہے۔ بچہ کبڑا ہو جاتا ہے اور قد و قامت چھوٹا رہ جاتا ہے۔ اگر اس مرض میں پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں اور بچہ کو مزمن کھانسی یا تشنج یا نمونیہ کا حملہ ہو جائے تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اگر خاندانی طور پر یہ مرض ہو جاتا ہو تو بچہ کی ماں کی غذا اور صحت عامہ کی طرف خاص توجہ کرنا چاہیے۔ ماں کو عمدہ دودھ خوب پینا چاہیے اور ایسی غذا کا استعمال کرنا چاہیے جس میں وٹامن اے اور وٹامن ڈی کی کثرت ہو علاوہ ازیں حتی الوسع دھوپ اور روشنی میں زیادہ رہنا چاہیے۔ بچہ کی غذا میں نشاستہ والی اشیاء قطعی نہ ہونا چاہیے صرف تازہ اور عمدہ دودھ دینا چاہیے۔ جو بچے اوپر کا دودھ پیتے ہوں ان کو گدھی کا دودھ دینا چاہیے۔ بحالت مجبوری گائے کا دودھ دیں اور پھلوں کا رس ماں اور بچہ دونوں کو دیں۔ اور ایسی غذائیں دیں جن میں وٹامن اے اور وٹامن ڈی پائے جاتے ہوں وٹامن ڈی دودھ، مکھن، بالائی، انڈے کی زردی، نباتاتی روغنیات اور میوہ جات میں زیادہ ہوتا ہے۔ وٹامن ڈی کی کمی سے ہڈیاں نرم پڑ جاتی ہیں۔ جو جانور باہر دھوپ میں ہری ہری گھاس چرتے ہیں ان میں وٹامن ڈی کی کثرت ہوتی ہے۔

ماں کو چاہیے کہ بچہ کو صاف ستھرا رکھے اور سردی سے بچے کو محفوظ رکھے، اگر بچے کو اوپر کا دودھ ہضم نہ ہوتا ہو تو اس میں ایک چمچہ چونے کا پانی ملا دینا چاہیے۔

علاج:- (۱) اس مرض کی کلکیریا کارب نہایت اہم دوا ہے۔ اس کو اونچی طاقت میں دینے سے بہت جلد نمایاں طور پر فائدہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس دوا کی مخصوص علامات یہ ہیں۔ سر کا مقابلۃً بڑا ہونا، پیشانی کا آگے کی طرف نکل آنا، متعفن پسینہ، چہرہ زرد، ہڈیوں کا بے قاعدہ نشوونما پانا، بچہ کا دیر میں چلنا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) اگر سر اور چہرہ پر پسینہ زیادہ آتا ہو جو متعفن قسم کا ہو، ہڈیاں ٹیڑھی ہو چکی ہوں، سر بڑا ہو اور تالو کھلا ہوا ہو تو سلیشیا مفید دوا ہے۔ اگر کسی وجہ سے کلکیریا کارب فیل ہو جائے تو عموماً سلیشیا دینے سے کامیابی ہوتی ہے۔

(۳) جن بچوں کے پاؤں پر بکثرت پسینہ آتا ہو، بچہ کا قد چھوٹا ہو کر رہ جائے، ہڈیاں غیر نشوونما یافتہ ہوں، جگر بڑھ گیا ہو تو مگنیشیا میور بہت مفید ہے۔ اگر شام کے وقت تلووں میں جلن ہو جس کی وجہ سے کپڑا پاؤں پر نہ اوڑھ سکے تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۴) بایوکیمک میں کلکیریا فاس اس مرض کی مجرب اور اہم دوا ہے۔ حفظ ما تقدم کے طور پر بھی اس کو دے سکتے ہیں۔ سر پر پسینہ کی زیادتی اور متعفن دست کی حالت میں سلیشیا کے ساتھ باری باری دیں۔

(۵) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ فلورک ایسڈ۔ فاسفورس۔ اودم میور۔ لائیکو۔ سلفر۔ ہیپر اور مرک حسب علامت دینا چاہیے۔

کالی کھانسی

WHOOPING COUGH

اسباب:۔ معمولی کھانسی، سردی سرایت کر جانا، زکام وبائی، ٹائیفائیڈ بخار، نمونیا، نزلہ زکام کا بار بار ہونا، خراب آب و ہوا، ناقص غذا اور کثافت و غلاظت وغیرہ ۔ یہ بیماری عموماً چھوت سے ہوا کرتی ہے۔ اور اکثر وبا کے طور پر پھیلتی ہے جو رفتہ رفتہ دورے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

علامات:۔ کھانسی دورے کی شکل میں اُٹھتی ہے۔ کھانسی مسلسل آتی ہے، جس سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے۔ سانس میں ابتری ہو جاتی ہے۔ کھانسی میں ہوپ کی آواز آتی ہے۔ یہ حالت چند منٹ تک رہتی ہے۔ اس کے بعد کچھ دیر کے لیے سکون ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر اسی قسم کی کھانسی کا دورہ اٹھتا ہے۔ رات کو دورے زیادہ آتے ہیں اور بچے کا سونا حرام ہو جاتا ہے۔ شدید حالات میں دورے کے وقت بچے کا بول و براز خطا ہو جاتا ہے یعض وقت منہ سے خون آجاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ اس کی میعاد چھ ہفتہ سے لے کر آٹھ یا دس ہفتہ تک ہے یعض وقت چھ ہفتہ سے قبل بھی صحت ہو جاتی ہے۔ نہایت لاغر بچے جن کے پھیپھڑے کمزور ہوں اور جن کو اس قسم کی کھانسی کے دوران میں تیز بخار ہو جائے تو انجام عموماً بہتر نہیں ہوتا۔

پرہیز وہدایات:۔ بچے کو سردی اور سرد ہوا سے محفوظ رکھیں۔ تنگ اور کثیف مکان میں نہ رہیں۔ قبض نہ رہنے دیں۔ سینہ کو روئی کے پہل سے اچھی طرح سینک دیں۔ تیز گرم مسالہ، ترشی اور شیرینی سے سخت پرہیز کرائیں۔ دوران مرض میں مونگ کی دال کا پانی یا شوربا اور پھلکا دیں۔ اگر کمزوری بہت زیادہ ہو تو یخنی دیں یا دودھ میں منقی جوش دے کر وہ دودھ گرم گرم پلا سکتے ہیں۔ خالص دودھ سے عموماً کھانسی بڑھ جاتی ہے۔

علاج:۔ (۱) جب دم گھٹنے والی کھانسی ہو، بلغم مقدار میں زیادہ اور لسدار ہو یا سینہ میں بلغم بھرا ہوا معلوم ہو۔ اور دورے جلد جلد ہوتے ہوں اور جب قے ہو جاتی ہو تو سکون ہو جاتا ہو تو اپیکاک دینا چاہیے ابتدائی حالت میں یہ دوا خوب کام کرتی ہے۔

(۲) اگر بوقت دورہ کے مریض کا چہرہ سرخ ہو جائے اور تمتمانے لگے، کھانسی میں کتے کے بھونکنے کی سی آواز نکلے۔ آواز بیٹھ جائے، حلق میں سرسراہٹ سی معلوم ہونے کے بعد کھانسی کا دورہ اُٹھتا ہو، کھانسی خشک ہو تو بیلاڈونا مفید ہے۔ ابتدائی مرحلہ میں جیسے ہی کھانسی شروع ہو اس وقت میں یہ دوا عمدہ کام کرتی ہے۔

(۳) شدید کھانسی کے دورے جو یکے بعد دیگرے ہوتے ہوں، ہنسنے، گانے، پینے یا زور سے چیخنے پر کھانسی شروع ہو جاتی ہو، آدھی رات کے بعد تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ کھانستے وقت بچہ دونوں ہاتھوں سے سینہ کو پکڑ لیتا ہو تنفس میں دقت ہوتی ہو اور قے ہو جاتی ہو تو ڈروسرا

دینا چاہیے ۔ کالی کھانسی میں اگر پیچیدگیاں نہ پیدا ہوئی ہوں تو یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے ۔

(۴) اگر دیر تک تشنجی کھانسی آتی ہو، بلغم گھڑگھڑاتا معلوم ہوتا ہو جس سے دم گھٹنے لگے، لسدار بلغم بذریعہ قے خارج ہوتا ہو، کھانسی کو ٹھنڈا پانی پینے سے آرام ہوتا ہو تو کیوپرم دیں ۔ یہ دوا عموماً اُس وقت کام آتی ہے جب ڈروسرا ناکام رہا ہو ۔

(۵) اگر تمام دوائیں فیل ہو جائیں اور مریض کمزور ہو جائے، پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ہو، حلق میں سرسراہٹ پائی جائے تو وریٹرم البم ۔ ہر بار دورہ کے بعد دینا چاہیے ۔

(۶) کھانسی کا دورہ صاف، تاردار اور لسدار بلغم کی قے سے ختم ہوتا ہو ۔ ٹھنڈا پانی پینے سے بھی آرام ہو جاتا ہو ۔ حلق میں سرسراہٹ ہوتی رہتی ہو، بچہ صبح سویرے کھانسی سے جاگ پڑتا ہو تو کوکس کیکٹائی دوا ہے ۔

(۷) بایوکیمک میں کالی میور اور مگنیشیا فاس باری باری سے دیں ۔ اگر مگنیشیا فاس ناکام رہے تو کلکیریا فاس اور کالی میور یکے بعد دیگرے دینا چاہیے ۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سیپیا، سینیجا، میفائٹس، کالی بائی، انٹم ٹارٹ، کوریلم ریوبرم اور پلساٹیلا کی طرف ضرور توجہ کرنا چاہیے ۔ یہ تمام دوائیں کالی کھانسی کے لیے نہایت اہم ہیں ۔

اشارات

ا۔ کالی کھانسی جس میں غذا کی قے ہو دورے یک دم آئیں اور اچانک غائب ہو جائیں ۔ پلساٹیلا۔

ب۔ کھانسی جس میں لسدار یا پانی کا سا تار دار بلغم نکلے ۔ کالی بائی ۔

ج۔ دورے بہت جلد جلد یکے بعد دیگرے گویا کھانسی کا لامتناہی سلسلہ ۔ کورلیم ریوبرم ۔

د۔ کھانسی، چہرہ نیلا ہو جائے بوقت دورہ مریض کو احساس گویا زندگی ختم ہو جائے گی ۔ میفائٹس ۔

ر۔ کھانسی کی تحریک جب بچہ غصہ میں آئے ۔ انٹم ٹارٹ ۔

س۔ کھانسی کا دورہ جس میں گھٹنے شکم سے لگ جائیں ۔ تھریڈن ۔

ص۔ کھانسنے سے پھوڑے کا سا درد، کھانسی بالکل خشک ۔ انٹم سلفٹ اورم × ۱

ط۔ پاؤں یا سر ننگا کرنے سے کھانسی کے دورے ۔ سلیشیا ۔

کانچ نکلنا

PROLAPSUS ANI

اسباب :۔ عام کمزوری ۔ دائمی قبض ۔ مقعد کے چھلے کا ڈھیلا ہو جانا ،

آنتوں میں کیڑے۔ پرانے دست یا پیچش وغیرہ۔

علامات:۔ اجابت کے وقت یا اس کے بعد مقعد کے اندر سے ایک سرخ گوشت کا لوتھڑا نکل آتا ہے۔ جو بسا اوقات آبدست کے وقت ہاتھ سے دبانے سے اندر پھر چلا جاتا ہے۔ شدید حالات میں زور سے ہنسنے یا کھانسنے سے بھی کانچ نکل آیا کرتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو لٹا کر پاخانہ پھرائیں۔ پانی میں تھوڑی سی پھٹکری ڈال کر جوش دیں۔ اس کو ٹھنڈا کر کے آبدست لیا کریں اور کانچ پر یہی پانی دھاریں۔ قبض ہرگز نہ رہنے دیں۔ کمزوری کی حالت میں مقوی اشیاء اور پھل وغیرہ کا استعمال کرائیں۔

علاج:۔ اس مرض میں اگنیشیا۔ پاڈوفائلم۔ روٹا۔ ایلو۔ بیلاڈونا۔ سلفر۔ مرک۔ کلکیریا۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ ہمامیلس۔ میوریٹک ایسڈ۔ سیپیا۔ ایپس۔ آرسنک۔ اور میگنم وغیرہ بہت مفید ادویہ ہیں۔

بایو کیمک میں فیرم فاس اور میگنیشیا فاس دینا چاہیے۔

نوٹ:۔ کانچ نکلنے میں میں نے عموماً پاڈوفائلم یا اگنیشیا سے علاج کیا ہے مجھے کبھی دوسری دوا دینے کی نوبت نہیں آئی۔ یہ دونوں دوائیں کانچ کے لیے اکسیر ہیں۔ چڑچڑے اور اعصابی مزاجوں کو اگنیشیا دینا چاہیے۔

اشارات

۱۔ کانچ پاخانہ کے قبل نکلے۔ پاڈوفائلم۔

ب۔ کانچ پاخانہ کے دوران یا بعد۔ پاڈوفائلم۔ اگنیشیا۔

ج۔ دستوں کے دوران۔ پاڈوفائلم۔

د۔ کھڑے ہونے سے۔ فیرم آئیڈ

ر۔ پیشاب کے دوران کانچ نکل آئے۔ میورٹیک ایسڈ۔

س۔ کانچ میں درد ہو۔ آرسنک۔

ص۔ جھکنے پر، پاخانہ کرنے کے لیے بیٹھنے پر۔ (بلا زور لگائے) روڈٹا۔

گلسوے۔ کرنمول

MUMPS

اسباب:۔ حلق کے غدود کا متورم ہونا، نزلہ وزکام، سردی لگنا، ناقص غذا اور خراب پانی پینا۔ کثافت وگندگی۔ ابھاروں کا دب جانا وغیرہ۔

علامات:۔ اس بیماری میں کان کے نیچے کے غدود متورم ہوجاتے ہیں۔ بعض وقت صرف ایک ہی غدود میں ورم ہوتا ہے اور کبھی دونوں میں۔ معمولی سا بخار بھی ہوجاتا ہے اور طبیعت سست ہوجاتی ہے۔ یہ حالت عموماً تین روز تک رہتی ہے۔ اس کے بعد اکثر حالات میں خود بخود تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔

پرہیز وہدایات:۔ بچہ کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ صفائی کا

لحاظ خاص طور پر رکھیں۔ مقام ماؤفہ کو دوا ایک بار سینک دیں۔ ٹھنڈی
نیز ثقیل اشیاء سے پرہیز۔

علاج: (۱) ابتداء میں بے چینی، پیاس، الجھن اور بخار کی حالت
میں اکونائٹ دیں۔

(۲) اگر بخار بہت تیز ہوگیا ہو جس کی وجہ سے چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا
معلوم ہوتا ہو، حلق تنگ ہوگئی ہو، سیال چیز مشکل سے نگلی جاتی ہو۔ تو
بیلاڈونا مفید ہے۔

(۳) کرنمول جس میں منہ سے رال بکثرت بہے، منھ کھولنے میں
دقت ہو، بچہ کو پیاس معلوم ہوتی ہو تو مرک دیں۔

(۴) اگر بھیگ جانے سے کرنمول کی شکایت ہوگئی ہو، حلق میں
خشکی کا احساس ہو، نگلنے میں دقت ہو، زبان کی نوک پر مثلثی نشان ہو
تو رسٹاکس دوا ہے۔

(۵) حلق میں خشکی، زبان کی جڑ میں درد، حلق میں جلن، تالو سیاہی مائل
سرخ، نگلنے میں درد ہوتا ہو یا یہ احساس کہ حلق میں کوئی گولا رکھا ہے۔ تو
فائی ٹولاکا مفید ہے۔ کرنمول کے لیے فائی ٹولاکا کا شمار اہم ترین
ادویہ میں سے ہے۔

(۶) بایوکیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری دینا چاہیے۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ لیکیسس، ہیپر، کاربوویج، کیمومِلا۔
کالی بائی اور پلساٹیلا وغیرہ کی طرف توجہ کریں اور علامات کے مطابق دیں۔

سوتے میں پیشاب کرنا

NOCTURNAL ENURESIS

اسباب:- عام کمزوری، جسم میں کیلشیم (چونا) کی کمی، مثانہ کی کمزوری، گھونگھٹ کا لمبا ہونا، سپاری میں خراش یا ورم کا ہونا، چرنوں (سوتی کیڑے) کا پایا جانا، آلات ہضم کا کمزور ہونا وغیرہ۔

علامات:- سوتے وقت بستر پر بچہ کا پیشاب نکل جاتا ہے۔ بعض وقت بچہ خواب دیکھتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا پیشاب کر رہا ہے۔ جس کے بعد پیشاب ہو جاتا ہے۔ کبھی بچہ کو کوئی خواب نہیں دکھائی دیتا۔ یہ مرض عصبی مزاج والوں کو خصوصیت سے ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- بچہ کی عام صحت کو بہتر بنانا چاہیے۔ مقوی اور زود ہضم غذا دیں۔ بار بار کھانے کو نہ دیں بلکہ وقت مقررہ پر غذا وغیرہ دیں۔ رات کو پیشاب کر کے لیٹنا چاہیے۔ نیز رات کو پیشاب کرنے کے لیے بچہ کو دو ایک بار جگا لینا چاہیے۔ اگر آنتوں میں کیڑوں کے باعث یہ شکایت ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں اور میٹھی اشیاء دینا بند کر دیں۔

نوٹ:- چونکہ اس مرض میں دوا کے انتخاب میں معالجین اکثر غلطی کر جایا کرتے ہیں اس لیے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ ہومیوپیتھک علاج میں ادویہ کے انتخاب کا دارومدار علامات پر ہے اس لیے کوئی بھی دوا کسی مرض کے لیے پیٹنٹ نہیں ہو سکتی۔ اس بیماری میں اکثر ہومیو پیتھ صرف محدود

پیٹنٹ ادویہ سے کام لیتے ہیں اور باقاعدہ علامات لے کر دوا کے انتخاب میں اپنا دماغ نہیں لڑاتے جس کی وجہ سے اکثر اوقات ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

علاج:- (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا سلفر ہے جو اکثر و بیشتر حالات میں علامات کے مطابق ہوتی ہے۔ (اس دوا کا اثر دیر تک رہتا ہے اس لیے اس کو جلد جلد دُہرانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

(۲) اگر کسی وجہ سے سلفر فیل ہو جائے تو اگر لڑکی ہے تو سیپیا یا پلساٹیلا دیں اور اگر لڑکا ہے تو کلکیریا کارب یا نکس وامیکا دیں۔

(۳) اگر پیٹ میں کیڑوں کے باعث پیشاب ہوتا ہو، پیشاب میں تیز بو ہو، ناک میں کھجلی معلوم ہوتی ہو تو سنا دیں۔

(۴) اعصابی مزاج بچوں کے لیے کلکیریا۔ سلفر۔ سلیشیا اور بیلاڈونا دوائیں ہیں۔

(۵) اگر پہلی ہی نیند میں پیشاب ہو جاتا ہو۔ یہ حالت موسم سرما میں بڑھ جاتی ہو اور موسمِ گرما میں گھٹ جاتی ہو، مثانہ کمزور ہو تو کاسٹکم دینا چاہیے۔

(۶) بایو کیمک میں کلکیریا فاس اس مرض کی نہایت عمدہ دوا ہے۔

(۷) اس مرض کے لیے ذیل کی تمام دوائیں نہایت ضروری ہیں:
آرسنک۔ آرنیکا۔ ارجنٹم نائٹ۔ نبزوئک ایسڈ۔ بیلاڈونا۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس۔ سلفر۔ سلیشیا۔ سیپیا۔ فیرم مٹ۔ کاسٹکم۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ گریفائٹس۔ لیک کینم۔ مگنیشیا میور۔ نائٹرک ایسڈ

نیٹرم میور - ہیپر اور چائنا وغیرہ -

اشارات

ا - پیشاب کرنے کا خواب دیکھے اس کے بعد پیشاب نکل جائے - سیپیا - کریازوٹ -

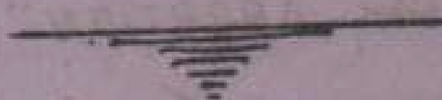
ب - عادت کے سوا اور کوئی اصل وجہ نہ ہو - ایکوسیٹم -

ج - بچّہ کو جگانا مشکل ہو جائے بیلاڈونا - کریازوٹ

د - جب کمزوری اس کا باعث ہو - چائنا - کلکیریا فاس -

ر - پہلی نیند میں پیشاب نکل جائے - ایسڈ فاس - سیپیا - کاسٹکم - کریازوٹ -

س - تشنجی طور پر پیشاب بستر میں نکل جائے - ارجنٹم نائٹ - جلسیم - نکس وامیکا -



باب چہارم

امراض نسواں

اسقاط حمل

ABORTION - MISCARRIAGE

نوٹ :- حمل قرار پانے کے بعد اگر سات ماہ سے قبل جنین رحم سے خارج ہو جائے تو اُسے اسقاط حمل کہتے ہیں۔ تیسرے ماہ تک اگر اسقاط ہو جائے تو اُسے ڈاکٹری اصطلاح میں " ابارشن " ABORTION کہتے ہیں اور اس کے بعد ساتویں ماہ تک " مس کیرج " MISCARRIAGE کہلاتا ہے۔

اسباب :- رحم پر چوٹ لگنا، رحم کا کمزور ہونا، کثرت محنت و مشقت، کمی خون، کثرت جماع، کثرت اشیائے منشی، کوئی وزنی چیز اٹھانا، کودنا یا ٹھوکر کھانا، دماغی جذبات، فکر، غصہ، رنج و غم، اچانک دھماکے کی

اونچی آواز کان میں پڑنا، دست آور یا تیز قسم کی ادویہ استعمال کرنا اور زن و شوہر میں سے دونوں کو یا کسی ایک کو آتشک کا مرض ہونا۔ یا بعض شدید امراض از قسم چیچک، سل یا نمونیا وغیرہ وغیرہ کا ہونا اس کے خاص اسباب ہیں۔

علامات:۔ رحم سے کم وبیش خون کا جاری ہونا حمل کے ساقط ہونے کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔ اسقاط سے پہلے حاملہ کی طبیعت سُست ہوجاتی ہے۔ پیٹ، کمر، اور رانوں میں دردزہ کی مانند ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے۔ ہلکی سی حرارت آجاتی ہے۔ رحم سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ جب درد جلد جلد اُٹھنے لگتا ہے تو پھر حمل اکثر گر ہی جاتا ہے۔ اگر خون کم آتا ہو اور درد بھی خفیف ہو تو بعض اوقات حمل ٹھہر بھی جاتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض حالات میں خون زیادہ مقدار میں نکلنے سے ماں انتہائی کمزوری کی حالت میں مریضہ کو غش آجاتا ہے جس سے زندگی معرض خطر میں پڑجاتی ہے۔ اگر دیگر شدید عوارضات از قسم سل و نمونیا وغیرہ بھی موجود ہوں اور مریضہ میں خون کی کمی ہو تو بھی نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔ عام طور سے تیسرے چوتھے مہینے حمل زیادہ تر ساقط ہوتے ہیں۔ اس سے قبل کا اسقاط زیادہ تر خطرناک نہیں ہوا کرتا لیکن تین چار ماہ گزر جانے کے بعد اسقاط حمل بہت خطرناک یا مُہلک ہوتا ہے۔

تشخیص و تفریق اسقاط حمل اور رُکے ہوئے حیض کے خون میں تفریق کیا کرتے ہیں۔ اسقاط حمل میں مذکور بالا تمام علامات کے علاوہ سب سے پہلے خون بہ کثرت خارج ہوتا ہے

جس میں سے لوتھڑے بھی کافی نکلتے ہیں اور وضع حمل کا درد نہایت شدت سے ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہے مگر معمولی رکے ہوئے حیض میں، درد قطعی نہیں ہوتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو بہت معمولی۔ مریضہ پر غشی وغیرہ نہیں طاری ہوتی اور نہ اس قدر کمزوری غالب آتی ہے۔

پرہیز و ہدایت:۔ مریضہ کو آرام سے لٹائیں اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ جب خون بہت خارج ہونے لگے اور اسقاط رک نہ سکے تو پھر یہی کوشش کرنی چاہیے کہ حمل جلد ساقط ہو جائے۔ اسقاط کے بعد مریضہ کو کوئی غذا نہ دینا چاہیے صرف دودھ، منقے یا موٹھ کو جوش دے کر اس کا پانی دیں۔ چار دن کے بعد مونگ کی دال یا شوربہ اور روٹی کا چھلکا دیں۔

حفظ ماتقدم حمل ساقط ہونے کا اصل سبب دریافت کریں۔ چنانچہ اگر زن و شوہر میں سے کسی ایک کو آتشک کا مرض ہو تو اُس کا باقاعدہ علاج کریں۔ جن مستورات کا حمل دو ایک بار گر چکا ہو ان کو چاہیے کہ حمل کے ایام میں وہ ان دنوں میں آرام سے بستر پر لیٹی رہا کریں جن دنوں میں اُن کا پہلا حمل ساقط ہوا تھا۔ بادی اور تیز گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ کوئی وزنی چیز نہ اٹھائیں اور نہ ہی اُچھلیں کودیں۔ غرضکہ کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس سے رحم پر بوجھ پڑے۔ قبض کسی حالت میں نہیں رہنا چاہیے۔ اگر رحمی کمزوری اسقاط کا باعث ہو تو اس کا تدارک کریں۔

علاج:۔ (۱) اگر درد زہ کے مانند بار بار درد ہوں اور سیاہ رنگ کا

سیلان مقدار میں زیادہ شروع ہو جائے، مریضہ کو کھلی ہوا کی خواہش ہو تو سیکیل کار دیں۔ حمل کے ابتدائی نیز آخری ایام میں یہ بہت عمدہ دوا ہے رانوں میں سرسراہٹ اور چیونٹیوں کی سی رینگن کا ہونا اس کی ایک خاص علامت ہے۔

(۲) اگر خون چمکدار اور سرخ ہو، دبانے والے درد کم و بیش متلی کے ساتھ پائے جائیں، غشی اور ضعف ہو۔ خون بغیر کسی رکاوٹ کے باقاعدہ طور پر آ رہا ہو۔ ناف کے گرد درد زیادہ ہو تو اپیکاک دیں۔

(۳) اگر مندرجہ صدر دونوں ادویہ ناکام رہی ہوں تو کیمو ملا دیں۔

(۴) اگر تیسرے مہینے اسقاط ہو جاتا ہو۔ خون چمکدار سرخ اور منجمد نکلتا ہو۔ درد زہ کے سے درد ہوتے ہوں تو سبائنا دوا ہے۔

(۵) اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے یا گر پڑنے سے اسقاط کا خطرہ ہو، تو آرنیکا مفید ہے۔

(۶) درد زہ کی سی تکلیف ہو، مریضہ ٹھنڈی ہوا کی خواہش کرتی ہو۔ خون بار بار آتا ہو، تھوڑی دیر تک خون بند رہے اس کے بعد دو گنے زور سے جاری ہو علیٰ ہذا القیاس۔ تو پلساٹیلا دینا چاہیے۔

(۷) اگر رحم کمزور ہو اور اسقاط حمل کی عادت ہو گئی ہو۔ تشنجی قسم کے درد ہوتے ہوں۔ درد پیٹھ سے شروع ہوتے ہوں اور شکم کے نچلے حصہ میں ہوتے ہوئے رانوں تک جاتے ہوں تو دوا دائی برنم × ۳ نہایت عمدہ کام کرتی ہے۔

(۸) مریضہ بہت کمزور ہو جس کے باعث اسقاط ہو جائے اور اُس کے بعد سیلان خون نہ رُکے تو چائنا دوا ہے۔

(۹) بایوکیمک میں کلکیریا فاس اور کالی فاس حفظ ماتقدم کے طور پر دیں۔

(۱۰) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ پلاٹینا۔ مرک۔ بیلاڈونا۔ سیپیا۔ سمی سی فوگا۔ کالوفائلم۔ سبائنا۔ پلسیم۔ سلفر۔ کلکیریا کارب۔ چائنا۔ ایپس اور کالی کارب وغیرہ کا شمار خاص ادویہ میں سے ہے۔

اشارات

ا۔ غلط قدم پڑنے سے اسقاط۔ سبائنا۔

ب۔ ماں میں آتشکی مادہ کے باعث اسقاط حمل۔ مرک سال۔ سلفر۔ کلکیریا کارب۔

ج۔ خوف یا غصہ کے باعث۔ اکونائٹ۔ کیمومِلا۔

د۔ اسقاط کی عادت ہو گئی ہو۔ فاسفورس۔ کالوفائلم۔ سبائنا۔ پلساٹیلا۔ ہیلونائس۔ مرک۔

س۔ یکایک ہتک یا کمزور کر دینے والے جذبات (مثلاً بُری خبر یا غصہ کے اثرات) سے۔ جلسیمیم۔

ش۔ اسقاط تمام جسم میں تشنج اور غشی کے ساتھ۔ ہیوسمس۔

ص۔ خوف سے اسقاط۔ اکونائٹ۔ اگنیشیا۔ اوپیم۔ جلسیمیم۔

ط۔ خاموش غم سے۔ اگنیشیا۔ نیٹرم میور۔
ع۔ چوٹ کے بعد۔ آرنیکا۔ رسٹاکس۔

استحاضہ

(ایام حیض کے علاوہ خون آنا)

METRORRHAGIA

اسباب :۔ رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یا ٹیڑھا ہو جانا۔ رحم کا ڈھیلا ہو جانا۔ رحم کے اندر بدگوشت کا بڑھ جانا۔ ورم رحم۔ رحم کے اندر پھنسیوں کا ہونا یا رحم میں آنول کا ٹکڑا رہ جانا۔ مرض سل اور کثرت مجامعت وغیرہ۔

علامات :۔ رحم سے خون کبھی تھوڑا تھوڑا آتا ہے اور کبھی ایک ہی بار زیادہ مقدار میں دھار مار کر خون نکلتا ہے بعض وقت اس کثرت سے خون جاری ہوتا ہے کہ مریضہ کی جان پر بن آتی ہے۔ کمزوری بڑھ جاتی ہے کبھی مارے کمزوری کے غشی طاری ہو جاتی ہے۔ ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھوک غائب ہو جاتی ہے۔ کبھی پاؤں پر ورم آجاتا ہے۔ بے چینی، گھبراہٹ، قے، اور متلی کی شکایت ہو جاتی ہے بعض وقت دردزہ کا سا درد ہوتا ہے۔

نوٹ :۔ حمل کے زمانہ میں خون کا دکھلائی دینا اکثر اسقاط کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریضہ کو آرام سے بستر پر چت لٹائے رکھیں چلنے پھرنے اور کام کاج کرنے سے باز رکھیں اور دن میں دو تین بار پھٹکری ایک ڈرام آدھ سیر پانی میں جوش دے کر ڈوش کریں۔ پانی خفیف گرم ہونا چاہیے تاکہ مریضہ برداشت کر سکے۔ سرخ مرچ، بادی، ترشی اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ دودھ، فیرینی، سابودانہ اور دیگر ہلکی اور لطیف غذا کھانے کو دیں۔

علاج:۔ (۱) اس مرض کی سب سے عمدہ دوا اپیکاک ہے عموماً اس کی چند خوراکیں مرض کو قابو میں کر لیتی ہیں۔ متواتر چمکدار اور سرخ خون کا نکلنا، ناف کے پاس درد اور متلی کا ہونا اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں۔

(۲) اگر خون برابر جاری رہے اور اپیکاک ناکام رہے اور دردزہ کا سا درد ہوتا ہو تو سیکیل کار دینا چاہیے۔ بہت مفید ہے۔ خون پتلا، سیاہ اور بدبودار ہونا اور ذرا سی حرکت سے سیلان کا بڑھ جانا سیکیل کی خاص علامات ہیں۔

(۳) اگر مریضہ میں کمزوری بہت ہو، غشی طاری ہو جاتی ہو، سیاہ خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہوں تو چائنا دیں۔ یہ دوا اس وقت بھی کام آتی ہے جب مندرجہ صدر دونوں دوائیں اپنا فعل انجام دینے سے قاصر رہی ہوں۔

(۴) اگر خون تھوڑی دیر تک ٹھہر جاتا ہو اور اس کے بعد اس سے دو گنے زور سے خارج ہوتا ہو، مریضہ کو ٹھنڈی ہوا کی خواہش ہو تو پلساٹیلا دیں۔ اگر پلساٹیلا ناکام رہے تو کونیم دیں۔ ان دونوں دواؤں کو اس وقت

خاص طور سے دھیان میں لانا چاہیے جب اوپر کی لکھی ہوئی سب کی سب ادویہ اپنا اثر دکھانے سے معذور رہی ہوں۔

(۵) اگر ذرا سی حرکت سے خون جاری ہو جاتا ہو لیکن اکثر چلنے سے کم ہو جاتا ہو۔ خون مقدار میں زیادہ اور متعفن ہو۔ سیلان کے ساتھ درد زہ کے سے درد ہوں تو سائنا دیں۔

(۶) بایو کیمک میں فیرم فاس بہت عمدہ دوا ہے۔ درد کی حالت میں گنیشیا فاس کے ساتھ یکے بعد دیگرے دیں غشی اور کمزوری کی حالت میں کالی فاس کے ساتھ باری باری دینا مفید ہے۔

(۷) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سیپیا۔ لیکیسس۔ ٹریلیم۔ بوتھراپس۔ بیلاڈونا۔ اسٹی لیگو۔ پلاٹینا۔ رسٹاکس۔ ہیوہمس۔ کلکیریا۔ لائیکو۔ فاسفورس۔ ہما میلس۔ نکس وامیکا۔ نائٹرک ایسڈ۔ میلی فولیم۔ اور میوریکس وغیرہ اس مرض میں بہت مفید ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اشارات

ا۔ بد گوشت یا رسولی سے ۔ کلکیریا۔ کونیم۔

ب۔ پرنالہ کی طرح یک دم جاری ہو۔ اپیکاک۔ پلساٹیلا۔ بیلاڈونا۔

ج۔ گہرے رنگ کا (سیاہی مائل) سرخ خون جو کئی دنوں تک رستا رہے۔ اسٹی لیگو۔ کاربو۔ ج۔

د۔ درد زہ کے سے درد۔ سائنا۔ سیکیل۔ پلاٹینا۔ پلساٹیلا۔

کروکس - ہیومس - فیرم -

ر - خون سیاہ اور منجمد - کروکس - فیرم - لیکیسس - چائنا - کیمو ملا -
پلساٹیلا - لائیکو - سبائنا -

س - خون چمکدار سرخ - اپیکاک - بیلاڈونا - کلکیریا - لائیکو -

ص - متعفن خون - سیکیل - کیمو ملا - بیلاڈونا - کروکس - سبائنا -

ط - استحاضہ میں جبکہ پیشاب تکلیف سے ہوتا ہو - ایری جیرن -

ع - سن یاس کے زمانہ میں - سلفر - سیپیا - کلکیریا - لیکیسس -

ف - مسلسل خون - اپیکاک - ایری جیرن - ہیومس - کیمو ملا -
کاربوویج - کریازوٹ -

بندش حیض

(حیض کا دیر سے آنا یا رک جانا)

AMENORRHOEA

اسباب:- ورم رحم - حمل - ایام رضاعت (بچوں کو دودھ پلانے کا زمانہ) سن یاس، رحم کا منہ بند ہو جانا - کمی خون - بعض مزمن امراض مثلاً سل، دق، امراض جگر و گردہ وغیرہ - سیلان رحم - ایام حیض میں سردی کھا جانا وغیرہ - بعض دموی مزاج یا موٹی تازی عورتوں کو حیض کمی کے ساتھ ہوا کرتا ہے یا بند ہو جاتا ہے -

علامات:۔ ہاتھ پیروں میں جلن ہوتی ہے طبیعت سست اور کسلمند رہتی ہے، ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔ بحالت کمزوری دھڑکن ہونے لگتی ہے۔ اعضاء شکنی ہوا کرتی ہے۔ بعض وقت حیض بند ہو جانے سے کان، ناک، یا منھ سے خون آجاتا ہے۔

اگر نوجوان لڑکیوں کو حیض نہ آئے اور پیڑو پر درد کی شکایت ہو تو رحم یا خصیۃ الرحم کی خرابی تصور کرنا چاہیے۔

موٹی تازی مستورات میں پیڑو میں گرانی، کولھے اور ران میں درد اور اعضاء شکنی ہوا کرتی ہے۔ بعض حالات میں بخار بھی ہو جاتا ہے۔

کمی خون کے سبب سے اگر حیض کم ہوتا ہو یا دیر سے آتا ہو یا بالکل رک گیا ہو تو مریضہ میں اختلاج اور نقاہت و کمزوری کی علامات ہوتی ہیں۔ جسم کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔

مزمن امراض کے دوران میں خون حیض ایک دم سے بند نہیں ہوتا بلکہ بتدریج کم ہوتا جاتا ہے اور بالآخر بند ہو جاتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ سب سے پہلے حیض بند ہو جانے کا سبب معلوم کریں اور اس کے مطابق اس کا علاج اور تدارک کریں۔ سردی کے باعث اگر خون حیض بند ہو گیا ہو تو مقام رحم پر سینک کریں یا گرم پانی میں کمر تک بٹھائیں۔ کمی خون کی حالت میں مقوی اور زود ہضم غذا دیں۔ تازہ پھل و میوہ جات کا استعمال کرائیں۔ دودھ، مکھن، بالائی وغیرہ کھانے کو دیں۔ لال مرچ یا گرم اشیاء، بادی اور قابض چیزیں مضر ہیں۔ مریضہ کو صاف اور ہوادار جگہ پر

رکھیں بعض وقت خارجی علاج یعنی مناسب شیاف یا ڈوش وغیرہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

علاج :- اس مرض کے لیے پلساٹیلا نہایت مفید دوا ہے جو اکثر و بیشتر حالات میں دی جاتی ہے۔ اگر کمی خون سے حیض دیر میں آئے یا حیض بند ہو جائے پیر تر ہو جانے سے بندش حیض، حیض مقدار میں کم ہوں یا تھوڑے عرصہ تک رہیں مریضہ کو ہر ٹھنڈی چیز اور ٹھنڈی ہوا بہت عمدہ معلوم ہوتی ہو، منکسر المزاج اور بہت جلد آنکھوں میں آنسو بھر لانے کی رغبت ہو تو پلساٹیلا ہی دوا ہے۔ جب لڑکیوں کا پہلا حیض دیر میں ہو تب بھی یہی دوا دینا چاہیے۔

(۲) اگر پلساٹیلا فعل ہو جائے تو سیپیا دیں۔ سیپیا کی مریضہ میں اعصابیت اور نازک مزاجی پائی جاتی ہے۔ اور اندرونی اعضاء باہر گرتے محسوس ہوتے ہیں۔ بعض وقت بجائے حیض کے لیکوریا ہوتا ہے بقیہ علامات بہت کچھ پلساٹیلا سے ملتی جلتی ہیں۔

(۳) موٹی تازی یا خنازیری مزاج کی مستورات زینہ چڑھنے سے جن کی سانس پھولنے لگے اور دھڑکن کی شکایت رہا کرتی ہو پیر نم اور ٹھنڈے رہتے ہوں۔ ذرا سی حرکت سے پیشانی پر پسینہ آجاتا ہو تو کلکیریا کارب دوا ہے۔

(۴) اگر حیض بند ہو گیا ہو اور بجائے حیض کے خون ناک یا کسی دوسرے مقام سے خارج ہو، پیڑو میں درد ہو۔ چلنے پھرنے سے تکلیف

زیادہ ہو جاتی ہو، مریضہ کو قبض ہو تو برائی اونیا دیں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو فاسفورس دیں۔

(۵) موٹی عورتوں میں جن کا بلا کسی علامت کے حیض بند ہو جائے اور کبھی نمودار ہو جائے۔ رحم نیچے کو دبتا ہوا محسوس ہوتا ہو۔ جسم پر جا بجا چھپے دانے نکلا کرتے ہوں تو گریفائٹس مفید ہے۔

(۶) کمی خون کے باعث حیض میں کمی، غم واندوہ کے اثرات مابعد اور پست حوصلگی، حیض یا تو بہت دیر میں ہوں یا قلیل مقدار میں یا بالکل بند ہو جائیں۔ بوقت حیض یہ احساس کہ ہر چیز آلات تناسل میں سے نکلی پڑتی ہے حیض کے ایام میں مریضہ مغموم اور سست ہو جاتی ہو تو نیٹرم میور دینا چاہیے۔ نیٹرم میور کے فیل ہو جانے پر کالی کارب دیں۔

(۷) نوجوان لڑکیوں کو ڈمیانہ مدر ٹنکچر ۵ اقطرہ فی خوراک دن میں تین مرتبہ دیں تو حیض کھل کر آنے لگتا ہے اور پھر باقاعدہ ہو جاتا ہے۔

(۸) حیض کو جاری کرنے کے لیے بائی نس مدر ٹنکچر یا گاسی پیم مدر ٹنکچر دن میں ۳ بار دینا اکثر نفع بخش ہوتا ہے۔

(۹) بایوکیمک میں کالی سلف اور کالی فاس بہت مفید ہیں۔

(۱۰) ان کے علاوہ سلفر۔ ایپس۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس۔ پلاٹنا۔ مگنیشیا کارب۔ ڈلکمارا۔ بیلاڈونا اور کاربوویج وغیرہ بہت اہم ادویہ ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اشارات

ا۔ بجائے حیض کے لیکوریا کا اخراج بہ کثرت ہو۔ کاسٹکم۔

ب۔ بندش حیض، ریاحی شکایت، پیشاب میں سرخ ریت۔ لائیکوپوڈیم۔

ج۔ کمی حیض جس کے ساتھ دانتوں اور چوتڑوں میں درد ہو۔ ٹیرنٹولا۔

د۔ حیض صرف رات کو (دن کو خون حیض ندارد) بودسٹا۔

ہ۔ حیض کی کمی جس میں بینائی یکایک کم ہونے لگے۔ سیپیا۔ سائکلیمن۔

س۔ حیض بہت قلیل وقت تک رہے اور بالکل ذرا سا خون آئے تو پہلی دوا پلسا ٹیلا۔ (فائدہ نہ ہونے پر ایک خوراک سلفر کی دے کر پھر پلساٹیلا) اس کے باوجود ناکامی کی صورت میں گریفائٹس یا کاربو وج۔

ص۔ بندش حیض جذبات کے باعث۔ کیموملا۔ پلاٹنا۔ نکس موسکاٹا۔ سمی سی فوگا۔

ط۔ بندش حیض بھیگ جانے سے۔ پلساٹیلا۔ ڈلکمارا۔ رسٹاکس۔ سینی شو۔ کلکیریا کارب۔ ہیلی بورس۔

کثرت حیض

MENORRHAGIA

اسباب:۔ رحم کا ڈھیلا ہونا۔ بار بار حمل کا گرنا۔ کثرت جماع۔

شہوت خیز باتوں میں دلچسپی لینا - رحم میں خراش کا ہونا - رحم میں کسی رگ کا منہ کھل جانا - رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا - رحم میں پھنسیاں یا رسولی وغیرہ کا ہونا - امراض جگر و قلب - جسم میں خون کی کثرت - دل اور پھیپھڑے کی بیماری کے باعث رحم کی رگوں میں خون کا جمع ہو جانا - اور رحم کے اندر آنول کا ٹکڑا رہ جانا وغیرہ وغیرہ -

علامات :- خون حیض بکثرت آتا ہے - کبھی مسلسل ایک ہی رفتار سے آتا ہے اور کبھی ٹھہر ٹھہر کر زیادہ مقدار میں خارج ہوتا رہتا ہے بعض وقت خون کا سیلان اس شدت سے ہوتا ہے کہ مریضہ تھوڑے عرصہ کے بعد بے ہوش ہو جاتی ہے - جو مستورات قلب اور پھیپھڑے کے عوارض میں مبتلا ہوں ان کے لیے یہ حالت بڑی تشویشناک ہوا کرتی ہے بعض حالات میں تلف جان کا اندیشہ ہوتا ہے - خون زیادہ مقدار میں نکل جانے سے مریضہ بہت لاغر اور کمزور ہو جاتی ہے - چہرہ زرد پڑ جاتا ہے - بھوک غائب ہو جاتی ہے - کبھی پاؤں پر ورم بھی آ جایا کرتا ہے - خون کا رنگ کبھی سرخ ہوتا ہے کبھی سیاہی مائل یا سیاہ - علاوہ ازیں خون کبھی پتلا ہوتا ہے اور کبھی منجمد -

تشخیص و تفریق | استحاضہ اور کثرت حیض میں تفریق کیا کرتے ہیں چنانچہ اگر حیض کے ایام میں خون بکثرت آئے تو اس کو مینوریجیا یعنی کثرت حیض کہتے ہیں - گویا مینوریجیا میں ادرار خون عموماً وقت مقررہ پر ہوتا ہے - البتہ بعض وقت ذرا جلد ہو جاتا ہے اور دیر تک رہتا ہے لیکن استحاضہ میں ادرار خون بلا وقت ہوتا ہے یا یوں

سمجھنا چاہیے کہ دو حیضوں کے درمیان جو خون آتا ہے وہ استحاضہ ہے ۔

پرہیز و ہدایات :- مریضہ کو کسی ہوادار کمرہ میں آرام سے لٹائے رکھیں ، چلنے پھرنے اور کام کاج کرنے سے مریضہ کو روکیں ۔ خیالات پاکیزہ رکھیں ۔ گرم پانی میں پھٹکری ڈال کر اندام نہانی کو دھوئیں ، روئی [illegible] میں پیڑو اور اندام نہانی کے اندر برف رکھیں ۔ ترشی ، بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں ۔ سابودانہ ، دودھ ، مونگ کی کھچڑی ، پالک ، خرفہ ، ترئی ، لوکی اور شلجم وغیرہ کی ترکاری کھائیں ۔ آلو ، بینگن ، گوبھی ، کٹھل ، اروی اور ہر قسم کے گوشت سے پرہیز ضروری ہے ۔

علاج :- اگر خون حیض چمکدار سرخ ہو ، زیر ناف درد ہوتا ہو جس کے ہمراہ متلی بھی ہو تو اپیکاک دوا ہے ۔ اگر خون حیض شرمگاہ سے لے کر ایڑی تک مثل دھار کے چلے تو بھی اپیکاک ہی دوا ہے ۔

(۲) اگر حیض مقررہ ایام سے کئی روز قبل شروع ہو جائے حیض بکثرت ہو اور زیادہ عرصہ تک جاری رہے ۔ پیر نم رہتے ہوں ۔ زینہ چڑھنے میں مریضہ کو تنفس اور چکر کی شکایت ہو جاتی ہو تو کلکیریا کارب دینا چاہیے ۔ بچہ کو دودھ پلانے کے زمانے میں حیض کا کثرت سے آنا بھی اس دوا کے زیر اثر آتا ہے ۔

(۳) پُرشہوت لمبی ، گوری اور نازک مستورات کو حیض کثیر ہو جس کے باعث انتہائی کمزوری ، تکان اور نقاہت ہو جائے ۔ کمر اور پیٹ میں درد ہو ۔ خون زردی مائل ہو تو فاسفورس دینا چاہیے ۔ دودھ پلانے والی مستورات کے لیے یہ بہت موزوں دوا ہے ۔

(۴) حیض بکثرت درد کے ساتھ اور بار بار ہوتے ہوں۔ خون حیض مقدار میں زیادہ اور سیاہ رنگ کا ہو تو پلاٹنا دیں لیکن اگر حیض مقدار میں زیادہ نہیں ہے بلکہ زیادہ عرصہ تک قائم رہے تو عموماً اپیکاک یا اگنیشیا دوا ہوتی ہے۔

(۵) بار بار حیض اور زیادہ دنوں تک رہے۔ مریضہ مغموم رہتی ہو۔ سرد آہیں بھرے، قبض رہتا ہو۔ بوقت پاخانہ کانچ نکل آتی ہو۔ خون سیاہ متعفن اور منجمد ہو جو درد سے آتا ہو تو اگنیشیا مفید ہے۔

(۶) رحم سے بڑے بڑے چھیچھڑے منجمد خون کے نکلیں اس کے بعد مٹیالے خون کا اخراج کثرت کے ساتھ ہو۔ لیکوریا کی شکایت ہو، رحمی کمزوری پائی جائے تو الٹرس فارینوسا مدر ٹنکچر پانچ قطرہ فی خوراک دن میں چار بار دیں۔

(۷) اگر خون سیاہ رنگ کا ہو۔ رات کو کمی ہو جاتی ہو دن کو پھر بدستور کثرت کے ساتھ خارج ہوتا ہو۔ رحم کی شریان کمزور ہو گئی ہوں۔ شکم میں پھوڑے کا سا درد ہو، شرمگاہ میں ذکی الحسی ہو تو ہمامیلس دوا ہے۔

(۸) سن یاس کے زمانہ میں خون کا زیادہ مقدار میں آنا۔ خون سیاہ منجمد یا تار دار ہو۔ ذرا سی تحریک سے خون آنے لگتا ہے تو اسٹی لیگو دینا چاہیے۔ رحم سے خون جاری ہونے کی مزمن شکایت میں اس دوا کو فراموش نہ کرنا چاہیے۔ مندرجہ صدر علامات پر اگر اسٹی لیگو کام نہ کرے تو لیکیسس دیں۔ چاند پر جلن کا ہونا لیکیسس کے حلقہ اثر میں آتا ہے۔

(۹) بایوکیمک میں کثرت حیض کے لیے کلکیریا فلور بہت عمدہ دوا ہے۔

(۱۰) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ سباٹنا۔ بیلاڈونا۔ سیکیل۔ مرکس۔

ونکا مائنر۔ نکس وامیکا۔ ٹریلیم۔ سلفر۔ چائنا اور سیپیا وغیرہ کی طرف بھی توجہ کریں اور حسب علامت دیں۔

اشارات

ا۔ خون حیض کی لگاتار دھار۔ سخت کمزوری ۔ ونکا مائنر۔

ب۔ قلب کی شکایات کے ساتھ ۔ ڈیجی ٹیلس۔

ج۔ چوٹ سے ۔ آرنیکا۔

د۔ دق کی مستورات میں ۔ فاسفورس۔ سٹانم۔ سینی شو۔ کالی کارب۔ کلکیریا۔

س۔ حیض جلد جلد مقدار میں زیادہ اور ہر بار دردسر اور بخار۔ روڈوڈنڈرن۔

س۔ سن یاس کے زمانہ میں ۔ اسٹی لیگو۔ لیکیسس۔ سبائنا۔ سیکیل۔ نکس وامیکا۔

ص۔ دُبلی پتلی عورتوں میں ۔ سیکیل۔ فاسفورس۔

ط۔ لیٹنے سے زیادتی ہو ۔ کریازوٹ۔



درد کے ساتھ حیض آنا

DYSMENORRHOEA

اسباب:- رحم میں ورم کا ہونا، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا یا ٹیڑھا ہو جانا۔ رحم میں خراش کا ہونا۔ وضع حمل کے بعد رحم کا اپنی جگہ پر واپس نہ آنا۔ رحم کے اعصاب کا ذکی الحس ہونا۔ سردی لگنا۔ اور کثرتِ مباشرت وغیرہ۔

علامات:- حیض آنے سے دو چار روز پہلے پیڑو اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اور طبیعت کسلمند اور متوحش رہتی ہے۔ حیض مقدار میں کم ہوتا ہے اور نہایت تکلیف سے خارج ہوتا ہے۔ بعض وقت اس شدت کا درد ہوتا ہے کہ مریضہ کے ہوش وحواس بجا نہیں رہتے۔

پرہیز و ہدایات:- مریضہ کو آرام سے ہوا دار کمرہ میں لٹائے رکھیں نقل وحرکت نہ کرنے دیں۔ پیڑو کے مقام پر سینک کریں۔ اگر رحم ہٹ جانے سے حیض درد سے آتا ہو تو کسی ہوشیار دائی یا لیڈی ڈاکٹر سے اس کو اصل جگہ پر لے آئیں۔ مباشرت کے لیے اعتدال سے کام لیں۔ قبض نہ رہنے دیں۔ کھٹائی، مرچ، تیل اور بادی و ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔

علاج:- (۱) حیض کی بے قاعدگی اور حیض درد کے ساتھ ہونے میں اشوکا مدر ٹنکچر ۵ سے ۱۵ قطرہ فی خوراک دن میں دو یا تین بار دینا بہت مفید ہے

لیکوریا کی حالت میں یہ دوا اور بھی عمدہ کام کرتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے اشوکا فیل ہو جائے تو ابروما اگسٹا مدر ٹنکچر مندرجہ صدر مقدار خوراک کے حساب سے دینا کافی ہوا کرتا ہے۔ ابروما ہر قسم کی رحمی بے قاعدگیوں کو بہت جلد درست کر دیتا ہے۔

(۲) حیض سیاہ اور گاڑھا یا منجمد ہو جو ٹھہر ٹھہر کر آوے۔ درد شدید ہو پیڑو میں، پیٹھ اور رانوں میں اینٹھن معلوم ہوتی ہو، پیاس نہ ہو۔ مریضہ کو کھلی اور ٹھنڈی ہوا اچھی معلوم ہوتی ہو تو پلساٹیلا دینا چاہیے۔ پلساٹیلا دوا ان مستورات کے لیے خصوصیت سے کام آتی ہے جو منکسر المزاج ہوں اور بات بات پر رو دیتی ہوں۔

(۳) اگر تشنجی قسم کا درد ہوتا ہو، مریضہ درد سے چیختی ہو۔ درد زہ کا سا درد مسلسل ٹھہر ٹھہر کر ہوتا ہو (خاص کر حیض کے ایام میں) حیض مقدار میں کم ہو تو کالوفائلم دیں۔ اس کے فیل ہو جانے کے بعد جلسیمیم دینا چاہیے۔ پیشاب زرد رنگ کا زیادہ مقدار میں ہونا جلسیمیم کا خاص نشان ہے۔

(۴) حیض رکا ہوا یا قلیل (عموماً اعصابی یا گٹھیادی مزاج کی مستورات میں) رحم کے مقام میں تیز درد جو ایک جانب سے دوسری جانب جائے۔ درد نہایت سخت مثل وضع حمل کے ہو بعض وقت مریضہ کو جھک کر دوہرا ہو جانا پڑتا ہو۔ کمزوری زیادہ ہو جاتی ہو۔ خون کے منجمد لوتھڑے خارج ہوتے ہوں تو سمی سی فوگا دینا چاہیے۔ مریضہ کے بائیں پستان میں درد پایا جانا بھی اس دوا کی خاص علامتوں میں سے ہے۔

(۵) جن عورتوں میں خون کی کمی ہو، حیض کم ہوتا ہو یا قطعی رک گیا ہو، پیشاب درد سے ہوتا ہو یا خون آمیز ہو تو سینیشو × ۱ بہترین کام کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے حیض کی تکلیف دور ہی نہیں ہو جاتی بلکہ عورت موٹی تازی ہو جاتی ہے۔ گویا یہ سبز بھس والی مستورات میں ٹانک کا کام کرتی ہے۔

(۶) دوران حیض میں جانکنی کا سا درد ہو جس سے مریضہ پاگل سی ہو جاتی ہو، حیض یا تو کم گاڑھا اور سیاہ ہوتا ہو یا جلد جلد مقدار میں زیادہ۔ یا حیض دب جائے اور سیلان الرحم شروع ہو جائے۔ اعصابی مستورات میں جن کو دوران حیض میں ناقابل برداشت درد ہو جو ٹانگوں کے نیچے تک جائے گویا اعضا مفلوج ہو گئے ہیں تو زنتھاکسائلم دینا چاہیے۔ یہ دوا نازک اندام، عیش پسند، دبلی پتلی اور ہسٹریکل مستورات میں بہت عمدہ کام کرتی ہے۔

(۷) اگر داہنے نلے میں ورم ہو۔ حیض قلیل مقدار میں درد کے ساتھ ہوتا ہو، درد کی نوعیت جلندار اور ڈنک مارنے کی سی ہو۔ پیشاب بھی مقدار میں کم ہوتا ہو۔ رحم میں بوجھ معلوم ہوتا ہو تو ایپس دوا ہے۔

(۸) بایوکیمک میں مگنیشیا فاس نہایت مجرب دوا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو کالی فاس کے ساتھ باری باری دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ امونیا کارب ارجنٹم مٹ۔ اسارم۔ وریٹرم۔ کاسٹکم۔ کوکولس۔ کافیا۔ اگنیشیا۔ کیوپرم۔ کیموملا۔ سیکیل اور ہیلونائس کی طرف توجہ کریں۔ یہ تمام ادویہ

نہایت عجیب و غریب اور اس مرض میں بہت ضروری ہیں۔

اشارات

ا۔ پاؤں بھیگ جانے سے حیض درد سے ہو۔ پلساٹیلا۔ رسٹاکس
ب۔ سن یاس میں۔ سورنیم۔
ج۔ باربار پاخانہ یا پیشاب کی حاجت۔ حیض جلد مقدار میں زیادہ اور سیاہ گاڑھا۔ نکس وامیکا۔
د۔ نیچے دبانے والا درد۔ چہرہ میں تمتماہٹ۔ خون نہایت سرخ چمکدار، درد ٹھہر ٹھہر کر اُٹھے۔ بیلاڈونا۔
ر۔ خون گاڑھا سیاہ، غم سے حیض رک جائے۔ مریضہ سرد آہیں بھرے۔ اگنیشیا۔
س۔ بانجھ عورتوں میں پستان میں درد اور سختی کے ساتھ۔ فائٹولاکا۔
ص۔ حیض قلیل، گندے پانی کی مانند۔ پیشاب میں تعفن۔ ڈکاروں کی کثرت۔ نائٹرک ایسڈ۔

خارش شرمگاہ

VULVAR PRURITIS

اسباب:۔ کثافت، غلاظت، ورم اندام نہانی، ایام حمل،

سیلان رحم، خون حیض کی ابتری، مرض بواسیر یا آنتوں میں کیڑے اور چرنے وغیرہ۔ بعض اوقات اس کا کوئی خاص سبب سمجھ میں نہیں آتا۔

علامات:۔ شرمگاہ میں سخت خارش ہوتی ہے۔ بعض وقت زیادہ کھجلانے سے لبھائے فرج متورم ہو جاتے ہیں یا جلد چھل جاتی ہے۔ ذکی الحسی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ ذرا سا کپڑا چھو جانے سے جان پر بن آتی ہے۔ ایام حمل میں جب کھجلی کی شکایت ہو جاتی ہے تو بسا اوقات پورے نو مہینے تک کم و بیش قائم رہتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ اندام نہانی کو صاف رکھنا بہت ضروری ہے بورک ایسڈ یا صرف صابن اور گرم پانی سے جائے ماؤفہ کو دھو ڈالیں اور خارجی طور پر بورکس ایک حصہ اور گلیسرین ۸ حصہ ملا کر لگائیں۔ ترشی اور بادی اور گرم اشیاء سے پرہیز کریں۔ قبض ہرگز نہ رہنے دیں۔ جماع سے پرہیز رکھیں۔

علاج:۔ (۱) اگر کھجلی بہت زیادہ ہوتی ہو جس کی وجہ سے خواہش جماع بہت بڑھ جائے جو بعض وقت دیوانگی کی حد تک پہونچ جائے، مریضہ دوسروں کو اپنے سینہ سے لگانا چاہے تو پلاٹنا بہت مفید دوا ہے، اس کی مریضہ عموماً سوتے وقت اپنے آپ کو برہنہ کر لیتی ہے جو اس کا ایک رہنما کن نشان ہے۔

(۲) شرمگاہ کی کھجلی، خواہش نفسانی کا بڑھ جانا، خارش خواہ ایام حمل میں ہو یا اس کے علاوہ ہو تو کیلیڈیم بہت مفید ہے۔ واقعی

یہ دوا اکثر و بیشتر حالات میں حیرت انگیز نفع دکھاتی ہے۔ بعضوں نے اس کو شرمگاہ کی خارش میں مجرب لکھا ہے۔ کیڑوں کے باعث اگر کھجلی ہوتی ہو جس سے مریضہ مُشت زنی پر اُتر آئے تب بھی اس دوا کو فراموش نہ کرنا چاہیے۔

(۳) کھجلی جس سے لبہائے فرج متورم ہو جائیں۔ خواہش نفسانی بڑھ جائے۔ بیرونی حصہ پر خارش خصوصیت سے ہوتی ہو یا پیشاب کے وقت مثانہ نیز اندام نہانی میں خارش ہونے لگتی ہو تو امبرا دیں۔

(۴) لبہائے فرج میں دانے اور کھجلی۔ مریضہ کو سیلان الرحم کی بھی شکایت ہو۔ جسم کے دیگر حصص پر داد کے سے داغ پڑ گئے ہوں تو سیپیا دینا چاہیے۔

(۵) اگر فرج میں خشکی ہو، لیکوریا (سیلان الرحم) سوزشی قسم کا ہو جس سے خارش پیدا ہو جائے۔ جماع سے نفرت ہو تو نیٹرم میور دیں۔ اگر خارش کے ساتھ شرمگاہ کے بال بھی گرتے جاتے ہوں تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۶) شرمگاہ میں خارش اور لبہائے فرج پر ورم اور شدید خارش رانوں اور لبہائے فرج کے درمیان بھی خارش ہو۔ مریضہ لبہائے فرج کو ہر وقت ہاتھوں سے ملتی رہے کھجلی کے بعد مقام ماؤفہ پر جلن ہونے لگے تو کریازوٹ دوا ہے۔ اگر جماع کے بعد آلات زنانہ سے خون آجاتا ہو تو یہ دوا اور بھی بالمثل ہو جاتی ہے۔

(۷) شرمگاہ میں شدید خارش اور ورم، خواہش جماع زیادہ ہو، کھجلانے کے بعد جلن ہو تو کینتھرس، کونیم، مرک میں سے کوئی دوا دیں۔ یہ تینوں دوائیں اپنے فعل میں عجیب وغریب اور بہت کچھ مشابہ ہیں۔

(۸) بایوکیمک میں نیٹرم میور اس مرض کی عمدہ دوا ہے۔ فرج میں ورم ہونے کی حالت میں فیرم فاس دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ لائیکو۔ سلفر۔ کولن سونیا۔ ارٹیکا یورنس۔ ٹیرنٹولا۔ نائٹرک ایسڈ۔ رسٹاکس۔ کاسٹکم اور امونیا کارب کی طرف توجہ کریں اور حسب علامت دیں۔

اشارات

ا۔ پیشاب کے لگ جانے سے خارش میں زیادتی ہو۔ مرک۔

ب۔ چلنے سے زیادتی ہو۔ نائٹرک ایسڈ۔

ج۔ حمل کے دوران ۔ امبرا۔ سیپیا۔ کلکیریا۔ مرک۔ ہیلونائس۔ کیلیڈیم۔

د۔ حیض کے قبل۔ گریفائٹس۔ سلفر۔ مرک۔

ر۔ سیلان الرحم سے ۔ سلفر۔ سیپیا۔ کریازوٹ۔ کلکیریا۔ نائٹرک ایسڈ۔ کولین سونیا۔ مرک۔

س۔ جماع کے بعد۔ نائٹرک ایسڈ۔

ص۔ شہوانی خارش ۔ اوری جنم ۔ پلاٹنا کیلیڈیم۔ کینتھرس۔

کونیم - مرک - اسبرا -

تکلیفات دوران حمل

AILMENTS DURING PREGNANCY

حمل کے ایام میں متلی، قبض، بدہضمی، دردسر، اور معدہ کی اکثر شکایات ہو جایا کرتی ہیں۔ کبھی دانت میں درد ہو جایا کرتا ہے اور کبھی سینہ کی علامات رونما ہو جاتی ہیں۔ معمولی حالت میں علاج کی چنداں ضرورت نہیں لیکن جب تکلیف زیادہ ہو تو علاج کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

پرہیز و ہدایات:۔ حاملہ مستورات کو حفظانِ صحت کے اصولوں پر کاربند رہنا چاہیے۔ قابض، گرم اور نفاخ اشیاء سے پرہیز کریں۔ زودہضم ہلکی اور لطیف اشیاء کے استعمال کو جائز رکھیں۔ دوران حمل میں کودنا پھاندنا، وزنی بوجھ اُٹھانا، زیادہ دماغی کام کرنا ممنوع ہے۔

علاج:۔ (۱) متلی اور قے کے لیے سب سے پہلے اپیکاک دیں۔ بشرطیکہ اُوبکائی اُس وقت آتی ہو جب معدہ بالکل خالی ہو۔

(۲) اگر کھانے کے بعد اوبکائی اور متلی ہوتی ہو۔ مریضہ منکسر المزاج اور ٹھنڈی کھُلی ہوا کی دلدادہ ہو تو پلساٹیلا دوا ہے۔ بھوک کا نہ لگنا اور ڈکاروں کا آنا بھی اس کے حلقہ اثر میں آتا ہے۔

(۳) کھانے کی بو سے حاملہ کو نفرت ہو جس کی وجہ سے متلی اور قے

ہو جائے تو سمفوریکارپس نمبر ۲۰۰ کی صرف ایک خوراک کافی ہوا کرتی ہے لیکن بعض ڈاکٹروں نے اس کی ×۱ طاقت کو حمل کی متلی اور قے میں بے حد مجرب بتایا ہے۔

(۴) قبض اور صبح کی متلی کے لیے نکس وامیکا اور اناکارڈیم میں سے کوئی دوا دینا چاہیے۔ بشرطیکہ صرف کھاتے وقت تو تکلیف رفع ہو جاتی ہو مگر اس کے بعد پھر تکلیف جوں کی توں عود کر آتی ہو۔

(۵) اگر جنین کی حرکت بہت زیادہ ہوتی ہو تو اوپیم نمبر ۲۰۰ کی صرف ایک خوراک کافی ہوا کرتی ہے۔

(۶) دوران حمل میں متلی کے لیے سلفر۔ سیپیا اور اپیکاک چوٹی پر کی دوائیں ہیں۔ حسب علامت دیں۔

(۷) حاملہ کے دانت میں درد کا ہو جانا (نیز دیکھو درد دانت) سیپیا سب سے عمدہ دوا ہے اس کے بعد کیموملا۔ پلساٹیلا اور کلکیریا کارب کی طرف توجہ کریں۔

(۸) ٹانگوں میں اینٹھن کے لیے کالوسنتھ ہیوسمس۔ کلکیریا کارب۔ کیموملا۔ نکس وامیکا۔ آرنیکا اور وریٹرم۔

(۹) دوران حمل قبض کے لیے برائی اونیا اور سیپیا دونوں عمدہ دوائیں ہیں۔ اگر یہ دوائیں فیل ہو جائیں تو پھر لائیکو، ایلومنا اور سلفر میں سے کوئی دوا حسب علامت دیں۔

(۱۰) حمل کے ایام میں پیشاب رک جانے میں پلساٹیلا، اکونائٹ

یا نکس وامیکا دیں۔

(۱۱) اگر حاملہ کو از خود پیشاب ہو جاتا ہو تو پہلے پلساٹیلا اور سیپیا دیں اس کے بعد کاسٹکم اور نیٹرم میور۔

(۱۲) اگر حاملہ کو تھوک بکثرت آتا ہو تو نیٹرم میور مفید ہے۔

(۱۳) حاملہ مستورات کے دستوں کے لیے کیموملا یا پلساٹیلا دیں۔ (نیز دیکھو دست)۔

(۱۴) بایو کیمک میں کھٹی، غیر منہضم یا جھاگ دار پانی کی قے میں نیٹرم میور اور کالی میور دیں — تمام اعضا میں تھکاوٹ۔ کلکیریا فاس— بطور ٹانک کالی فاس دیں — صبح کی متلی یا غیر منہضم غذا کی قے فیرم فاس۔

نوٹ:۔ حاملہ مستورات کو اپنی نیچی طاقت میں یا نوزوڈ وغیرہ (بیماریوں کے زہر سے تیار کردہ دوا) کے دینے سے احتراز کریں کیونکہ بعض وقت ایسی ادویہ سے اسقاط کا خدشہ ہو جاتا ہے۔ نیٹرم میور کی اونچی طاقتیں بھی بعض وقت نقصان پہونچاتی ہیں۔

حفظ ماتقدم حاملہ مستورات کو بایو کیمک ادویہ کی دو خوراک روزانہ حسب ذیل طریقہ سے دینا بہت مفید ہے۔ ایک روز صبح کے وقت کلکیریا فلور کی ایک خوراک اور شام کو کلکیریا فاس کی ایک خوراک دیں پھر دوسرے دن صبح کے وقت کالی فاس اور شام کے وقت مگنیشیا فاس دیں اور اسی صورت سے پورے نو مہینے تک یہ ادویہ استعمال کراتے رہیں تو دوران حمل میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوا کرتی۔ اور بچہ بھی نہایت تندرست اور توانا پیدا ہوتا ہے۔ یہ نسخہ نہایت مجرب اور

مستند ہے۔ امریکہ کے بعض ڈاکٹروں نے ان ادویہ کو PREGNANCY COURSE کے نام سے تحریر کیا ہے۔

وضع حمل

LABOUR

جس وقت دردزہ شروع ہوں تو مریضہ کو قدرت کے فعل پر چھوڑ دینا چاہیے۔ دردزہ شروع ہونے کے دو گھنٹہ سے لے کر آٹھ گھنٹہ تک ولادت کا انتظار کرنا چاہیے۔ بعض وقت دردزہ کاذب (جھوٹے دردزہ) کو سچا دردزہ سمجھ کر نا تجربہ کار دائیاں بچہ جنانے کی فکر کرنے لگتی ہیں اور اس کے لیے طرح طرح کی عملی کارروائیاں کرنے لگتی ہیں جو زچہ اور بچہ دونوں کیلئے تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ اسی طرح اکثر دیکھا گیا ہے کہ نادان دائیاں درد شروع ہوتے ہی زچہ کو بیٹھنے اور کانکھنے کی تاکید کرتی ہیں جو سخت غلطی ہے۔ ایسا کرنے سے زچہ آئندہ زور لگانے کے قابل نہیں رہتی اور رحم کی تھیلی قبل از وقت پھٹ کر ولادت میں تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ بسا اوقات صرف تھوڑی دیر تک دردزہ ہونے کے بعد لوگ زچہ کو کھانے کی ادویہ دینا شروع کر دیتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیے بلکہ اگر ولادت میں غیر معمولی دیر ہو رہی ہو یا کچھ پیچیدگیاں پیدا ہو رہی ہوں تو علاج کی طرف ضرور توجہ کرنا چاہیے۔

وضع حمل کے بعد زچہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں۔ کمرہ نہایت

صاف اور ستھرا ہونا چاہیے زچہ اور بچّہ کی صفائی بہت ضروری ہے۔ زچہ کو سردی سے بچانا چاہیے۔ اور ولادت کے بعد کم از کم ایک ہفتہ تک زچہ کو بستر سے نہ اُٹھنا چاہیے ورنہ رحم سے جریان خون شروع ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ پہلے ہفتہ میں زچہ کے بدن کو آبِ گرم میں تولیا بھگو کر اس سے صاف کر دینا چاہیے اس کے بعد قریب دو ہفتہ تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہوا کرتا ہے۔ سرد پانی سے زچہ کو ہرگز نہیں نہلانا چاہیے۔ بچّہ پیدا ہونے کے چھ سات گھنٹے کے بعد تک اگر زچہ کو پیشاب نہ ہو تو پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کرنا چاہیے۔ زچہ کو غذا نہایت ہلکی اور لطیف دیں۔ دودھ، سابودانہ یا کھچڑی (تین حصّہ دال مونگ اور ایک حصّہ چاول) دیں۔ ٹھنڈی اشیاء کھانے کو نہ دیں۔ نیز نفاخ اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

دردِ زہ

(۱) دردزہ کاذب یعنی جھوٹا دردزہ جو عموماً ولادت کے ایک ہفتہ قبل ہوا کرتا ہے۔ اس کے لیے کالو فائلم بڑی عمدہ دوا ہے۔ علاوہ ازیں ناکافی دردزہ جو نیچے نہ آتے ہوں اور بچّہ باہر نہ آتا ہو تو یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔

(۲) دردزہ سے قبل اگر کالو فائلم یا سمی سی فوگا کا استعمال کرا دیا جائے تو عموماً ولادت میں بہت آسانی ہو جایا کرتی ہے۔

(۳) اگر درد ناقابلِ برداشت ہوں جن سے مریضہ اپنی زندگی سے مایوس ہو جائے یا وضع حمل کے درد رُک جائیں اور مریضہ بکواس کرے تو کافیا دوا ہے۔

(4) ولادت کے دوران میں اگر درد رک جائیں تو پلساٹیلا اور سیکیل نہایت مفید ہیں یا اگر رحم کا منہ کشادہ ہونے میں سستی پائی جائے جس کے باعث ولادت میں دیر ہو رہی ہو اور ناقابلِ برداشت درد ہو رہے ہوں تو یہ دونوں دوائیں حیرت انگیز کام کرتی ہیں۔ اکثر اوقات پلساٹیلا کی اونچی طاقتیں ایسی حالت میں جلد از جلد دوہرانے سے بچہ جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

(5) تشنجی درد جو یکایک آئیں اور غائب ہو جائیں، درد نہایت شدید ہوں تو بیلاڈونا دوا ہے لیکن اگر بہت ہی شدید اور بہت تیز ہوتے ہوتے ہوں تو کافیا یا کیموملا دینا چاہیئے۔ اگر تشنجی دوروں کے ساتھ ساتھ مریضہ کو بار بار پاخانہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہو تو نکس وامیکا دیں۔ اگر درد زہ بے قاعدہ ہو رہے ہوں تو یہ دوا اور بھی بالکل ہو جاتی ہے۔

(6) جب درد زہ یک دم سے بند ہو جائے اور خون کا غلبہ سر کی طرف ہو اور بستر گرم معلوم ہو تو اوپیم دینا چاہیے۔

(7) اگر پیٹ میں بچہ مر گیا ہے تو اس کو نکالنے کے لیے پلساٹیلا یا سیکیل مجرب ادویہ ہیں۔

(8) بایو کیمک میں کالی فاس اور مگنیشیا فاس بوقت درد زہ دینے سے ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ ولادت کے ایک یا دو ماہ قبل کالی فاس کا استعمال کرنے سے زچہ اور بچہ دونوں کو تقویت پہونچتی ہے۔ اور ولادت میں آسانی ہوتی ہے۔

آنول کا نہ گرنا

وضع حمل کے پندرہ بیس منٹ بعد عموماً آنول گر جایا کرتی ہے لیکن نصف گھنٹہ تک اگر خارج نہ ہو تو دایہ کو چاہیے کہ زچہ کے پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھ کر نیچے کو دبائے تاکہ آنول رحم سے بچھڑ کر باہر نکل جائے ذیل کی ادویہ آنول کو گرانے میں مجرب ہیں۔

(۱) اگر آنول رک گئی ہو تو پلساٹیلا کی چند خوراکیں کافی ہوا کرتی ہیں دس دس منٹ کے بعد دُہرانا چاہیے۔ اگر پلساٹیلا ناکام رہے تو کالوفائلم کی دو خوراکیں دس دس منٹ کے وقفہ سے دے کر نتیجہ کا انتظار کریں۔ اگر اس سے بھی کام نہ چلے تو سیکیل دیں۔ آنول رک جانے کی حالت میں میں عموماً سیکیل دیا کرتا ہوں مجھے ہمیشہ کامیابی ہوئی۔

(۲) بایوکیمک میں کالی فاس آنول کو خارج کرنے کی عمدہ دوا ہے۔

(۳) آنول رک جانے میں حسب موقع سبائنا۔ پلاٹنا۔ سیپیا اور بیلاڈونا کا بھی استعمال کرنا چاہیے۔

درد مابعد

(۱) بچہ پیدا ہونے کے بعد جو درد ہوا کرتے ہیں۔ ان کے لیے عموماً آرنیکا نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک کافی ہوا کرتی ہے۔ شاذ و نادر دوسری دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔ آرنیکا دینے سے رحم سکڑنے لگتا ہے اور اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ آرنیکا فیل ہونے پر پلساٹیلا دیں۔

(۲) اگر درد مابعد قطعی نہ ہوتے ہوں (کم و بیش درد کا ہونا ضروری ہے) اور رحم سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہ آتا ہو تو پلساٹیلا یا سیکیل دیں لیکن اگر یہ دوائیں ولادت کے وقت استعمال کرائی جا چکی ہیں تو اوپیم دیں۔

(۳) اگر ولادت کے بعد درد نہایت شدید اور ناقابلِ برداشت ہوں تو کالوفائلم۔ کیمو ملا۔ سمی سی فوگا اور زنتھاکسائلم میں سے کوئی دوا دیں۔

(۴) بایوکیمک میں فیرم فاس ولادت کے مابعد دردوں کے لیے اکسیر ہے۔

نفاس

وضع حمل کے بعد جو خون آیا کرتا ہے اُسے نفاس کہتے ہیں۔ نفاس پہلے دن تو بہت سرخ ہوتا ہے لیکن دوسرے دن سے حیض کی مانند ہوجاتا ہے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد زردی مائل ہوجاتا ہے اور اس کے بعد سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے بعض حالات میں نفاس مقدار میں بہت ہو جاتا ہے بعض وقت رحم میں خون کے منجمد ٹکڑے پھنس جانے سے نفاس رک جاتا ہے جس کے سبب سے پرسوت کا بخار ہوجایا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں پیڑو۔ اور اندام نہانی کی سینک کریں اور حسب ذیل دوائیں دیں۔

(۱) اگر نفاس ناکافی ہو یا بالکل رک گیا ہو تو پلسا ٹیلا بہت مفید اور چوٹی پر کی دوا ہے۔

(۲) نفاس رک جانے میں سیکیل۔ اکونائٹ اور برائی اونیا بھی بہت مفید ادویہ ہیں حسب علامت استعمال کرائیں۔

(۳) اگر نفاس مقدار میں زیادہ آتا ہو تو پلاٹنا۔ چائنا۔ اپیکاک اور سبائنا دیں۔

(۴) اگر نفاس میں مواد بھی شامل ہو تو مرک۔ سیپیا۔ چائنا اور کلکیریا کارب بہترین دوائیں ہیں۔

نوٹ:۔ اگر زچہ بہت کمزور ہوگئی ہو تو چائنا نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک دیدینے سے زچہ میں نمایاں طور پر تبدیلی ہو جاتی ہے۔ بعض حالات میں کالی کارب سے بھی یہی نفع پہونچتا ہے۔

دودھ کا بخار

بچہ پیدا ہونے کے عموماً دوسرے یا تیسرے روز دودھ اُترنے سے زچہ کو بخار آجاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔ جب چھاتیوں سے دودھ نکل جاتا ہے تو یہ بخار خود بخود رفع ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن اگر پستان میں تناؤ زیادہ ہو، یا کسی وجہ سے بچہ نہ پی سکے اور تکلیف زیادہ ہوتی جائے تو بذریعہ بوتل یا دودھ کھینچنے کے آلے سے (بریسٹ پمپ) دودھ کو خارج کرویں۔ اور ذیل کی ادویہ کام میں لائیں۔

(۱) دودھ کے بخار کے لیے سب سے عمدہ دوا بیلاڈونا ہے۔ بخار، پستانوں میں سرخی اور تپکن کا ہونا اور ٹھہر ٹھہر کر ٹیس کا اٹھنا اس دوا کی مخصوص علامتیں ہیں۔

(۲) اگر کسی وجہ سے بیلاڈونا فیل ہو جائے تو برائی اونیا کی چند خوراکیں جلد جلد دوہرانے سے چھاتیوں کا تناؤ بھی کم ہو جاتا ہے اور بخار دُور ہو جاتا ہے۔

(۳) شدید بخار کی حالت میں جبکہ مریضہ کو موت کا خوف ہو تو اکونائٹ دیں۔

(۴) بائیو کیمک میں فیرم فاس بہت عمدہ دوا ہے۔

پستان کی تکلیفات

بعض وقت سینہ میں دودھ جم جاتا ہے یا چوٹ لگ جانے سے ورمی کیفیت ہو جاتی ہے

جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے ۔ یہاں تک کہ بعض اوقات سینہ پک جاتا ہے اور ان میں نشتر دینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے ۔ کبھی سر پستان کو صاف نہ رکھنے اور دودھ پلانے سے ان میں شگاف ہو جاتے ہیں اور ان میں دُکھن ہوتی ہے ۔ کبھی ان میں ذکی الحسی حد درجہ بڑھ جاتی ہے ۔

نوٹ:۔ بائیں سینہ میں ورم کے باعث اگر پھوڑا بن جائے تو وہ قلب کے پاس ہونے کی وجہ سے تشویشناک ہوا کرتا ہے اور بعض حالات میں مہلک ثابت ہوتا ہے ۔

ابتدا میں اگر چھاتیوں میں دودھ جمع ہو کر تناؤ پیدا کر دے اور جس سے ورمی کیفیت پیدا ہونے والی ہو تو بریسٹ پمپ یعنی آلہ سے دودھ خارج کر دیں یا نیم گرم پانی میں نمک ڈال کر ماؤفہ پستان پر دھاریں ۔ سر پستان میں زخم یا خراش وغیرہ ہو جانے کی حالت میں پہلے اس کو دو ایک بار روزانہ پانی سے دھوئیں ، مواد پڑ جانے کی حالت میں بچہ کو اپنا دودھ ہرگز نہ پلائیں ۔ بلکہ فائیٹولاکا مدر ٹنکچر گلیسرین میں ملا کر مقام ماؤفہ پر دن میں تین چار بار لگائیں ۔ اور ذیل کی ادویہ حسب علامت کھانے کو دیں ۔

علاج :۔ (۱) چوٹ لگ جانے سے سینہ میں درد ہو یا سر پستان چھل گئے ہوں تو آرنیکا مفید ہے ۔

(۲) اگر دودھ جم گیا ہو یا کسی وجہ سے پستان میں ورم اور درد ہو تو بیلاڈونا دیں ۔ اگر بیلاڈونا کام نہ کرے تو برائی اونیا دیں ۔

(۳) اگر دودھ گاڑھا ہو گیا ہو یا جم گیا ہو ، سر پستان میں شگاف

ہوگیا ہو یا اُن میں چھوٹے چھوٹے زخم ہو گئے ہوں تو فائیٹولا کا اکسیر ہے۔
اسی کو خارجی طور پر بھی لگائیں۔

(۴) اگر پستان بہت سخت ہو گئے ہوں تو کار یو انیملس، کونیم اور
فائیٹولا کا عمدہ دوائیں ہیں۔

(۵) اگر پستان پکنے کی طرف مائل ہو، درد شدید ہو تو کلکیریا کارب
دیں۔ لیکن پستان پھوڑے کی شکل اختیار کر چکا ہو تو ہیپر سلفر دیں تاکہ یا تو
پھوڑا تحلیل ہو جائے یا پک کر صاف ہو جائے۔

(۶) اگر زہر باد کی سی کیفیت ہو گئی ہو اور ڈنک لگنے کا سا درد ہوتا ہو
بخار تیز ہو تو ایپس دوا ہے۔

(۷) پستان میں اگر ناسور ہو گیا ہو یا پستان کے اندر سخت گومڑ اور
گلٹیاں پائی جائیں تو سلیشیا دیں۔

(۸) پستان میں ناسور یا بد گوشت ہو گیا ہو تو سارساپریلا مفید ہے۔

(۹) اگر دودھ بالکل خشک ہو گیا ہو یا دودھ کم ہو گیا ہو تو اگنس۔
سیکیل اور فائیٹولا کا اہم ترین دوائیں ہیں۔

(۱۰) اگر دودھ سوکھانا منظور ہو تو لیک کنیم دیں۔

زچہ خانہ کا بخار

(پروسوت کا بخار)

PUERPERAL FEVER

اسباب:- یہ ایک متعدی بخار ہے جو زچہ کے خون میں مادہ تعفن کے سرایت کر جانے سے ہوتا ہے۔ ولادت کے بعد آنول یا نفاس کا اچھی طرح سے اخراج نہ ہونا، رحم میں خون کے لوتھڑوں کا رہ کر متعفن ہو جانا، زچہ و زچہ خانہ کی گندگی، دایہ کے ہاتھ و اوزار کا گندہ ہونا۔ اور زہر باد وغیرہ کی سمیت وغیرہ۔

نوٹ:- چھاتیوں میں دودھ اُترنے کی حالت میں بھی بخار آجایا کرتا ہے۔ جو دو ایک روز میں خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بخار ٹھہر جائے اور دیگر علامات رونما ہونے لگیں تو سمی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات:- زچہ کو لرزے سے بخار چڑھ آتا ہے۔ رحم کے مقام پر درد ہوتا ہے، بے چینی اور کمزوری حد درجہ ہو جاتی ہے، تمام جسم زرد پڑ جاتا ہے کبھی متلی اور دست و قے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ نفاس رک جاتا ہے۔ جب بخار زیادہ تیز ہوتا ہے تو اکثر ہذیانی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے مریضہ کی حالت تشویشناک ہو جایا کرتی ہے۔ دستوں کا آنا بھی اس مرض میں بہتر نہیں ہوا کرتا۔ جب اس بخار کے ہمراہ نمونیہ یا دیگر سینہ کے امراض پیدا ہو جائیں یا گردے بھی ماؤف ہو جائیں تو یہ حالت بھی خطرناک سمجھنا چاہیے۔

پرہیز و ہدایات:۔ زچہ و بچہ کی صفائی سب سے مقدم چیز ہے۔ اگر نفاس رک جانے سے بخار آگیا ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کریں۔ کسی ہوشیار دایہ سے رحم کو دن میں دو بار بذریعہ ڈوش دھلوائیں اور مقام رحم پر سینک کریں۔ غذا نہایت ہلکی، رقیق اور زود ہضم دیں۔ یخنی، شوربہ، دودھ اور سابودانہ وغیرہ عمدہ غذائیں ہیں۔ کھٹائی، مٹھائی یا ثقیل و بادی چیزیں ہرگز نہیں دینا چاہیے۔

علاج:۔ (۱) عفونتی زچگی کا بخار جس میں نبض کی رفتار بہت تیز ہو، بخار کی شدت اور بے چینی پائی جائے تو پائیروجنم دینا چاہیے۔ عموماً صرف پائیروجنم دوا مرض پر حاوی ہو جایا کرتی ہے۔ اگر یہ دوا کسی وجہ سے فیل ہو جائے تو سٹر پٹوکسین دیں۔

(۲) اگر نفاس رک جانے سے بخار ہو، مریضہ کے تمام جسم اور پیٹ میں آگ کی سی جلن کا احساس ہو، منہ میں خشکی اور پیاس زائد ہو، اندرونی طور پر بخار ہو لیکن تمام جسم ٹھنڈا ہو جس پر چپچپا پسینہ پایا جائے، کمزوری زائد ہو۔ مزاج میں چڑچڑا پن ہو گیا ہو تو سیکیل کار دوا ہے۔

(۳) اگر بخار بہت تیز ہو، چہرہ میں تمتماہٹ پائی جائے اور سرسامی کیفیت شروع ہو گئی ہو تو بیلاڈونا نمبر ۶ کی چند خوراکیں جلد جلد دہرائیں۔

(۴) عفونتی اور سمی بخار جس میں چہرہ تمتمایا ہوا ہو، جسم اور ناک و منہ سے تعفن آتی ہو۔ شکم ذکی الحس ہو اور متعفن قسم کی آلائش نکل رہی ہو غرضکہ اگر سمی کیفیت پیدا ہونی شروع ہو جائے تو ایکی نیشیا بہت مفید ہے۔ داخلی

اور خارجی ہر دو طریقوں سے استعمال کریں۔

(۵) بخار، شکم میں اپھار، رحم اور شرمگاہ میں حد درجہ ذکی الحسی۔ بحالت بخار یا تو زبردست بے ہوشی ہو یا ہذیان۔ مریضہ کی زبان باہر نکلی ہوئی ہو یا سانپ کی زبان کی مانند ہلتی معلوم ہوتی ہو تو لیکیسس دیں۔ اگر حلق میں زخم پیدا ہو جائیں جن کا رنگ نیلگوں ہو تو لیکیسس اور بھی یقینی دوا بن جاتی ہے۔

(۶) اگر زچہ کو دست آنے لگیں جو پچکاری کی مانند چلیں تو پاڈوفائلم دیں —— پیچش میں بیلا ڈونا۔

(۷) بایوکیمک میں کالی میور سب سے بڑی دوا ہے۔ اس کو ابتدائی حالت میں فیرم فاس کے ساتھ دیں۔ ہذیان اور دیگر فاسدانہ علامت میں کالی فاس کے ساتھ باری باری دیں۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ آرسنک، پلساٹیلا، برائی اونیا، رسٹاکس، میوریٹک ایسڈ، ویریٹرم ورائڈ، آئیوڈیم، سورینم، اور ہیوسمس وغیرہ کی طرف توجہ کریں۔

رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا

UTERINE DISPLACEMENT

اسباب:- وضع حمل یا اسقاط کے بعد بے احتیاطی کرنے سے رحم کا اپنی اصلی وضع پر نہ آنا، ورم اندام نہانی، رحم پر چوٹ لگنا، اونچا نیچا

پاؤں پڑ جانا ، اُچھلنا کودنا ، عام کمزوری - ورم رحم - رحم میں خون کا جمع ہو جانا
رحم میں رسولی وغیرہ کا ہونا - رحم اور اس کے ملحقات کا ڈھیلا پڑ جانا -

علامات :- پیڑو اور کمر میں گرانی اور درد کی شکایت رہتی ہے۔ نقل و حرکت سے تکلیف بڑھ جاتی ہے - پیشاب بار بار ہوتا ہے یا رُک رُک کر تکلیف کے ساتھ آتا ہے ، خون حیض میں کمی ہو جاتی ہے یا درد کے ساتھ حیض ہو جاتا ہے اور بعض وقت نیچے کی طرف اُتر کر اندام نہانی کے اندر ہی رہتا ہے لیکن کبھی باہر بھی نکل آتا ہے -

پرہیز و ہدایات :- رحم کو انگلی یا سلائی سے اپنی اصلی وضع پر لانے کے لیے کسی ہوشیار دائی کی ضرورت ہوا کرتی ہے - مریضہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں - چلنا پھرنا اور کام کاج کرنا مضر ہوا کرتا ہے - قبض کسی حالت میں نہیں رہنا چاہیے - غذا ہلکی اور زود ہضم مثلاً دودھ ، شوربہ چپاتی ، کھچڑی اور سابودانہ وغیرہ دینا چاہیے - اور اصل سبب مرض کو رفع کرنے کی کوشش کرنا چاہیے -

علاج :- (۱) رحم کے اندر اجتماع خون یا ورم ہو ، رحم اپنی جگہ سے گر گیا ہو شکم اور پیٹھ پر بھاری پن ہو ، مبرز پر قابو نہ رہے ، مریضہ کو دست آتے ہوں اور ہر وقت دست کا احساس ہوتا ہو ، ریاح کے ساتھ پاخانہ نکل جاتا ہو تو ایلو دینا چاہیے -

(۲) رحم کے مقام میں بوجھ اور بے چینی ، کمر اور پیڑو اور کولھے میں درد ہو ایسا معلوم ہو کہ رحم شرمگاہ سے باہر نکل پڑے گا تو سیپیا - لیلیم ٹگ -

بیلاڈونا۔ نکس وامیکا اور پلاٹینا بہترین دوائیں ہیں۔ کولہے اور پیڑو میں ٹھہر ٹھہر کر درد اور سر میں تپکن کی حالت میں بیلاڈونا۔ پاخانہ پیشاب کی بار بار حاجت اور بوجھ اٹھانے کی وجہ سے خروج رحم میں نکس وامیکا۔ کھانے سے نفرت، تنفس میں تکلیف رحم اپنی جگہ سے گر جائے سیپیا دیں۔

(۳) رحم اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ اور رحم کی تکلیف میں مریضہ خودکشی کے ارادے کرے یا اپنی قسمت کے متعلق اس کو تاریک پہلو نظر آتا ہو جس کی وجہ سے وہ حد درجہ غمگین اور مایوس ہو۔ پیشاب میں تکلیف اور قبض بھی پایا جائے تو اورم مٹ بہت مفید ہے۔

(۴) علاوہ ازیں اگنیشیا، ہیلونائس۔ کالوفائلم۔ سمی سی فوگا۔ ٹیرنٹولا۔ ہائڈراسٹس۔ لیکیسس۔ کریازوٹ۔ رسٹاکس۔ نبزوک ایسڈ۔ اور لیک کنینم وغیرہ بہت مفید ادویہ ہیں۔ حسب علامت دینا چاہیے۔

ورم رحم

METRITIS

اسباب:۔ وضع حمل کے بعد جلد مباشرت کرنا۔ رحم پر چوٹ لگنا۔ بحالت حیض سردی کھا جانا۔ احتباس حیض۔ رحم کے اندر خارجی تیز دوائیں لگانا۔ کثرت جماع۔ عسر ولادت۔ ورم اندام نہانی۔ وضع حمل کے وقت بے احتیاطی برتنا۔ اسقاط حمل اور مرض سوزاک وغیرہ۔

علامات :۔ اس بیماری میں رحم کے مقام پر درد اور تپکن کی شکایت ہوتی ہے۔ پیڑو میں بوجھ اور چبھن معلوم ہوتی ہے جس کی ٹیسیں کمر اور رانوں تک جاتی ہے۔ اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے رحم متورم اور دردناک محسوس ہوتا ہے۔ لعاب دار یا خون آمیز رطوبت آتی رہتی ہے۔ بعض حالات میں بخار اور متلی وغیرہ کی بھی شکایت ہو جاتی ہے۔

پرہیز و ہدایات :۔ مریضہ کو آرام سے بستر پر لٹائے رکھیں نقل و حرکت نہ کرنے دیں۔ مباشرت سے سخت پرہیز کریں۔ بذریعہ انیما سرنج شرمگاہ میں گرم پانی کی دھار پہونچائیں اور باہر پیڑو پر سینک کریں۔ غذا میں دودھ کھچڑی، مونگ کی دال کا پانی، آش جو اور دیگر لطیف اور زود ہضم اشیاء دیں۔

نوٹ :۔ جب یہ مرض خفیف ہوتا ہے تو عموماً صحت ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر ورم میں مواد پڑ جائے یا مریضہ بے ہوش ہو جائے یا ہذیانی کیفیت ہو جائے تو نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے۔

علاج :۔ اگر بے چینی زیادہ ہو۔ پیاس اور موت کا خوف پایا جائے۔ بخار تیز ہو اور سردی کھا جانے سے ورم کی شکایت ہو گئی ہو تو اکونائٹ ابتدا میں بہت عمدہ کام کرتا ہے۔ ڈر، غصہ یا سردی سے حیض کے رک جانے کے بعد اگر ورم ہو جائے تو یہ مفید ہے۔ موٹی مستورات میں اس دوا کا اثر نمایاں ہو جاتا ہے۔

(۲) اگر اکونائٹ فیل ہو جائے اور مریضہ کو تکلیف زائد ہو اور

سر میں ورمی کیفیت پیدا ہو رہی ہو۔ اعضاء میں اینٹھن اور تشنج ہوتا ہو تو وریٹرم ورائڈ دینا چاہیے۔

(۳) اگر مریضہ کا چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا ہو۔ نفاس رک گیا ہو۔ سرسامی کیفیت پیدا ہو جایا کرتی ہو۔ پیڑو میں درد یکایک ہوتا ہو اور غائب ہو جاتا ہو۔ رحم کے منہ پر سختی ہو تو بیلاڈونا دوا ہے۔

(۴) منکسر المزاج اور نازک عورتیں جن کو حیض یا نفاس رک جائے، رحم میں درد ہو۔ منہ کا ذائقہ خراب ہو اور معدہ میں ابتری پائی جائے تو پلساٹیلا مفید ہے۔

(۵) رحم میں درد اور پیڑو کے تمام اعضاء میں نیچے دبنے کا احساس، رحم کے مقام میں جکڑن سی ہو۔ سیلان رحم کی شکایت ہو۔ رحم کی گردن میں سوئیوں کی سی چبھن ہو تو سیپیا دینا چاہیے۔

(۶) رحم میں ورم جس میں یہ احساس ہو کہ پیڑو کے تمام اعضاء شرمگاہ کے راستہ باہر نکل جائیں گے یعنی آلات تناسل نیچے کو دبتے ہوئے معلوم ہوں۔ تو بیلاڈونا۔ لیلیم ٹگ۔ نیٹرم میور۔ پلاٹینا۔ اور سیپیا میں سے کوئی دوا حسب علامت دیں۔

(۷) رحم میں ورم اور جلن دار درد۔ حیض بے قاعدہ اور درد سے ہوں۔ پاخانہ، پیشاب کی بار بار حاجت ہو تو نکس وامیکا دوا ہے۔

(۸) بائیوکیمک میں ابتدا میں جبکہ بخار وغیرہ ہو تو فیرم فاس دیں۔ ورم کے دوسرے درجہ میں کالی میور دوا ہے۔ اگر رحم میں پتھر کی سی سختی پائی جائے

تو کلکیریا فلور دیں - اگر حیض نہایت درد سے ہوتے ہوں تو مگنیشیا فاس کے ساتھ ملاکر باری باری کسی دوسری دوا کے ساتھ دیں -

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ مرک - رسٹاکس - ہیوسمس - آرسنک - جلسیمیم اور لائیکوپوڈیم وغیرہ بہت مفید ہیں - حسب علامت دینا چاہیے -

---

لیکوریا - سیلان الرحم

LEUCORRHOEA

اسباب :- مزمن قبض - ورم رحم - رحمی کمزوری - کمی خون - کثرت جماع - رحم کا ٹل جانا - کم سنی میں حمل قرار پانا - حیض کا بند ہوجانا اور مرض سوزاک - آتشک - سل یا گٹھیا بائی وغیرہ -

علامات :- اندام نہانی سے دودھ جیسی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے - بعض حالات میں سفید سفید چھیچھڑے سے خارج ہوتے ہیں - ہاتھوں پیروں میں جلن رہتی ہے - بھوک غائب ہوجاتی ہے - طبیعت سست اور کسلمند رہتی ہے - کمر میں درد رہا کرتا ہے - سر میں بھی بھاری پن یا درد ہوتا ہے - پنڈلیوں میں اینٹھن سی ہوا کرتی ہے - مریضہ بہت کمزور ہوجاتی ہے اور بقول شخصے عورت کے بدن میں گھن لگ جاتا ہے - بعض حالات میں پیشاب کی بار بار حاجت ہوتی ہے - ماہواری ایام درد سے آتے ہیں - کبھی سیلان اس کثرت سے ہوتا ہے کہ ایڑی تک بہہ کر آجاتا ہے - مریضہ انتہائی کمزور

زرد اور لاغر ہوجاتی ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آجاتا ہے۔ کبھی رطوبت سوزشی بھی ہوا کرتی ہے جس سے اندام نہانی میں خارش ہوجاتی ہے۔ بعض عورتوں میں سیلان رحم کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔

پرہیز و ہدایات:۔ قبض کا رفع کرنا معالج کا پہلا کام ہے کیونکہ قبض کی حالت میں اس مرض میں اور بھی تیزی ہوجایا کرتی ہے۔ قبض کو شافہ وغیرہ سے بھی دور کیا جاسکتا ہے۔ غذا نہایت ہلکی اور ملائم دیں۔ مونگ کی کھچڑی، دودھ، سابودانہ، شوربہ وغیرہ کھانے کو دیں۔ نیز مقوی تازہ پھل مریضہ کو کھلائیں اور صحت عامہ کو درستی پر لائیں۔ کھٹائی، مرچ، تیل، بادی اور نفاخ اشیاء سے گریز رکھیں۔ جماع سے حتی الوسع پرہیز کریں۔

اندام نہانی کو پاک و صاف رکھنا ضروری ہے ورنہ رطوبت کی خراش سے درد اور زخم کے ہوجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ گرم پانی میں پھٹکری ڈال کر اندام نہانی کو دن میں دو تین بار دھوئیں یا محض گرم پانی سے اندام نہانی کو صاف رکھیں۔

علاج:۔ (۱) اگر رطوبت سفید یا زردی مائل ہو، حیض دیر کو ہوتا ہو یا قلیل مقدار میں رطوبت گاڑھی یا پتلی سوزشی اور جلن دار ہو تو پلسا ٹیلا بہت مفید ہے اور اس مرض کی نہایت عمدہ دوا ہے جو اکثر و بیشتر حالات میں بالمثل ہوا کرتی ہے۔

(۲) اگر پلسا ٹیلا سے فائدہ نہ ہو اور رطوبت سوزشی خراش پیدا

کرنے والی اور متعفن قسم کی ہو جس میں مچھلی یا مواد کی سی بد بو آئے، پیشاب میں بھی بد بو پائی جائے تو سیپیا دیں۔ پلساٹیلا کے بعد عموماً اس دوا کی ضرورت پڑا کرتی ہے۔

(۳) اگر اوپر کی دونوں دوائیں ناکام رہیں اور مریضہ اپنے ہاتھوں اور پیروں میں جلن کی شکایت کرے رطوبت جلن دار ہو تو سلفر دینا چاہیے۔ اس دوا میں رطوبت کا کوئی بھی رنگ ہو سکتا ہے۔ لیکن زرد رطوبت عموماً دیکھنے میں آتی ہے۔

(۴) اگر پرنالہ کی طرح سے رطوبت بہے، رطوبت مقدار میں زیادہ ہو جو پتلی اور سوزشی ہو۔ پیڑو کے مقام میں درد ہوتا رہتا ہو تو گریفائٹس دوا ہے۔

(۵) رطوبت مقدار میں زیادہ اور چھیلن پیدا کرنے والی اور زرد رنگ کی ہو۔ قبض۔ پاخانہ پھرنے میں بہت زور لگانا پڑتا ہو، سیلان رحم ایڑی تک بہہ کر جائے حیض کے بعد مرض میں زیادتی ہو تو الیومنا دوا ہے۔

(۶) لیکوریا جس میں چھیچھڑے خارج ہوں۔ جن میں سخت قسم کی تعفن آئے، پیٹھ اور کمر میں درد نیز کمزوری پائی جائے تو سورنیم مفید ہے۔ وہ مستورات، جو جلدی امراض میں مبتلا ہوں ان کے لیے یہ خاص دوا ہے۔

(۷) دودھ کی مانند رطوبت، حیض جلد جلد اور بکثرت، مریضہ کمزور ہو، ٹھنڈی ہوا سے نقصان پہونچتا ہو، پاؤں تر رہتے ہوں — تو کلکیریا کارب دیں۔

(۸) سیلان رحم قبل حیض، رطوبت لسدار اور بہ کثرت خارج ہو جو کپڑے کو چمڑا یعنی سخت کر دے، حیض مقدار میں کم ہو نیز تھوڑے عرصہ تک رہے تو لیکیسس دینا چاہیے - یہ دوا سن یاس کی حالت کے لیے مخصوص اور مجرب ہے -

(۹) اگر بالمثل دوا کے انتخاب میں دقت ہو تو الٹرس فاری نوسا مدر ٹنکچر یا اشوکا مدر ٹنکچر فی خوراک پانچ سے دس قطرہ دن میں تین بار دینا بہت مفید ہے -

(۱۰) سیلان رحم گاڑھا جس کے ساتھ کمر کے درد میں یہ احساس ہو کہ کمر کے ٹوٹ کر دو حصے ہو جائیں گے تو اوا ئسٹا × ۳ مجرب ہے - اگر اس کے ہمراہ صبح کو آنولہ کا مربہ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں تو اور بھی مفید ہے -

(۱۱) بایو کیمک میں اگر رطوبت البیومن یعنی انڈے کی سفیدی کی مانند ہو تو کلکیر یا فاس بہت مفید ہے - پانی کی سی پتلی رطوبت جو چھیلن پیدا کرنے والی ہو یا جس کے ساتھ دود سر یا شرمگاہ میں خارش پائی جائے تو نیٹرم میور دیں - اگر مریضہ میں کمزوری اور اعصابیت پائی جائے تو کالی فاس و نیٹرم میور باری باری دیں -

(۱۲) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ مرک - ابرا - سیکیل - کیوبے با - چائنا - امونیا میور - ایسکولس - کوکولس - بودسٹا - کاربو انیمس - لیلیم ٹگ - کریازوٹ - نکس وامیکا - اور زنکم میں سے کوئی دوا حسب علامت دیں - یہ سب دوائیں اپنے اپنے خواص میں عجیب وغریب ہیں -

اشارات

لیکوریا بالائی کا سا ۔ پلساٹیلا ۔سیکیل ۔ کلکیریا فاس ۔

پتلا پانی کا سا ۔ چائنا ۔ پلساٹیلا ۔سیکیل ۔ سیپیا ۔گریفائٹس ۔ نائٹرک ایسڈ ۔ نیٹرم میور ۔ کریازوٹ ۔سلفر ۔

پرنالے کی طرح رطوبت بہے ۔ جلسیمیم ۔سلیشیا ۔سیپیا ۔کلکیریا کارب ۔ گریفائٹس ۔ لائیکو ۔

جلن دار ۔ بورکس ۔ پلساٹیلا ۔ سلفر ۔سیپیا ۔کریازوٹ ۔کلکیریا کارب ۔

حیض کے قبل ۔ بووسٹا ۔ پلساٹیلا ۔ سیپیا ۔ فاسفورس ۔ کریازوٹ ۔ کلکیریا ۔ گریفائٹس ۔ نیٹرم میور ۔لیکیسس ۔

حیض کے بعد ۔ الیومنا ۔ بورکس ۔ بووسٹا ۔ پلساٹیلا ۔ کلکیریا کارب ۔ کلکیریا فاس ۔ لائیکو ۔

سوزاکی ۔ پلساٹیلا ۔ اورم میور ۔ نائٹرک ایسڈ ۔

دودھ کا سا ۔ سیپیا ۔ کلکیریا کارب ۔ پلساٹیلا ۔سلیشیا ۔کلکیریا فاس ۔

متعفن رطوبت ۔ اریلیا ۔ سورنیم ۔سیپیا ۔سلفر ۔ نائٹرک ایسڈ ۔نکس ۔

آلات تناسل میں شدید خارش ہو ۔ کلکیریا ۔ کونیم ۔ نیٹرم میور ۔ سلیشیا ۔ سلفر ۔ کاربو ورج ۔

حمل کے دوران ۔ پلساٹیلا ۔ سیپیا ۔ کریازوٹ ۔ کوکولس ۔ میورکس ۔

ہسٹیریا۔ اختناق الرحم

(دورہ کی بیماری)

HYSTERIA

اسباب:۔ فتور حیض، رحمی تکلیفات، مزمن قبض، ناکامی محبت، رنج وغم، تفکرات، غصہ و مایوسی، مشت زنی، کثرت محنت دماغی، داعصابی اور جذباتی مزاج۔ خواہشات نفسانی کا پیدا ہونا اور اُن کا پورا نہ ہونا، اور ریاحی امراض وغیرہ۔ یہ مرض کبھی موروثی بھی ہوتا ہے خصوصاً جن کے والدین شرابی ہوں یا آتشک اور خنازیر کا اثر رکھنے والے ہوں ان کو اس مرض میں مبتلا ہونے کا زیادہ احتمال رہتا ہے۔

علامات:۔ یہ مرض عموماً عورتوں کو ہوا کرتا ہے لیکن کبھی مرد بھی اس کے شکنجے میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ دس بارہ برس سے چالیس برس کی عمر تک کی عورتیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں معمولی ہسٹیریا میں پیٹ میں سے ایک گولا سا اُٹھ کر حلق کی طرف آتا معلوم ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے مریضہ کا دم گھٹنے لگتا ہے۔ ڈکاریں یا جمائیاں آنے لگتی ہیں۔ دل دھڑکنے لگتا ہے۔ مریضہ سخت بے چین اور اُداس سی معلوم ہوتی ہے۔ کان میں سنسناہٹ۔ آنکھوں کے سامنے چکا چوندھ اور سر میں درد ہو جاتا ہے۔ کبھی مریضہ پر سخت اضطرابی کیفیت ہو جاتی ہے اور وہ مختلف حصہ جسم میں

شدید درد کی شکایت کرتی ہے۔ یا مختلف فرضی امراض کی شکایت کرتی ہے جس کی بظاہر کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ بعض وقت خود معالج کو بجائے ہسٹیریا کے اعصابی درد یا دیگر امراض کا شبہہ ہوتا ہے۔

شدید حالات میں ہاتھوں پیروں میں تشنج ہو کر مریضہ بے ہوش ہو جاتی ہے بعض وقت مریضہ یکایک چیخ مار کر رونے لگتی ہے یا قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی ہے اور اس کو ایک گولہ پیٹ سے اُٹھ کر اوپر کی طرف آتا ہوا محسوس ہوتا ہے جوں ہی وہ گولہ حلق تک پہونچتا معلوم ہوتا ہے وہ بے ہوش ہو کر گر جاتی ہے ہاتھ اور پاؤں اکڑ جاتے ہیں۔ دانت بند ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات مریضہ عجیب و غریب حرکات کرتی ہے، ہاتھ پاؤں مارتی ہے۔ اپنے سر کے بال نوچتی ہے یا کپڑے پھاڑتی ہے اور آس پاس کے آدمیوں کو کاٹنے دوڑتی ہے۔ مریضہ کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آخر کار کھلکھلا کر ہنس دیتی ہے یا رونے لگتی ہے یا قے کر دیتی ہے جس کے بعد وہ سو جاتی ہے۔ کبھی مریضہ ابتدا ہی سے بالکل خاموش بے ہوش پڑی رہتی ہے۔ جس کے ساتھ بعض حالات میں ہذیان بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض کا دورہ عموماً دوسرے تیسرے مہینہ ہوتا ہے لیکن اس سے قبل یا اس سے بعد بھی ہوتا ہے۔ کبھی سال میں صرف ایک ہی بار اس کا حملہ ہوتا ہے کبھی مہینہ میں ایک بار یا دو تین بار، کبھی ہر ہفتہ اور کبھی دن میں کئی بار یعنی ایک دورہ کے ختم ہوتے ہی مریضہ کو دوسرے دورہ سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ دورہ کی مدت چند منٹ سے لے کر کئی گھنٹہ تک ہے لیکن بعض حالات میں دو تین دن تک مسلسل دورہ قائم رہتا ہے۔

نوٹ :- اس بیماری کو مرض باؤ گولہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں پیٹ میں سے ایک گولہ سا اُٹھ کر حلق کی طرف جاتا معلوم ہوتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو آسیب خیال کرتے ہیں اور بھوت پریت یا جن وغیرہ کی آمد سے منسوب کرتے ہیں اور باقاعدہ علاج کے بجائے مریضہ کے لیے جھاڑ پھونک اور دعا تعویذ کرایا کرتے ہیں۔

تشخیص وتفریق

ہسٹیریا اور مرگی میں تشخیص کرنا ضروری ہے۔ ہسٹیریا کی مریضہ ظاہرا بے ہوش ہوتی ہے مگر آس پاس کے آدمیوں کی آواز سنتی ہے۔ مرگی میں ایسا نہیں ہوتا۔ بے ہوشی کے عالم میں اُس کو کسی بات کی خبر نہیں ہوتی۔ (۲) ہسٹیریا میں ایک گولا سا اُٹھ کر حلق کی طرف جاتا محسوس ہوتا ہے لیکن مرگی میں ایک قسم کی سرسراہٹ جسم کے بعض حصص میں شروع ہوتی ہے جو سر کی طرف جاتی محسوس ہوتی ہے۔ (۳) مرگی میں منہ سے جھاگ نکلتا ہے اور زبان دانت تلے کٹ جاتی ہے لیکن مرض ہسٹیریا میں یہ کیفیت نہیں پائی جاتی۔ (۴) دورہ مرض کے رفع ہونے کے بعد مرض ہسٹیریا میں نیند نہیں آتی بلکہ کمزوری اور پیشاب کی کثرت پائی جاتی ہے جبکہ مرگی کے دورے کے بعد گہری نیند آتی ہے اور درد سر ہوتا ہے مندرجہ صدر باتوں کے علاوہ اور بہت سی علامتیں ہیں جن کا فرق معالج کو تجربہ سے معلوم ہو جاتا ہے۔

نوٹ :- کنواری لڑکیاں جو اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ شادی کے بعد اکثر یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے یا جوں جوں عمر بڑھتی ہے علامات مرض میں تخفیف ہوتی جاتی ہے۔

پرہیز وہدایات:۔ دورہ کے وقت مریضہ کو ہوادار کمرہ میں آرام سے لٹادیں اور گریبان کے بند وغیرہ کھول کر سر کو قدرے اونچا کردیں۔ چہرہ پر آب سرد کے چھینٹے ماریں یا مناسب نخلخہ سنگھائیں یا پاؤں اور تمام بدن پر خوب مالش کریں۔ ایسا کرنے سے عموماً مریضہ ہوش میں جلد آجایا کرتی ہے۔ اگر مریضہ رحمی تکالیف کا شکار ہو تو اس کا مناسب علاج کریں۔ قبض ہو تو اسے رفع کریں اور آیندہ قبض نہ ہونے دیں۔ مریضہ کو خوش وخرم رکھیں اور خیالات کو نیک اور پاکیزہ بنائیں۔ اگر مریضہ بالغ اور شادی کے قابل ہو تو اس کی شادی کا بندوبست کردیں کیونکہ اکثر شادی کے بعد یا تو اس مرض کی علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے یا مرض بالکل غائب ہوجاتا ہے۔

غذا زود ہضم اور ہلکی دینا چاہیے۔ شراب خوری اور دیگر اشیاء منشی سے سخت پرہیز کریں۔ ثقیل، تیز مسالہ دار اور نفاخ اشیاء کا استعمال ترک کردیں۔

علاج:۔ ہسٹیریا کے علاج میں پہلے اگنیشیا، مشک، ٹیرنٹولا۔ کونیم پلاٹینا۔ نکس موسکاٹا۔ اور اورم کی طرف توجہ کرنا چاہیے۔ ان ادویہ کے بعد پلساٹیلا۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔ ویلریانہ۔ ایسافوٹیڈا۔ کوکولس ہیوسمس۔ سمی سی فوگا اور فاسفورس کا مطالعہ کریں۔ بعد ازاں دیگر ادویہ مثلاً لیکیسس۔ جلسیمیم۔ نیٹرم میور۔ ورٹیرم البم۔ سائیکوٹا۔ سیکیل، اویم مگنیشا میور اور سیپیا وغیرہ مفید ہیں۔ بہرحال اوپر کی سب ادویہ اپنی اپنی علامات میں عجیب وغریب ہیں۔

(۲) ناکامی محبت یا غم واندوہ کے باعث ہسٹیریا کے دورے

مریضہ سرد آہیں بھرے اور سسکیاں لے یا یکے بعد دیگرے روتا اور ہنستا پایا جائے، پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور معدہ سے حلق تک گولہ اُٹھتا ہوا محسوس ہو۔ تو اگنیشیا دوا ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اس دوا کو اس مرض کے لیے مجرب بتایا ہے۔

(۳) ہسٹیریا کے دورے کزازی قسم کے ہوں۔ یکایک بے ہوشی اور اُس کے بعد درد سر دوسروں کو لعنت ملامت کرنے کی زبردست رغبت پائی جائے۔ شہوانی جذبات زیادہ ہوں۔ سینہ میں دھڑکن اور بھیچن کا احساس، نہ رکنے والی ہنسی اور اُس کے بعد رنج کی کیفیت یکے بعد دیگرے پائی جائے تو مشک دوا ہے۔ اگر مریضہ کو پیشاب بہ کثرت ہوتا ہو تو یہ دوا اور بھی بالکل ہو جاتی ہے۔

(۴) اگر مرگی کے ساتھ ہسٹیریا ہو۔ تمام اعضاء میں لرزہ پایا جائے۔ گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہو، گانے بجانے سے تحریک ہوتی ہو۔ صرف تنہائی میں مریضہ بہتر ہو تو ٹیرنٹولا مفید ہے۔ یہ دوا مکار اور عیار عورتوں پر خوب کام کرتی ہے۔

(۵) مزمن ہسٹیریا یا غیر شادی شدہ بوڑھی عورتوں میں ہسٹیریا کے دورے معمولی باتوں سے مریضہ کو رنج پہونچے اور آنسو نکل پڑیں۔ لوگوں سے نفرت ہو پھر بھی تنہا رہنا نہ پسند کرے۔ مغموم اور ہر چیز سے لاپروائی، دوران سر جو لیٹنے سے یا کروٹ سے زیادہ ہو۔ پیٹ میں گولے کا احساس جو اوپر کو حلق کی طرف جاتا محسوس ہو تو کونیم بہت مفید ہے۔

(۶) جماع کی نہ رکنے والی خواہش، مریضہ کو اپنا جسم ننگا کرنے کی زیادہ رغبت ہو۔ مریضہ متکبر ہو اور دوسروں کو اپنے سے نیچا سمجھتی ہو یہاں تک کہ اُن لوگوں سے نفرت کرے جن کو وہ جان سے زیادہ چاہتی ہو۔ دورہ کے ساتھ دم گھٹتا ہوا معلوم ہو، اعصابی کمزوری پائی جائے گوشت میں اینٹھن ہو جو دورہ کے وقت زیادہ ہو جائے تو پلاٹنا دینا چاہیے۔

(۷) ہسٹیریا کے دورہ کے وقت غشی یا نیند کی طرف طبیعت مائل ہو مریضہ کبھی تو زور سے قہقہہ مارے اور کبھی رونا شروع کر دے، کھانے کے بعد پیٹ پھول جائے، سوتے میں منہ اور زبان انتہائی خشک ہو جائے تو نکس موسکاٹا دیں۔

(۸) غصہ، جذبات، خوف یا مایوسی سے ہسٹیریا کے دورے آنے لگیں جس میں مریضہ کبھی ہنسے اور کبھی چیخے، خودکشی کی طرف طبیعت زیادہ مائل ہو۔ ذرا سے شور سے مریضہ گھبرا جائے تو اورم دوا ہے۔

(۹) اگر درد کے ساتھ حیض آتے ہوں اور دیگر رحمی خرابی کے باعث دورے پڑنے لگیں، کمزوری اور کمی خون کی بھی شکایت ہو، دوران سر اور کنپٹی میں یکایک سخت درد پایا جائے تو کالوفائلم دوا ہے۔

(۱۰) بایوکیمک میں کالی فاس اس مرض کی بہت عمدہ دوا ہے اگر تکلیف کے ساتھ غمگینی یا حیض کی بے قاعدگیاں موجود ہوں تو نیٹرم میور کے ساتھ یکے بعد دیگرے دیں۔

اشارات

ا۔ پیٹ سے گولہ اٹھ کر حلق کی طرف آنے کا احساس ۔ اگنیشیا۔ اسافوٹیڈا۔ کونیم ۔ سائیکوٹا۔ سیپیا۔ ویلریانہ ۔ مگنیشیا میور۔

ب۔ اعصابیت، چڑچڑاپن، زود رنجی کے لیے۔ اگنیشیا۔ کیمو ملا۔ فاسفورس ۔ ویلریانہ ۔ وریٹرم ۔ مشک ۔ بیلاڈونا ۔ ہیوسمس ۔

ج۔ سکتہ کے مانند بے ہوشی کے لیے۔ بیلاڈونا۔ اگنیشیا۔ اوپیم کیمو ملا۔ لیکسیس ۔

د ۔ رعشہ کی حرکات ۔ سمی سی فوگا ۔ کاسٹکم ۔ کیمو ملا ۔

ہ ۔ ریڑھ میں درد کی حالت ۔نکس وامیکا ۔ اگنیشیا ۔ کیوپرم ۔ بیلاڈونا ۔ سلفر ۔

س ۔ دم گھٹتا معلوم ہو ۔ ہیوسمس ۔ بیلاڈونا ۔ اگنیشیا۔ اسافوٹیڈا۔ پلاٹنا ۔ لیکسیس ۔

باب پنجم

وبائی امراض

انفلوئنزہ - نزلاوی بخار

INFLUENZA

اسباب :- یہ ایک قسم کا وبائی بخار ہے جو نزلہ اور زکام سے پیدا ہوتا ہے - مرطوب اور نشیبی مقامات پر یہ زیادہ پھیلتا ہے -

علامات :- ابتدا میں نزلہ اور زکام کی کیفیت ہوتی ہے جس میں کم و بیش بخار ہو جاتا ہے - کھانسی آنے لگتی ہے - آواز بھاری ہو جاتی ہے - منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے - ہاضمہ بگڑ جاتا ہے - سب سے بڑی علامت اس مرض کی یہ ہے کہ مریض یکایک انتہائی کمزور ہو جاتا ہے اور تمام جسم میں سخت درد ہوتا ہے -

یوں تو یہ مرض عموماً ہفتہ عشرہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔ کثرت سے پسینہ یا پیشاب یا دست آ کر اس مرض میں تخفیف ہوا کرتی ہے لیکن ذراسی بے احتیاطی یا غلط علاج سے اس کا کیس بگڑ بھی جاتا ہے جس کے نتیجہ میں نمونیا ہو جاتا ہے یا حرکت قلب بند ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

پرہیز و ہدایات:- مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں ٹھنڈا پانی مریض کو نہ دیں۔ غذا میں خاص احتیاط سے کام لیں اور صرف ہلکی غذا آش جو، دودھ یا سابو دانہ وغیرہ دیتے رہیں۔

علاج:- اس مرض میں رسٹاکس۔ یوپیٹوریم پرف۔ جلسمیم اور برائی اونیا مخصوص دوائیں ہیں۔

(۱) تمام جسم میں موچ کا سا درد ہو، ہڈیاں درد کریں۔ خشک کھانسی آئے یا بھیگ جانے سے نزلاوی بخار ہو گیا ہو، درد میں حرکت سے سکون ہوتا ہو تو رسٹاکس دوا ہے۔

(۲) اگر تمام ہڈیوں میں درد ہو جیسے کہ وہ ٹوٹ گئی ہیں، سر میں غضب کا درد، آواز بھاری ہو جائے، بے چینی یا متلی کی شکایت ہو، پسینہ قطعی نہ نکلتا ہو یا برائے نام ہو تو یوپیٹوریم پرف دینا چاہیے۔ ہڈیوں میں درد، گوشت پوست میں درد کے ساتھ پایا جانا اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۳) صبح سویرے چھینکیں آئیں اور ناک سے پتلا زکام زیادہ مقدار میں بہے مسلسل جاڑا معلوم ہو۔ کمزوری، غنودگی اور سستی زائد ہو، مریض لیٹا رہنا چاہے، پیاس بالکل نہ ہو تو جلسمیم دینا چاہیے۔

(۴) مریض چپ چاپ لیٹا رہنا پسند کرے کیونکہ حرکت سے اس کی تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ پیاس اور قبض کی شکایت ہو (ٹھنڈا پانی زیادہ مقدار میں پیتا ہو لیکن زیادہ دیر کے بعد) ہونٹ خشک ہوں، کھانسی بالکل خشک ہو تو برائی اونیا مفید ہے۔

(۵) تمام دن جاڑا معلوم ہو۔ سارے جسم میں دکھن اور چوٹ کا سا درد ہو، چہرے سے وحشت برسے، آنکھوں میں دھندلا پن معلوم ہو، سر میں درد ہو، کمزوری زائد ہو تو بپٹیشیا بہت مفید ہے۔ بعضوں نے بپٹیشیا کو وبائی نزلہ کے لیے مجرب بتایا ہے۔

(۶) وبائی نزلہ میں اسی کا زہر یعنی انفلوئنزیم نمبر ۳۰ دینا بہت مفید ہے۔ انفلوئنزہ کی تمام علامات اس دوا میں پائی جاتی ہیں حفظ ماتقدم کے طور پر اس دوا کو دن میں دو بار دینا چاہیے۔

(۷) اعضاء میں حد سے زیادہ کمزوری اور ناطاقتی پائی جائے۔ جس کی وجہ سے مریض برابر لیٹا رہے۔ نزلہ زیادہ مقدار میں بہتا ہو۔ بے چینی حد سے زیادہ پائی جائے۔ پیاس بار بار معلوم ہو لیکن پانی پی نہ سکے یا صرف ایک آدھ گھونٹ پی لے۔ آدھی رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو۔ ٹھنڈک سے نفرت ہو گرمی سے آرام ملتا ہو۔ ناک سے جلن دار قسم کی رطوبت نکلتی ہو تو آرسنک دوا ہے۔

(۸) بایوکیمک میں فیرم فاس اور نیٹرم سلف یکے بعد دیگرے دینا بہت مفید ہے۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ مرک - ڈلکمارا - فاسفورس - نکس وامیکا - اکونائٹ اور سلفر بہت مفید اور خاص دوائیں ہیں - اگر یہ دوائیں بھی بالمثل ثابت نہ ہوں تو بیلاڈونا - اپیکاک - ریومکس سٹکٹا - پلساٹیلا اور انٹم ٹارٹ کی طرف توجہ کریں اور حسب علامت دیں -

چیچک

SMALL POX

اسباب:- یہ ایک قسم کا شدید متعدی بخار ہے جو مریض کے جسم یا لباس یا ہوا کے ذریعہ سے پہونچتا ہے - اس کی چھوت تندرست اشخاص کو بہت جلد لگ جاتی ہے، رطوبت، غذا یا دودھ وغیرہ کے فضلہ کے جوش سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے - بچوں اور سیاہ فام اشخاص کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے - عموماً یہ مرض عمر میں ایک ہی بار ہوا کرتا ہے لیکن بعض وقت دو بار بھی اس کا حملہ ہوتا ہے -

علامات:- اس مرض میں یکایک تیز بخار ہوتا ہے - کمر اور سر میں شدید درد پایا جاتا ہے - الجھن اور بے چینی بڑھ جاتی ہے - بخار آنے کے تیسرے دن جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہوتے ہیں جو ابتداً میں بالکل مچھر کے کاٹنے کے سے ہوتے ہیں - جو دو ایک روز میں بڑے ہو جاتے ہیں اور ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے - چھ یا سات دن

کے بعد دانوں کی رطوبت مواد کی شکل میں بدل جاتی ہے اور اُن کی نوکیں اُبھر آتی ہیں اور حرارت جسم کافی بڑھ جاتی ہے جس سے بعض وقت ہذیانی کیفیت ہوجاتی ہے۔ دسویں روز دانے مرجھانے لگتے ہیں اور پھر ان پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ جھڑ جاتے ہیں۔ اور مریض کو صحت ہوجاتی ہے۔

چیچک کے دانے مختلف قسم کے ہوا کرتے ہیں۔ کبھی دانے بہت قریب قریب یا ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو زیادہ تشویشناک ہوا کرتے ہیں اور مریض مشکل سے جانبر ہوتا ہے۔ اسی طرح جن دانوں میں رطوبت پیپ میں نہ بدلے بلکہ اُن کے نیچے خون جاری ہوجائے تو یہ صورت بھی خطرناک ہوا کرتی ہے۔ بعض حالات میں دانے بے قاعدہ اور ٹیڑھے میڑھے نکلتے ہیں ان میں بھی مواد کے بجائے خونی رطوبت ہوتی ہے۔ یہ شکل بھی بہت خطرناک ہوتی ہے۔

جس وقت میں دانے اچھی طرح سے نہ اُبھریں بلکہ معمولی اُبھار سا ہوکر دانے اندر کو دب جائیں تو بھی نتیجہ عموماً خراب ہوتا ہے بعض حالات میں اس مرض میں پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں جس کے نتیجہ میں مریض کو سوزش حنجرہ، امراض چشم، نمونیا اور سرخ بادہ وغیرہ موذی امراض ہوجایا کرتے ہیں۔

پرہیز و ہدایات:۔ مریض کو صاف ستھرے کمرہ میں رکھیں۔ ہوا کے سرد جھونکے سے مریض کو بچائے رکھیں۔ رفع درد کمر کے لیے مقام درد پر سینک کریں۔ اگر آنکھیں بہت سرخ اور متورم ہوں تو اُن پر سرد پانی میں

ہر کپڑا تر کر کے رکھیں یا کوئی مناسب سرمہ لگائیں یا بورک ایسڈ ایک ڈرام عرق گلاب ایک اونس باہم ملا کر صبح و شام چند قطرے آنکھ میں ڈالیں۔ کوئی تیز دوا آنکھوں میں ہرگز نہ ڈالیں۔ ورنہ آنکھ میں خراش ہو کر اس کے ضائع ہونے کا احتمال رہتا ہے۔

غذا نہایت ہلکی اور زود ہضم دیں۔ بحالت کمزوری مقوی غذا کا بھی خیال رکھیں۔ زیادہ ٹھنڈی چیزیں اور چکنائی، گوشت اور مٹھائی وغیرہ سے پرہیز رکھیں۔ آش جو، دودھ، شوربا، نیم برشت انڈا دینا مفید ہے۔

انتباہ چونکہ یہ ایک چھوت والا مرض ہے۔ اس لیے ایسی تدابیر عمل میں لانی چاہییں کہ دوسروں تک یہ بیماری نہ پہونچنے پائے۔ چنانچہ مریض کو علیحدہ کمرہ میں رکھنا چاہیے۔ ہر شخص کو اس کمرہ میں نہ جانا چاہیے یہاں تک کہ معالج کو بھی زیادہ دیر تک وہاں ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ اور دوسرے مریض کو دیکھنے سے پہلے غسل کر کے اپنا لباس بدل لینا چاہیے مریض کے تھوک و پاخانہ پیشاب کو جلا دینا چاہیے یا اس میں کوئی جراثیم کش دوا ڈال دینا چاہیے۔

حفظ ما تقدم حفظ ما تقدم کے لیے ویریولینم نمبر ۳۰ دن میں دو بار اور تیسرے چوتھے دن ایک آدھ خوراک سلفر دے دیا کریں یا ہر چوتھے روز ویریولینم نمبر ۲۰۰ کی ایک خوراک دیں۔ ایسر اسینا اور میلنڈرینم بھی حفظ ما تقدم کے لیے اہم دواؤں میں سے ہیں۔

علاج:- (۱) چیچک کے لیے ویریولینم بہت عمدہ دوا ہے۔

ابتدا ہی سے لے کر آخر تک اسی کو نمبر ۳۰ طاقت میں دن میں چار بار دینا چاہیے اور کبھی کبھی ایک آدھ خوراک سلفر کی بھی دیدیا کریں تاکہ اس کے اثر میں اور بھی تیزی پیدا ہو جائے۔ اکثر و بیشتر حالات میں یہی ایک دوا کافی ہوا کرتی ہے مصنف کا بھی ذاتی تجربہ ہے کہ ویریٹیم دینے سے مریض پیچیدگیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور مرض کی مدت ضرور کم ہو جاتی ہے۔ اگر ویریٹیم بخار اُتارنے سے قاصر رہے تو مصنف بیلاڈونا دے کر بخار اتارنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر ویریٹیم یا کوئی دوسری دوا حسب علامت تجویز کرتا ہے۔

(۲) مرض کی ابتدا میں جبکہ جسم یا چہرہ پر سرخی نمودار ہو، بخار، دردسر اور بے چینی زیادہ پائی جائے، مریض کو روشنی سے نفرت ہو اور کسی وقت ہذیانی کیفیت طاری ہو جاتی ہو تو ایکونائٹ ۶ × اور بیلاڈونا ۶ × باری باری دینا بہت مفید ہے۔

(۳) اگر ابتدا ہی سے کیس بگڑتا معلوم ہو۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں۔ چہرہ بھرا بھرایا ہوا اور نبض نہایت کمزور ہو۔ دانوں کا رنگ سیاہ ہو اور جلد نیلگوں معلوم ہو، مریض کو تھوڑے تھوڑے پانی کی شدید پیاس ہو اور بے چینی زیادہ پائی جائے تو آرسنک دوا ہے۔

(۴) موتی جھرہ کے لیے بپٹیشیا نمبر ۳۰ مجرب ہے۔ بسا اوقات اسی کو شروع سے آخر تک کھلانے سے مکمل شفا ہو جاتی ہے۔ دن میں چار بار دینا چاہیے۔

(۵) اگر مرض کی نوعیت ٹائیفائیڈ کی سی ہو جائے حرکت سے آرام ہو
(یعنی اس کا مریض بے چینی اور شدت درد سے کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور
تب ہی اس کو عارضی سکون ہوتا ہے۔ خاموش لیٹنے سے تکلیف زیادہ معلوم
ہوتی ہے) زبان خشک ہو اور اس پر مثلثی نشان ہو۔ کمر نیز تمام جسم میں درد ہو
تو رسٹاکس دیں۔ یہ دوا اُس وقت بھی مفید ہے جبکہ دانوں میں مواد پڑ چکا ہو
اور اُن میں کھجلی ہوتی ہو یا جس وقت کہ چہرہ پر ورم ہو اور ٹیکے بعد دیگرے جاڑا
اور بخار کی کیفیت ہو۔

(۶) اگر دانے باقاعدہ باہر کو نہ ابھر رہے ہوں۔ کمر میں درد ہو،
تنفس میں دقت پائی جائے مریض پر غنودگی طاری ہو تو انٹم ٹارٹ دینا بہت
مفید ہے اس کے دیتے ہی دبے ہوئے دانے باہر کو ابھر آتے ہیں بعض
ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بالکل ابتدا ہی میں اگر اس دوا کو استعمال کرا دیا جائے
تو چیچک کا پورا کورس بغیر کسی پیچیدگی کے صحیح وسلامت پورا ہو جاتا ہے۔

(۷) اگر دانے ایک میں مل جائیں، گلے میں سوجن اور درد ہو، رال
بکثرت بہے، خون آمیز دست آویں تو مرک سال مفید ہے۔

(۸) بایو کیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری دیں۔ غنودگی،
تھوک کی زیادتی اور آبلوں کے آپس میں مل جانے کی حالت میں نیٹرم میور دیں۔

(۹) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ ہائڈراسٹس۔ ویکسینم۔ میلنڈرینم۔
سیراسینا۔ تھوجا۔ برائی اونیا۔ لیکیسس۔ سورینم۔ جلسیمم۔ اور امونیا کارب
وغیرہ بہت مفید اور اہم ہیں۔ حسب علامت دیں۔

اشارات

ا - سیاہ رنگ کے دانے - آرسنک لیکیسیں - رسٹاکس - کروٹیلس فاسفورس -

ب - دانے دب جائیں یا دیر میں نکلیں - ڈیریولینم یسلفر - برائی اونیا - زنکم - آرسنک - ہیپر سلفر - کروٹیلس -

ج - دست شروع ہوجائیں - آرسنک - رسٹاکس - انٹم ٹارٹ - مرک -

د - نزلاوی کیفیت - انٹم ٹارٹ - فاسفورس - رسٹاکس - آرسنک -

ہ - فاسدانہ کیفیت - ہائیڈراسٹس - رسٹاکس - نائٹرک ایسڈ - ایکی نیشیا - چائنا - سورنیم -

---

خسرہ (چھوٹی چیچک)

MEASLES

اسباب :- اس مرض کا پھیلانے والا ایک خوردبینی جرثومہ ہے۔ جو مریض کے تھوک، پاخانہ، پیشاب، برتن یا ہوا وغیرہ کے ذریعہ سے تندرست انسان تک پہونچ جاتا ہے - غذا یا دودھ کے فضلہ کے جوش سے یہ مرض جلد ہوجاتا ہے -

علامات :- پہلے بخار اور نزلہ زکام کی شکایت ہوتی ہے چھینکیں آتی ہیں، آنکھ اور ناک سے پانی بہتا ہے۔ آنکھیں سرخ ہوجاتی ہیں، اور روشنی برداشت نہیں ہوتی۔ تیسرے، چوتھے یا پانچویں روز جسم سرخ ہوکر اس پر خشخاش کی مانند سرخ سرخ دانے نمودار ہوتے ہیں۔ دانوں کے بخوبی نکل آنے کے بعد بخار اور دیگر علامات میں تخفیف ہوجاتی ہے۔ ساتویں دن دانے مرجھا جاتے ہیں اور ان پر سے بھوسی کی مانند کھرنڈ جھڑ جاتے ہیں۔ جس کے بعد مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

خسرہ کی کئی قسمیں ہیں۔ جن کا بیان طول ہوجانے کی بنا پر یہاں نہیں کیا جا رہا ہے۔ بعض وقت دانے ظاہر ہوکر غائب ہوجاتے ہیں یا جلد پر سیاہ سیاہ داغ پڑ جاتے ہیں اور ہذیانی کیفیت ہوجاتی ہے۔ یہ تمام علامات نہایت خطرناک ہوا کرتی ہیں۔

بچوں میں بحالت کمزوری نمونیا ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ حاملہ عورتوں میں اس مرض سے حمل ساقط ہوجایا کرتا ہے۔ دوران خسرہ نمونیا، کان کی تکلیفات از قسم ورم اور زخم، دست اور پیچش کا بھی خطرہ رہا کرتا ہے۔

پرہیز وہدایات :- مریض کو صاف ستھرے کمرے میں آرام سے لٹائے رکھیں، اس کو باہر نہ نکلنے دیں۔ سرد ہوا کے جھونکے سے مریض کو بچائیں۔ تندرست بچوں کو بیمار کے کمرے میں نہ جانے دیں۔ مریض کے بستر پر نیز کمرہ کے فرش پر خاکستر چھڑک دیں۔ غذا نہایت

ہلکی اور سریع الہضم از قسم دودھ، شوربا، آش جو، اور سابودانہ وغیرہ دیں۔

حفظ ماتقدم جب خسرہ کی وبا پھیلی ہو تو بطور حفظ ماتقدم پلساٹیلا نمبر ۶ کی ایک خوراک روزانہ صبح دینا چاہیے۔ اور کبھی کبھی ایک آدھ خوراک سلفر کی بھی دینا چاہیے بعض ڈاکٹروں نے تھوجا اور آرسنک کو بھی بطور حفظ ماتقدم استعمال کر کے بہترین نتائج حاصل کیے ہیں۔

علاج:- جب نزلہ کی ابتدائی علامات رونما ہوں، بخار بہت تیز ہو، بے چینی اور اُلجھن زیادہ ہو، نبض تیز اور بھری ہوئی چلتی ہو، پیاس کی شدت ہو تو اکونائٹ دوا ہے۔ ابتدائی حالت میں یہ دوا عجیب و غریب ہے۔ چند خوراکوں سے مرض کی شدت کم ہو جاتی ہے۔ اس دوا کے اثر کو تیز کرنے کے لیے ایک خوراک سلفر کی بھی دیدینا چاہیے۔

(۲) نزلاوی کیفیت، آنکھوں سے آنسو بہیں، آنکھیں سرخ ہوں، منہ خشک ہو لیکن پیاس ندارد، کھلی ہوا کی خواہش ہو، رات کو دست آتے ہوں یا دانے دیر میں نکلتے ہوں تو پلساٹیلا بہت مفید ہے۔ عموماً یہ دوا مرض کی ابتدا سے لے کر آخر تک استعمال ہوتی ہے۔ تاوقتیکہ کوئی خاص پیچیدگی نہ پیدا ہو گئی ہو۔ اکثر ڈاکٹروں کا اس پر اتفاق ہے۔ درمیان میں ایک آدھ خوراک سلفر بھی دیدینا چاہیے۔ تاکہ دوا اپنا فعل تیزی سے کرنے لگے۔

(۳) اگر پلساٹیلا ناکام رہے اور نزلاوی کیفیت بدستور۔ آنکھیں،

کان اور ناک بُری طرح سے مبتلائے مرض ہو جائیں اور علامات شدید تر ہونے لگیں تو کالی بائی دوا ہے۔

(۴) اگر دانوں کا اُبھار ٹھیک طور سے نہ ہو یا دانے دب گئے ہوں۔ کھانسی خشک ہو۔ سینہ میں درد ہو۔ پیاس اور قبض کی شکایت ہو۔ مریض لیٹا رہنا چاہے تو برائی اونیا مفید ہے۔

(۵) اگر بخار کافی تیز ہو، مریض پر ہذیانی کیفیت طاری ہو۔ نگلنے میں دقت ہو، چہرہ نہایت سرخ اور تمتمایا ہوا ہو۔ تپکن کا درد سر ہو، خشک تشنجی کھانسی آئے، روشنی قطعی برداشت نہ ہو، سوتے میں مریض چونکے اور بھاگے تو بیلاڈونا مفید ہے۔

(۶) اگر باوجود مناسب ادویہ کے مریض کی حالت سدھرتی نہ معلوم ہوتی ہو یا دانے یکایک غائب ہو جائیں۔ ہونٹ خشک اور جُھلسے ہوئے ہوں، بخار، گھبراہٹ اور بے چینی نمایاں طور پر ہو، تھوڑے تھوڑے پانی کی شدید ترین پیاس ہو۔ کمزوری حد درجہ بڑھ جائے تو آرسنک بہت عمدہ دوا ہے۔

(۷) بایوکیمک میں فیرم فاس اور کالی میور ابتدا سے آخر تک استعمال کرائیں۔ اگر دانے اندر کو دب جائیں تو کالی سلف دے کر دانوں کو اُبھاریں۔ اور اس کے بعد پھر فیرم فاس اور کالی میور باری باری سے دینا شروع کریں۔

(۸) مندرجہ صدر دواؤں کے علاوہ انٹم کرُوڈ۔ انٹم ٹارٹ

فاسفورس - زنکم - جلسیم - مرک - کاربوویج - لیکیسس وغیرہ قابلِ ذکر
اور اپنے اپنے فعل میں عجیب و غریب ہیں۔ حسب علامات دینا چاہیے۔

اشارات

ا۔ خسرہ جس میں آنکھ میں بھی تکلیف ہو جائے:- یوفریشیا - پلساٹیلا - سلفر - مرک - آرسنک - کالی بائی - انٹم ٹارٹ -

ب - کان کی تکلیفات ہیں:- پلساٹیلا - سلفر - مرک - لائیکو - نائٹرک ایسڈ - کالکیریا - کالی بائی -

ج - کھانسی خشک :- کافیا - کیموملا - اکونائٹ - کالی بائی - سنکٹا - ریومکس - ڈروسرا - برائی اونیا -

د - بلغمی کھانسی :- پلساٹیلا - سلفر - ڈلکمارا - اکونائٹ - اپیکاک - انٹم ٹارٹ - کالی بائی - ہیپر سلفر -

ہ - فاسد یا سیاہ دانے :- لیکیسس - آرسنک - کروٹیلس -

س - دانے دیر میں نکلیں یا دب جائیں :- برائی اونیا - سلفر - آرسنک - فاسفورس - کاربوویج - کیمفر - یوفریشیا - مرک - پلساٹیلا -

طاعون

PLAGUE

گو یہ مرض بہت پرانا ہے اور دنیا کے تمام حصص میں پھیل چکا ہے لیکن ہندوستان میں اس کا ورود پہلی مرتبہ ۱۶۱۲ء میں شہنشاہ جہانگیر کے عہد میں ہوا تھا۔ ۱۸۹۶ء میں یہ بیماری ہندوستان کے اکثر حصوں میں پھیلی اور اب یہ بیماری ہندوستان میں قریب قریب ناپید ہے۔

اسباب:۔ یہ ایک قسم کا شدید متعدی وبائی بخار ہے۔ مرطوب مقامات میں، کثیف اور مرطوب ہوا، گنجان آبادی، تعفن فضلات، نباتی وحیوانی وغیرہ میں طاعون کے جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات:۔ طاعون کی کئی قسمیں ہیں اور اس کے اعتبار سے ان کی علامتیں بھی جداگانہ ہیں۔ اختصار کے طور پر چند اقسام کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) غدود والا طاعون پہلے مریض میں دردسر، دردکمر، خفیف بخار اور ضعف کی شکایت رہتی ہے۔ اس کے بعد بخار میں تیزی ہو جاتی ہے۔ بے خوابی اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ شدت بخار میں ہذیانی کیفیت ہو جاتی ہے اور بعض وقت بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے جو ایک خراب علامت ہے معمولی حالات میں عموماً ۱۰۴ درجہ تک بخار رہتا ہے لیکن شدت مرض میں ۱۰۶ تک

تجاوز کر جاتا ہے۔ دو تین روز کے بعد ران، بغل، اور گردن کے غدود متورم ہو جاتے ہیں یعنی گلٹیاں نکل آتی ہیں جن میں سخت درد اور جلن ہوتی ہے۔ بعض حالات میں جسم پر بڑے بڑے فاسد قسم کے پھوڑے نکل آتے ہیں۔ کمزوری بہت بڑھ جاتی ہے۔ غرض مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے۔

نزلہ یا نمونیا والا طاعون یہ طاعون کی خراب قسم ہے۔ اس میں کھانسی، زکام اور سینہ میں درد ہوتا ہے اور طاعون کی سمیت پھیپھڑوں میں سرایت کر جاتی ہے۔ خون آمیز بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ تنفس میں دقت ہو جاتی ہے اور ضعف و غشی طاری ہو کر مریض جاں بحق ہو جاتا ہے۔

خونی طاعون یہ بھی ایک بدترین قسم کا طاعون ہوتا ہے جس میں جلد کے نیچے جریان خون ہو کر جسم کی رنگت سیاہ ہو جاتی ہے۔ ناک، منھ، پیشاب اور پاخانہ سے خون بہ کثرت آتا ہے جس سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

تشخیص: ۔ ابتدا میں طاعون کی تشخیص کرنا ذرا مشکل ہے۔ تاہم شدت بخار۔ دردسر اور گلٹیوں کا نمودار ہونا اس کی رہنما کن علامات ہیں۔

پرہیز و ہدایات: ۔ مریض کو علیحدہ کمرہ میں رکھا جائے۔ کمرہ نہایت صاف ستھرا اور ہوا دار ہو۔ کمرہ میں تندرست آدمیوں کی آمد و رفت نہ رکھیں مریض کا تھوک اور پاخانہ پیشاب پر کوئی جراثیم کش دوا ڈال دیا کریں۔ بخار آنے میں غذا قطعی طور سے بند کر دیں۔ یا صرف دودھ، آش جو، یا

شوربا وغیرہ دیں۔ گلٹیوں پر سینک کریں یا پپیتہ رومی گھس کر نیم گرم گلٹیوں پر لگائیں۔

حفظ ما تقدم چونکہ یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ چوہے طاعون میں مبتلا ہو کر اس مرض کو پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں اس لیے جہانتک ہو مردہ چوہوں کو ہاتھ نہ لگائیں بلکہ کسی چیز سے پکڑ کر باہر کنارے لے جائیں اور اُن پر مٹی کا تیل چھڑک کر جلا دیں۔ گھر کے تمام گڑھے اور سوراخ بند کر دیں۔

(۲) بہتر یہ ہے کہ وبا پھیلنے پر مکان کو چھوڑ کر میدان میں جھونپڑے بنا کر رہیں اور چار چھ ہفتہ تک مکانوں کو خالی پڑا رہنے دیں۔

(۳) طاعون سے مرے ہوئے آدمی کی تجہیز و تکفین نہایت احتیاط سے کریں۔ اس کے کپڑے جلا ڈالیں تا کہ کپڑوں کے ذریعہ تندرست اشخاص میں طاعون کے جراثیم سرایت نہ کر جائیں۔

(۴) طاعون کے جراثیم عموماً ایک فٹ کی بلندی تک اُچھل سکتے ہیں اس لیے اگر وبا کے ایام میں موزہ اور دستانے پہنے جائیں تو بہت کچھ حفاظت ہو سکتی ہے۔

(۵) ایسی چیزیں جو خون کو جوش میں لانے والی ہوں ان سے پرہیز کریں۔ جماع سے بھی پرہیز رکھیں۔

(۶) اپنے جسم، مکان اور آس پاس کی زمین اور نالیاں وغیرہ صاف رکھیں۔ مکان میں فنائیل چھڑک دیں۔ آبادی کے قریب کوڑا کرکٹ وغیرہ

جلادیں ۔ گھر کو خشک رکھیں ۔ اپنے کپڑوں اور بستر وغیرہ کو دھوپ دکھا دیا کریں ۔

(۷) ہر وقت اگنیشیا یعنی پپیتہ رومی کا ایک بیج اپنے پاس رکھیں ۔ بہتر یہ ہے کہ اس میں سوراخ کر کے گلے میں پہن لیں تاکہ اس کی رگڑ جسم پر لگتی رہے ۔

(۸) حفظ ما تقدم کے طور پر اگنیشیا نمبر ۳۰ بہت مفید ہے ۔ صبح و شام استعمال کریں یا چوتھے روز ایک خوراک نمبر ۲۰۰ کی دیدیا کریں ۔

علاج :- (۱) طاعون کی سب سے عمدہ دوا اگنیشیا ہے ۔ اس کی چند خوراکوں سے پسینہ زیادہ مقدار میں آنا شروع ہو جاتا ہے اور بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے ۔ طاعون میں اکثر و بیشتر حالات میں اسی دوا کی علامات دیکھنے میں آیا کرتی ہیں ۔ گلٹی نمودار ہونے پر اسی کے تخم کو یعنی پپیتہ رومی کو گھس کر گلٹی پر لگانا چاہیئے ۔

(۲) شدید بخار ، سر میں تپکن کا درد ، چہرہ سرخ اور تمتمایا ہوا ہو ۔ مریض شور و غل و روشنی برداشت نہ کر سکتا ہو سرسامی کیفیت طاری ہو گئی ہو ۔ بدن میں درد ہو ۔ پیاس کم ہو تو بیلاڈونا دینا چاہیے ۔

(۳) اگر دوپہر کے وقت یا آدھی رات کو تکلیف بڑھ جاتی ہو ۔ جلن اور سوزش ہوتی ہو ۔ اُلجھن اور انتہائی بے چینی پائی جائے ۔ تھوڑے تھوڑے پانی کی بار بار پیاس معلوم ہو ۔ کمزوری زائد آگئی ہو تو آرسنک دوا ہے ۔

(۴) اگر سمیت زیادہ ہو، غنودگی اور غشی پائی جائے۔ درجہ حرارت بہت بڑھ جائے تو پائروجینم دیں۔

(۵) جب دل کی رفتار کمزور معلوم ہوتی ہو اور حرکت قلب بند ہو جانے کا خدشہ ہو، سمیت زیادہ پائی جائے تو ناجا دینا چاہیئے۔

(۶) آخری اور نازک حالت جب کہ نبض غیر مستقل ہو جائے، ٹھنڈا پسینہ نکلے اور مریض پنکھے کی ہوا کی خواہش کرے تو کاربو ویج دینے کا وقت ہوتا ہے۔

(۷) بائیو کیمک میں فیرم فاس اور کالی میور باری باری دینا بہت مفید ہے۔ اگر گٹھلی میں درد، ورم یا مواد ہو تو فیرم فاس اور سلیشیا دیں۔

(۸) مندرجہ صدر ادویہ کے علاوہ فاسفورس، سیکیل کار، رسٹاکس، کروٹیلیس، فائیٹولاکا، لیکسس، بپٹیشیا، ویریٹرم البم اور انتھراسینم بہت مفید اور مخصوص دوائیں ہیں۔ حسب علامات دینا چاہیئے۔

ہیضہ

CHOLERA

اسباب:- یہ ایک متعدی مرض ہے جو وبا کے طور پر پھیلا کرتا ہے۔ اس کے پھیلانے والے ایک قسم کے خوردبینی جراثیم ہوتے ہیں۔ نازک مزاج، کمزور دل اور ہاضمہ کی خرابی والے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

اس بیماری کی چھوت پانی ، دودھ یا دیگر کھانے والی اشیاء کے ذریعہ سے تندرست اشخاص کے جسم میں پہونچ کر مرض کا باعث ہوتی ہے۔ مریض کی قے و پاخانہ میں لاکھوں کی تعداد میں جراثیم پائے جاتے ہیں جو دوسرے تندرست اشخاص تک کسی نہ کسی صورت سے پہونچ جاتے ہیں۔ گندی ہوا، تنگ و تاریک مکان۔ ناقص یا ثقیل غذا اور جسمانی کمزوری وغیرہ کی حالت میں ہیضہ ہونے کا زیادہ خدشہ رہا کرتا ہے۔

علامات:۔ اس بیماری میں شدت سے قے اور دست آنا شروع ہوتے ہیں۔ قے میں پہلے کھائی ہوئی غذا خارج ہوتی ہے پھر صرف چاول کی پیچ کا سا پانی نکلتا ہے۔ دست بھی اسی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں میں اینٹھن ہوتی ہے۔ پیشاب رک جاتا ہے۔ سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ بار بار پیاس معلوم ہوتی ہے اور پینے کے بعد قے ہو جایا کرتی ہے اور یہ کیفیت دو تین گھنٹے سے لے کر دس بارہ گھنٹے تک رہتی ہے اگر اس درمیان میں مریض سنبھل گیا تو خیر ورنہ کمزوری اور نقاہت کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔ جسم کی حرارت ۹۵ درجہ یا اس سے بھی کم ہو جاتی ہے۔ سرد پسینے آنا شروع ہو جاتے ہیں اور نبض غیر منتظم ہو جاتی ہے۔ اسی حالت میں مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

بعض وقت بدہضمی کے دست آجایا کرتے ہیں جس کے ہمراہ

کبھی قے بھی آجاتی ہیں ۔ ایسی حالت میں ناتجربہ کار معالج ہیضہ کا شُبہ کر کے اسی کا علاج کرنے لگتے ہیں ۔ یا ہیضہ کی حالت کو معمولی قے اور دست سمجھتے ہیں اس لیے ہیضہ کی مختصر اور مخصوص علامتیں یہاں درج کی جاتی ہیں :-

(۱) مسلسل چاول کی پیچ کی مانند دست اور اسی رنگ کی قے کا ہونا ۔

(۲) پیشاب کا بند ہوجانا ۔

(۳) دو ہی تین دستوں کے بعد مریض کا انتہائی کمزور ہوجانا ۔

(۴) ہاتھوں اور پیروں میں سخت تشنج کا ہونا ۔

(۵) پیشانی یا جسم پر ٹھنڈے پسینہ کا ہونا ۔ بلکہ بذات خود تمام جسم کا سرد پڑ جانا ۔

پرہیز و ہدایات :- مریض کو صاف اور ستھرے کمرہ میں رکھیں شدت پیاس کی حالت میں برف چوسنے دیں یا سوڈا اور لیمنیڈ یا جنجر برف میں سرد کر کے پلائیں ۔ جسم کو گرم کرنے کے لیے گرم پانی کی بوتلیں بغلوں اور رانوں میں رکھیں ۔ پیشاب لانے کے لیے گردوں کے مقام پر سینک کریں ۔ نفخ شکم کی حالت میں پیٹ کو سینکیں ۔ بیماری رفع ہوجانے کے بعد کئی دن تک غذا سے پرہیز رکھیں ۔ دودھ ، آش جو سابودانہ یا مونگ کی دال کا پانی دیں ۔ ہفتہ گزر جانے کے بعد روٹی کا چھلکا شوربا کے ساتھ یا ملائم کھچڑی وغیرہ زود ہضم اشیاء دیں ۔

انتباہ مریض کے بول و براز اور قے کو کسی برتن میں ڈال کر اس میں فنائیل یا چونا ڈال دینا چاہیے اور اُسے بستی سے دُور گڑھے میں دفن کروا دینا چاہیے۔ اگر زمین ہی پر پاخانہ و قے ہو جائے تو اُسے اٹھانے کے بعد اُس جگہ پر خشک چونا چھڑک دینا چاہیے۔ نیز مریض کے تمام مشتبہ کپڑے جن پر قے ، دست لگ جانے کا شبہ ہو انھیں جلا دینا چاہیے۔

حفظ ماتقدم ہیضہ کے دنوں میں ہر چیز کی صفائی سب سے مقدم چیز ہے۔ جسم ، لباس ، مکان اور گلیوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ (پاخانہ) بیت الخلا میں فنائل یا چونہ چھڑک دیں۔ مکان میں گندھک کی دھونی دیں۔ آس پاس کے گندے نالوں ، بدرو کوڑہ وغیرہ کے انبار اور گڑھوں کی صفائی کا بندوبست کرنا چاہیے۔

(۲) غذا میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ چنانچہ باسی کھانا اور بازاری ناقص اور ثقیل اشیاء سے پرہیز کریں۔ ہمیشہ زود ہضم اور تازہ کھانا کھائیں۔ کچے پھل مثلاً امرود ، کھیرا ، کیلا ، پھوٹ ، ککڑی وغیرہ وغیرہ قطعی نہ کھائیں۔ پانی یا دودھ جوش دے کر پئیں۔

(۳) خالی معدہ گھر سے باہر نہ نکلیں۔

(۴) جب گھر سے باہر نکلیں تو جوتہ میں پسی ہوئی گندھک کی ایک چٹکی ڈال لیں یا اپنے پاس تھوڑا سا کافور یا قدرے یوکلپٹس آئیل رومال میں چھڑک کر اپنے پاس رکھیں یا تانبے کا ایک ٹکڑا تین انچ لمبا

اور دو انچ چوڑا مسلسل ناف پر باندھے رہیں۔

(۵) کثرت جماع، کثرت کار، کثرت سے نوشی اور بیداری وغیرہ سے پرہیز کریں۔

(۶) دوا کے طور پر :-

(ا) روبنی ٹنکچر کیمفر صبح و شام دو دو قطرے شکر میں ڈال کر کھائیں۔ یا

(ب) سلفر نمبر ۶ کی دو خوراک یومیہ استعمال کریں۔ یا

(ج) وریٹرم نمبر ۳۰ کی ایک خوراک روزانہ لیں۔ ڈاکٹر جہار نے وریٹرم کی بہت تعریف لکھی ہے۔

(د) بایوکیمک میں نیٹرم سلف حفظ ما تقدم کے طور پر روزانہ کھائیں

علاج :- (۱) ہیضہ کی سب سے عمدہ اور مجرب دوا کیمفر مدر ٹنکچر ہے آٹھ دس قطرے لے کر ذرا سی شکر پر ڈال کر استعمال کرنا چاہیے (پانی میں ڈال کر استعمال کرنے سے متلی پیدا ہوتی ہے) آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد چار خوراکیں دے کر روک دیں۔ لیکن اگر بار بار قے ہو جاتی ہو تو ہر بار قے کرنے کے بعد دیں خواہ قے ایک ایک منٹ کے بعد کیوں نہ ہو۔ جب قے اور دست رک جائیں تو آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد دیں۔ اگر اس دوا کی چار خوراکیں مریض کو ہضم ہو جائیں تو مریض خطرہ سے پار ہو جاتا ہے۔

(۲) اگر خدانخواستہ پہلی دوا فیل ہو جائے اور مریض کو قے و دست کی شدت ہو، اعضاء میں سخت اینٹھن ہو رہی ہو۔ پیشاب رک گیا ہو چاول کی پیچ کے سے پاخانے زیادہ مقدار میں ہوتے ہوں۔ شدید

پیاس ہو۔ مریض ٹھنڈا پانی زیادہ مقدار میں پیے۔ بے حد کمزوری ہو جائے۔ تشنج اور غشی کی حالت طاری ہو جائے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جائیں۔ سانس سرد۔ نیز ہاتھ پاؤں سرد ہوں۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ہو تو ورٹیرم البم دوا ہے۔ اس دوا کو دس دس یا پندرہ پندرہ منٹ کے بعد حسب موقع دینا چاہیے۔ درمیان میں ایک خوراک سلفر دیدینے سے اس کے اثر میں اور بھی تیزی ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر بے چینی اور اُلجھن زیادہ ہو۔ آنکھیں دھنس گئی ہوں وران کے گرد سیاہ حلقے ہوں۔ جسم کے مختلف حصص میں شدید ترین ینٹھن جس سے مریض چیخ اُٹھے۔ اینٹھن کے مقابلہ میں قے اور دست کی س قدر شدت نہ ہو۔ بے حد پیاس ہو۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد ہی قے ہو جائے، اور دست آجائے۔ دست مقدار میں زیادہ بہت ریاح کے ساتھ ہوں۔ گھبراہٹ زیادہ ہو اور دل کی حرکت میں فتور ہو گیا ہو تو کیوپرم دوا ہے۔ بعض حالات میں کیمفر کے بعد یہ دوا بھی مفید ہوتی ہے۔

(۴) مسلسل بے چینی اور پریشانی، زبان خشک ہو اور بے حد یاس ٹھنڈے پانی کی، لیکن ایک وقت میں بالکل ذرا سا پیے جو ترا قے ہو جائے۔ پیشاب بند ہو۔ اعضا میں اینٹھن اور تشنج ہو۔ ہرہ کا رنگ پیلا مُردوں کا سا ہو جائے۔ نبض نہایت کمزور ہو جو بعض اوقات محسوس نہ ہو۔ مریض خیال کرے کہ اُس کی بیماری لا علاج ہے۔ چپچپا ٹھنڈا پسینہ نکلے تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۵) جب ہیضہ کے آخری مراحل میں جسم برف کی مانند ٹھنڈا ہو جائے ہونٹ نیلے ہوں، مریض ہوا کی خاطر پنکھا کرنے کی خواہش کرتا ہو۔ قے دست بند ہو گئے ہوں۔ شکم ڈھول کی مانند ابھر گیا ہو۔ نبض غیر منتظم ہو یا بالکل محسوس نہ ہوتی ہو۔ اور مریض چند منٹ کا مہمان معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت میں کاربوو ج دیدینے سے خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھنے میں آتا ہے۔

(۶) شروع ہیضہ میں یا معمولی حالات میں جب مسلسل متلی و قے ہو، قے کے بعد سکون نہ ہوتا ہو۔ شکم میں اینٹھن کا سا درد ہو، سبز بلغمی پاخانہ ہو، قے میں زیادہ تر صفراوی یا کھٹا مادہ خارج ہوتا ہو تو اپیکاک دیں۔

(۷) اگر اینٹھن اور تشنج کیوپرم سے نہ رکے۔ جسم مکمل ٹھنڈا ہو گیا ہو، سماعت میں فرق آ گیا ہو۔ مریض کپڑا قطعی نہ اوڑھنا چاہے حالانکہ اس کا جسم ٹھنڈا ہو۔ کمزوری حد سے زیادہ پائی جائے۔ آنکھیں دھنس جائیں تو سیکیل کار دوا ہے۔

(۸) جب مریض کی نبض بالکل ختم ہو چکی ہو، سانس مدھم ہو گئی ہو اور وقت سے رک رک کر آتی ہو۔ پتلیاں پھیل گئی ہوں، بینائی ندارد جلد نیلی ہو گئی ہو اور مریض کی زندگی کا چراغ گل ہونے کے قریب ہو تو ہائڈروسیانک ایسڈ دس دس منٹ کے وقفہ سے دے کر دوا کا معجزہ دیکھیں۔

پیاس ہو۔ مریض ٹھنڈا پانی زیادہ مقدار میں پیے۔ بے حد کمزوری ہو جائے۔ تشنج اور غشی کی حالت طاری ہو جائے۔ آنکھیں اندر کو دھنس جائیں۔ سانس سرد۔ نیز ہاتھ پاؤں سرد ہوں۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ ہو تو وریٹرم البم دوا ہے۔ اس دوا کو دس دس یا پندرہ پندرہ منٹ کے بعد حسب موقع دینا چاہیے۔ درمیان میں ایک خوراک سلفر دیدینے سے اس کے اثر میں اور بھی تیزی ہو جاتی ہے۔

(۳) اگر بے چینی اور اُلجھن زیادہ ہو۔ آنکھیں دھنس گئی ہوں دران کے گرد سیاہ حلقے ہوں۔ جسم کے مختلف حصص میں شدید ترین ینٹھن جس سے مریض چیخ اُٹھے۔ اینٹھن کے مقابلہ میں قے اور دست کی س قدر شدت نہ ہو۔ بے حد پیاس ہو۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد ہی قے ہو جائے اور دست آجائے۔ دست مقدار میں زیادہ بہت ریاح کے ساتھ ہوں۔ گھبراہٹ زیادہ ہو اور دل کی حرکت میں فتور ہو گیا ہو تو کیوپرم دوا ہے۔ بعض حالات میں کیمفر کے بعد یہ دوا بھی مفید ہوتی ہے۔

(۴) مسلسل بے چینی اور پریشانی، زبان خشک ہو اور بے حد یاس ٹھنڈے پانی کی، لیکن ایک وقت میں بالکل ذرا سا پیے جو رًا قے ہو جائے۔ پیشاب بند ہو۔ اعضاء میں اینٹھن اور تشنج ہو۔ برہ کا رنگ پیلا مُردوں کا سا ہو جائے۔ نبض نہایت کمزور ہو جو بعض اوقات محسوس نہ ہو۔ مریض خیال کرے کہ اُس کی بیماری لا علاج ہے۔ چپچپا ٹھنڈا پسینہ نکلے تو آرسنک دینا چاہیے۔

(۵) جب ہیضہ کے آخری ناز میں جسم برف کی مانند ٹھنڈا ہو جائے ہونٹ نیلے ہوں، مریض ہوا کی خاطر پنکھا کرنے کی خواہش کرتا ہو۔ قے دست بند ہو گئے ہوں۔ شکم ڈھول کی مانند ابھر گیا ہو۔ نبض غیر منتظم ہو یا بالکل محسوس نہ ہوتی ہو۔ اور مریض چند منٹ کا مہمان معلوم ہوتا ہو تو ایسے وقت میں کاربوویج دیدینے سے خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھنے میں آتا ہے۔

(۶) شروع ہیضہ میں یا معمولی حالات میں جب مسلسل متلی و قے ہو، قے کے بعد سکون نہ ہوتا ہو۔ شکم میں اینٹھن کا سا درد ہو، سبز بلغمی پاخانہ ہو، قے میں زیادہ تر صفراوی یا کھٹا مادہ خارج ہوتا ہو تو اپیکاک دیں۔

(۷) اگر اینٹھن اور تشنج کیوپرم سے نہ رکے۔ جسم مکمل ٹھنڈا ہو گیا ہو، سماعت میں فرق آگیا ہو۔ مریض کپڑا قطعی نہ اوڑھنا چاہے حالانکہ اس کا جسم ٹھنڈا ہو۔ کمزوری حد سے زیادہ پائی جائے۔ آنکھیں دھنس جائیں تو سیکیل کارگر دوا ہے۔

(۸) جب مریض کی نبض بالکل ختم ہو چکی ہو، سانس مدھم ہو گئی ہو اور دقت سے رک رک کر آتی ہو۔ پتلیاں پھیل گئی ہوں، بینائی ندارد جلد نیلی ہو گئی ہو اور مریض کی زندگی کا چراغ گل ہونے کے قریب ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ دس دس منٹ کے وقفہ سے دے کر دوا کا معجزہ دیکھیں۔

(۹) بائیوکیمک طریقہ علاج کے آغاز پر فیرم فاس اور کالی سلفٹ دیں۔ تشنج کی حالت میں مگنیشیا فاس دیں لیکن جب کیس کو دو تین گھنٹے ہو گئے ہوں تو فیرم فاس، کالی فاس، مگنیشیا فاس کو باہم ملا کر نیٹرم میور کے ساتھ باری باری پانچ پانچ یا دس دس منٹ کے وقفہ سے دیں۔

(۱۰) مندرجہ بالا ادویہ کے علاوہ ٹوبیکم ٹکس۔ ڈائیکا۔ انٹم ٹارٹ۔ یاڈوفائم۔ کینتھرس۔ ایکسیس۔ ناجا۔ ڈیجی ٹیلس۔ لاروسیرسیس۔ ارجنٹم نائٹ۔ اور کرد ٹیلس ہری وغیرہ نہایت اہم دوائیں ہیں۔ حسب علامات دینا چاہیے۔

ضمیمہ

ہومیوپیتھک ادویہ کا خارجی استعمال

(مندرجہ ذیل مخصوص ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز کا استعمال خارجی طور پر یعنی لگانے کے لئے بھی ہوتا ہے)

آرنیکا مانٹ ARNICA MONT

اس کا درخت پہاڑوں پر پایا جاتا ہے۔ اس کا مدر ٹنکچر چوٹ اور موچ پر لگانے کے لئے کافی مشہور ہے۔ لیکن اس کو صرف اسی چوٹ پر لگانا چاہیے جس میں جلد پھٹی نہ ہو یعنی خون نہ بہتا ہو۔ دوسرے الفاظ میں جب جسم کا کوئی حصہ دھونس گیا ہو۔ اس قسم کی چوٹ میں آرنیکا مدر ٹنکچر لگانے سے درد آناً فاناً غائب ہو جاتا ہے اس کے علاوہ اگر جسم کے کسی حصہ کے بال اُڑ گئے ہوں اور گنجاپن پیدا ہو گیا ہو تو اس کا تیل (آرنیکا ہیر آئل) مسلسل لگاتے رہنے سے بال دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں اور بال سفید ہونے سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

ارٹیکایورنس URTICA URENS

اس بوٹی کو ہندوستانی میں لٹ زیرہ یا چرچٹہ کہتے ہیں۔ بعض لوگ اس کو بچھو بوٹی کہہ کر بھی پکارتے ہیں۔ بچھو کے ڈنک مارنے کے مقام پر اس کا مدر ٹنکچر لگانے سے فوراً سکون ملتا ہے۔ پتّی اُچھلنے کی حالت میں بھی اس کو خارجی طور پر لگاتے ہیں۔

نوٹ:۔ ایک بار مصنف نے بچشم خود ایک دیہاتی کو دیکھا جو جنگل میں جانور چرا رہا تھا۔ اُس نے خندق کے قریب لٹ زیرہ کی چند پتّیاں توڑیں اور اُن کو اپنے دونوں ہاتھوں میں اچھی طرح سے مَلا۔ پھر جیسا کہ اُس کو علم تھا اُسی جگہ پر ایک مخصوص قسم کے سوراخ کو کھود کر اُس نے ایک بچھو نکالا اور اُسی بوٹی کی چند پتّیاں مسل کر اُس پر ڈالیں جس سے بچھو بے خود سا ہو گیا پھر اُس نے اپنے ہاتھ سے بچھو کو اُٹھا کر دوسرے ہاتھ میں رکھ لیا اور بچھو نے قطعی گزند نہیں پہونچایا۔

اکونائٹ ACONITE

یہ ایک پہاڑی پودا ہے جس کو بچھناگ یا میٹھا تیلیا بھی کہتے ہیں یہ خصوصاً جرمنی، سویڈن اور سوئٹزرلینڈ میں پایا جاتا ہے۔ یہ سخت زہریلا ہوتا ہے۔ اس کے مدر ٹنکچر کو سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانے سے گٹھیا بائی، اعصابی درد اور درد کمر میں لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو چھلی ہوئی یا زخمی جلد پر ہرگز نہ لگائیں۔ پھولے ہوئے مسوڑھوں میں

اس کو آٹھ گنا گلیسرین میں ملا کر لگانے سے مسوڑھوں کی سوجن دُور ہوجاتی ہے۔

برائی اونیا BRYONIA

یہ ایک نبات ہے۔ نمونیہ اور پلیوریسی کے لیے یہ بے حد مجرب ہے۔ اس کے مدر ٹنکچر کو آٹھ گنے سرسوں کے تیل میں ملا کر سینہ پر مالش کرنا چاہیے۔ یہ جوڑوں کے درد کے لیے بھی اکسیر ہے۔

بیلاڈونا BELLADONNA

یہ ایک زہریلا پودا ہے جو گٹھیا بائی، ورم اور اعصابی درد کے لیے کافی مشہور ہے۔ اس کا مرہم بھی بنایا جاتا ہے اور بیلاڈونا پلاسٹر بھی اسی سے بنتا ہے۔ اس کو دس گنے سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانا چاہیے۔ زچہ کی چھاتیوں پر اس کا مدر ٹنکچر لگانے سے دودھ خشک یا کم ہوجاتا ہے۔

پلانٹیگو PLAN TAGO

اس کو دانت کے درد اور مسوڑھوں میں ورم ہوجانے کی حالت میں لگاتے ہیں۔ بواسیری مستوں پر بھی اس کے لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تھوجا THUJA

چہرہ کے مہاسوں اور جسم کے مسّوں کے لیے اس کا خارجی استعمال بے حد مفید ہے۔ بواسیری مسّوں پر بھی اس کو لگاتے ہیں۔

ٹینک ایسڈ TANNIC ACID

یہ پاؤڈر ہوتا ہے۔ جب زخم سے خون بہہ رہا ہو اور کسی طرح سے خون بند نہ ہوتا ہو تو اس کو چھڑکنے سے خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔ حلق کے غدود بڑھ جانے کی حالت میں اس کو گلیسرین میں ملا کر لگانے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اس کو بطور نسوار استعمال کرنے سے نکسیر فوراً بند ہو جاتی ہے۔ جل جانے کی حالت میں اس کے ۵ فی صدی والے آبی لوشن میں ملائم کپڑا تر کر کے مقامِ سوختہ پر رکھتے ہیں اور بار بار اُس کپڑے پر محلول ٹپکاتے رہتے ہیں۔

چیلیڈونیم CHELIDONIUM

جگر یا طحال بڑھ جانے کی حالت میں اس کا خالص مدر ٹنکچر یا تیل مقام ماؤفہ پر لگاتے ہیں۔

رسٹاکس RHUS TOX

یہ دوا گٹھیا وی، اعصابی، موچ اور جوڑوں کے درد کے لیے

اکسیر ہے ۔ اس کے مدر ٹنکچر کو خالص یا سرسوں کے تیل میں ملا کر لگانا چاہیے۔

سکس سائی نیریا مارٹیما SUC. CIN. MAR.

یہ شہرۂ آفاق دوا موتیا بند کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس کے عرق کا ایک قطرہ آنکھ میں دن میں ۲ - ۳ بار مسلسل ڈالتے رہنے سے موتیا بند رفع ہو جاتا ہے ۔ جالے اور ماڑے کے لیے بھی اس کا خارجی استعمال مفید ہے ۔

سمفائٹم SYMPHYTUM

یہ دوا ہڈی جوڑنے کے لیے کافی مشہور ہے اور اسی لیے اس کو ہڈی جوڑ بوٹی بھی کہتے ہیں ۔ اگر ہڈی ٹوٹ گئی ہو یا ہڈی پر چوٹ آگئی ہو تو اس کے ٹنکچر کو خارجی طور پر لگاتے ہیں لیکن پہلے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو خوب اچھی طرح سے جوڑ لینا چاہیے ۔

سنوتھس امریکانہ CEAN. AM.

طحال یعنی تلی بڑھ جانے کی حالت میں اس کے مدر ٹنکچر کو خارجی طور پر لگانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے ۔

فائیٹولاکا PHYTOLACCA

یہ دوا غدودوں کے لیے اکسیر مانی گئی ہے ۔ اس کے ٹنکچر کو

گلیسرین میں ملا کر گلے کے آنے میں اور حلق کے متورم غدودوں میں لگانے سے نمایاں فائدہ ہوتا ہے۔

کیلنڈولا CALENDULA

ہومیوپیتھی میں یہ دوا زخموں کے لیے سب میں افضل مانی گئی ہے۔ تمام قسم کی چوٹوں میں جہاں جلد پر خراش آگئی ہو یا زخم ہو گیا ہو تو اس کے خارجی استعمال سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ اس کا سکس، لوشن، مرہم اور روغن غرضیکہ ہر طرح سے اس کا استعمال زخموں کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کینتھرس CANTHARIS

جلے ہوئے زخموں میں اس کا خارجی استعمال مفید ہے۔ اس کے علاوہ ایسا زہرباد جس میں حد درجہ جلن ہو اس کا مرہم مفید ہوا کرتا ہے۔ جل جانے کی حالت میں اس کے مدر ٹنکچر کے دس قطرے ایک آؤنس پانی میں ملا کر بار بار لگانے سے کافی سکون ملتا ہے۔

لیڈم LEDUM

اس کا خارجی استعمال بچھو کاٹے میں فوراً سکون دیتا ہے۔ اس کے علاوہ ایسی چوٹ جس سے جلد نیلگوں ہو گئی ہو یا سیاہ پڑ

پڑ گئے ہوں تو اس کو خارجی طور پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہائڈراسٹس HYDRASTIS

اس کا ٹنکچر ملک کناڈا کے ایک پودے کی جڑ سے بنایا جاتا ہے اس کے مدر ٹنکچر کے دس قطرے، ایک آؤنس پانی میں ملا کر کان بہنے، سوزاک کہنہ، سیلان الرحم، نکسیر یا رحم وغیرہ سے خون آنے میں پچکاری کرتے ہیں۔ بواسیر کے مسّوں اور زخموں کے لیے بھی اس کا مرہم بنا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسا اکوتہ جس پر خشک کھرنڈ پائی جائے اس کے مدر ٹنکچر کا مرہم لگانا مفید ہوا کرتا ہے۔

ہائڈروکوٹائل HYDROCOTYLE

اس کا تیل بنا کر فیل پا میں لگاتے ہیں۔

ہیوسمس HYOSCYMUS

اس کے مدر ٹنکچر کو قدرے تیل میں ملا کر سر پر مالش کرنے سے دیوانگی اور سرسامی حالت درست ہو جاتی ہے۔

یوفریشیا EUPHRASIA

یہ آنکھوں کی مخصوص دوا ہے۔ اگر آنکھوں سے آنسو بہ کثرت

بہتے ہوں یا خارش ہوتی ہو تو اس کا آبی محلول (دس قطرہ مدر ٹنکچر اور ایک آؤنس آبِ مقطّر) آنکھ میں ڈالنے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے ۔

مُصنّف کی دوسری کتاب

رہنمائے میٹریا مڈیکا

زیرِ طبع ہے

زیر اہتمام سید انصار حسین صاحب

سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

فہرست ادویہ (انگریزی میں)

نمبر شمار	نام دوا	
۱	آرٹیمشیا والگرس	ARTIMESIA VULGARIS
۲	آرسنک آئیوڈائیڈ	ARSENIC IOD.
۳	آرسنک البم	ARSENIC ALBUM
۴	آرنیکا مانٹ	ARNICA MONT
۵	آئرس	IRIS
۶	آئیوڈیم	IODIU M
۷	ابراٹنم	ABROTANUM

نمبر شمار	نام دوا	
۸	اپیکاک	IPECAC
۹	ارٹیکایورنس	URTICA URENS
۱۰	ارجنٹم مٹ	ARGENTUM MET
۱۱	ارجنٹم نائٹ	ARGENTUM NIT
۱۲	اسافوٹیڈا	ASAFOETIDA
۱۳	اشوکا	ASHOKA
۱۴	اکٹیاریسی موسا	ACTEA RECEMOSA
۱۵	اکلیفا انڈکا	ACALYPHA INDICA
۱۶	اکونائٹ	ACON'ITE
۱۷	اگنس	AGNUS
۱۸	اگنیشیا	IGNATIA
۱۹	اگیریکس	AGARICUS
۲۰	الٹرس فادی نوسا	ALETRIS FAR.

نمبر شمار	نام دوا	
۲۱	الفلفا	ALFALFA
۲۲	الیومن	ALUMEN
۲۳	الیومنا	ALUMINA
۲۴	امونیا کارب	AMONIA CARB
۲۵	اناکارڈیم	ANACARDIUM
۲۶	انتھرکسینم	ANTHRUXINUM
۲۷	انٹم ٹارٹ	ANTIM TART
۲۸	انٹم کروڈ	ANTIM CRUD
۲۹	اواٹسٹا	OVATESTA
۳۰	اوپیم	OPIUM
۳۱	اورم مٹ	AURUM MET
۳۲	اونیا سٹائیوا	AVENA SATIVA
۳۳	ایپس	APIS

نمبر شمار	نام دوا	
۳۴	ایپوسائنم	APOCYNUM
۳۵	ایتھوزا	AETHUSA
۳۶	ایسڈ پکرک	ACID PICRIC
۳۷	ایسڈ سلف	ACID SULPH
۳۸	ایسڈ فاس	ACID PHOS
۳۹	ایسڈ میور	ACID MUR.
۴۰	ایسڈ نائٹ	ACID NIT
۴۱	ایکی نیشیا	ECHINACEA
۴۲	ایلم سٹائیوا	ALUM SATIVA
۴۳	ایلم سیپا	ALUM CEPA
۴۴	ایلو	ALOE
۴۵	بپٹیشیا	BAPTISIA
۴۶	برائی اونیا	BRYONIA

نام دوا		نمبر شمار
BERBERIS	بربرس	۴۷
BARYTA CARB	برٹیاکارب	۴۸
B ISMUTH	بسمتھ	۴۹
BACILLINUM	بسی لینم	۵۰
BLATA ORI	بلاٹااوری	۵۱
BORAX	بوارکس	۵۲
BELLADONHA	بیلاڈونا	۵۳
BUFO	بیوفو	۵۴
PODOPH YLUM	پاڈوفائلم	۵۵
PYROGENUM	پائروجنم	۵۶
PICRIC ACID	پکرک ایسڈ	۵۷
PLATINA	پلاٹنا	۵۸
PLANTAGO	پلانٹیگو	۵۹

نمبر شمار	نام دوا	
٦٠	پلساٹیلا	RULSATILLA
٦١	پلمبم	PLUMBUM
٦٢	پیسی فلورا	PASSIFLORA
٦٣	تھوجا	THUJA
٦٤	ٹوبرکولینم	TUBERCULINUM
٦٥	ٹیرنٹولا	TARENTULA
٦٦	جلسیمیم	GELSEMIUM
٦٧	جوشیا	JONOSIA
٦٨	چائنا	CHINA
٦٩	چائنم سلف	CHINUM SULPH
٧٠	چیلیڈونیم	CHELIDONIUM
٧١	ڈردسرا	DROSERA
٧٢	ڈفتھیرینم	DIPHTHERINUM

نمبر شمار	نام دوا	
۷۳	ڈلکامارا	DULCAMARA
۷۴	ڈمیانہ	DAMIANA
۷۵	ڈیجی ٹیلس	DEGITALIS
۷۶	رسٹاکس	RHUS TOX
۷۷	روٹا	RUTA
۷۸	زنکم مٹ	ZINCUM MET
۷۹	سارساپریلا	SARSAPRILLA
۸۰	سائی زائی جیم	SYZYGJUM
۸۱	سبائنا	SABINA
۸۲	سبل سر	SABAL SAR
۸۳	سپائی جیلیا	SPIGELIA
۸۴	سپنجیا	SPONGIA
۸۵	سٹافی سیگریا	STAPHYSAGRIA

نمبر شمار	نام دوا	
۸۶	سٹرامونیم	STRAMONIUM
۸۷	سٹروفنتھس	STROPHENTHUS
۸۸	سفیلنم	SYPHILLINUM
۸۹	سلفر	SULPHUR
۹۰	سلفیورک ایسڈ	SULPHURIC ACID
۹۱	سلیشیا	SILICIA
۹۲	سلیکا میرنیا	SALICA MARINA
۹۳	سمفائٹم	SYMPHYTEM
۹۴	سمی سی فوگا	CIMICI FUGA
۹۵	سنا	SENNA
۹۶	سنکونا	SINCHONA
۹۷	سنگونیریا	SANGUNAREA
۹۸	سنوتھس	SYNOTHUS

نمبر شمار	نام دوا	
۹۹	سورنیم	PSORINUM
۱۰۰	سیپیا	SEPIA
۱۰۱	سیکیل کار	SECALE COR
۱۰۲	سیلکس نائگرا	SALIX NIGRA
۱۰۳	سیلینم	SELLNIUM
۱۰۴	سینی کولا	SANICULA
۱۰۵	فاسفورس	PHASPHORUS
۱۰۶	فاسفورک ایسڈ	PHASPHORIC ACID
۱۰۷	فائیٹولاکا	PHYTOLACCA
۱۰۸	فلکس ماس	FILIX MAS
۱۰۹	فیرم فاس	FERRUM PHOS
۱۱۰	کاربوویج	CARBO VEG
۱۱۱	کاسٹکم	CAUSTICUM

نمبر شمار	نام دوا	
١١٢	کالچیکم	COLCHICUM
١١٣	کالوسنتھ	COLOCYNTH
١١٤	کالوفائلم	CAULOPHYLLUM
١١٥	کالی بائیکرام	KALI BIOCH.
١١٦	کالی سلف	KALI SULPH
١١٧	کالی فاس	KALI PHOS
١١٨	کالی کارب	KALI CARB
١١٩	کالی میوز	KALI MUR
١٢٠	کروٹن ٹگ	CROTON TIG
١٢١	کروکس	CROCUS
١٢٢	کریازوٹ	KREOSOTE
١٢٣	کلکیریا سلف	CELCAREA SULPH
١٢٤	کلکیریا فاس	CALCAREA PHOS

نمبر شمار	نام دوا	
۱۲۵	کلکیریا فلور	CALCAREA FLOUR
۱۲۶	کلکیریا کارب	CALC. CARB
۱۲۷	کنابس انڈکا	CANNABIS IND.
۱۲۸	کنابس سٹائیوا	CANNABIS SAT
۱۲۹	کوکولس	COCCULUS
۱۳۰	کولن سونیا	COLLIN SONIA
۱۳۱	کونیم	CONIUM
۱۳۲	کیلنڈولا	CALENDULA
۱۳۳	کیلیڈیم	CALADIUM
۱۳۴	کیمفر	CAMPHOR
۱۳۵	کیمولا	CHAMOMILLA
۱۳۶	کینتھرس	CANTHRIS
۱۳۷	کیوپرم	CUPRUM

نمبر شمار	نام دوا	
۱۳۸	گریفائٹس	GRAPHITUS
۱۳۹	گلونائن	GLONOINE
۱۴۰	لائی سین	LYSSIN
۱۴۱	لائیکوپوڈیم	LYCOPODIUM
۱۴۲	لیڈم پال	LEDAM PAL
۱۴۳	لیکیسس	LACHESIS
۱۴۴	لیلیم ٹگ	LILIUM TIG
۱۴۵	مائرسٹکا	MYRISTICA
۱۴۶	مرک سال	MERC. SOL
۱۴۷	مرک کار	MERC COR
۱۴۸	مزیریم	MEZERIUM
۱۴۹	مشک	MOSCHUS
۱۵۰	مگنیشیا فاس	MAGNESIA PHOS

نمبر شمار	نام دوا	
۱۵۱	مگنیشیا کارب	MAG. CARB
۱۵۲	مگنیشیا میور	MAG. MUR
۱۵۳	ملی فولیم	MILLEFOLIUM
۱۵۴	مولین آئیل	MULLEIN OIL
۱۵۵	میڈورنیم	MEDHORINUM
۱۵۶	میورٹیک ایسڈ	MURIATIC ACID
۱۵۷	ناجا	NAJA
۱۵۸	نائٹرک ایسڈ	NITRIC ACID
۱۵۹	نکس موسکاٹا	NUX MOSCHATA
۱۶۰	نکس وامیکا	NUX VOMICA
۱۶۱	نیٹرم سلفٹ	NATRUM SULPH
۱۶۲	نیٹرم فاس	NATRUM PHOS
۱۶۳	نیٹرم کارب	NATRUM CARB

نام دوا		نمبر شمار
NATRUM MUR	نیٹرم میور	۱۶۴
VERBASCUM	ویربیسکم	۱۶۵
VERATRUM ALB.	ویریٹرم البم	۱۶۶
VERATRUM VIRIDE	ویریٹرم ورائڈ	۱۶۷
VALERIANA	ویلیریانہ	۱۶۸
VARIOLINUM	ویریولینم	۱۶۹
HYPERICUM	ہائپیریکم	۱۷۰
HYDRASTIS	ہائڈراسٹس	۱۷۱
HYDROPHOBINUM	ہائڈروفوبینم	۱۷۲
HYDROCOTYL	ہائڈروکوٹائل	۱۷۳
HAMAMELLIS	ہمامیلس	۱۷۴
HEPAR SULPHUR	ہیپر سلفر	۱۷۵
HELLEBORUS	ہیلی بورس	۱۷۶

نمبر شمار	نام دوا	
۱۷۷	ہیوسمس	HYOSCYMUS
۱۷۸	یوپیٹوریم پرف	EUPATORIM PERF
۱۷۹	یوفریشیا	EUPHRASIA
۱۸۰	یوہم بنیم	YOHIM BINUM

شائع کردہ

خورشید بکڈپو

امیٹھی ھاؤس متصل ڈاکخانہ

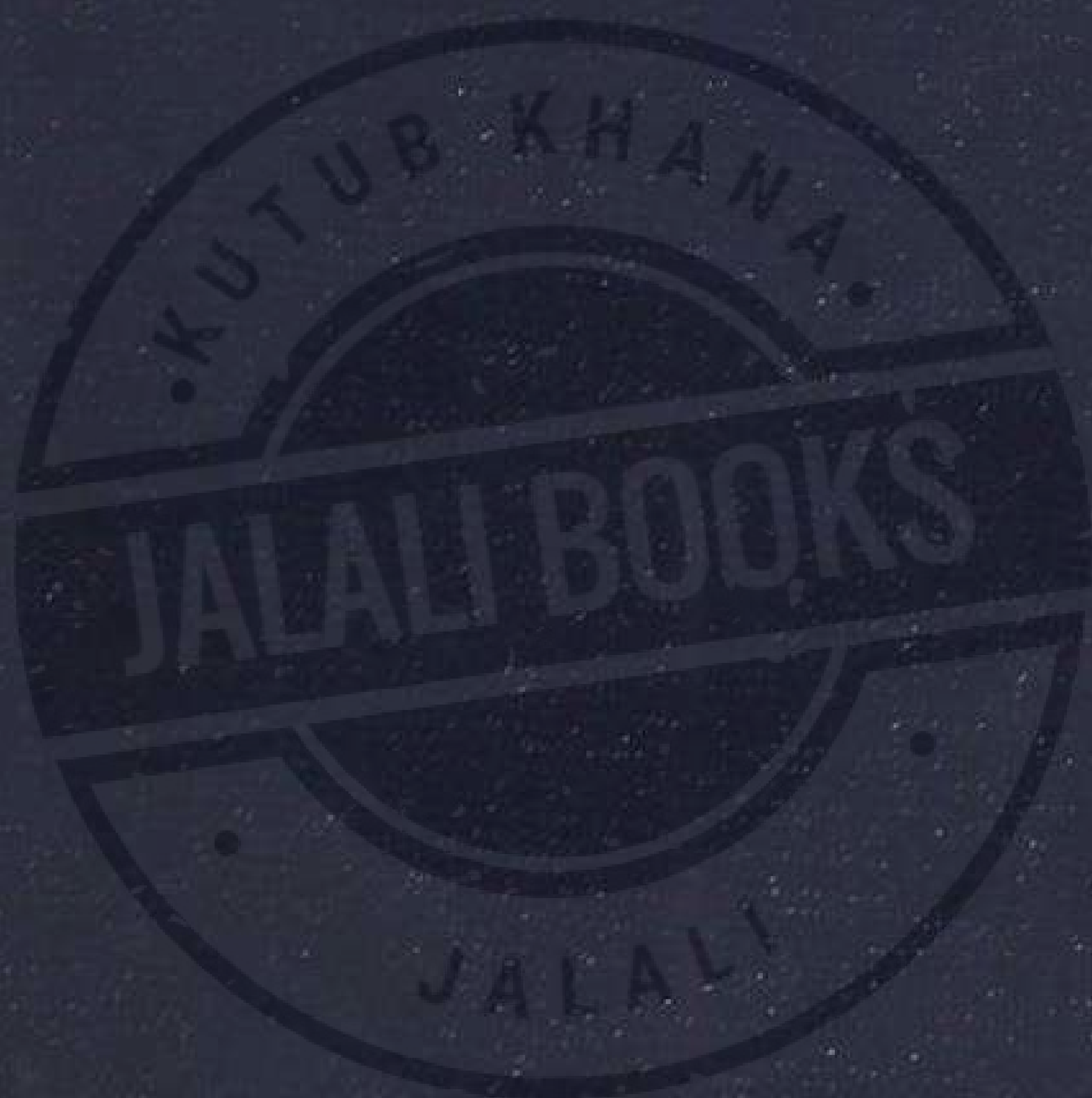
امین آباد لکھنؤ

فون نمبر ۲۵۲۶۷

۱۹۸۶ء

طب یونانی، ہومیوپیتھی، ایلوپیتھی کتابیں

قرابادین اعظم و اکمل اردو	۱۵۵/-	بایوکمک علاج اردو	۱۲/-
علاج الغربا اردو	۱۵/-	پیراسائٹ اردو	۱۰/-
معمولات مطب اردو	۵/-	کتاب التشریح باتصویر اردو	۴۰/-
تفہیم العلاج اردو	۱۵/-	جدید رہنمائے علاج اردو	۳۵/-
معالج نسواں اردو	۱۵/-	جدید رہنمائے علم الادویہ ڈاکٹر عبدالجبار رضا صاحب	۴۵/-
کتاب الولادت اردو	۳۰/-	ایلوپیتھک میٹریا میڈیکا اردو ڈاکٹر اعوان	۹۰/-
بیسک یونانی سائنس اردو	۱۰/-	علم الجراثیم اردو	۱۸/-
تعلیم الصیدلہ اردو	۲۰/-	سبزیوں سے علاج	۱۲/-
امرت ساگر علاج ویدک اردو	۳۰/-	پھلوں سے علاج	۱۲/-
حاذق	۴۰/-	ماڈرن میڈیسن اردو	۱۵/-
بیاض کبیر دوم مرکبات	۳۵/-	نیو میڈیسن اردو	۱۵/-
مقدمہ علم الادویہ اردو	۳۵/-	نفسیاتی علاج اردو	۱۵/-
طب نبوی ؐ عکسی نیا اڈیشن	۶/-	مردانہ امراض اردو	۱۵/-
حمیات قانون اردو	۳۰/-	انجکشن تھراپی اردو	۱۲/-
قانون مباشرت اردو	۲۵/-	ماڈرن میڈیسن ہندی	۱۵/-


KUTUB KHANA
JALALI BOOKS
JALALI